UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224737

UNIVERSAL
LIBRARY

تاریخ دربار تاج پوشی

جسمین

تمام تجویزات دربار شاہی اور جشن عظیم الشان کی توضیح اور اُسکے وقت تین تاج کی تشریح ہے

جو کہ

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی بیاہ کی رسم مبارک تخت نشینی حضور ملک معظم ایڈوارڈ ہفتم قیصر ہند

بہت تمام و افی صفت ہوا

جسنے ہندوستان کے شاہی خاندانوں اور عام لوگوں کو جمع کیا اور اہالیان ہند

اُنکے ساتھ ہمدردی اور رعایت کا خیال پیدا کیا

جسکو

سٹیفن وہیلر نے سب حکم و انسپرائر گورنر جنرل کونسل ہند و کمانڈر انچیف

شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد بی اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس نے بیلئے کہ مطالعہ کیا سنا تھا

جسکو بہ اہتمام پنڈت شیو نرائن بھارگو پرنٹر و پبلشر

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

دیباچہ

شاہ اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی مین جو عظیم الشان جشن دسمبر اور جنوری ۱۹۰۲-۳ء مین بمقام دہلی منائے گئے تھے اُنکی کیفیت تحریر کرنے کی خدمت حکماً مسٹر سٹیفن وھیلر کو سپرد کی گئی تھی جنکے والد نے اب سے چھتیس برس پہلے از خود لارڈ لٹن کے مجمع اعلانِ قیصری کے متعلق قریب قریب اسیطرح کے کام کا بیڑا اُٹھا لیا تھا۔ لیکن جیسا اختلافِ بین دونون موقعون مین تھا ویسا ہی دونون کیفیتون مین بھی ہے۔ اتنی حالتین متقاضی ہین کہ جیسی کیفیت ۱۸۷۷ء کے مجمع کی لکھوائی گئی تھی اُس سے بڑھکر جامع اور مستند کیفیت ۱۹۰۳ء کے جشن کی لکھی جائے۔

۱۹۰۳ء کی کارروائیان بہت بڑے وسیع پیمانے پر تھین۔

اُنکے لیئے بڑی طیاریان کرنی پڑین۔

دنیا بھر کی توجہ اُنکی طرف مبذول تھی۔

بالآخر کامیابی کا سہرا اُنکے سر باندھا گیا۔

اگر پھر کبھی دربار دہلی ہوا تو اُن لوگون کو جو انتظام کے ذمہ دار ہونگے اس کیفیت سے بڑی بیش بہا مدد ملیگی اور اگر اسکی نقل نہ بھی ہوئی یا اس جیسا دربار نہ بھی ہوا جیسا کہ غالب ہے کہ نہین ہوگا تاہم مناسب ہے کہ اسکی تاریخ قلمبند کیجائے کیونکہ یہ دربار وقار اور تمکنت کے

واقعات کا ایک سلسلہ تھا جس سے گذشتہ ہندوستان یعنی قدیمی بہادری اور کمانیون کی وشیانہ زیبے زینت اور متوسط زمانے کی نمود و نمائش کا صفحہ تمام ہو کر ٹھیک وقت پر بیسوین صدی کا نیا باب شروع ہوا جو سلیس ہونے کے علاوہ روبترقی بھی ہے۔ بہرکیف ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جن لوگون نے بطور کارپرداز یا بطور مہمان - نمایان حصہ لیا اُن مین معدودے چند ہی ایسے ہونگے جو اِن بڑے جلسونکی واقعی کیفیت کو شوق سے پڑھنا نہ چاہین پس گورنمنٹ آف انڈیا نے تمام تجویزات اور سرکاری کیفیات جو اُنکے پاس تھین مسٹر سٹیفن کے حوالے کردین اور باب وار مسودات جیسے جیسے لکھے جاتے تھے آخری نظر ثانی کے لیئے ہندوستان آنے لگے۔ اِس کارروائی سے کتاب کی اشاعت مین کیسقدر دیر تو ہوئی مگر اُمید کیجاتی ہے کہ تمام کتاب کی مزید صحت کے لحاظ سے جسکی نسبت اطمینان دلایا جاسکتا ہے عذرِ درنگ قبول ہوگا۔ اور بیان جو اِس قدر ضروری حالات پر مشتمل ہو اُسمین صحت ہی بڑی چیز ہے اور وہ موقوف ہے اِسپر کہ اشخاص اور واقعات کے لحاظ سے حکایت نفس الامری ہو۔ مع ہذا امید کیجاتی ہے کہ ناظرین کو کم سے کم اِس کتاب مین سرکاری کاغذات سے بڑھکر حالات ملینگے اسلیئے کہ اِس بارے مین خاص کوشش کی گئی ہے کہ وہ حالات لوگون پر ظاہر کردیے جائین جو دوسری جگہہ بآسانی نہ مل سکین اور صرف یہی نہ ہو کہ سرکاری گزٹون کے روکھے پھیکے مضامین کی توضیح اور تشریح کردیجاے اور بس۔ بلکہ وسیع ترین نتائج کی تصویر کھینچدیجائے اور دہلی کی تقریبات کے عام آثار کو جمع کردیا جائے۔

اِسمین شک نہین کہ یہی عام نتائج ہین جنکی وجہ سے دربار دہلی بڑا با وقعت سمجھا گیا ہے
جو لوگ اِس خیال سے دربار مین گئے تھے کہ وہان جاکر صرف ایک تماشا دیکھنا ہے
اُنھون نے جاکر معلوم کیا کہ وہ فی الحقیقت ایک بڑی تقریب کے شریک حال ہین
خود ہندوستان کے۔ اور باہر کے بھی کچھ لوگ ایسا خیال کرتے تھے کہ ہندوستان
بیش برین نیست کہ سلطنت کا ایک دُم چھلّا ہے جو برطانیہ عظمیٰ نے حق ناحق اپنے
پیچھے لگا لیا ہے۔ اُنھون نے شریک دربار ہوکر شاید اول دفعہ ذمہ داری کی عظمت
اور شان اور اُسکی زبردست طاقت کو چشم دید دیکھا جو دنیا کی آئندہ تاریخ پر
اپنا اثر ڈالے بغیر نہین رہے گی۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ
تیس کرور آدمیون کی گردنون پر اجنبی حکومت کے جوئے کے لادنے کو کار آسان سمجھتے
اور کہا کرتے ہین کہ یہ کون بڑی بات ہے اُنھون نے شریک دربار ہوکر معلوم کیا
کہ پہلے انگریز شہنشاہ ہند کی تاجپوشی پر جو لوگون نے اظہار اطاعت و انقیاد کیا تو
اِس علداری مین جسکو لوگون کا اتنا جم غفیر تسلیم کرتا ہے کیا کچھ برکتین ہونگی اور تاج برطانیہ
کے ساتھ قدیم خاندانی شاہزادے سے لیکر غریب دیہاتی تک ہر قسم کی رعایا کی
خیر خواہی کسقدر اصلی اور بلا تصنع ہے۔ اور جشن کی کارروائیون مین مرحومہ مغفورہ ملکہ
وکٹوریا قیصر ہند کی ذات والا صفات کا کس قدر گہرا اثر تھا جنکو ہندوستان
مین ہر کہین رعایا کی مادر مہربان مانا جاتا ہے اور جب رعایا کا یہ حال ہے تو اُنکے
فرزند ارجمند بادشاہ حکمران شاہ اڈوارڈ ہفتم کا کیا پوچھنا ہے جنکی مبارک جانشینی کی

یادگارمین یہ تمام دلچسپ تقریبات عمل مین لائی گئین- دربار دہلی نے سب سے بڑا کارنمایان یہ کیا کہ ہندوستان کے شاہی خاندانون کی یادگارون اور عام لوگونکو ایک جگہہ جمع کردیا بلکہ شاید اِس سے بھی بڑھ کر یہ کیا کہ دونون فریقون کو دنیا نے جانا اور سمجھا اور انگریزون کی قوم کو اُنکے ساتھہ ہمدردی اور رعایت کا خیال پیدا ہوا

مضامین

باب اوّل

تمہید

شاہ اڈوارڈ ہفتم۔ قیصر ہند۔ حضور ملکِ معظم کی تخت نشینی۔ پیام شاہی۔ قیصری خطاب
وسٹ منسٹر کا جلسۂ تاجپوشی۔ اعلان وائسرائے۔ دربار کی طیاری۔ وائسرائے کی
جانب سے بُلاوے۔ سرداران و رؤسائے فرمانروا کے نام خطوط۔ خلاصۂ جوابات۔
دول خارجہ کے وکلاء۔ ہندوستان و جاپان فرانسیسی و پرتگیزی مقبوضات ہند۔
کانسلون کی جماعت۔ دربار کی کمیٹیان۔ (الغایت ۳۹)

باب دوم

دہلی مین جلوس کا داخلہ

وائسرائے کی تشریف آوری۔ ریلوے سٹیشن پر استقبال۔ ڈیوک اوڈچس آف کاناٹ
شہر مین سے سواری کا گزر۔ ہاتھیون کا جلوس۔ فوجی انتظامات۔ جامع مسجد سے جلوس کا
نظارہ۔ ایشیائی دھوم دھام۔ رؤسائے فرمانروا۔ جلوس چاندنی چوک مین۔ روانگی بجانب کیمپ
(۴۰ لغایت ۷۳)

باب سوم

فرودگاہ گورنمنٹ

دہلی کی گردونواح۔ تاریخی یادگارین۔ دربار کے خیمے۔ وائسرائے کی فرودگاہ سرکٹ ہوس۔ مہمانانِ لارڈ کرزن۔ گورنران و لفٹنٹ گورنران۔ لارڈ کچنر کے خیمے اخبارون کے وکلا رقعاتون کا شہر۔ (۷۴ لغایت ۹۲)

باب چہارم

امرا، ورؤسا ہندوستان

نظام حیدرآباد۔ گیکواڑ۔ مہاراجگانِ میسور و کشمیر۔ راجپوتانہ و وسطِ ہند کے خیمے۔ ٹرانکور و کوچین۔ رؤسائے بمبئی۔ رؤسائے پنجاب کے خیمے۔ رؤسائے بنگال۔ مہاراجۂ سکم۔ شان کے سابوا۔ بلوچستان۔ وصوبۂ شمالی مغربی سرحدی۔ (۹۳ لغایت ۱۳۴)

باب پنجم

ہندوستان کی صنعت وحرفت کی نمائش

عمارت نمائش گاہ۔ رسم افتتاحی۔ وائسرائے کی سپیچ صنعت وحرفت کی آئندہ امیدین مستعار ذخیرے۔ تقسیم انعامات۔ وائسرائے کا استقبال۔ (۱۳۵ لغایت ۱۵۶)

باب ششم
شہنشاہی دربار

نوروز۔ ایمفی تھیٹر۔ وائسرائے کا شہ نشین۔ رؤساء کا مجمع۔ حلقۂ دربار۔ بہادران زمانۂ غدر۔ ڈیوک اور ڈچس۔ وائسرائے کی تشریف آوری۔ نقیب کی طلب اعلان کا پڑھنا۔ وائسرائے کی سپیچ۔ شہنشاہ معظم کا پیام۔ رؤساء کا استقبال۔ معروضات کا پیش کرنا۔ (۱۵۷ لغایت ۲۱۳)

باب ہفتم
دو شاہی رسمین

وائسرائے کے کیمپ مین شاہی دعوت۔ مہمانون کی فہرست۔ لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کاناٹ کی سپیچین۔ نمازِ شاہی۔ مٹروپولٹین کا وعظ۔ (۲۱۴ لغایت ۲۳۵)

باب ہشتم
اندرون ایوان شہنشاہ اعظم سلاطین مغلیہ

شاہجہان کا محل۔ دیوانِ عام۔ تختِ طاؤس۔ اجلاسِ عطاے خطابات سٹاف انڈیا۔ گرینڈ ماسٹر کے جلوس کی ترتیب۔ نائٹون کی خلعتین کمپینیون کو تمغے پہنانا۔ طبقۂ انڈین امپائر۔ شاہی رقص و سرود۔ دیوان خاص۔ (۲۳۶ لغایت ۲۸۲)

باب نہم
افواج دہلی۔

فوجی کرتب۔ افواج دربار۔ عظیم الشان قواعد۔ عرض لشکر۔ افواج امپیریل سروس۔ ہندوستانی توپخانے۔ رؤسائے فرمانروا بوقت عرضِ لشکر۔ وائسرائے اور لارڈ کچنر۔ احکام کمانڈران چیف۔ (۲۸۳ لغایت ۳۱۳)

باب دہم
کھیل۔ تماشے۔ محفلین

دہلی کی روشنی۔ رؤسائے ہند کے نوکر چاکر۔ ایمفی تھیٹر مین ملاحظۂ افواج۔ فوجی کرتب فٹ بال۔ ہاکی اور کرکٹ میچ۔ پولو ٹورنمنٹ۔ انٹرنیشنل کپ۔ انڈین آرمی کپ۔ تقسیم انعامات۔ یادگار ملکۂ مرحومہ۔ بت کا کھولنا۔ سکھونکی ایک رسم تیغ بہادر کی پیشین گوئی مہاراجۂ نابھا کی تقریر۔ (۳۱۴ لغایت ۳۳۹)

باب یازدہم
مقامات مختلفہ کے جشن

صوبہ جات مین اعلان کا دن۔ کلکتے کے جشن۔ گورنمنٹ ہوس مین رقص و سرود صوبون کے صدر مقامات۔ گھر گھر خوشیان۔ اعلان کا پڑھا جانا۔ روشنی اور جلسے۔ دربار اصنلاع۔ ہندوستانی ریاستین۔ نیپال۔ فارس۔ اور عربِ رومی۔ (۳۴۰ لغایت ۳۶۶)

باب دوازدہم

خاتمہ

وائسرائے کا استقبال۔ اعزاز طبقۂ باتھ۔ شاہانہ روانگی۔ ریلوے سٹیشن کا نظارہ۔ ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ لارڈ اور لیڈی کرزن۔ وائسرائے کا رخصتی حکم۔ دہلی میں پولیٹیکل جماعت۔ انتظامات پولیس۔ ڈاکخانے اور تار گھر کی خدمات۔ لائیٹ ریلوے۔ دربار کے تمغے۔ کیمپ کا ٹوٹ جانا۔ (۳۶۷ لغایت ۳۸۳)

سرکاری کاغذات

ضمیمۂ اول

وائسرائے کی تقریریں (۳۸۴ لغایت ۴۱۰)

ضمیمۂ دوم

خطابات وانعامات (۴۱۱ لغایت ۴۵۰)

ضمیمۂ سوم

گورنمنٹ آف انڈیا کا مراسلہ سکریٹری آف انڈیا کے نام مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۳ء از شملہ۔ (۴۵۱ لغایت ۴۸۶)

ضمیمۂ چہارم

گورنمنٹ آف انڈیا کا مراسلہ سکریٹری آف سٹیٹ کے نام مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء از شملہ (۴۸۷ لغایت ۴۹۰)

ضمیمۂ پنجم

مزید خطابات (۴۹۱ لغایت ۴۹۳)

ضمیمۂ ششم

خاص خاص خدمات پر افسروں کی تعیناتی (۴۹۴ لغایت ۵۱۱)

ضمیمۂ ہفتم

سرکاری مہمان دربار کے موقع پر (۵۱۲ لغایت ۵۷۰)

ضمیمۂ ہشتم

بہادرانِ زمانۂ غدر (۵۷۰ لغایت ۵۸۵)

ضمیمۂ نہم

افسرانِ فوجی (۵۸۵ لغایت ۵۹۶)

توضیحات

ہاف ٹون کیے ہوئے تصاویر

حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند۔ نقل فوٹوگراف عمل ڈبلیو ڈی ڈونی ابری سٹریٹ لندن (صفحۂ آغاز کتاب)

ہز اکسلنسی۔ رایٹ آنریبل جارج نتھینیل بیرن کرزن آف کڈلسٹین۔ پی۔ سی۔ جی۔ ایم ایس۔ آئی۔ جی۔ ایم۔ آئی۔ ای۔ وائسرائے و گورنر جنرل ہندوستان۔ نقل فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شپہرڈ۔ شملہ (مقابل صفحۂ ۱)

فیلڈ مارشل ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات اینڈ سٹیرتھیرن۔ کے۔ جی۔ نقل فوٹوگراف عمل مال و فاکس بکیڈلے لندن۔ (مقابل صفحۂ ۱۲)

ہز اکسلنسی مہاراجہ چندر شمشیر جنگ رانا بہادر وزیر اعظم نیپال۔ نقل فوٹوگراف عمل ہرزاگ و ہگنز۔ مہو۔ (مقابل صفحۂ ۳۰)

ہز ہائینس نواب میر سر محبوب علیخان بہادر جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نظام حیدرآباد۔ نقل فوٹوگراف عمل راجہ دینیدیال اینڈ سنز بمبئی (مقابل صفحۂ ۴۱)

ہز ہائینس میر سر محمود خان۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ خان یعنی والی قلات و میر کمال خان جام لسبیلا و بلوچی رئیس نقل فوٹوگراف عمل بورن و شپہرڈ شملہ (مقابل صفحۂ ۵۳)

ہز اکسلنسی لیڈی کرزن۔ نقل فوٹوگراف عمل البرٹ جیکنز شملہ۔ (مقابل صفحۂ ۷۵)

ہز رائل ہائینس ڈچس آف کاناٹ اینڈ سٹریتھیرن - وی - اے - سی - آئی - آر - آر - سی
نقل فوٹوگراف عمل ڈبلیو - وی - ڈونی - ابری سٹریٹ لندن (مقابل صفحہ ۸۱)
ہز ہائینس مہاراجہ سر سیاجی راؤ گیکواڑ - جی - سی - ایس - آئی - گیکواڑ بڑودہ - نقل
فوٹوگراف عمل بورن وشپرڈ شملہ (مقابل صفحہ ۹۳)
ہز ہائینس مہاراجہ سری کرشنا راجہ وڈیار بہادر میسور - نقل فوٹوگراف عمل بارٹن سن
اینڈ کمپنی - بنگلور (مقابل صفحہ ۱۰۱)
میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر رنبیر سنگھ بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جموں و کشمیر
نقل فوٹوگراف عمل جارج کریڈک اینڈ کمپنی لاہور (مقابل صفحہ ۱۰۳)
ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو سنگھ بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی ای
جی - سی - وی - او جیپور - نقل فوٹوگراف عمل ہرزاگ اینڈ بکنز مہو - (مقابل صفحہ ۱۰۶)
ہز ہائینس مہاراؤ راجہ سر رگھبیر سنگھ بہادر - جی - سی - آئی - ای - کے - سی - ایس -
آئی - بوندی راجپوتانہ - نقل فوٹوگراف عمل گنپت راؤ ابھا بوندی (مقابل صفحہ ۱۲۴)
میجر ہز ہائینس مہاراجہ سری گنگا سنگھ بہادر - کے - سی - آئی - ای - بیکانیر نقل
فوٹوگراف عمل اسمی کالنز بانڈ سٹریٹ لندن (مقابل صفحہ ۱۴۸)
کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو راؤ سیندھیا بہادر - اے - وی - سی - جی - سی ایس
آئی - جی - سی - دی - او - گوالیار - نقل فوٹوگراف عمل سی وینڈگ بکنگھم پلیس روڈ
لندن (مقابل صفحہ ۱۵۶)

میجر ہز ہائینس مہاراؤ سر امید سنگھ بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی۔کوٹہ راجپوتانہ نقلِ فوٹوگراف عملِ ہز راگ وگنز مہو۔ (مقابل صفحہ ۱۷۲)

درباری رؤساء شان سا کان کیان انتلنگ سابوا رئیس کنگ ٹنگ آیچ کن کے سی۔آئی۔ای۔کے۔سی۔ایم سابوا مونگ نی سامونگ کے۔ایس۔ایم سابوا جنوبی ہنسوی۔ایچ کن ہٹی۔کے۔ایس۔ایم سابوا آف مونگ پول سالاوی۔ٹی۔ڈی۔ایم سابوا آف گنٹاراوڈی نقل فوٹوگراف عملِ مونگ پو اے۔ٹی۔ایم میوز آف ہسا مونگ کھام بورن اینڈ شہرڈ کلکتہ (مقابل صفحہ ۲۰۸)

ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر جی۔سی۔آئی۔ای۔اور چھا نقل فوٹوگراف عملِ آرہائر شملہ۔ (مقابل صفحہ ۲۱۴)

ہز ہائینس مہاراجہ سر بھوانی سنگھ بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی۔دتیا نقل فوٹوگراف عملِ آر ایل۔ویسائی گوالیار۔ (مقابل صفحہ ۲۲۷)

ہز ہائینس مہاراجہ سر شاہو چترپتی جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔وی آف کولھاپور نقلِ فوٹوگراف عمل سی وینڈک بکنگھم پلیس روڈ لندن۔ (مقابل صفحہ ۲۳۶)

ہز ہائینس مہاراؤ سر کنگھر جی بہادر۔جی۔سی۔آئی۔ای۔راؤ کچھ نقل فوٹوگراف عمل ایڈل جی بہرام جی لمسی (مقابل صفحہ ۲۶۴)

میر محمد ناظم خان۔سی۔آئی۔ای میر منزہ وراجہ سکندر خان۔سی۔آئی۔ای نگر کشمیر نقل فوٹوگراف عملِ بورن اینڈ شہرڈ شملہ۔ (مقابل صفحہ ۲۷۰)

ہز اکسلنسی جنرل رائٹ آنریبل ہوریشیو - ہربرٹ وائی کونٹ کچنر آف خرطوم اینڈ دی وال - جی - سی - بی - او - ایم - جی - سی - ایم - جی - آر - ای - کمانڈر انچیف ہندوستان نقل فوٹوگراف عمل - بورن اینڈ شپہرڈ شملہ - (مقابل صفحہ ۲۸۲)

ہز ہائینس مہاراجہ بھوپندر سنگھ بہادر پٹیالہ نقل فوٹوگراف عمل جی کریڈک اینڈ کمپنی لاہور - (مقابل صفحہ ۳۰۸)

کرنیل ہز ہائینس راجہ سر ہیرا سنگھ بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - ای نابھا - نقل فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شپہرڈ شملہ (مقابل صفحہ ۳۱۴)

ہز ہائینس نواب سر رسول خان - جی - کے - سی - ایس - آئی - جوناگڑھ کاٹھیاواڑ نقل فوٹوگراف عمل ایف نلسن جوناگڑھ (مقابل صفحہ ۳۴۰)

نواب محمد شریف خان - سی - آئی - ای - خان دیر - مہتر شجاع الملک - سی - آئی ای - چترال - اور نواب صفدر خان خان نواگئی صوبہ مغربی و شمالی سرحدی نقل فوٹوگراف عمل بورن و شپہرڈ شملہ - (مقابل صفحہ ۳۴۹)

ہز ہائینس مہاراجہ سر بالا رام ورما بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - ای ٹراونکور نقل فوٹوگراف عمل ڈی کرز - (مقابل صفحہ ۳۵۸)

ہز ہائینس راجہ سر رام ورما - جی - سی - ایس - آئی - کوچین نقل فوٹوگراف عمل راجہ دینیال اینڈ سنز بمبئی - (مقابل صفحہ ۳۶۶)

ہز ہائینس سر دگھجی راؤ جی - جی - سی - آئی - ای - بھاکر صاحب مردی نقل

فوٹوگراف عمل ڈبلیو وہائٹلی لمٹڈ وسٹ ہارن گرو۔ (مقابل صفحہ ۳۷۴)

ہاف ٹون کیے ہوئے نقشے

شاہی داخلہ نزد جامع مسجد نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ کمپنی لکھنؤ (۶۲)

شاہی داخلہ جامع مسجد کا نظارہ نقل فوٹوگراف عمل ہرزاگ اینڈ بگنز مہو (۴۶)

امپیریل کیڈٹ (سوار) نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ کمپنی لکھنؤ (۶۶)

شاہی داخلہ۔ نظارۂ چاندنی چوک نقل فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ۔ (۷۳)

ویسرائے کیمپ۔ سرکٹ ہوس سے نقل فوٹوگراف عمل ویل اینڈ کلین مدراس (۸۸)

دربار کیمپ۔ نقل فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۱۱۲)

امپیریل کیڈٹ (گھوڑوں سے اُترتے ہوئے) نقل فوٹوگراف عمل ویل اینڈ کلین مدراس (۱۲۶)

افتتاح نمائش صنعت وحرفت نقل فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۱۴۰)

دربار۔ بہادرانِ زمانۂ غدر کا سامنے سے گزرنا۔ نقل فوگرافِ عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۱۷۶)

دربار۔ اعلان کا پڑھنا۔ نقل فوٹوگراف عمل بورن اینڈ شپرڈ شملہ (۱۸۴)

دربار۔ نظام کا پیش ہونا۔ نقل فوٹوگراف عمل راجہ دینیال اینڈ سنز بمبئی (۱۹۸)

دیوانِ عام دہلی۔ نقل فوٹوگراف عمل ڈاگ اینڈ کمپنی آلہ آباد (۲۴۲)

دیوانِ خاص نقل فوٹوگراف عمل ایچ۔ اے مرزا اینڈ سنز دہلی (۲۷۷)

فوجی قواعد وائسرائے کی تشریف آوری۔ نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ کمپنی لکھنؤ (۲۹۰)

فوجی قواعد نابھے کی پیدل فوج۔ نقل فوٹوگراف عمل راجہ دیندیال اینڈ سنز بمبئی (۳۰۱)

نوکر چاکرون کی موجودات کچھ کنٹنجنٹ نقل فوٹوگراف عمل جانسٹن اینڈ ہافمین کلکتہ (۳۱۶)

نوکر چاکرون کی موجودات۔ کشن گڑھ کا رسالہ۔ نقل فوٹوگراف عمل لاری اینڈ کمپنی لکھنؤ (۳۲۶)

نوکر چاکرون کی موجودات۔ نقل فوٹوگراف عمل ایف برمینر لاہور (۳۳۳)

باب اوّل

تمہید

علیا حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا کی وفات حسرت آیات کے دو دن بعد جنوری ۱۹۰۱ء کو پنجشنبہ کے دن سینٹ جیمس کے ایوان مین حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تخت نشینی کا اعلان کیا گیا۔ سلطنت کے بعید ترین اطراف مین حادثۂ وفات کی خبر تار کے ذریعے سے پہونچکر سب سے زیادہ ہندوستانی رؤسائے با اقتدار کے درباروں اور ممالک زیر حکومت انگریزی مین دلی افسوس اور حقیقی ماتم عام کا باعث ہوئی۔ اس موقع پر ہز اکسلنسی لارڈ کرزن وائسرائے نے حضور ملک معظم کو ایک تار بھیجا تھا اور اُس مین تمام ہندوستان کی رعایا کے بے تصنع رنج و الم کا اظہار تھا جو ملکہ کی وفات سے لوگون کے عائد حال ہوا تھا کہ وہ اُنکو اپنی ماں کی جگہ سمجھتے تھے حضور ملک معظم نے تار کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ ما بدولت ہندوستان کی تمام رعایا کی گرویدگی اور وفاداری کو جو کوئین وکٹوریا کی عاقلانہ اور منصفانہ زمانۂ دراز کی سلطنت اور رعایا کی غور و پرداخت کی طرف توجہ خاص کی وجہ سے لوگون کے دلون مین جاگزین تھی تسلیم فرماتے ہین اور ما بدولت کے دل پر اُس ماتم عام کا بڑا قوی اثر ہوا ہے جو ملکہ کی وفات نے

برپا کیا اور مابدولت کا یہ بھی منشا ہے کہ ہماری تخت نشینی کی تقریب پر جو رؤسا، با اقتدار اور عامۂ خلائق نے اظہار اطاعت کیا ہے مابدولت نے اُسکو بسمع رضا استماع فرمایا۔ مابدولت اس ملک کا ملاحظہ فرما چکے ہین اور ہم اپنے تخت شاہی کے ساتھ اُنکے وفادارانہ تعلق پر پورا بھروسا رکھتے ہین اور اُنکی بہبود اور خوشحالی ہمیشہ ہمارے اہم مقاصد مین سے ہوگی۔

اگر ہندوستان مین ملکۂ معظمہ کی وفات پر سب سے زیادہ ماتم کیا گیا ہے تو اسمین بھی ذرا مبالغہ نہین کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تخت نشینی پر تمام سلطنت ہندوستان مین سب سے زیادہ جوش عقیدت کے ساتھ نعرۂ خوشی و خرمی بھی بلند کیا گیا ہے۔ آج سے پچیس برس پہلے حضور ملک معظم نے اس ملک مین پرنس آف ویلز یعنی ولیعہد ہونیکی حیثیت سے بڑا لمبا دورہ فرمایا تھا اور اُس وقت اکثر رؤسا، با اقتدار کے علاوہ ریاست ہاے ہندوستانی اور انگریزی علاقے کے باشندون کا ایک بڑا حصہ حضور کے جمال باکمال کی زیارت سے مشرف ہوا تھا۔ بہت سے رؤسا، با اقتدار اور سربرآوردگان ملک ایسے بھی ہین جنکو انگلستان مین بجا آوری آداب کا موقع ملا اور بعض ایسے بھی خوش نصیب ہین جو حضور کے مہمان رہے۔ علاوہ برین لوگ ملک کے تمام اطراف و جوانب مین اس بات کو بھی محسوس کرتے ہین کہ سب سے پہلے شہنشاہ ہند کا تخت نشین ہونا جس کا استحقاق تمام طول و عرض ملک مین غیر متنازع فیہ ہے اور ہندو اور مسلمان اور راجپوت اور مرہٹے اور سکھ اور پٹھان سب یکسان طور پر اُنکا حق تسلیم کرتے ہین ایسی ذات والاصفات کی تخت نشینی قومی مسرت کے اظہار کے لیے ایک مناسب موقع ہے اور ملک اور باشندگان ملک کی توقعات

بہبود اُسکے ساتھ وابستہ ہین۔

ہرچند ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کی یاد جلد فراموش نہین ہوسکتی اور نہ اُن برکات کی جو اُنکے زمانۂ دراز کی سلطنت مین خلق اللہ کو حاصل رہین لیکن اس بات کا علم کہ اُنکے فرزند ارجمند اور جانشین ایسی ذات ستودہ صفات ہے جسنے اپنے اوپر لازم کرلیا ہی کہ بادشاہ ہونیکی حیثیت سے وہ اُن ہی طریقون کی پیروی کرینگے اور از بس کہ وہ ہندوستان اور باشندگان ہندوستان کے ساتھ ذاتی واقفیت کے فائدے کا اعزاز فرما چکے ہین کہ یہ بات اُنسے پہلے کسی بادشاہ انگلستان کو نصیب نہین ہوئی تو اُنکی تخت نشینی عام شکرگزاری اور رضامندی کا موجب ہے۔ باشندگان ہندوستان نے ایسے خیالات کے ساتھ حضور ملک معظم کی تخت نشینی کو سُنا اور ۲۶۔ جنوری ۱۹۰۱ء کو بڑے بڑے بلاد و امصار مین شاہی اعلان اُن ہی الفاظ مین پڑھا گیا جیسا کہ وہ لندن مین پڑھا گیا تھا۔ ۴ فروری کو حضور ملک معظم نے براہ کرم وائسرائے کے ذریعے سے خاص پیغام ذیل ہندوستانی رؤسا بااقتدار اور رعایا کے نام ارسال فرمایا۔ من مقام قلعہ وِنڈسر۔ تاریخ ۴۔ فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پہونچا ہے۔

مابدولت ہندوستانی رؤسا بااقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُنکے شامل حال ہے اور نیز اُنکی خیر و خوبی ہماری دلی خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہین کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند

اُن کو پہونچا دیا جاے۔

ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھین جنھون نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص مین لی اور اس برعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔

ملکہ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ کیسان طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھین اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف اور آگاہ ہین جو اس ملک کی کروڑہا رعایا کی طرف سے اُنکی ذات والاصفات اور اُنکے تخت کے ساتھ ظاہر کیجاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی باشوکت اور ممتد العہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد رؤسا، با اقتدار نے جنوبی افریقہ کی جنگ مین اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی اِنسے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔

ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے رؤسا، با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی۔

جو قوی اثر اُسوقت ہمارے دل پر ہوا مابدولت ہرگز اُسکو فراموش نہین کرین گے اور ضرور اس بات کی کوشش کرینگے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہین اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا مابدولت بھی اپنے تئین رعایا کی لازوال خیرخواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کرین۔ دستخط ملک معظم اڈوارد ہفتم۔

۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص مین لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اور اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُسمین اُنھون نے ایسے لفظون مین جو ہمیشہ یاد رہین گے اُن اُصول کی صراحت فرمادی تھی جنپر اُنکو ہندوستان کی حکمرانی مین کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریون کی جو تاج انگلستان اور رؤسا با اقتدار اور رعایاے ہندوستان کو وابستہ یکدگر کرتی ہین۔

۱۷- برس بعد لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط وضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگون مین شاہی خطابات کے بل کے لقب سے مشہور ہے (۳۹ و ۴۰ وکٹوریا باب ۱۰) نافذ ہوا جسکی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصر بھی قرار پائین۔

کوئین وکٹوریا نے بذریعۂ ایک شاہی اعلان کے جو ۲- اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان وِنڈسر مین پڑھا گیا قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۱۸- اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن وائسرائے گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا۔

اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُنکا ارادہ دہلی مین ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان مین ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کردیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اسکے محرک ہوے ہین کہ اپنے شاہی القاب اور خطابات مین مزید اضافہ کرین اور مقصود اس اضافہ سے یہ ہے کہ اُنکے

تاج کے مضافات مین جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص ہے اور تعلق خاص کے علاوہ ہندوستانی رؤسا رہا اقتدار اور رعایا کی خیراندیشی اور ارادت پر بھی اُنکا شاہانہ اعتماد ہے یہ باتین عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردیجائین۔

اس مجمع مین تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُنکے علاوہ وہ عمائد اور اراکین بھی جنمین بقول لارڈ لٹن گذشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ حال کی مرفہ الحالی دونون چیزین جمع ہین اور جنسے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت اور پائیداری کو بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شاہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اُس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے مین جسکی کیفیت اس کتاب مین بہ تفصیل تحریر کیجائیگی ماند پڑگیا تاہم وہ اس حیثیت سے یادرہیگا کہ اُسمین پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ مین ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات مین سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخرکار اُسکی بنیاد صاف صریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی اگرچہ سال گذشتہ کے انتظامات مین سے اس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوے مگر حقیقت مین یہ مجمع لارڈ ٹیکنسفیلڈ کی مدبرانہ تجویز کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُسنے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہوسکتی ہندوستان کے لوگون کے ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقون کے ساتھ گھل ملکر جزو سلطنت قرار پاگیا ہے اور جسنے ایک منفرد بادشاہ کے عہد سلطنت مین

ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتین تھین یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقت ور اور خوش دل اعوان و انصار قرار پا گئے ہین آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔

اپنی سلطنت کے پہلے ہی برس مین شاہ اڈوارڈ ہفتم نے شاہی آداب و القاب مین ایک اور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتون مین جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت مین نافذ ہے لہذا اس محل پر اُس کا تحریر کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے مین جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس مین نافذ ہوا تھا اُسکے مطابق آئندہ کو شاہی القاب اور خطابات حسب ذیل ہونگے۔

اڈوارڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدۂ برطانیۂ عظمیٰ و آئرلینڈ و دیگر سلطنتہاے آن سمے بجارد حامی دین و قیصر ہندوستان۔

یہ بات قرار پا چکی تھی کہ حضور ملک معظم کی تاج پوشی کی رسم ویسٹمنسٹر مین ۹۔ اگست ۱۹۰۲ء کو ادا کیجائے پھر بہت دنون تک حضور کی سخت اور خطرناک علالت کیوجہ سے وہ رسم ملتوی رہی اور اس اثنا مین بیم و رجا کی حالت گذری اور آخر کار بعد حصول صحت اس رسم کے ادا ہونے پر لوگون نے بڑی خوشیان منائین۔ ان واقعات کا تاریخ کے طور پر قلم بند کرنا تو اس کتاب کے موضوع سے خارج ہے لیکن نو مہینے پہلے نومبر ۱۹۰۱ء مین یہ بات ہندوستان مین ظاہر کردی گئی تھی کہ ایک دربار تاج پوشی منعقد کرنے کا منشا ہے اور اُسوقت بعض رؤسا بااقتدار کے

نام نوید بھی جاری کردی گئی کہ انکو رسم تاج پوشی کی تقریب پر انگلستان آنا ہوگا ۱۹۰۲ء کے آغاز مین وائسرائے کی طرف سے ذیل کا اعلان گزٹ آف انڈیا مین مشتہر ہوا۔

اعلان

چونکہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم۔ قیصر ہند نے اپنے ۲۶۔ جون اور ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کے اعلانون مین اپنا شاہانہ منشا ظاہر فرمایا ہے کہ ۲۶۔ جون ۱۹۰۲ء کو ملک معظم اور انکی محبوبہ بیگم ملکہ کی شاہانہ تاج پوشی کی رسم بڑی شان کے ساتھ ادا کیجاے لہذا مین وائسرائے اور گورنر جنرل ہند ہونے کی حیثیت سے اس اپنی دستخطی اور مُہری تحریر کے ذریعے سے عام آگہی کے لیئے مشتہر کرتا ہون کہ حضور ملک معظم کی سلطنت ہند مین اس مبارک اور باعظمت تقریب کو رونق دینے کے لیے میرا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک قیصری دربار منعقد کرنیکا ہے۔ مین اس دربار مین حضور ملک معظم کی سلطنت ہند کے تمام حصص سے گورنرون لفٹنٹ گورنرون اور حکام بالادست اور ریاستہاے ہندوستان کے رؤسا باقتدار اور اراکین اور امرا کو جو حضور ملک معظم کے ظل حمایت مین ہین اور اس وسیع سلطنت کے تمام صوبون کے سربرآوردگان کو چاہے وہ یورپین ہون یا دیسی مدعو کرنا چاہتا ہون۔

مین بلا توقف کونسل کے اجلاس سے احکام مناسب جاری کرونگا اور انمین اسکی رعایت ملحوظ رکھونگا کہ حضور ملک معظم کی تمام رعایا کو اس خواہش کے پورا کرنے کا موقع دیا جائے کہ مراسم عام اور خوشی کی تقریبات سے اپنی خیراندیشی کا اظہار کرین۔

دستخط کرزن۔ وائسرائے و گورنر جنرل ہند بمقام کلکتہ تاریخ امروزہ ۱۴۔ فروری ۱۹۰۲ء

دالیسرائے کو ایک وقت یہ بھی توقع تھی کہ اگر عرض معروض کیا جاے تو عجب نہین کہ حضور ملک معظم بذات خاص رو برو سارے با اقتدار اور عمائد اور رعایا خلائق کی موجودگی مین تاج قیصر ہند زیب سر مبارک فرمائین مگر ستمبر ۱۹۰۲ء کو لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا اور اسمین ہز اکسلنسی نے ممبران کونسل کو مخاطب کرکے اُن حالات کو بصراحت بیان کیا جنکی وجہ سے شروع مین حضور ملک معظم کی رونق افروزی کا خیال پیدا ہوا اور پھر کن وجوہ سے وہ خیال چھوڑ دیا گیا البتہ اگر حضور ملک معظم بنفس نفیس رونق افروز ہوتے اور تمام ہندوستان کی شاہنشاہی کا تاج زیب سر مبارک فرماتے تو یہ موقع زیادہ باعظمت ہونے کے علاوہ زیادہ قابل یادگار واقعہ ہوتا - بہت دن ہوے جون ہی ہم سب ممبران کونسل نے اپنے منصوبون کو عملی شکل مین لانے کی تجویزین کرنی شروع کین تو مین نے جرأت کرکے اِس روئیداد کو بارگاہ شاہی مین پیش کیا یہ خیال بدرجۂ غایت حضور ملک معظم کی طبع والا کے موافق تھا اور اگر حضور عالی اسپر عمل پیرا ہوسکتے تو واقع مین بہت ہی محظوظ ہوتے - اُنکو اس ملک کے ساتھ ہمیشہ شغفِ مفرط رہا ہے اور مین بڑے زور سے اِسکی تصدیق کرتا ہون کہ حضور ملک معظم تمام ہندوستان کے پہلے شاہنشاہ ہونے پر ایسے ہی نازان ہین جیسے ملکہ معظمہ مرحومہ کوئین وکٹوریا پہلی قیصر ہونے کو اپنا فخر سمجھتی تھین - لیکن مہمات سلطنت نے اپنا ایسا ضبط بٹھا رکھا ہے کہ جتنے ہفتے اس ملک کی آمد و شد کے لیئے درکار ہوتے مہمات سلطنت اُنکو اتنی مدت کے لیئے انگلستان سے غیر حاضر ہونے کی اجازت نہ دیتین - ناچار حضور اپنی اس خواہش کو پورا نہ کرسکے جو بصورت دیگر اُنکی بڑی دلچسپی کا موجب ہوتی -

اسکے بعد دربار کی رات کو شاہی دعوت مین ملک معظم کے جام صحت کی تحریک کرتے وقت لارڈ کرزن نے پھر اس خیال کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔

یور رایل ہائنیس یور ایکسلنسیز اینڈ جنٹلمین۔

مین بلا تصنع کہتا ہون کہ ہم جتنے صاحب ایک جگہ جمع ہین بس ایک ہی افسوس سب کے دلون مین ہے کہ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند بذات خاص اسموقع پر رونق افزاے بزم نہ ہوسکے کہ اپنے باجگزار رئیسون کا سلام لیتے اور اپنی ہندوستانی رعایا کو نعرۂ خوشی بلند کرتے ہوے استماع فرماتے۔ اسمین کسیطرح کا شک نہین کہ شاہنشاہ ہندوستان کو تاج پوشی کے لیئے اس ملک مین قدم رنجہ فرمانے کی کچھ ضرورت نہین۔ جون ہی تقریباً اب سے دو برس پہلے تخت شاہی خالی ہوا تب ہی سے حضور عالی ہمارے مانے ہوے ولی نعمت ہین لیکن ہندوستان بڑے چاؤ سے اپنے شہنشاہ کا جمال باکمال دیکھتا اور اُنکی آواز دلکش سنتا اور اگر سائینس کا سحر پرداز ہاتھ اسیطرح وقت اور مسافت کو گھٹاتا رہا تو اُسکو کچھ عجیب نہ سمجھو کہ شاید کوئی دن ایسا بھی آجائے کہ اسیطرح کی آیندہ کسی تقریب پر وایسراے کی فضول اور نقلی تصویر سامنے سے ہٹا کر اصلی شکل وصورت پردۂ ظہور پر جلوہ افروز ہو۔

ممکن ہے کہ کسی دن وایسراے کی پیشین گوئی پوری ہو اور ہندوستان کو اپنے شاہنشاہ کی تاج پوشی دیکھنی نصیب ہو۔ اگر کبھی ایسا موقع پیش آئے تو پورے بھروسے کے ساتھ توقع کیجا سکتی ہے کہ اُس تقریب پر ایسے جوش کے ساتھ اظہار وفاداری کیا جائیگا کہ پہلے کبھی اس ملک مین کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔

حال کے موقع پر بوجوہ مذکورۂ بالا ایسا خیال ناممکن التعمیل تھا لیکن ۱۹۰۲ء کے موسم سرما مین سارا ہندوستان اس خبر کو سنکر خوش ہوگیا کہ ملک معظم نے خاصکر اپنے برادر عزیز ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور اُنکی بیگم ڈچس آف کناٹ کو مامور فرمایا ہے کہ دربار مین جو منعقد ہونے کو ہے خاندان شاہی کی نیابت کے طور پر شریک ہون۔ ملک معظم کا یہ ارادہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ حضور عالی کو اس تقریب کے ساتھ کیسا قوی تعلق ہے علاوہ برین یہ امر سرتاسر ملک مین عام خوشنودی کا موجب ہوا اسلیئے کہ ڈیوک اور ڈچس دونون ہندوستان مین کئی سال رہ چکے ہین اور کثرت سے اُنکو لوگ جانتے پہچانتے اور عموماً اُنکے ساتھ محبت رکھتے ہین۔ دربار کی جبل پہل کے دنون مین حضور ملک معظم کے بھانجے گرینڈ ڈیوک آف ہسی بھی دہلی سے کے معزز مہمان تھے۔

بہت پہلے سے معلوم تھا کہ جنوری ۱۹۰۳ء کا شاہنشاہی دربار بہ نسبت اُس شاہنشاہی مجمع کے جو لارڈ لٹن نے فراہم کیا تھا بڑے وسیع پیمانے پر ہوگا۔ ۱۸۷۷ء سے سلطنت کی حدود بہت وسیع ہوگئی ہین۔ ریلوے کے ذریعے سے آمدورفت بہت بڑھ گئی ہے جسنے سفر کو زیادہ آسان اور کم خرچ کردیا ہے اور سب سے بڑھکر لارڈ لٹن کی توقع کے مطابق شاہی عظمت کے خیال نے ملک مین عجیب وغریب ترقی کی ہے ۱۸۷۷ء کے شاہی مجمع مین صرف ۳۶ رؤسا بااقتدار حاضر ہوے جبکہ پہلے سے اندازہ کرلیا گیا تھا کہ زیادہ نہین تو ایکسورئیس دربار تاج پوشی کی طلب پر لبیک کہینگے اور البتہ اسی نسبت سے خدم وحشم کا شمار بھی زیادہ ہوگا جو رئیسون کے ساتھ آئینگے۔ یہ بھی یقینی امر تھا کہ درباری جو ہندوستانی رؤسا

بااقتدار سے نیچے کے درجے مین ہین اور خطاب یافتگان اور روسا و ماتحت اور عمائد اور ممتاز شرف لوگ شمار مین بہت زیادہ آئینگے۔ غالبًا ایسے ہی اسباب ہندوستان کی انگریزی جماعت کو بڑا ہجوم کرنے کی ترغیب دینگے اور ازبسکہ یورپ اور دوسرے ممالک کے ساتھ آمد و رفت کی آسانیان بڑھی ہوئی ہین اور خود ہندوستان اُس روز افزون دلبستگی کو جو تمام مہذب دُنیا اُسکے اور اُسکے معاملات کے ساتھ رکھتی ہے تیزی سے ترقی دے رہا ہے اِن تمام باتون نے دربار کے سربراہ کارون کو آگاہ کردیا تھا کہ جو حیرت انگیز فروگذاشت ۱۸۷۷ء مین ہوگئی تھی اُسکی تلافی کے لیئے تیار رہین۔ فروگذاشت سے مراد ہے باہر کے آنے والونکی غیر معمولی کثرت عنقریب آگے چلکر معلوم ہو جائیگا کہ اندازہ جو پہلے سے کیا گیا تھا تمام اشخاص مذکورہ بالا کی نسبت توقع سے زیادہ پورا ہوا اور یہ جو آخرکار کسیطرح کی ناکامیابی اور ناامیدی نہین ہونے پائی یہ سب کچھ اسکا نتیجہ تھا کہ شروع ہی سے سمجھ لیا گیا تھا کہ یہ تقریب کیا باعتبار شمار مردم اور کیا باعتبار وقعت لاجواب پیمانے پر صورت پذیر ہوگی۔

اُدھر تو دربار کا اعلان گزٹ مین مشتہر ہوا اور اِدھر اُسکے متعاقب آنے والی تقریب کے بلاوے برٹش گورنمنٹ کے تمام عہدہ داران بالادست کے نام جاری ہوئے۔ جو بلاوے مدراس اور بمبئی کے گورنرون کے نام بھیجے گئے اُنکی عبارت حسب ذیل تھی۔

من مقام فورٹ ولیم تاریخ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۲ء

یور کسلنسی

اعلان ۱۵۔ فروری ۱۹۰۲ء سے جو اسکے ساتھ منسلک ہے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ حضور

ملک معظم شاہنشاہ ہند کی تاجپوشی کی تہنیت کے طور پر میرا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو دہلی مین ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

مین آپ کو اس جلسے مین شریک ہونے کے لیئے مدعو کرتا ہون۔

مین امید کرتا ہون کہ آپ پریزیڈنسی سے اپنی مختصر غیر حاضری کے زمانے مین تشیت امور انتظامی کے لیئے بندوبست کرسکینگے۔ مین اس بات کا متمنی ہون کہ آپ اپنے علاقے کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ دارون اور ملکی عمائد اور اراکین اور مدراس (یا بمبئی) کے وکلا، رعایا کی جماعتونکی ایک تعداد مناسب اپنے ہمراہ لائینگے تاکہ انکی شرکت سے تقریب کی شان و شوکت زیادہ ہو۔ جن لوگون کو آپ اپنے ساتھ لائینگے انمین سے بعض کی آسائش اسمین ہوگی کہ انکے ساتھ آپ کے ذاتی مہمانون کی سی مدارات کیجاے۔ انکو ایک علیحدہ خیمہ گاہ مین اتارا جائے گا جو آپ کی ذاتی آسائش کے لیئے علیحدہ تجویز کی گئی ہے دوسرے عہدہ دارون اور معززین کو آپکے نزدیک ایک جداگانہ خیمہ گاہ مین جگہ ملیگی۔ دونون خیمہ گاہون کے لیئے خیمے اور تمام سازوسامان آپ اپنے حکم سے دہلی روانہ فرمائین۔ اگر مجکو حتی الامکان جلد سے جلد ایک فہرست اسطرح کی ملجاے جس سے معلوم ہو کہ ہر قسم کے مہمانون مین آپ کسکو بلوا دینے کے لیئے تجویز کرتے ہین اور نیز ایک تخمینی اندازہ اُن لوگون کے مجموعی شمار کا جنکے حاضر ہونے کی توقع کیجاسکتی ہے تو مین بہت خوش ہونگا۔

میری گورنمنٹ کے فارن ڈپارٹمنٹ سے آپکو عنقریب اُن احکام کی نقل ملیگی جو کونسل کے اجلاس سے جاری ہونگے اور انتظامات جو درپیش ہین اُنکی ہر ہر بات کی نسبت اُن

احکام مین پوری کیفیت اور ہدایت ہوگی اور نیز یہ مسئلہ بھی حل کر دیا جائے گا کہ رقمین جو درکار ہونگی کس مد سے دیجائینگی۔

جن رؤسا و با اقتدار کو آپ کے صوبے مین بلاوا دینا ہے اُنکے بارے مین جداگانہ مراسلت خدمت مین پہونچے گی۔

دستخط کرزن ویسرائے وگورنر جنرل ہند۔

اسیطرح کی چٹھیان بتغییر الفاظ علی قدر مراتب حکام ذیل کو لکھی گئین۔

لفٹننٹ گورنران بنگال و ممالک شمالی و مغربی (جو علاقہ بعد کو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے نام سے موسوم ہوا) و پنجاب و برما و چیف کمشنران آسام و ممالک متوسطہ و رزیڈنٹ صاحبان حیدرآباد و میسور و صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند و راجپوتانہ و بلوچستان و ممالک شمالی و مغربی سرحد۔

بلاوے جو ہندوستان کے رؤسا حکمران کو دیے گئے تھے اُن مین سے پچاس سے اوپر ہی اوپر تو خود ویسرائے نے ایسے رئیسون کو دیے جو من حیث المرتبت اس رعایت کے مستحق تھے۔ باقی بلاوے مختلف لوکل گورنمنٹون کے ذریعے سے روانہ کیے گئے۔ شاہنشاہی مجمع مین جو بمقام دہلی ۱۸۷۷ء مین منعقد ہوا تھا ۴۲۔ رؤسا حکمران کو لارڈ لٹن نے خود طلب کیا تھا۔ ۲۲۔ کو لوکل گورنمنٹون نے۔ تمام ہندوستانی رؤسا با جگذار جنسے اُسوقت کہا گیا تھا کہ ویسرائے سے آکر ملین ۱۹۰۲ء کے بلاوون مین داخل تھے مگر انکے علاوہ لارڈ کرزن نے سلطنت کے کئی سرحدی حکمرانون کو بھی دربار کی شرکت کے بلاوے دیے جو ۱۸۷۷ء مین

اسوجہ سے چھوڑ دیے گئے تھے کہ یا تو وہ برٹش گورنمنٹ کے اقتدار کی حد کے باہر تھے یا اس عزت کے لیے اُنکی وقعت کافی نہین سمجھی گئی۔ اِن متاخرالذکر لوگون مین برما اور سیام کے سرحدی شان سردار اور شمالی اور شمالی مغربی سرحدات کے چھوٹے چھوٹے سردار جیسے مہتر چترال اور ہنزا اور نگر کے میر اور خانِ نواگئی اور نواب دیر اور عدن کے علاقۂ زیر حمایت کے شیوخ جیسے سلطان شہر و مکلا اور سلطان لہج اور ایسر ڈھائی تھے۔ بلحاظ اُن غلط بیانیون کے جو ایک وقت بعض مقامات مین شہرت پاگئی تھین یہ بات بیان کردینی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ شاہنشاہی دربار کے لیئے بلاوون کے جاری کرنے مین شائبۂ جبر سے بچنے کے لیئے غایت درجہ کی احتیاط عمل مین لائی گئی تھی۔ ہر ایک رئیس نے صاف طور پر سمجھ لیا تھا کہ اگر کوئی وجہ معقول ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ بلاوے پر عمل آور نہ ہو جبکہ کم استطاعت رئیسون کو جنکے علاقے پچھلے تین برس کی خشک سالی یا گرانی کی وجہ سے بہت زیر بار ہو گئے تھے بنج کے طور پر ایما کردیا گیا تھا کہ یہ طلب کسی صورت سے مرادِ حکم نہین ہے۔ اور صورتون مین بلاوا قصداً روک لیا گیا تھا یا تو اِسوجہ سے کہ رئیس صغیر سن تھا (اگرچہ بعض صغیر سن رئیسون سے شرکت کی خواہش کی بھی گئی تھی) یا اِسوجہ سے کہ بلحاظ دیگر حالات کے اُنکی حاضری نامناسب یا موجب تصدیع سمجھی گئی۔ حکمران رئیسون مین جو صاحب سلامی ہین ۱۷ تو سرے سے بلائے ہی نہین گئے جبکہ اُتنے ہی اور بلائے تو گئے تھے مگر بعد کو حاضری سے معاف کردیے گئے زیادہ تر اِسوجہ سے کہ وہ آسانی کے ساتھ مصارف کے متحمل نہین ہو سکتے تھے۔ رؤسا صغیر سن مین سے صرف معدودے چند سے خواہش یا توقع کی گئی کیونکہ اکثر

صورتون مین یہی خیال کیا گیا کہ دہلی آنے سے اُنکے محاصل پر ناواجب بوجھ پڑے گا تمام رئیسون کے مفاد کی نظر سے گورنمنٹ نے ۱۸۷۷ء کیطرح اُن خدم وحشم کے لیئے جنکو وہ اپنے ہمراہ لائینگے ایک سو دمند قید لگادی تھی۔ اول درجے کے رئیسون کو خدمتگارون کے علاوہ ۵۰۰۔ آدمیون کی اجازت تھی دوسرے درجے والون کو ۴۰۰ کی اور علی ہذا القیاس ۱۸۷۷ء مین اِن شرائط کے مطابق پچیس ہزار ہمراہی آئے لیکن ۱۹۰۳ء مین ہمراہیونکا شمار بہت زیادہ تھا۔

ذیل کا مراسلہ ہز اکسلنسی وایسرائے نے روسار ذیل کے نام روانہ کیا۔ نظام حیدرآباد۔ مہاراجۂ میسور۔ گیکواڑ۔ بڑودہ۔ مہاراجۂ جمو وکشمیر۔ خانِ قلات مہاراجگانِ گوالیار واندور وجے پور وجودھپور۔ مہاراناے اُدے پور۔ مہاراجۂ ٹراونکور۔

کلکتہ ۱۹۔ مارچ ۱۹۰۲ء میرے معزز اور گرامی قدر دوست۔

مین بڑی خوشی سے یور ہائینس کو اطلاع دیتا ہون کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور اُنکی زوجۂ محبوبہ کوئین کی تاج پوشی کی مبارک تقریب کی شایانِ شان تہنیت کی غرض سے میرا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

اِس دربار کے منعقد کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے حضور ملک معظم نے یہ منشا بھی ظاہر فرمایا ہے کہ یہ بات معلوم کرادیجائے کہ حضور ممدوح مستعجل ہین کہ ہندوستان کے تمام والیان ممالک اور رئیسون کو اِس بات کا موقع دیا جاے کہ وہ حضور ممدوح کے تخت اور اُن کی

ذات کے ساتھ اپنی وفاشعاری کی توثیق کرین اور نیز یہ کہ حضور ممدوح اس دربار مین اُنکی حاضری کو بدرجۂ مساوی ایسا ہی تصور فرمائینگے کہ گویا وہ تاج پوشی کی تقریب پر انگلستان مین حاضر ہوے۔

مین یور ہائینس کی آگاہی کے لیئے اُس اعلان کی ایک نقل بھی ملفوف کرتا ہون جو مین نے گزٹ آف انڈیا مین مشتہر کرادیا ہے اور اس مبارک موقع پر یور ہائینس کی موجودگی کی عزت کا خواستگار ہون۔

جس تاریخ معین پر یور ہائینس کے دہلی پہونچنے کی توقع کیجائیگی معمولی ذرائع سے فی الوقت اُس سے اطلاع دیجاے گی۔

مین چاہتا ہون کہ یور ہائینس کا اعلیٰ درجے کا پاس جو مجھے ملحوظ ہے اُسکو ظاہر کرون اور اپنے تئین آپ کا مخلص دوست لکھون۔

دستخط کرزن ویسرائے گورنر جنرل ہند۔

نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے جواب حسب ذیل تھے۔

یور اکسلنسی۔

مین بڑی مسرت کے ساتھ یور اکسلنسی کے عنایت نامہ مورخہ ۱۹۔ مارچ ۱۹۰۲ء اور اُسکے ملفوف کا پہونچنا تسلیم کرتا ہون جسمین آپ نے ترقیم فرمایا ہے کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور اُنکی زوجۂ محبوبہ کوئین کی تاج پوشی کی مبارک تقریب کی شایان شان تہنیت کی غرض سے آپ کا ارادہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین

ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کا ہے۔

مین اسکو موجب عزت سمجھتا ہون کہ یور اکسلنسی نے جو ملک معظم کی طرف سے مجکو بلاوے مین شریک کیا ہے اسکو قبول کرون اور مین امید کرتا ہون کہ کسی تاریخ مین جو بعد کو مقرر کیجاے گی یور اکسلنسی کی ملاقات کی مسرت حاصل کرونگا۔

یور اکسلنسی کا مخلص دوست۔

دستخط میر محبوب علیخان . . . پرانی حویلی حیدرآباد دکن

نظام حیدرآباد . . . . . ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

میرے معزز گرامی قدر دوست

یور اکسلنسی کا بلاوا کہ مین شاہنشاہی دربار مین جو یکم جنوری سنہ آئندہ کو منعقد ہوگا شریک ہون شرف ورود لایا سارا ہندوستان حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم کی تاج پوشی کا بڑی دلبستگی کے ساتھ منتظر ہے اور شاہنشاہ ہند ہونے کی حیثیت سے دہلی جیسے مشہور مقام مین حضور ملک معظم کی تخت نشینی کا اعلان ضرور اُن بڑے تاریخی مجامع کی یاد دہانی کریگا جو اسطرح کی تقریبات پر زمانہ گذشتہ مین وہان ہوا کیے ہین ہندوستانی ریاستون مین یہ تقریب بڑی خوشی کی تقریب ہوگی اور اس سے ہندوستان کے رئیسون کو ایک مبارک موقع ملے گا کہ ملک معظم شاہنشاہ کے ساتھ اپنی اطاعت کا اظہار کرین جنکی یور اکسلنسی اس خوبی سے نیابت کر رہے ہین۔

مین تو اپنی ذات خاص کے لیئے اس شاندار اور قابل یادگار رسم مین شریک ہونے کو

اپنا خوش کن اور موجب عزت فرض سمجھتا ہون۔

مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ اس تقریب کے ضمن مین مجکو اپنے اسلاف کی مثال کی تقلید اور اپنی ذات سے برٹش تخت کی فرمان برداری اور محبت کی مکرر توثیق کا ایک اور موقع ملا۔ زیادہ حد ادب۔

یور اکسلنسی کا مخلص دوست

دستخط کرشنا راجہ وڈیار مہاراجہ میسور۔ اوٹاکمنڈ۔ مئی ۱۹۰۲ء

ہز ہائینس کایگواڑ بڑودہ نے بلاوے کے باضابطہ قبول کرنے کے علاوہ جواب کے دینے مین اور دن سے زیادہ مستعدی بھی ظاہر کی مہاراجہ جمو و کشمیر نے اپنے مراسلہ مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۲ء مین لکھا کہ وہ بڑی خوشی سے حاضر دربار ہونگے۔

اور اسکے ساتھ اتنا مضمون اور اضافہ کیا کہ اسکے کہنے کی چنداں ضرورت نہین کہ ہم باشندگان ہندوستان کے لیے دربار بڑی خوشی اور نیز مسرت بخش چشم دید معاینے کا موقع ہوگا کہ جسوقت ہم علی رؤس الاشہاد برٹش تاج کے ساتھ اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کے دلی خیالات کا اظہار کر رہے ہونگے مع ذلک اُس مشفقانہ و پدرانہ عنایت کا بھی احساس کرینگے جو حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند اپنی والدہ ماجدہ ملکہ قیصر ہند برّد اللہ مضجعہا کی طرح اپنی ہندوستانی رعایا اور باشندگان علاقہائے زیر حمایت اور معاہدین کے حق مین مبذول فرماتے اور وہ شفقت آمیز دلبستگی جو اُن کی عافیت اور خوشحالی کے ساتھ رکھتے ہین یہ کہنا بھی کچھ بیجا نہ ہوگا کہ ایسے عمدہ موقع پر ہندوستان کے حکمران رئیسون اور سردارونکا آپس مین

ملاقات کرنا ضرور اُنکو وہ زمانے یاد دلائے گا جبکہ مالکان ملک اور اعلیٰ درجہ کے حکمرانون کا دستور تھا کہ اشومیدھ اور راج سویا کی تقریبون پر راجون مہاراجون کو اپنی ذات مستجمع الصفات کے گرد جمع کیا کرتے اور یہ مواقع اُور سب تدبیرون سے بڑھ کر ماتحت حکمرانون کے دلون کو موہ لیتے تھے۔

ہز ہائینس بگلر بیکی میر سر محمود خان خانِ قلات کیطرف سے بھی بلاوے کی باضابطہ منظوری آئی۔

خریطہ حسین مہاراجہ گوالیار نے وایسرائے کی چٹھی کا جواب دیا اُنکی دہشدہ وفاشعاری کے استعارون سے بھرا ہوا تھا۔ ذیل مین اُسکا منتخب ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

مہربان اور فیاض اکسلنسی پر جو بے انتہا صفات حمیدہ کے مخزن ہین۔ خوشی اور خرمی کے دروازے اور عیش ونشاط کے ذرائع کھلے رہین۔

اِن خوشی کے دنون مین جبکہ فرحت اور کامرانی کے دروازے خیرخواہان برٹش گورنمنٹ پر کھلے ہوئے اور تحصیل مقاصد کے ہزارہا وسائل بروے کار ہین مجھکو میرے معزز دوست میجر سی پرچرڈ رزیڈنٹ گوالیار کے ذریعے سے آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا جس مین خوش کن اور روح افزا خبرین مندرج تھین مجکو آپ کے اِس ارادے سے آگہی ہوئی کہ آپ حضور شاہنشاہ معظم اڈوارڈ ہفتم اور اُنکی بیگم ملکہ خلد اللہ اقبالہا کی تاج پوشی کی تہنیت کی غرض سے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین شاہنشاہی دربار منعقد کرنا چاہتے ہین۔

آپ نے اپنے خط مین یہ بھی ایما فرمایا ہے کہ حضور شاہنشاہ معظم نے آپکو اِس دربار کے



مہاراجۂ اندور نے اپنی ۲۸- مئی کی تحریر مین وایسرائے کے بلاوے کی وفاشعارانہ منظوری کی اطلاع دی-

مہاراجۂ جے پور نے ۲- مئی کی تحریر مین ہز اکسلنسی کو اطمینان دلایا کہ وہ اور اُنکی رائے مین ہندوستان کے تمام والیان ملک اور روساء اسموقع کو غنیمت سمجھتے ہین جو حضور شاہنشاہ ہند نے اپنے کرم سے ہم لوگون کو دیا تاکہ اُنکے تخت اور اُنکی ذات کے ساتھ وفاداری کی توثیق اور التفات خاص جو اسطرح پر ظاہر فرمایا گیا ہے اُسکی نسبت اپنی احسانمندی اور مسرت کا اظہار کرین-

مہاراجۂ جودھپور نے حسب ذیل لکھا-

میرے نہایت گرامی قدر و معزز دوست-

مین بڑی شکرگزاری کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ یور اکسلنسی کا عنایت نامہ موصول ہوا جسمین آپ نے مجکو شاہنشاہی دربار مین مدعو فرمایا جو بمقام دہلی اِس غرض سے منعقد ہونے والا ہے کہ حضور شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم ہند کی مبارک تاج پوشی کا اعلان کیا جاے-

اِسکے تحریر کرنے کی چندان ضرورت نہین کہ کوئی چیز میرے لیے اِس سے بڑھکر مسرت بخش نہین ہوسکتی کہ بسر و چشم ایسے موقع کی دعوت کو لبیک کہون جو حضور ملک معظم کی سلطنت ہند مین عظیم الشان اور مبارک واقعے کے اعلان کے لیئے پیش آنے والا ہے اور جسکے ذریعے سے رعایا و روساء ہند کو ایک عمدہ موقع دیا جائیگا کہ اپنی وفاشعاری اور

ارادتمندی کے دلی خیالات کو جو وہ حضور معزی الیہا کی جلیل الشان ذات اور تخت کے ساتھ رکھتے ہین ظاہر کرین۔

مین اس موقع کا اسوجہ سے اور بھی خیر مقدم کرتا ہون کہ برٹش تخت کے ساتھ مستحکم وفاشعاری اور نامتزلزل فرمان برداری دائما میرے بزرگون کا اصول راہنما رہا ہے اور مین بھی ہمیشہ اسکو اپنی بے بہا میراث سمجھتا ہون۔ اعلیٰ درجہ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ جو یور اکسلنسی کی میرے دل مین ہے مین دعا کرتا ہون۔ کہ یور اکسلنسی کا مخلص دوست رہون

دستخط سردار سنگھ۔ مہاراجہ جودھپور۔ مسوری۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۲ء

مہاراناؤدے پور نے ۲۱۔ اگست کو جواب لکھتے ہوئے وایسرائے کے بلاوے کے قبول کرنے مین اپنی خوشی کا اظہار کیا مگر یہ بھی تحریر کیا کہ اگر دربار کی تاریخ سے پہلے اُنکے صاحبزادے کنور بھوپال سنگھ جی کی صحتوری مین ترقی کے آثار نمایان ظاہر نہ ہوے تو وہ امید کرتے ہین کہ اُنکو علیل کے چھوڑ کر جانے سے معاف رکھا جاے۔

مہاراجہ ٹراونکور نے وایسرائے کے دہلی کے بلاوے کو نہایت خلوص دل اور منت پذیری سے قبول کیا اور ہز اکسلنسی کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ حضور شاہنشاہ کے تخت اور اُنکی ذات کے ساتھ اپنی وابستگی اور خیر خواہی کی توثیق کے استحقاق کی بڑی قدر کرتے ہین۔

دوسرے درجے کے روساء حکمران کو جو وایسرائے نے بلاوے کے خطوط لکھے اُن کی عبارت بھی اسیطرح کی تھی جیسے خط موسومہ نظام حیدرآباد کی بجز اسکے کہ وہ میرے مکرم دوست سے

شروع اور مین بڑے پاس اور لحاظ کے ساتھ یور ہائینس کا مخلص دوست رہون - پر ختم ہوتے تھے - اِسطرح پر ۱۸ - رئیسان حکمران کو خط لکھے گئے اور ایسا ہی مہاراجہ بنارس کو جو رئیس حکمران اور بنگال کے بڑے زمینداروں کے بیچ مین رتبہ رکھتے ہین - اِس فہرست مین ۱۱ رساد مفصلۂ الذیل داخل تھے - بیگم بھوپال - مہاراجگان ریوا و الور و بیکانیر - مہاراؤ راجۂ بوندی مہاراج رانا دھولپور - مہاراول جیسلیر - مہاراجگان قرولی و کشنا گڑھ - مہاراؤ کوٹا - نواب ٹونک - راجۂ کوچین - راؤ کچھ - میر خیرپور - مہاراجۂ کولھاپور - نوابان رامپور و بھاولپور - مہاراجۂ پٹیالہ - بھوپال کی بیگم کے جواب مورخۂ ۱۳ - محرم سنہ ۱۳۲۰ھ (۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء) مین مضمون ذیل تھا -

ہز اکسلنسی عالی مرتبت مہربان و کرم گستر عطوفت فرمائے حال نیازمندان ہز اکسلنسی کو خدا صحیح و سلامت رکھے - مراتب خلوص و خیراندیشی کے اظہار کے بعد عرض خدمت ہے کہ یور اکسلنسی کا خریطہ مورخۂ ۱۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۲ء پہونچا جسکے ساتھ وہ اعلان بھی تھا جو فارن ڈپارٹمنٹ سے جاری کیا گیا ہے اور وہ میرے لیئے بڑی مسرت اور عزت کا باعث ہوا -

مجکو اِس سے آگہی ہوئی کہ حضور شاہنشاہ اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان و انگلستان اور حضور ملکۂ شاہنشاہ بیگم کی تاج پوشی کے اعلان کے لیئے دہلی مین ایک دربار منعقد ہوگا -

خدا نے چاہا تو مین یور اکسلنسی کی خواہش اور حضور شاہنشاہ معظم کے ایما کے مطابق بطوع خاطر خوشی اور خلوص دل سے تاریخ مقررہ جسکی نسبت یور اکسلنسی نے مجھے اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا ہے حاضر دربار ہونگی تاکہ برٹش تاج کے ساتھ اپنے خاندان اور کنبے کی مشہور وفاشعاری کو

ظاہر اور ثابت کرسکون - عافیت اور کامرانی کے دن یور ایکسلنسی کو نصیب رہین -

دستخط سلطان جہان بیگم بھوپال

مہاراجہ الور نے خریطۂ مورخہ ۳۰ - اپریل ۱۹۰۲ء مین حسب ذیل تحریر کیا -

کرم گستر منبع جود و عنایت یور ایکسلنسی کی عنایتین ہمیشہ جاری رہین -

ان مبارک دنون مین جبکہ خوشی اور مسرت کی خبرین ہر طرف سے چلی آرہی ہین اور فرحت و انبساط کے آوازے ہر سمت مین بج رہے گونج رہے ہین یور ایکسلنسی کے نہایت معزز عنایت نامے کے ورود سے مجھے بڑا اعزاز حاصل ہوا جسنے اس خوشخبری کا ابلاغ کیا کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہند اور شاہنشاہ بیگم ملکہ محترمہ کی تاج پوشی کے اعلان کا دربار یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی مین ہوگا اور جسمین مجکو ایما کیا گیا ہے کہ اس ہمایون موقع پر حاضر ہون - اس مبارک خبر سے جو خوشی مجکو حاصل ہوئی ہے تحریر اور تقریر کے احاطے سے باہر ہے -

خداوند کریم ایسا کرے کہ اس سلطنت کے دو درخشندہ ستارے ہمیشہ درخشان و تابان رہین تاکہ برٹش تخت کی ترقی اور شان اور زیادہ ہو -

مین یور ایکسلنسی کے عنایت آمیز بلاوے کی تعمیل مین بڑی خوشی سے بذات خود مع دیگر خیر خواہان باشندگان ریاست دربار عظم کی حاضری کا اعزاز حاصل کرونگا -

مجھے پورا اعتماد ہے کہ یور ایکسلنسی مجکو اپنا اور گورنمنٹ عالیہ کا محب صادق اور خیر خواہ تصور فرمائینگے اور نیز یہ کہ عنایت نامہ جات کے بھیجنے سے میری عزت افزائی کرتے رہینگے -

یور اکسلنسی کو خوشی اور خرمی کے دن نصیب رہین۔

دستخط جے سنگھ مہاراجۂ الور

مہاراول جیسلمیر نے ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو جو بلاوے کی قبولیت کا خط لکھا مدین عنوان تھا

مجکو یور اکسلنسی کے بلاوے کے خلوص دل سے قبول کرنے مین نہایت خوشی اور مسرت ہے

اور خصوصًا ایسے سعید اور مبارک وقت پر جبکہ تبرۂ اعظم ہند کے تمام والیان ملک اور باشندگان

کو اس بات کا ایک لاجواب موقع ملا ہے کہ اپنے عزیز اور محبوب شاہنشاہ کی بارگاہ مین

جسکا آفتاب اقبال کبھی غروب نہین ہوتا اور یہی اسکی شان و عظمت کا نشان کافی ہے اپنی

راسخ اور غیر متزلزل عقیدت اور وفاشعاری کا اظہار کرین۔

مین اتنا اور عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون کہ ہمارا خاندان جو بھاٹیون کے

نام سے موسوم ہے گورنمنٹ علیا کی فرمانبرداری اور جان نثاری مین ہمیشہ پیش پیش

رہا ہے اور میرا اصول رہنما بھی یہی ہے کہ اس مقدس اور محترم میراث پر ثابت قدم رہون

جس خریطے مین مہاراجہ کشن گڑھ نے وایسراے کے بلاوے کی منظوری کی اطلاع

دی اسکے آخر مین یہ تملق آمیز فقرہ بھی تھا کہ خدا کرے سارا جہان از ثریا تا ثری ہز اکسلنسی

کے زیر حکومت رہے۔

مہاراؤ کوٹہ نے لکھا۔

مین ہندوستان کے ان والیان ملک اور روسا مین سے ہون جنکو شاہنشاہ ملک

معظم اڈوارڈ ہفتم اور انکی زوجۂ محبوبہ ملکہ کی تاج پوشی مین حاضر ہونے کا اعزاز اور استحقاق

میسّر نہین ہوا فلہذا مین نہایت خوشدلی سے اس خاطر خواہ موقع سے مستفید ہونا چاہتا ہون تاکہ حضور شاہنشاہ کے تخت اور اُنکی ذات کے ساتھ اپنی وفاشعاری کا اظہار کرون جنھون نے براہ بندہ نوازی اپنا یہ منشا ظاہر فرمایا ہے کہ اس دربار کی حاضری کو وہ تقریب تاج پوشی انگلستان کی حاضری کے برابر تصور فرمائینگے۔

اس درجے کے دوسرے رئیسون کی طرف سے جو جواب موصول ہوئے انمین ہز اکسلنسی کے بلاوے کی منظوری گو مختصر تھی مگر خلوص دل سے تھی۔

بلاوے کی چٹھیان جو تیسرے درجے کے بچیس حکمران رئیسون کے نام بھیجی گئین اس القاب وآداب کے مطابق جو سرکاری مراسلت مین ملحوظ و مرعی ہوتا چلا آتا تھا الفاظ میرے دوست سے شروع اور مین یور ہائینس کا دلی دوست ہون پر ختم کی گئین تھین جن رئیسون کے ساتھ اس طرز پر خط وکتابت کی گئی۔ مہاراجگان چارکھاری و چھترپور دیتا تھے اور نیز راجگان دھارو دیواس (بڑی اور چھوٹی شاخ کے) اور نواب جاورہ اور مہاراجہ اورچھا اور راجگان راجگڑھ ورتلام اور مہاراجہ سمتھر اور مہاراؤ رانا ڈنگرپور پرتاب گڑھ اور راج رانا جھالاوار اور مہاراؤ سروہی اور مہاراجگان کوچ بہار وسکم اور راجگان کوہستانی پٹراو جیند ونابھا وکپورتھلہ ومنڈی وسرموز وفرید کوٹ دمنی پور۔

اِن رئیسونکی طرف سے بھی جوابی چٹھیان آئین جنمین جواب دینے والون نے دربار مین بلائے جانے پر اپنی بڑی خوشنودی ظاہر کی۔ باستثنا ایک یا دو صاحبون کے سب نے

تہ دل سے بلاؤنکو قبول کیا۔ راجگڑھ کے راجہ صاحب نے لکھا کہ مین خیال کرتا ہون کہ تہنیت کی اس مبارک رسم مین شریک ہونا خیر خواہان تاج و تخت کے لیے دنیاوی فلاح وبہبود کا ذریعہ اور مالک سلطنت کی خوشنودی کا موجب ہے اسلیے کہ حاکم وقت کا حق ہے کہ اُسکی رعایا اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔

لہذا مین کہ ادنیٰ ترین بندگان ہون دربار مین حاضر ہونے کے فخر کو ضرور حاصل کرونگا جو تمام برکات کی اصل ہے۔

مزید براں دولت واقبال کا موتی اور عظمت اور سخاوت کا ستارہ خداوند قدیر کی تائید سے ہمیشہ تابان ودرخشان رہے۔

رتلام کے راجہ صاحب نے لکھا کہ۔

مجکو جو اجازت بخشی گئی ہے کہ مین اس مبارک موقع پر سب کے دلی نعمت شاہنشاہ جلیل الشان کی نسبت شرائط ادب بجالاؤن اور ملک معظم کی ذات اور اُنکے تخت کی خیراندیشی اور راسخ محبت اور ارادتمندی کے خیالات جو میرے دل مین ہین اُنکو ظاہر کرون تو مین اس اجازت کو بڑے فخر وامتیاز کا موجب سمجھتا ہون۔

مہاراج سروہی نے وایسرائے کے بلاوے کی قبولیت مین لکھا کہ

مین اتنا اور عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون کہ ہر چند مین ناچیز سا آدمی ہون مگر حتی الوسع برطانیہ کے ساتھ اپنی خیراندیشی اور ارادتمندی کے ظاہر کرنے کے موقع کو اپنا مال ومتاع بلکہ اپنی جان کے قربان کردینے پر بھی ہاتھ سے نہین جانے دونگا۔

مہاراجہ سکم کی طرف سے جو جواب آیا اسمین بڑے لطف کے ساتھ وسیرائے کو مخاطب کیا گیا تھا کہ
میرے معزز دوست ہز اکسلنسی وسیرائے و گورنر جنرل ہند کے کنول جیسے قدمون مین عرض
کیا جاتا ہے خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

عاجز تھیوٹاب ناگیال مہاراجہ سکم نہایت ادب سے گزارش کرتا ہے کہ یور اکسلنسی نے جو براہ
عنایت حضور شاہنشاہ اعظم و ملکہ معظمہ کے جشن تاج پوشی کی تقریب پر مجکو دہلی مین مدعو کیا ہے اس
نوید سے مجکو نہایت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی۔ مین اپنے دل ارادت مشحون سے ایسے مبارک
موقع کا جس سے مجکو دربار عالی مین شامل ہونے کا فخر و امتیاز حاصل ہوگا۔ خیر مقدم کرتا ہون
یہ خط ریشمی خریطے مین ملفوف ہوکر بروز سعید یعنی سنہ دریائی شیر کے تیسرے مہینے کی پہلی
تاریخ کو راجدھانی گنٹوک فوڈنگ سے روانہ کیا گیا۔

دستخط تھیوٹاب ناگیال مہاراجہ سکم

راجہ صاحب نابھانے ۱۴۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء کے مراسلے مین لکھا کہ۔
مین بکمال فخر و مباہات عالیجناب رفیع الشان گردون رکاب فیاض زمان وسیرائے
زاد اقبالہ کی خدمت مین عرض کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہون۔

مین بہت خوشی سے گزارش پرداز ہون کہ یور اکسلنسی کی چٹھی مورخہ ۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء
مع نقل اعلان جسمین یور اکسلنسی نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو دہلی مین ایک شاہنشاہی دربار
اس غرض سے منعقد کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے کہ ہندوستان کے لوگون مین حضور ملک معظم
اڈوارڈ ہفتم اور ملکہ معظمہ برطانیہ عظمیٰ و ہندوستان کی رسم تاج پوشی کو مشتہر کیا جائے

موصول مطالعہ ہوئی۔ اسموقع پر جو عنایت میرے حال پر مبذول فرمائی گئی ہے مین اُسکا دل سے شکر گزار ہون اور اس تاسف کے ظاہر کرنے سے باز نہین رہ سکتا کہ بوجہ ضعف پیری لندن کی تاج پوشی کے دربار مین حاضر ہونے سے مقصر رہا۔ اب بارگاہ خداوندی مین میری یہ دعا ہے کہ مین توانا تندرست رہون تاکہ دربار دہلی مین حاضر ہونے کا اعزاز حاصل کرسکون۔

مین امید کرتا ہون کہ یور ایکسلنسی مجکو اپنی عظیم الشان عالی قدر گورنمنٹ کے دلی خیرخواہون اور نیازمندون مین تصور فرماکر ترسیل تفقد و عنایت نامجات سے معزز و مفتخر فرماتے رہینگے۔

دستخط ہیرا سنگھ راجہ نابھا

دو ریاستون کو ہندوستان سے بڑا قوی پولیٹیکل تعلق ہے سو ان دونون کے فرمانروا ونکو بھی بلاوے پہونچے یعنی امیر صاحب افغانستان و مہاراجہ دھراج نیپال کہ اُنکو بھی وائسرائے نے ۲۰ مئی ۱۹۰۲ء کو بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ تہنیت تاج پوشی کی تقریب سے میرا ارادہ ایک شاہنشاہی دربار کے منعقد کرنے کا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مہمان کے طور پر اُنکو دہلی آنے کی دعوت بھی دی۔ سو امیر افغانستان تو اپنی تخت نشینی کے بعد اسقدر جلد اپنے ملک کو چھوڑ نہین سکتے تھے تو اُنھون نے اپنے رشتے کے بھائی کرنل محمد اسمعیل خان کو جو اُنکے سفیر کے طور پر گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ رہتے ہین نامزد کیا کہ اُنکی قایم مقامی مین سری مہاراجہ دھراج پرتھوی بیر بکرم جنگ بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ والی نیپال کے پاس سے جواب ذیل مورخہ ۱۱۔ جون ۱۹۰۲ء موصول ہوا۔

فیاض زمان ملاذ و ماوای نیازمندان دام عنایتہٗ

مین نے بڑی خوشی سے یور اکسلنسی کی چٹھی مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۲ء کو لیا جسمین آپ نے مجکو شاہنشاہی دربار مین مدعو کیا ہے جو یور اکسلنسی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان کی تاج پوشی کی تقریب مین منعقد فرمائینگے مگر مین افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ بوجوہ چند مین خود اس دعوت سے مستفید نہین ہو سکتا۔ سولہ پشت سے نیپال کا تخت ہمارے خاندان مین چلا آتا ہے۔ ہمارے یہان کے دستور مستمر کی رو سے ہر ایک تخت نشین کو حکم ہے کہ اپنے ملک سے کسی دوسرے ملک مین باہر قدم نہ رکھے اور جسنے اسکے خلاف کیا ہے وہ پھولا پھلا نہین جب میرے پردادا سری (۵) مہاراجہ دھراج راجندرا بکرم شاہ بنارس گئے اُنکے تمام عہدہ دار اور امرا اور رعایا اُنسے بہت ناخوش ہوے اور اُنکو تخت پر سے اُتار دیا۔

اگرچہ مین حاضری سے معذور ہون جسکا مجکو بہت افسوس ہے مین امید کرتا ہون کہ یور اکسلنسی اپنی عنایت اور مہربانی میرے حال پر جاری رکھینگے اور مجھے معاف فرمائینگے۔

چونکہ مین آنہین سکتا میرے وزیر اعظم اور مارشل مہاراجہ چندرا شمشیر جنگ رانا بہادر تھا نگ لوئی بیم ما کوکنگ ونگ سیان جنکو مین اپنا ہمزاد سمجھتا ہون دربار مین یور اکسلنسی کا نیاز حاصل کرینگے۔ آپ کی معمولی عنایتون اور مہربانیون پر بھروسا کرکے اور نیز بخیال مستحکم محبت کے جو دونون گورنمنٹون مین ہے مین امید کرتا ہون کہ یور اکسلنسی اُنکے ساتھ عزت اور توقیر سے پیش آئینگے جو اِنکے رتبۂ عالی کے لائق ہے۔ مجکو یقین کلی ہے کہ یور اکسلنسی مجکو ہمیشہ اپنا خیرخواہ تصور فرمانے اور اپنی خیر و عافیت کی اطلاع دہی سے

اطمینان بخشتے رہینگے۔

مین اُمید کرتا ہون کہ یور اکسلنسی ہمیشہ مجکو اپنی خیریت مزاج کا دعاگو تصور فرماتے اور میرے دلکو خیر و عافیت کی خبرون کے لکھنے اور ابلاغ فرمانے سے مسرت اندوز کرتے رہینگے اِس سے زیادہ اَور کیا لکھا جاے۔

دستخط پرتھوی بیر بکرما

مہاراجہ دھراج نیپال

یون فی الحقیقت نیپالی گورنمنٹ کے راس الرئیس دیگر والیان ممالک کے ساتھ دہلی مین موجود تھے۔

سلطان مسقط سید فیصل بن ترکی جنکے تعلقات گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ بخصوص اتحاد قلبی کیطرح کے ہین اُنکو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ وہ بھی اپنے علاقے کو چھوڑ کر نہ آسکے مگر اُنھون نے خط مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۱ء مین یہ استدعا کی کہ اُنکو ایک یا دو بڑے عہدہ دارونکے ساتھ اُنکے فرزند تیمور کے بھیجنے کی اجازت دیجاے۔ ہز ہائینس نے خط مین یہ بھی لکھا کہ حضور شاہنشاہ معظم کی شفایابی اور حضور ممدوح الصفات اور ملکہ معظمہ کی تاج پوشی کی خبر سنکر جو بمقام لندن ہوئی مجکو بہت مسرت حاصل ہوئی۔ مین خدا سے دست بدعا ہون کہ اُنکی عمر دراز کرے اور سلطنت برطانیہ کو ہمیشہ قائم رکھے اور روز افزون ترقی نصیب کرے مین جناب کی دوستی اور امداد کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون خدا کرے کہ سلطنت برطانیہ کے ساتھ میرا اتحاد بمرور زمانہ زیادہ اور بڑھتا چلا جاے۔

چونکہ قلمرو ہند کا ممالک فارس وسیام وجاپان کی سلطنت ہائے خود مختار کے ساتھ غایت درجے کا اتحاد ہے اور اُن مین سے دو ملحق الحدود بھی ہین اسلیئے اُنکے دربار مین بھی بلاوے بھیجے گیئے۔ عالیجناب شاہنشاہ ایران سے یہ استدعا کی گئی کہ وہ اپنا ایک وکیل دہلی مین اسموقع پر بھیجین جو کہ گورنمنٹ ہند کا مہمان ہو اور اِس بات کی قوی امید کیگئی تھی کہ جناب ممدوح الصفات ضرور اپنا کوئی سفیر روانہ فرمائینگے۔ جناب وایسرائے نے جو انگریزی مشیر مقیم طہران کے نام چٹھی لکھی اُسکا مضمون یہ تھا کہ ہندوستان اور ایران کی حدود کئی سو میل تک پیوستہ ہین۔ علاوہ برین سلطنت برطانیہ اور فارس کی دیرینہ دوستی اِس بات کی مقتضی ہے کہ یہ دونون قومین ایک دوسرے کے حالات اور فوائد سے آگاہی حاصل کرنے کے مواقع کو ہاتھ سے جانے نہ دین لیکن چونکہ شاہ فارس کا ایک خاص ایلچی ابھی جشن تاج پوشی لندن مین شامل ہو چکا تھا اِسلیئے دہلی مین اِنکا کوئی خاص وکیل نہین آیا شہزادہ ویواونگسی وزیر امور خارجہ نے مسٹر آرچرڈ سے بنکوک مین جو حضور شاہنشاہ کے معتمد علیہ ہین یہ فرمایا کہ عالیجناب شاہ سیام بھی جنکو وایسرائے نے بنفس نفیس تشریف لانے کی تکلیف دی تھی خیال کرتے ہین کہ ملک سیام کیطرف سے ابھی حال مین شہزادۂ ولیعہد تاج پوشی لندن مین باقاعدہ مناسب طور پر شریک ہو چکے ہین اسلیئے جناب والا بذات خود جشن دہلی مین شامل نہین ہو سکتے لیکن اس بات سے اِنھین نہایت خوشی ہے کہ وہ اپنے مصاحب خاص جنرل چوفیا سورا ونگسی کو اسموقع پر بحیثیت وکیل دربار دہلی مین شریک ہونے کے لیئے مامور فرمائین۔ جاپان کے سفیر کو بلا دینا ایک نئی بات تھی جسکو وایسرائے نے کچھ کم وقعت کی نظر سے

نہین دیکھا ان دونون سلطنتون نے اقصاے مشرق مین اپنی اغراض مشترکہ کی حفاظت کے لیئے جو معاہدہ ابھی حال مین کیا ہے اسکو ہندوستان مین بہ نظر استحسان دیکھا گیا اور وائسرائے نے سلطنت جاپان کے وکیل کو دہلی مین دربار کے موقع پر مدعو کرتے وقت اہل ہند کے ان خیالات کی طرف توجہ دلائی شہنشاہ جاپان نے بھی بعینہ ویسے ہی خیالات ظاہر فرمائے۔ اور جنرل بیرن اوکو کو جو اُنکے ممتاز سپہ سالارون مین سے تھے اِس غرض کے لیئے مامور کیا۔ جنرل ممدوح میجر جوئی ویکیتان اٹیو ولفٹنٹ اڈاکا کے ساتھ صرف دربار ہی مین شریک نہین ہوے بلکہ فوجی قواعد کے بلاوے سے بھی جو کہ دربار سے پہلے ہوئی مستفید ہوے۔

وائسرائے نے ایک اور طریقے سے بھی چاہا کہ اندرونی اتحاد جو سلطنت مین برسر ترقی ہے اور ہندوستان کی منزلت جو سلطنت مین ہے اُسکو ایک جدید اور شاندار طور سے ظاہر کیا جائے۔ یہ پہلا ہی اتفاق تھا کہ جنوبی افریقہ کے مضافات اور آسٹریلیا کی کامن ولتھ حکومت سے استدعا کی گئی کہ ہندوستان کی تقریب مین اپنے وکلا روانہ کرین۔ وائسرائے نے جولائی ۱۹۱۰ء مین لارڈ ملنر (جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر اور ٹرنسوال اور ساحل دریاے آرنج کی آبادی کے ناظم) کو لکھا کہ

یہ موقع ایسا ہوگا کہ اول تو اِس ملک کے باشندونکو دلچسپی کا موجب ہوگا علاوہ بین انگریزی سلطنت کے تمام حصص مین اب ایسا قریب کا تعلق ہے اور انکی آیندہ قسمتین اسقدر ایک دوسرے سے مخلوط ہین کہ جو امر ایک حصے پر موثر ہو ممکن نہین کہ دوسرا حصہ اُس سے بیخبر رہے۔ ہندوستان اور جنوبی افریقہ مین خاصکر یہ حالت پائی جاتی ہے آیندہ ضرور ہے کہ دونون مین براہ راست صلح و جنگ اور تجارت کے تعلقات زیادہ ہوتے جائین اور یہ بات دونون کے حق مین مفید

ہو گی کہ جنوبی افریقہ کے مدبر انگریزی تاج کے اس سب سے بڑے مشرقی علاقے کے حالات سے کسیقدر ذاتی واقفیت بہم پہونچائین۔

اِن ہی خیالات کے لحاظ سے وایسرائے نے توقع کی کہ ہائی کمشنر کسی نہ کسی کو بھیجینگے تاکہ وہ دربار مین جنوبی افریقہ کی نیابت کرے چنانچہ آخرکار ڈرنیسوال کے ایڈوکیٹ جنرل سر رچرڈ سالومن اِس خدمت پر مامور ہوئے۔ وایسرائے نے آسٹریلیا کی کامن ولتھ حکومت کے گورنر جنرل لارڈ ہوپٹون کو جو خط لکھا اُسمین اسیطرح کا بلاوا دینے کے بعد اِس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ ۱۹۰۰ء مین جو آسٹریلیا کی کامن ولتھ کو عطاء اختیارات کی رسمین ادا کی گئی تھین گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک ہندوستانی کنٹنجنٹ فوج اِس غرض سے روانہ کی تھی کہ اُن مراسم مین شریک ہو اور یہ بھی لکھا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو اُس مہمان نوازی کا بدلہ اُتارنے سے بڑی خوشی ہو گی اور نیز اُس ریاست کی طرف سے آنے والونکو خیر مقدم کہنے سے جو سلطنت عظمیٰ کے تعلق کے اعتبار سے گویا ہندوستان کی ماجائی بہن ہے اور جسکے بہادر سپاہیون نے ابھی حال مین تاج انگلستان کی بڑی نمایان خدمت کی ہے۔ فڈرل وزرا نے بلاوے کا یہ جواب دیا کہ چونکہ کامن ولتھ کیطرف سے لندن کی تاج پوشی مین فوج کنٹنجنٹ شریک ہو چکی ہے اور نیز اسی قسم کی فوج جو ہندوستان کو روانہ کیجا سکتی ہے ایسی بڑی فوج کے سامنے جو دہلی مین جمع ہو گی نسبتہً حقیر معلوم ہو گی فڈرل وزرا دلی ناخواستہ مجبور ہین کہ بلاوے کو جہانتک کامن ولتھ کی فوج سے متعلق ہے نامنظور کرین مگر اُنھون نے اپنے قائم مقام کے بھیجنے مین خوشی سے بلاوے پر عمل کیا اور یہ ضروری خدمت فڈرل سٹیٹ کے پریزیڈنٹ مسٹر رچرڈ بیکر کو تفویض کی گئی۔

وایسرائے نے پرتگالی ہندوستان کے گورنر جنرل اور ہندوستانی مقبوضات فرانس کے گورنر کو بھی بلاوے دیے تھے سو دونوں نے بطوع خاطر قبول کیے ہز اکسلنسی کرنیل سر اڈورڈ وگٹھور اڈریگز گیلہرڈ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پرتگالی ہندوستان کے گورنر جنرل نے اپنے جواب مین لکھا کہ تاج پوشی کے دربار مین شریک ہونے سے جو مسرت مجکو ہوگی اسکے علاوہ کہ ۱۹۱۱ء مین وائسرائے صاحب مجھ سے ملنے کو تشریف لائے تھے ملاقات باز دید میری مزید مسرت کا موجب ہوگی اسیطرح ہز اکسلنسی ایم وکٹر لیزیریک گورنر ہندوستانی مقبوضات فرانس نے بلاوے کے قبول کرنے مین اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ایڈورڈ البرٹ بمبئی اور ڈوپلے کے جانشینون کے ساتھ گورنمنٹ آف برٹش انڈیا کا مخلصانہ تعلق مدت سے چلا آتا ہے اب دہلی مین ان دو بڑی باوقعت غیر سلطنتون کے وکلا کے شریک ہونے سے ثابت ہوگیا کہ جیسے یورپ مین ویسے ہی ہندوستان مین انکے فائدے ایک اور انکی دوستی سچے دل سے ہے۔

ہندوستان مین جو کانسلون کی جماعت رہتی ہے اس جماعت کے افسراد کو بھی دربار کے بلاوے دیئے گئے تھے چنانچہ مفصلۃ الذیل کانسل جنرل اور کانسل آئے اور فارن آفس کے عہدہ دارون کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کے مہمانون کی حیثیت سے ایک خاص خیمہ گاہ مین ٹھہرائے گئے۔

ڈون ریفایل اکواری اونی ڈی سولس	کانسل سپین مقیم بمبئی
معظم السلطان مرزا علی محمود خان	کانسل جنرل ایران مقیم بمبئی
مسٹر اے اپکار	کانسل سیام مقیم کلکتہ
مون شیر اے ڈی۔ کوسٹر	کانسل ندرلینڈز مقیم کلکتہ

وائی کونٹ ڈی رم	کانسل جنرل پرتگال مقیم بمبئی
مون شیر ایم جوارڈ	کانسل جنرل بلجیم مقیم بمبئی۔
مسٹر۔ ایس۔ ہیاشی۔	کانسل جاپان مقیم بمبئی
مسٹر سی۔ سی۔ کلبرن	کانسل جنرل ڈنمارک مقیم کلکتہ
کونٹ اے۔ آر میگلیا	کانسل جنرل اٹلی مقیم کلکتہ
امین بے محمد	کانسل جنرل روم مقیم بمبئی
مسٹر۔ ایف۔ سی لچمی	کانسل یونان مقیم کلکتہ
جنرل آر۔ ای پیٹرسن	کانسل جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ مقیم کلکتہ
ہر۔ ای۔ آر۔ مورگ۔ ون سارن فلڈ	کانسل جنرل آسٹرو ہنگیرین امپائر مقیم کلکتہ
مسٹر۔ اے۔ وائٹ	کانسل جنرل سویڈن ناروے مقیم کلکتہ
ڈاکٹر۔ ای۔ اے۔ دورڈش	قائم مقام کانسل جنرل جرمنی مقیم کلکتہ

(مفصل ذیل اصحاب علالت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے)

مون شیر پلنز کی ڈی بلٹی	کانسل جنرل فرانس مقیم کلکتہ
مون شیر ڈبلیو۔ ڈی۔ کلم	کانسل روس مقیم بمبئی

سنہ ۱۹۱۱ء کی گرمی بھر برابر طیاریاں ہوتی رہیں شملہ میں ان طیاریوں کا بڑا حصہ فارن ڈپارٹمنٹ سے متعلق رہا کہ وائسرائے نے فارن سکرٹری مسٹر ہیوبارنز کو سنٹرل کمیٹی کا پریزیڈنٹ بنادیا تھا اور کمیٹی کے باقی ممبر اصحاب ذیل تھے۔

میجر جنرل جی ہنری کوارٹر ماسٹر جنرل ہندوستان مسٹر ٹی گارڈن واکر کمشنر دہلی

لفٹنٹ کرنیل آرچبل۔ ای۔ بارنگ ملیٹری سکرٹری وائسرائے مسٹر۔ جے ایم کمپین چیف انجنیر پنجاب
لفٹنٹ کرنیل سی۔ جے بیمبرآئی ایم ایس سینیٹری کمشنر پنجاب مسٹر اف سی۔ کوی نائب سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ کمیٹی کے سکریٹری
مسٹر بارنز روزانہ وائسرائے کے ساتھ صلاحین کرتے رہتے تھے جنھون نے تمام کارروائیون کے
دستورالعمل بنادیے تھے گورنمنٹ کے اور صیغون نے جسکو جتنا تعلق ہوسکتا تھا بڑے شوق سے دربار کے
کام مین مدد دی۔ دہلی مین ایک کارکن کمیٹی بنائی گئی جسمین اصحاب ذیل شامل تھے۔
کرنیل ایچ۔ ایف۔ لانیز منٹگمری سپلائی ٹرانسپورٹ کور۔ میجر ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس ڈپٹی کمشنر
دہلی میجر۔ ایچ ہڈسن اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل اور کیپٹین اے۔ ڈی سی جی ہینز مین پولیٹکل ڈپارٹمنٹ
کمیٹی کے سکرٹری۔

اسمین شک نہین کہ ان عہدہ دارون کو اُن ہدایتون کی تعمیل مین جو صدر مقام سے آتی تھین
بڑی سخت محنت کرنی پڑی۔ گرمیون کے ختم ہونے ہوتے اور اس سے پہلے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے
اکتوبر مین اپنے سالانہ سرائی نقل مکان کے لیئے شملہ چھوڑا نہ صرف تمام بڑے بڑے انتظام مکمل ہوچکے
تھے بلکہ قریب قریب ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے محتاج کا سامان بھی بہم پہونچا لیا گیا تھا۔ لندن
کی تاج پوشی کے لیئے ۲۶۔ جون مقرر تھی اس تاریخ سے ذرا پہلے حضور اقدس شاہنشاہ معظم کے دفعۃً
علیل ہوجانے کی وجہ سے بڑا تردد پیدا ہوا۔ مگر ہندوستان مین جو طیاریان ہورہی تھین اُن مین
ایک لمحہ کے لیئے بھی فتور نہ ہونے پایا اور جب حضور معظم کی جلد جلد شفایابی اور عود صحت کی خبر
پہونچی طیاریان از سر نو بڑے زور کے ساتھ جاری کردی گئین۔ سیکڑون غیر ملکی یا غیر سرکاری لوگون
کی نسبت خیال تھا کہ آئینگے اور بحالت قیام دہلی اُنکے آرام و آسائش کا انتظام کرنا تھا علاوہ ازین

دنیا بھر کے اخبار نویس بلائے گئے تھے اور سرکار کیطرف سے اُنکی مہمانداری کا سرانجام ہونا تھا اِسی اثنا مین اِن سب باتون کا انتظام کرکے انگریزی اور دیسی اخبارون مین مشتہر کرایا گیا مع ہذا محکمہ رسد رسانی نے اُس عظیم الشان خدمت کا جو اُن کے متعلق تھی بیڑا اُٹھایا۔ عارضی چھاؤنیوں کا بندوبست فوجی عہدہ دارون نے کیا۔ اور نواح دہلی مین جو فوجی قواعد دربار سے پہلے ہوئی اور جسمین ۷۰۰۰ کی امید کی گئی تھی اُسکی طیاریان بھی انھین صاحبون نے کین ماہ جولائی اور شروع ماہ۔ گست مین امساک باران موسمی کی وجہ سے ذرا تردد پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد بارش ایسی بروقت اور افراط سے ہوئی کہ ماہ ستمبر کے آغاز سے پہلے پہلے یہ خدشہ بالکل دفع ہو گیا۔ اور گورنمنٹ انڈیا کو قوی امید ہو گئی کہ اِس جشن کو ہندوستان کی رعایا بکمال خوشی و خرمی منائے گی۔

باب ۲

دہلی مین جلوس کا داخلہ

بارھوین صدی کے آخر مین قطب الدین ایبک اپنے ولینعمت کے ہاتھ سے فرمان عطائے سلطنت ہندوستان لینے کے بعد دہلی مین داخل ہوا تو اُسکے ایک ہمعصر مورخ نے اُسکے داخلے کی کیفیت اُن لفظون مین بیان کی ہے کہ لوگون نے اُسکے داخلے کی ایسی خوشی منائی کہ شہر اور نواح شہر باغ ارم کیطرح آراستہ کیے گئے اور زربفت چین اور دیباے روم کے پردے دروازون اور دیوارون پر لٹکائے گئے۔ فتح و ظفر کے پھاٹک اِسقدر اونچے بنائے گئے کہ طائر بلند پرواز بھی اُنکے اوپر سے نہ گذر سکے اور مصقول تلوارین اور انواع و اقسام کے اسلحہ جو اُنکے اطراف و جوانب مین آویزان کیے گئے تھے اُنکی بریق دیکھنے والون کی نظرون کو خیرہ کیے دیتی تھی۔ پس جلوس کا داخلہ جو ۲۹۔ دسمبر سنہ ۱۹ء کو دہلی مین ہوا اگر اُسکی کیفیت اُسی مورخ کے لفظون مین بیان کیجائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ مہینون پہلے سے یہ قدیم شہر دلہن سا اور اُنکے شاہی مہمانون کے داخلے کے لیئے طیاری کر رہا تھا۔ اُدھر تو کارکن کمیٹی اور اُسکے کاریگرون کا ایک لشکر میدان وسیع مین ڈیرے ڈنڈے نصب کرا رہے تھے اِدھر حکام ضلع اور میونسپیلٹی کے عہدہ دار جنکو اہل شہر بڑے شوق و اہتمام سے بیدریغ مدد دے رہے تھے مختلف طرح کے کامون مین مصروفیت کے ساتھ مشغول تھے کہ ایسی بڑی ملکی تقریب کی کامیابی جیسی کہ شاہنشاہ معظم کی تاجپوشی ہے ایسے ہی اہتمام پر موقوف اور منحصر ہے۔ سڑکون کا بنانا اور مرمت کرنا۔ بازارون اور سرکاری عمارات کا سجانا۔ اونچی

نشست گاہون اور پھاٹکون کا بنانا۔ پرکیس کے انتظامات۔ مال تجارت کی آمدورشد کا ربط وضبط اور سیطرح کی اور سیکڑون تفصیل طلب باتین سب پہلے سے احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ لی گئی تھین اور جس کامل طور پر یہ ساری کارروائیان عمل مین لائی گئین اسکی پوری پوری تصدیق اُس دن ہوئی جبکہ جلوس ریلوے سٹیشن سے قلب شہر مین ہوکر گزرا۔

۲۹۔ دسمبر دوشنبہ کی صبح کو وایسلنسیز وایسرائے ولیڈی کرزن اور دیگر رویال ہائینسز بوک وڈچیس آف کناٹ دہلی پہونچے۔ جلوس کا داخلہ اُن حیرت افزا مناظر کا ٹھیک ایک شاندار پیش خیمہ تھا جو آیندہ پندرواڑے مین یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوکر صفحۂ قرطاس کو جسپر اُنکا بیان لکھا جاے چمکا دینے والے تھے۔ جلوس کے ساتھ شاہی مہمانون اور وایسرائے کا ریلوے سٹیشن سے اول کوئین روڈ ہوکر پھر شاہجہان کے قلعہ نما ایوان کی لال فصیل کے برابر جسپر محاصرۂ غدر ۱۸۵۷ء کے آثار ابھی تک نمایان ہین پھر جامع مسجد کے گرداگرد پھر شاہان مغلیہ کی دارالسلطنت کے پرانے نئے بازارون مین پھر بڑے خوشحال بازار چاندنی چوک سے ہوکر گذرا اکثر لوگ ایسا ہی خیال کرتے تھے کہ دولت اور شان وشوکت مین اس سے بڑھکر تو کیا ایسا نظارہ بھی کبھی نہ ہوا ہوگا۔ ہندوستانی جلوس مین جھومتے ہوئے ہاتھیون کی لمبی قطار کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہین قدیم الایام سے اسکو عظمت کی نظر سے دیکھا گیا ہے مگر کلام ہے تو اسی مین ہے کہ کبھی پہلے بھی ان شاندار سواریون کا اتنا بڑا اتنا کسی مشرقی شہر کی سڑکون پر سے ہوکر گذرا ہے جنپر ایسی قیمتی جھولین پڑی ہون اور سونے چاندی کے ہودون مین ایسے عالی مرتبت لوگ سوار ہون۔ جب دسمبر ۱۸۷۷ء مین لارڈ لٹن دہلی مین داخل ہوے اور رئیسون سے ملاقات

کرنے کے بعد اپنے شاہانہ ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے خیمہ گاہ کو روانہ ہوے تو جو جلوس اُنکے جلو
مین تھا اسمین صرف انگریزی حکام ہاتھیون پر سوار تھے یعنی گورنر لفٹنٹ گورنر اور دوسرے
حکام بالا دست ممبران کونسل گورنمنٹ کے سکریٹری صاحبان وغیرہ۔ ہاتھیون کے
جلوس کے آگے اور پیچھے والیسرائے کے خاصے کے سوار تھے لیکن والیان ریاست
ہز اکسلنسی کے جلومین نہ تھے۔ والیان ریاست سے فروتر درجے کے اُمرا جو جابجا سر راہ
جلوس کے منتظر کھڑے تھے صرف اُنکے ہاتھیونکو اجازت تھی کہ جلوس کے پیچھے پیچھے ہولین۔

۲۹۔ دسمبر کا جلوس اس سے کہین زیادہ شاندار اور زیادہ تر ایشیائی طور کا تھا۔ یہ ایک
واقعی بات ہے کہ آجکل کے سپیشل ٹرینون اور شاہی گاڑیون اور جوڑیون کے وقتون مین
والیسرائے کے کارخانون مین فیلخانہ نہین رہا جسکے ہاتھیون سے تقریبات کے مواقع پر کام
لیا جاتا۔ ہز اکسلنسی کا فیلخانہ توڑ دیا گیا اور ہاتھی جابجا منتشر کر دیے گئے۔ فوج مین کسی قدر
ہاتھی ہین تو اُنمین بھی مکھنے ہاتھی بہت کم ہین شاید ہی کوئی ہو جو مکھنا ہونے مین ممتاز ہو یا
قد و قامت کی وجہ سے شاہی جلوس کی شان بڑھا سکے۔ دیر اکسلنسیز اور دیر رویل ہائنیس
ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس آف کناٹ اپنے اپنے اہالی موالی سمیت اُن ہاتھیون پر سوار ہوے
جو خاص خاص والیان ریاست نے بہ تقاضاے اخلاق اُنکی خدمت کے لیے تعینات کر دیے
تھے اور اگرچہ صاحبان گورنر و لفٹنٹ گورنر و ممبران کونسل و دیگر حکام بالا دست کچھ گاڑیون
مین اور کچھ گھوڑون پر جلوس کے ساتھ تھے تاہم ہاتھیون کے سلسلے کی درازی اور اُسکی شان و
شوکت اس سے بڑھ گئی تھی کہ بڑے بڑے والیان ریاست اپنے ہاتھیون پر سوار جلوس کے

ساتھ موجود تھے اور آخر کو اُنکے ہمراہیون کے بہتیرے ہاتھی جلوس مین آشامل ہوے تھے۔

ممتاز لوگون کا ایک بڑا مجمع ریلوے سٹیشن پر لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن اور ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس آف کناٹ کی آمد آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ گرینڈ ڈیوک آف ہیسی بھی جو ایک دن پہلے دہلی پہونچ گئے تھے اپنے اہالی موالی کے ساتھ سٹیشن پر موجود تھے اور اُنکے علاوہ امرا اور روسا ے مفصلۃ الذیل۔

جام لسبیلا۔ مہاراول ڈونگرپور۔ رانا بروانی۔ راو کچھ۔ راجہ کوچین۔ میر خیرپور۔ نواب جوناگڑھ۔ ٹھاکر صاحب بھاونگر۔ رانا پوربندر۔ نواب کمبے۔ ٹھاکر صاحب مروی۔ ٹھاکر صاحب گونڈل۔ سلطان لاہج۔ راجہ برتیا۔ ٹھاکر صاحب پالیٹانا۔ امیر ڈتھالی۔ نپت ساچوہو چیف مراج (بڑے) راجہ نلاگڑھ وکیونتھال۔ ٹھاکر سیلوده۔ سردار کلیسہ۔ نواب لوہارو ودوجانہ مہاراجہ سر رام چندر بھنج دیو موہر بھنج۔ روسا ے شان یونگ ہیو۔ جنوبی سنوی۔ مونگ پون گنٹر اوڈی راجگان سونپور۔ رہرا کھول۔ رائے گڑھ وخیر گڑھ۔ میر ہنزا۔ راجہ سکندر خان سپر میر ناگر۔ راجہ بلدیو سنگھ پونچ۔ ہز اکسلنسی مہاراج چندر شمشیر جنگ رانا بہادر وزیر اعظم نیپال بھی موجود تھے۔

ایک چھوٹے سے رنگین شامیانے کی آڑ مین لوگون کی نظر سے اوجھل بھوپال کی بیگم صاحب بھی موجود تھین۔ شامیانے کے دروازے پر زربفت کی چلمن لٹکی ہوئی تھی۔ بیگم صاحب چلمن کے اندر سے لوگونکو دیکھ سکتی تھین۔ مگر باہر سے اُنکو کوئی نہین دیکھ سکتا تھا۔ یہ شامیانہ رسیونکی قطار کے منتہی داہنے سرے پر ایک رات پہلے سے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر نصب کر دیا گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر

لیڈیون کے زمرے مین گونڈل کی ٹھکرانی صاحب اور اُنکی صاحبزادی بھی تھین۔

اعلیٰ عہدہ دار جو ریلوے سٹیشن پر موجود تھے حسب ذیل تھے۔

گورنران بمبئی و مدراس اپنے اہالی موالی کے ساتھ۔ لفٹنٹ گورنران پنجاب۔ برما۔ بنگال و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اپنے اہالی موالی کے ساتھ۔ کمانڈران چیف و صاحبان لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال۔ پنجاب۔ مدراس۔ و بمبئی اپنے اہالی موالی کے ساتھ۔ گورنر جنرل کی کونسل کے معمولی ممبران۔ صاحبان رزیڈنٹ حیدرآباد و میسور۔ صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بلوچستان۔ سنٹرل انڈیا۔ چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحدی ممالک شمالی و مغربی چیف کمشنران آسام و ممالک متوسطہ۔ پریزیڈنٹ دربار سنٹرل کمیٹی۔ قائم مقام فارن سکریٹری و کمشنر دہلی۔

بڈفرد شائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن کے باجے والے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر کمربستہ کھڑے کیے گئے تھے اور سٹیشن کے باہر برآمدے کے مغرب مین نارتھیمپٹن شائر رجمنٹ جو دا لیسرائے کے پہرے چوکی کی جماعتون مین سے ایک جماعت ہے اسکی پہلی پلٹن کے جوان اپنے باجے والون کے ساتھ سلامی اُتارنے کے لیئے جاگزین تھے۔ شہنائی نوازون کی ایک جماعت سٹیشن کے پل پر موجود تھی۔

ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے اُنکی شہنائیون کی آواز نے خبر دی کہ وائسرائے کی ٹرین آپہونچی۔ ٹرین چند لمحہ بعد سٹیشن مین آداخل ہوئی اور وہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے منیجر مسٹر برٹ کی نگرانی مین تھی۔ جون ہی لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا بڈفرد شائر رجمنٹ کے باجے والون نے قومی گت چھیڑی اور ایک توپخانے سے جو قریب لاکر لگا دیا گیا تھا ۱۳ ضرب

توپ کی شاہانہ سلامی سر ہوئی۔ ہز اکسلنسی پوی کونسلر کی وردی پہنے ہوئے تھے اور سٹار آف انڈیا کا پر تلازیب گلوبند تھا۔ لیڈی کرزن سفید اور گلابی لباس مین تھین۔ گرینڈ ڈیوک آف ہیسی اور علی عہدہ دارون کے ساتھ جو پلیٹ فارم پر جمع تھے دعا سلام کے بعد وائسرائے نے ہندوستانی رئیسون کے ساتھ جنمین سے اکثر کو وہ بخوبی جانتے تھے صاحب سلامت کے بعد مصافحہ کیا۔ پاؤ گھنٹہ اسمین صرف ہوا کہ اتنے مین ریلوے کے پل سے شہنائیون کی دوسری آواز نے خبر دی کہ جس سپیشل ٹرین مین ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ بمبئی سے تشریف لا رہے ہین آپہونچی۔ اس ٹرین مین جو زیر نگرانی مسٹر جی ہیمسٹن جنرل ٹریفک منیجر اور مسٹر ٹی آربرون لوکو موٹو سوپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے تھی اتنے صاحب اور تھے سر ہارس فٹز جرالڈ۔ کرنیل ڈسٹن جاروس۔ کرنیل آنریبل سسل بنگھم۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ آنریبل مس بنگھم۔ کرنیل جے لسلی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ مسس لسلی۔ کرنیل بیور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی۔ کپتان آنریبل جے۔ آر۔ ایل۔ یارڈ بلرے۔ ڈی۔ سی۔ وائسرائے آنریبل مسٹر ڈگرے چیف سکریٹری گورنمنٹ بمبئی۔ کرنیل لائونل ہربرٹ۔ فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس جو بوقت دورۂ ہندوستان ہز رویل ہائینس کے اہالی موالی مین شامل کر دیے گئے تھے۔ کپتان اے۔ ایم۔ فرکوہر۔ آر۔ ان (ایچ۔ ایم۔ ایس رنون) و کمانڈر ایف۔ ڈی۔ گلپین برون۔ آر۔ این۔ (ایچ۔ ایم۔ ایس۔ رنون)۔

دیر رویل ہائینیز و ڈچس آف کناٹ کے اترتے ہی وائسرائے اور لیڈی کرزن نے انکا استقبال کیا باجے والون نے پلیٹ فارم پر قومی گت بجائی اور توپخانے نے ۱۳ ضرب توپ کی شاہانہ سلامی دی۔ ڈیوک آف کناٹ فیلڈ مارشل کی وردی مین تھے اور ڈچس سٹار آف انڈیا کے

نیلگون لباس مین اسکے بعد وائسرائے نے بڑے بڑے عہدہ دارون اور رؤسا کو دیر روایل ہائینیس سے روشناس کرایا اور لارڈ کچنر کمانڈران چیف نے ڈیوک سے چند فوجی عہدہ دارون کی شناسائی کرائی اسکے بعد رؤسا اپنے اپنے ہاتھیون پر سوار ہونے کے لیئے سٹیشن سے رخصت ہوئے۔ یہ ہاتھی سٹیشن کے دروازے سے جانب مشرق تقریباً ۲۳۴ گز کے فاصلے تک کوئین روڈ کے دونون طرف ایک قطار مین کھڑے کیئے گئے تھے۔ دروازے سے قریب تر نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے ہاتھی تھے بائیطور کہ پورب کو رخ کرو تو یہ ہاتھی سڑک کے دائین بائین تھے۔ اِنسے آگے بڑھ کر دوسرے رؤسا کے ہاتھی تھے اور اِنکو حکم تھا کہ اگلا جوڑا آگے بڑھے تو دو دو کر کے اُسکے پیچھے ہوتے جائین یہانتک کہ ساری قطار مشرق کو متحرک ہو۔ ہر ایک ہاتھی کے ساتھ بلم بردارون اور چوبدارون کی ایک جماعت تھی اِس حساب سے کہ جس رئیس کی سلامی ۱۹ یا زیادہ توپون کی تھی اُسکے ساتھ ایسے پیدل اردلی ۱۰۔ پندرہ توپ سلامی والے کے ساتھ ۸۔ تیرہ یا تیرہ سے کم توپ سلامی والے کے ساتھ ۶ ہاتھیونکو مع اُنکے اردلیون کے چار چار کی ٹکڑیان بناکر ایک سوار کی نگرانی مین رکھا گیا تھا اور ہاتھیونکے سلسلے کے متعلق سارے انتظام ممالک متحدہ کے ایک سوپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر پی برامل کی زیر نگرانی اور ہدایت تھے۔ ہز ہائینس مہاراناؤ دیپور اپنے فرزند ولیعہد کی علالت کی وجہ سے وائسرائے کے پہونچنے کے بھی دو دن بعد دہلی پہونچے۔ ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ کو ہاتھیون کے جلوس مین نظام حیدرآباد کے برابر برابر سوار ہونا تھا مگر وہ بوجہ وفات مہارانی رودہ بائی بیوہ مہاراجہ گنپت راؤ گیکواڑ سابق وائسرائے کے داخلے مین شریک نہ ہوسکے اور ۱۳۔ دسمبر تک دہلی پہونچ بھی نہ سکے۔ مہاراؤ کچھ جو رؤسائے با اقتدار کے زمرے مین

ریلوے سٹیشن پر موجود تھے باینوجہ ہاتھیون کے جلوس مین شامل نہ ہو سکے کہ اُنکا خود سر ہاتھی جسکو ایک مشرقی وقائع نگار شاید شیطان سے تعبیر کرتا قابو سے باہر ہو گیا تھا۔ روسلے با اقتدار مین سے وہ صاحب جنکو جلوس مین شریک نہین ہونا تھا قائم مقام فارن سکریٹری نے اُنکو لیجا کر چاندنی چوک مین ٹون ہال کے سامنے ایک خاص مقام پر بٹھا دیا تھا۔

روسا رتو اپنے اپنے ہاتھیون پر سوار ہو رہے تھے اور وایسرائے اُنکے شاہی مہمان ساتھ تھے اور اعلیٰ عہدہ دار پیچھے پیچھے سٹیشن کے باہر گئے اور وہان ہز اکسلنسی اور ڈیوک آف کناٹ نے نارتھیمپٹن شائر رجمنٹ کے گارڈ آف آنر کو جو باتحتی میجر ولیس و لفٹنٹ ہیوز و لفٹنٹ جفرد حاضر تھا ملاحظہ کیا جنھون نے سٹیشن سے باہر آتے ہی ہز اکسلنسی اور دیگر روایل ہائینیسز کو سلامی دی برآمدے کے دوسری یعنی مشرقی جانب اُنکے ہاتھی منتظر کھڑے تھے۔ وایسرائے اور لیڈی کرزن ایک شاندار مکھنے ہاتھی کھمن پرشاد پر سوار ہونے کو تھے جو مہاراجہ بنارس نے مستعار دیا تھا اُسکی پیٹھ پر براق چاندی کا ہودہ کسا ہوا تھا جسکی بغلیون مین جگمگاتے ہوئے سونے کے شاہی نشان تھے اور سامنے کے رخ دانائی اور فارغ البالی کی شکلین اور اُنکے اوپر تاج اور ایک ریشمی زربفت کا چتر قرمزی مخمل کی گدیون پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ یہ شاہانہ ہودہ گورنر جنرل کی ملک ہے اور ۱۸۷۵ء مین لارڈ لٹن کے استعمال کے لیے بنایا گیا تھا۔ ایک سقرلاتی مخملی جھول دبیز جیمین سنہرے کمخواب کا کام تھا زمین تک لٹک رہی تھی۔ ڈیوک و ڈچس آف کناٹ کے لیے مہاراجہ جے پور کا مولا بخش ہاتھی طیار کھڑا تھا وہ بھی کچھ کم شاندار نہ تھا اور اُسکی جھول بھی ویسی ہی قیمتی تھی۔ ہودہ جو مہاراجہ بلرامپور نے دیر روایل ہائینیس کے لیے مانگا دیا تھا

وہ بھی چاندی کا تھا - چاندی پر سونے کا آرائشی اُبھروان کام تھا - سامنے کی بیٹھک کے دونون پہلوؤن مین بازو کی جگہ شیر کی مورت تھی جنسے بارہ سنگے کو پچھاڑ رکھا تھا -

اِن ہاتھیون پر سوار ہوکر ایک پر دیر کسلنسیز اور دوسرے پر دیر روایل ہائینسیز آگے آگے چھ ہاتھیون پر اہالی موالی سٹیشن کے دروازے کے باہر آئے اور پورب رخ مڑکر کوئین روڈ پر آہستہ آہستہ ہاتھیون کی دو رویہ قطارون مین سے ہوکر گذرے جنپر اب روسا اپنے شاہانہ ہودون مین سوار تھے - جیسے جیسے دیر کسلنسیز اور دیر روایل ہائینسیز برابر مین آتے سڑک کے دو طرفہ آمنے سامنے کے ہاتھیون کا جوڑا سونڈ اُٹھا کر سلام کرتا اور پھر دیر روایل ہائینسیز کے پیچھے جوڑا جوڑا جلوس کی قطار مین شامل ہوتا جاتا - جیسے ہی وائسیرائے اور دیر روایل ہائینسیز ہاتھیونکی قطار کے آخر پر پہونچے ہز کسلنسی کے سوارانِ خاصہ کا وہ حصہ بھی جو سڑک کے برابر آگے بڑھکر صف باندھے کھڑا تھا سامنے کو سرکنے لگا - آخری روسائے با اقتدار کے بعد گرینڈ ڈیوک آف ہیسی سے شروع ہوکر بقیہ جلوس بھی شامل ہوتا گیا - غرض جلوس کی ترتیب اسطرح پر تھی -

سی - برون - اسکویر - انسپکٹر جنرل پولیس - پنجاب

کپتان - جی - بی - ایچ رائس - ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل - وائسیرائے اسکارٹ

{ ایک سکواڈرن - چوتھا (رایل آئرش) ڈریگون گارڈز
پسر کردگی کپتان - بی - ایل - کیرو }

ایچ بیٹیری - رایل ہارس آرٹیلری

پسرکردگی میجر لکی

تین سکواڈرن - چوتھا ڈرگون گارڈ

بہ سرکردگی میجر وڈرائٹ

لفٹنٹ جی - ڈبلیو - ایس - شرلاک - میجر اے - جی - پیٹین

افسر اردلی - وائسرائے اسکارٹ ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

برگیڈیر جنرل جے - ایس کالنز کمانڈنگ وائسرائے اسکارٹ

میجر اے - جی میکسول - نقیب

ڈرمر اور ۱۲ ٹرمپٹرز

وائسرائے باڈی گارڈ - میجر آر - ای - گرمسٹن کمانڈنگ

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ ایدر - آنریری کمانڈنٹ

میجر - ڈبلیو - اے واٹسن اور کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور

امپیریل کیڈٹ

ہاتھیوں پر

فیل اول	فیل دوم
مصاحبان وائسرائے	مصاحبان وائسرائے
کپتان آر - جی - ٹی - بیکر - کر	کپتان آنریبل جے - یارڈ بلر
کپتان - سی - وگرم	کپتان آنریبل آر - لینڈسے

فیل سوم	فیل چہارم
مصاحبان ڈیوک آف کاناٹ	مصاحبان ڈیوک آف کاناٹ
کرنیل جے۔ سلی	سر۔ ایم۔ فٹسز جرالڈ
کرنیل آنریبل سی نگھم	کرنیل۔ ایل ہربرٹ

فیل پنجم	فیل ششم
وائسرائے اسکوائر پرائیویٹ سکریٹری وائسرائے	ایچ۔ ایس۔ بارنز اسکوائر
کرنیل۔ ای۔ ایچ۔ فن۔ سرجن وائسرائے	پریزیڈنٹ دربار سنٹرل کمیٹی
ویر اکسلنسیز وائسرائے و گورنر جنرل و لیڈی کرزن	لفٹنٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ
دیر رایل ہائنیز ڈیوک و ڈچس آف کاناٹ	فوجی سکریٹری وائسرائے

آن والیان ریاست کے جلوس کی ترتیب جو ہاتھیوں پر سوار تھے۔

دائین طرف	بائین طرف
ہز ہائینس نظام حیدرآباد	ہز ہائینس مہاراجہ میسور
ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور	ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر
والیان ریاستہائے راجپوتانہ	والیان ریاستہائے ممالک متوسط ہند
ہز ہائینس مہاراجہ جے پور	ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار
ہز ہائینس مہاراؤ راجہ بوندی	ہز ہائینس مہاراجہ اندور
ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر	ہز ہائینس مہاراجہ ریوا

والیان ریاستہائے راجپوتانہ

ہزہائینس مہاراؤ کوٹا
ہزہائینس مہاراجۂ قرولی
ہزہائینس مہاراول جیسلمیر
ہزہائینس مہاراجۂ الور
ہزہائینس نواب ٹونک
ہزہائینس مہاراو سروہی
ہزہائینس راجہ رانا جھالاوار

والیان ریاستہائے ممالک متوسط ہند

ہزہائینس مہاراجۂ اورچھا
ہزہائینس مہاراجۂ دتیا
ہزہائینس راجۂ دھار
ہزہائینس راجۂ دیواس (بڑے)
ہزہائینس راجۂ دیواس (چھوٹے)
ہزہائینس مہاراجۂ سمتھر
ہزہائینس مہاراجۂ چارکھاری

والیان ریاستہائے بمبئی

ہزہائینس مہاراجہ کولھاپور
ہزہائینس سلطان شہر و مکلا

ہزہائینس راجۂ راج گڑھ
ہزہائینس راجۂ نرسنگ گڑھ

والیانِ ریاستہائے بنگال

ہزہائینس مہاراجۂ سکم (انکی جگہ انکے فرزند موجود تھے)
ہزہائینس مہاراجۂ کوچ بہار
ہزہائینس مہاراجۂ ٹپرا کوہستانی

والیانِ ریاستہائے پنجاب

ہزہائینس مہاراجۂ پٹیالہ
ہزہائینس نواب بھاولپور
ہزہائینس راجۂ نابھا

والیان ریاستہائے ممالک متحدہ

ہزہائینس نواب رامپور
ہزہائینس راجۂ جیند

والیان ریاستہاے ممالک متحدہ

ہز ہائینس مہاراجہ بنارس — ہز ہائینس راجہ کپورتھلہ

ہز ہائینس راجہ پٹری — ہز ہائینس راجہ سرمور

والیان ریاستہاے بمبئی

راجہ جنجیرا — ہز ہائینس نواب پالیر کوٹلہ (انکی جگہ انکے فرزند موجود تھے)

ٹھاکر صاحب لمری — ہز ہائینس راجہ فرید کوٹ

والیِ ریاست آسام

نواب جنجیرہ — ہز ہائینس راجہ منی پور

رئیس برما — رئیس برما

سابوا کنگ ٹنگ — سابوا مونگ نئی

چوکڑی گاڑیون مین سوار

ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور انکے اہالی موالی۔ انکے ساتھ پندرہ کنگز ہزارز کا ایک کپتان اسکارٹ تھا ہز اکسلنسی لارڈ نارتھ کوٹ گورنر بمبئی مع لیڈی نارتھ کوٹ اور اہالی موالی۔ انکے ساتھ انکا باڈی گارڈ تھا۔ ہز اکسلنسی لارڈ ایمپتھل گورنر مدراس مع لیڈی ایمپتھل اور انکے اہالی موالی۔ انکا باڈی گارڈ انکے ساتھ تھا۔

جوڑی گاڑیون مین سوار

ہز آنر سر سی۔ رواز لفٹنٹ گورنر پنجاب مع لیڈی رواز اور انکے اہالی موالی انکے

ساتھ انکا اسکارٹ تھا۔

گھوڑون پر

ہز اکسلنسی وائیکونٹ کچنر کمانڈر ان چیف اور اُنکے اہالی موالی۔ اِنکے ساتھ اسکارٹ مین مونٹڈ دِ انفنٹری کا ایک سکواڈرن تھا۔

جوڑی گاڑیون مین سوار

ہز آنریبل سر فرڈرک فریزر لفٹنٹ گورنر برما اور اُنکے اہالی موالی۔ اپنے اسکارٹ کے ساتھ۔

ہز آنریبل مسٹر جے۔ اے بورڈیلین لفٹنٹ گورنر بنگال اور اُنکے اہالی موالی۔ اپنے اسکارٹ کے ساتھ

ہز آنریبل سر جے۔ ڈی۔ لاٹوش لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور انکے اہالی موالی۔ اپنے اسکارٹ کے ساتھ۔

تین گاڑیون مین

آنریبل معمولی ممبران کونسل گورنر جنرل

گھوڑون پر

لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال اور اُنکے اہالی موالی

آنریبل کرنیل سی۔ ای۔ یٹ ایجنٹ گورنر جنرل۔ بلوچستان۔ ہز ہائنس خانِ قلات۔

انکے پیچھے مفصلۃ الذیل بلوچی سردار

خان صاحب میران خان کبزئی — سردار عبدالرشید شاہ دانی

سر نوروز خان خران۔ — وڈیر انور محمد بنگل زئی

اِنکے پیچھے مفصلہ الذیل بلوچی سردار

خان بہادر یوسف خان کرد	سردار غوث بخش رئیسانی
خان بہادر ارباب خداداد خان	سردار سنجیار خان رستم زئی
ملک سلطان محمد خان سرگری	سردار سپند خان زارک زئی
نواب سر شہباز خان بگٹی	خان بہادر غلام حیدر خان اچک زئی
میر محراب خان کھتران	خان صاحب بہاء الدین بوزی
ذرغن خان جوگی زئی	خان بہادر میر خیر بخش ماری
ملک دیوا خان حمزہ زئی	خان بہادر نواب خان مونی
میر کمال خان جام لسبیلا	خان بہادر محمد اکبر خان جوگی زئی

سردار محمد علی خان چاگہ وغیرہ

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ اے۔ ڈین چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صوبہ سرحدی شمالی مغربی

اِنکے پیچھے رؤسا صوبہ سرحدی شمالی مغربی

خان بہادر محبت خان۔ ٹورو	نواب غلام قاسم خان علی زئی۔ ڈیرہ اسمعیل خان
خان بہادر عبدالغفور خان۔ زیدا	نواب محمد افضل خان۔ کولاچی
خان بہادر محمد ابراہیم خان۔ مردان	خان بہادر حق نواز خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔
نواب المداد خان سدوزئی۔ ڈیرہ اسمعیل خان	ڈیرہ اسمعیل خان۔
نواب حافظ عبداللہ خان علی زئی ڈیرہ اسمعیل خان	مہتر چترال۔

انکے پیچھے رسالہ صوبۂ سرحدی شمالی مغربی

نواب دیر	خان بہادر ارباب محمد حسین خان۔ پشاور
خان نواگئی	خان بہادر ارباب محمد عظیم خان۔
راجہ جہان داد خان ہزارہ	پشاور۔
راجہ شیر احمد خان۔ ہزارہ	خان بہادر ارباب دوست محمد خان۔ پشاور۔
سلطان برکت خان بوئی	امین اللہ خان ادرک زئی

جوڑی گاڑیون مین سوار

آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فلر چیف کمشنر آسام۔ آہالی موالی اور اسکارٹ کے ساتھ۔

آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ ہیوٹ چیف کمشنر ممالک متوسط مع اپنے اپنے اہالی اور اپنے اسکارٹ کے گیارھوین (پرنس آف ویلز اون) بنگال لینسرز

ریلوے سٹیشن سے لیکر وائسرائے کے خیمہ گاہ تک جن جن سڑکون پر سے وائسرائے اور دیگر رائل ہائینسز کو گذرنا تھا فوج برابر قطار باندھے کھڑی تھی اور حسب ذیل تعینات کی گئی تھی۔

پیدلون کا پہلا بریگیڈ جو سومرسٹ ویلز بارڈررز کی پلٹن ۱۷ اور ویلش رجمنٹ کی پلٹن ۲۷ اور راجپوت ۱۴ اور پنجاب پایونیرز ۲۲ پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اس مقام مین جو ریلوے سٹیشن کے مغرب مین سو گز کے فاصلے پر واقع ہے کوئین روڈ کے برابر اسمقام تک کھڑے کیے گئے تھے جہان کوئین روڈ الگن روڈ سے ملی ہے۔ کوڑیا پل کے دروازے پر تقریباً ریلوے

سٹیشن کے محاذی راجپوتون کی چوتھی اور تیرھوین پلٹن کے باجے والے ایک جگہ تعینات تھے۔ پانسو گز آگے بڑھ کر جہان کوئین روڈ اور الگن روڈ ایک دوسرے سے ملتی ہین مدراس کی اٹھائیسوین پیدل پلٹن کے باجے والے تھے۔

پیدلون کا دوسرا بریگیڈ جو گارڈن اور آرگائل اور سدرلینڈ ہائی لینڈرز کی پلٹنون اور پنجاب پایونیرز ۳۲ اور بلوچ لائٹ انفنٹری ۲۰ پر مشتمل تھا الگن روڈ کے برابر قلعے کے دلّی دروازے کے عین سامنے اُسمقام تک کھڑا کیا گیا تھا جہان سے جلوس کو مغرب کی طرف خاص روڈ مین مڑنا تھا۔ یارک شائر رجمنٹ کی پلٹن ۲۰ اور نارفاک رجمنٹ کی پلٹن ۱۰ کے باجے والے ایک جگہ لاہوری گرگیج کے قریب قلعے کی ڈھال پر کھڑے تھے۔

پیدلون کا تیسرا بریگیڈ جو رائل آیرش رائفلز اور گورکھا رائفلز ۳ کی پہلی پلٹنون اور راجپوت انفنٹری ۱۳ پر مشتمل تھا خاص روڈ کے برابر جامع مسجد کے گرداگرد اور اسپلینیڈ روڈ پر سول ہسپتال کے عین سامنے تک۔ ولش رجمنٹ کی پہلی پلٹن اور سوتھ ویلز بارڈررز کی پہلی پلٹن کے باجے والے خاص روڈ کے جانب شمال جامع مسجد مین جانے کے شاہی دروازے کے قریب کھڑے کیئے گئے تھے

فرسٹ انفنٹری ڈویژن کی ڈویژنل پلٹن سول ہسپتال سے شمال کیطرف تقریباً ڈھائی سو گز کے فاصلے تک اسپلینیڈ روڈ تک کھڑی تھی۔

پیدلون کا چوتھا بریگیڈ جو بڈفرڈ شائر اور نارفاک رجمنٹون کی پہلی پلٹنون اور پنجاب

انفنٹری نمبر ۲۰ اور ڈوگرا انفنٹری نمبر ۳۸ اسپلینیڈ روڈ کے شمالی سرے سے مغربی سرے تک اور احمد بائی روڈ کے شروع سے ڈھائی سو گز تک۔ دو پلٹنین چاندنی چوک پر کھڑی تھین جو گذرگاہ جلوس مین سب سے زیادہ ہجوم خلائق کا موقع تھا۔ پلٹنون کے سپاہی ایسے پاس پاس کھڑے تھے کہ دو دو مین ۳ گز سے زیادہ فصل نہ تھا بلکہ جہان تراہے چوراہے ہین اور سڑک مین پہلوؤن سے رستے آکر ملے ہین ایسے مقامات مین سپاہی اس سے بھی زیادہ پاس پاس تھے۔ جس مقام پر اسپلینیڈ روڈ چاندنی چوک سے آکر ملی ہے جاٹون کی چھٹی پلٹن کے باجے والے کھڑے تھے۔ کوڑیا پل کی سڑک پر جس جگہ وہ چاندنی چوک سے ملی ہے ۲۲-۳۲-۳۴ پایونیرز کے باجے والے جمع تھے۔ ٹون ہال کے مقابل گھنٹہ گھر پر کنگز رائل رائفلز کی دوسری پلٹن اور رائل ایرش رائفلز کی پہلی پلٹن اور چاندنی چوک کے مغربی سرے پر فتح پوری مسجد کے قریب پنجاب انفنٹری کی بیسوین اور بلوچ لائٹ انفنٹری کی تائیسوین پلٹنون کے باجے والے موجود تھے۔

پیدلون کا پانچوان بریگیڈ جو رائفل بریگیڈ کی تیسری پلٹن اور کنگز رائفل کور کی دوسری پلٹن اور گڑھوال رائفلز نمبر ۳۹ پر مشتمل تھا احمد بائی روڈ کے شمالی سرے پر پھر کوئین روڈ پر تاڈفرن برج پھر ڈفرن برج پر پھر پل سے آگے موری دروازہ تک۔ سکھون کی پندرھوین پلٹن کے باجے والے اسمقام پر جہان احمد بائی روڈ کوئین روڈ سے ملتی ہے اور نارتھ سٹیفرڈشائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن کے باجے والے موری دروازے کے باہر کھڑے تھے موری دروازے سے سرکلر روڈ تک سڑک پر انفنٹری والینٹرز صف باندھے کھڑے تھے

نارتھ سیفرڈ شائر کی پہلی پلٹن کے باجے والے بیرون موری دروازہ تعینات تھے۔
سکنڈ انفنٹری ڈویژن کی ایک ڈویژنل پلٹن موری دروازے کے باہر سے لیکر بلور ڈرو ڈ کے ایک حصے کے برابر ایک کھلے میدان تک کھڑی تھی جہاں لارڈ اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچس آف کانا ٹ کو ہاتھیوں سے اُتر کر گاڑیوں مین سوار ہونا تھا جو ان کے لیے طیار کھڑی تھین۔ گارڈن اور آرگائل اور سدرلینڈ ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹنون کے باجے والے کھلے میدان کے جنوب و مغرب کی طرف اور ڈرگون گارڈز اور لانسرز ۹ اور ہزارز ۱۵ کے باجے والے شمال و مغرب کی طرف کھڑے کیے گئے تھے۔
پیدلون کا چھٹا برگیڈ جو یارک شائر رجمنٹ کی دوسری پلٹن اور نارتھ سیفرڈ شائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن اور حیدر آباد کنٹنجنٹ کی پیدل پلٹن ۴ اور مدراس انفنٹری ۲۸ پر مشتمل تھا گاڑیون کی گذرگاہ کے برابر برابر راجپور روڈ سے ہوتا ہوا خیمہ گاہ کے ریلوے کے باوٹے والے سٹیشن تک۔ حیدر آباد کنٹنجنٹ پیدل پلٹن ۴ کے باجے والے راجپور روڈ کے بائین ہاتھ پر تھے اور گورکھا رائفلز اور گڑھوال رائفلز ۳۹ کی پہلی دوسری اور تیسری پلٹنون کے باجے والے سٹیشن کے قریب۔
سڑک جو پہاڑی پر سے ہوتی ہوئی باوٹے تک اور پھر آگے وایسرائے کے خیمہ گاہ تک چلی گئی ہے اُسپر وایسرائے کی اردلی کے جوان قطار باندھے کھڑے تھے۔ باوٹے پر رائل منسٹر فیوزلیرز اور بنگال سفرمنیا کی دوسری پلٹن کے باجے والے تھے فوجی سپاہی جو جلوس کی گذرگاہ پر قطار باندھے کھڑے تھے اُنکی سنگینین چڑھی ہوئی تھین اور جس

جماعت کے پاس وایسرائے ہوکر گذرتے کمپنی کی کمپنی پریزنٹ آرم کی سلامی اُتارتی اور شاہزادے ڈیوک اور شاہزادی ڈچس آف کاناٹ کے گذر جانے تک اسیطرح اور سارے جلوس کے گذر جانے تک بندوقین جھکائے کھڑے رہتے رہے باجے والے وہ لمبے لمبے وقفات کے ساتھ اپنی تجویز کے مطابق طرح طرح کی گتین بجاتے رہتے تھے لیکن ہز اکسلنسی وایسرائے اور عالیجناب شہزادۂ ڈیوک اور شاہزادی ڈچس اُنکے برابر آتے تو قومی گت چھیڑ دیتے یا جب گرینڈ ڈیوک آف ہسی گاڑی مین سوار برابر سے نکلتے۔

جون ہی جلوس الگن روڈ اور قلعے کے لاہوری دروازے کے ملتقی کے قریب پہونچا شہنائی نوازون نے گڑ گجون پر سے نغمے کی آواز لگائی اور قلعے پر وایسرائے کا جھنڈا بلند کیا گیا اور توپخانون سے اسوضرب توپ کی شلک سر ہوئی۔ وہی ایک نغمے تھے جو پہلے ریلوے سٹیشن کے پل پر اور پھر مواقع مناسب پر وایسرائے اور حضور شاہزادۂ ڈیوک آف کاناٹ کی آمد کی خبر دینے کو شہنائیون مین گائے گئے یہ نغمے خاصکر اسی تقریب کے لیے کپتان سینفرڈ کے بنائے ہوے تھے جو دربار کے موسیقی کے ڈائرکٹر تھے۔

قلعے اور جامع مسجد کے درمیان ایک کھلا ہوا میدان وسیع واقع ہے جو غدر کے بعد مکانات گرواکر صاف کرایا گیا تھا جلوس اسمقام پر پہونچا تو یہان اور ہی دلکش شان کے ساتھ خوشی منائی جارہی تھی کہ

سردارون اور ہندوستانی رئیسون کے ہراہیونکی سواری کے ہاتھی الگن روڈ کے پچھم

کھڑے تھے بیچ مین ۱۶- گز کا فاصلہ دیکران ہاتھیون کی دو قطارین بنائی گئی تھین ہاتھیون کے منھ قلعے کیطرف کو تھے- فوج جو سڑک کے برابر قطار باندھے کھڑی تھی ہاتھیون کی اگلی قطار اُس سے ۸۰- گز پیچھے ہٹاکر کھڑی کی گئی اور جگہہ جو خالی رہی اُسمین امپیریل سروس کے ایک ہزار جوان اکہری قطارمین کھڑے کیئے گئے- ہر ایک ہاتھی اپنے برابر کے ہاتھی سے ۸ گز کے فاصلے پر تھا اور ہاتھیون کی پچھلی قطار اس ترتیب سے کھڑی کی گئی تھی کہ اگلی قطار کے دو ہاتھیون مین جو کشادہ جگہہ بچتی تھی پچھلی قطار کا ہاتھی اُسمین سے کھڑا دکھائی دیتا تھا- روسا کے ہمراہیون کے ہاتھیونکی ترتیب حسب ذیل تھی-

وسط ہند

گوالیار	۱۵	جے پور	۴
اندور	۵	بوندی	۴
بھوپال	۲	کوٹا	۱
ریوا	۱۱	قرولی	۴
اورچھا	۸	بھرت پور	۲
دتیا	۷	جیسلمیر	۱
دھار	۱	الور	۹
سمتھر	۶	ٹونک	۳
چارکھاری	۵	سروہی	۱

وسط ہند

راج گڑھ	١	جھالاوار	٢
نرسنگھ گڑھ	١	شاہ پورہ	٢
حیدرآباد	١٦	کشمیر	٦

پنجاب

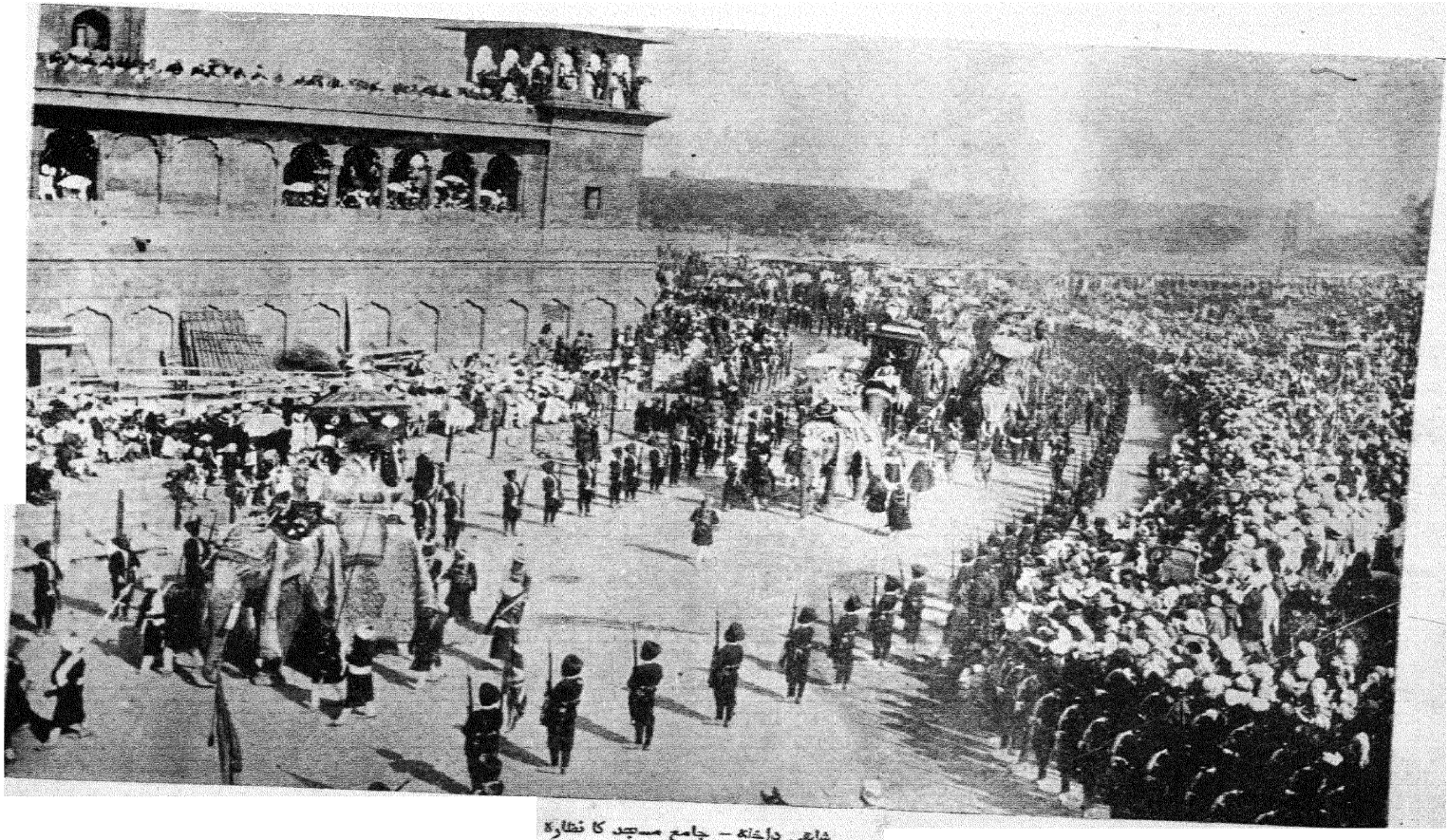
پٹیالہ	٦	سرمور	٤
بھاولپور	٢	کپورتھلہ	١
نابھا	٦	مالیرکوٹلہ	٢
جیند	٥	فریدکوٹ	٢
کلسیہ	٢		

ممالک متحدہ

بنارس	٦
بلرام پور	٨
رام پور	٥

ہاتھیون کی مجموعی تعداد ١٦٦

جیسے ہی وایسرائے اور ڈیوک اور ڈچس آف کانات کے ہاتھی برابر سے ہوکر نکلے ضیمہ جلوس کے ہاتھیون نے جنکے ہودون مین سردار اور ہمراہیان روسا تھے اپنی سونڈون سے



شاهي داخله – جامع مسجد کا نظاره

محرابون کے اوپر جمع تھے ایک لاجواب شاندار منظر تھا۔ ایسے عظیم الشان اور تاریخون مین لکھے جانے کے قابل جلوس کے دیکھنے کے لیئے سارے ایشیا مین اس سے بہتر موقع نہین ملسکتا شاہ جہان شہنشاہ سلاطین مغلیہ جسنے آگرے مین تاج محل کی مشہور عمارت بنوائی اُسی نے یہ وسیع جامع مسجد بھی دس لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر کرائی اور یہ مسجد اُس کے ایوان شاہی یعنی قلعے کا بڑا عمدہ ضمیمہ ہے۔ اسمین سفید اور سیاہ سنگ مرمر کے تین تو بڑے بھاری گنبد ہین سفید مرمر اور سنگ سرخ کے بڑے بلند مینار ہین۔ نہایت خوبصورت دروازے ہین صحن کے گرداگرد اونچے دالان ہین وایسرائے کے داخلے سے چند روز پہلے رمضان کے آخری جمعہ کے دن ہزار ہا مسلمان نماز کے لیئے اسمین جمع ہوے تھے۔ غرض باین شان و شوکت بشپ ہبر کا مقولہ اس مسجد کے حق مین ٹھیک صادق آتا ہے کہ یہ مسجد ہندوستان مین مسلمانونکا سب سے بڑا اور نہایت خوبصورت معبد ہے مسجد کی مینیجنگ کمیٹی نے براہ مہربانی اسکے دالان انگریز اور دوسرے یورپین مہمانون کے بٹھانے کے لیئے وایسرائے کے حوالے کردیے تھے۔ ہز اکسلنسی نے بعد کو کمیٹی کا شکریہ ادا کیا اور شکریے کے علاوہ مسجد کو چندہ بھی دیا۔

وایسرائے کے ذاتی مہمان ڈیوک اور ڈچس آف پورٹلینڈ۔ ڈیوک اور ڈچس آف مارلبارو۔ ارل اور کونٹیس آف کرو۔ ارل اور کونٹیس آف لانسڈیل ارل آف ڈرہم اور لیڈی این لیمبٹن۔ لارڈ اور لیڈی ولورٹن اور بہت سے اور صاحبون کے لیئے شمال مشرق کی صحنچی مین نشست کا سامان مہیا کیا گیا۔ دوسرے تماشائی جو

خاص استحقاق رکھتے تھے اُنکو صحن کے شمال مشرق پٹے ہوئے دالانون مین اونچے پر بٹھایا گیا - اُن مین سے جو لوگ موجود تھے وہ بیرن یاسوکٹا او کو سفیر جاپان - سر رچرڈ بیکر سینٹ آسٹر پلین کامن ولتھ سر رچرڈ سالومن ایڈوکیٹ جنرل ٹرنسوال - ہز ہائنیس آغا خان وغیرہ تھے -

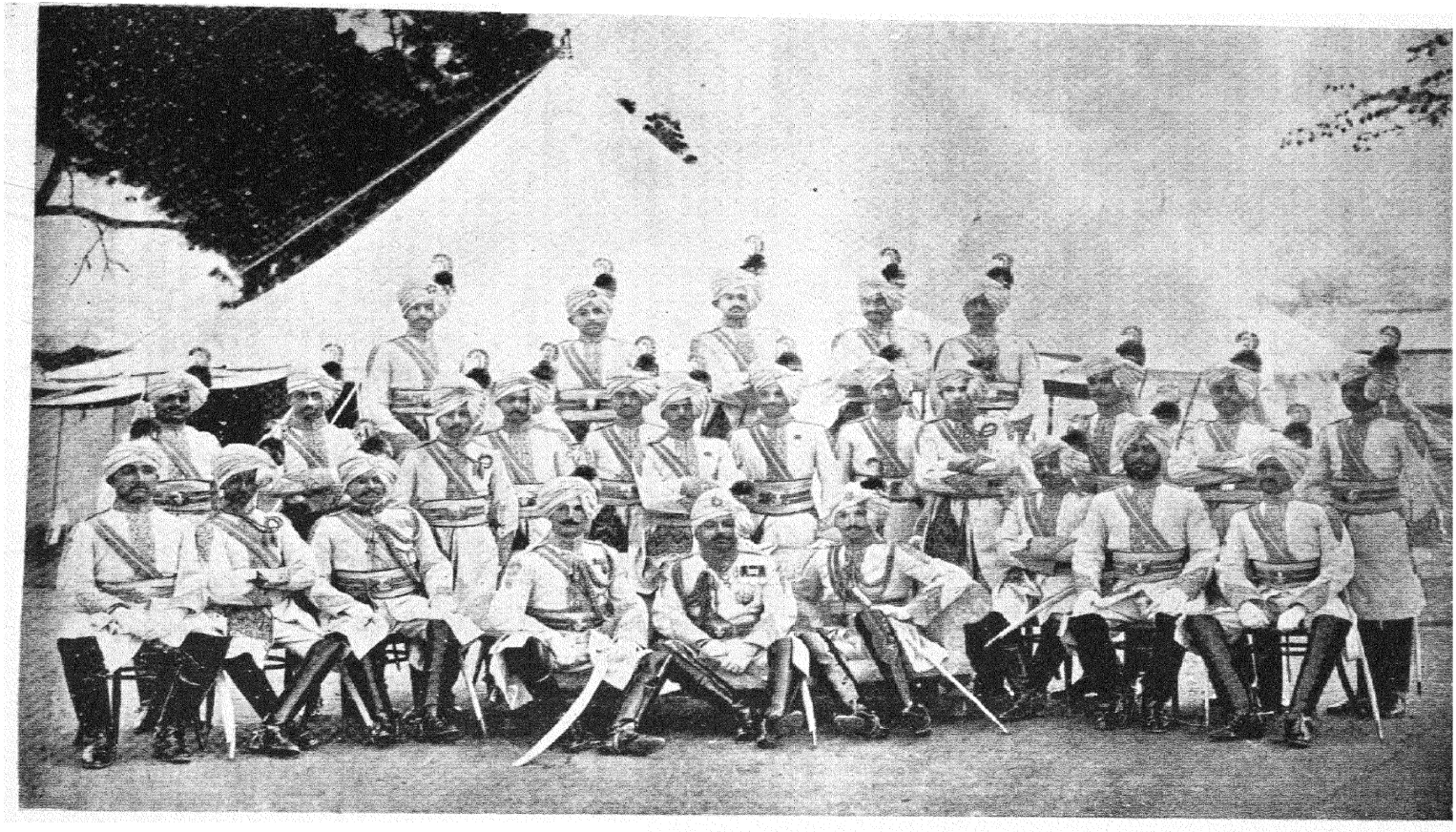
جن تماشائیون کے پاس مسجد مین جانے کے ٹکٹ تھے اُنسے کہ لیا گیا تھا کہ وائسرائے کی ریل کے پہونچنے سے تھوڑی دیر پہلے اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھ جائین اور جو لوگ مسجد مین بیٹھے ہوے تھے ایک گھنٹے سے زیادہ ہی زیادہ اس بھیڑ کو دیکھتے رہے ہونگے کہ سلامی اُتارنے کی جو باٹری ریلوے سٹیشن کے قریب جمائی گئی تھی اُسکی پہلی توپ کی گڑگڑاہٹ نے سب کو آگاہ کردیا کہ انتظار کا وقت اب ہو چکنے پر آیا - ڈیوک آف کانات کی دوسری سلامی ہوئی تو اُسنے لوگون کو پھر سناٹے سے چونکا دیا اور تھوڑی دیر بعد قلعے کی فصیل کی سمت مین پریڈ کے میدان کے پرلے پار ہمراہیان روسا کے ہاتھیون کے بھی دوسری طرف جو ابھی تک اپنی جگہہ جمے ہوئے کھڑے تھے سوار دکھائی دیے کہ فوج کی دو قطارون کے بیچ مین اور بائین ہاتھ کیطرف کو آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہین - چند منٹ گذرنے پائے تھے کہ اگلے گھڑ چڑھے گھوم کر پاس دکھائی دینے لگے کہ اتنے مین توپون کی ایک اور سلامی ہوئی اور قلعے پر جھنڈے کے نصب کیے جانے سے لوگون کو معلوم ہوگیا کہ ہز ایکسلنسی اور ڈیوک آف کانات کے ہاتھی قلعے کے لاہوری دروازے کے برابر آپہونچے اور اب جلوس کے مختلف حصے یعنی خاصے کے سوار وائسرائے اور شاہزادے ڈیوک

والیان ریاست - اعلیٰ درجے کے عہدہ دار اور پھر سوار اور عقب مین والیان ریاست کے ہمراہیون کے ہاتھی خاص روڈ کے برابر برابر جامع مسجد کے شاہی رستے کی طرف کو سیدھا رُخ کیے ہوے کہ بقول ٹیورنیر شاہنشاہ اورنگ زیب جلوس کے ساتھ جمعہ کی نماز کے لیے اسی راہ سے آیا کرتے تھے ایک لمبے سلسلے مین حرکت کرتے ہوے دکھائی دیے جلوس کیا تھا ایشیائی شان وشوکت کا ایک شاہانہ چمکدار حلقہ تھا - دروازہ چند گز کے فاصلہ پر رہا تو جلوس مسجد کا طواف کرتا ہوا سیر دیکھنے والون کے دہنے ہاتھ کو مڑ گیا اور پھر بائین ہاتھ کی طرف کو سامنے آموجود ہوا اور یون جلوس کے ایک طرف قلعے کی جانب سے بڑھتے ہوئے اور دوسری طرف قلب شہر کی سمت کو گھومتے ہوے دیکھنے مین تقریبًا دو گھنٹے صرف ہوتے تھے -

جلوس کی ترتیب جو اوپر بیان کی گئی اُس سے اُس نمایان تقابل کا خیال کرلیا جاسکتا ہے جو جلوس سے ظاہر تھا - ڈریگون اور رایل ہارس ارٹیلری انگریزی گھڑچڑھون کی پوری پھرتی کے ساتھ سامنے سے گذرے - سواران خاصہ کے کمانڈنٹ کے پیچھے میجر میکسول نقیب عسکر کو دیکھکر تھوڑی دیر کے لیے یورپ کے شجاعان مانہ وسطیٰ کی یاد آجاتی تھین کہ ہاتھ مین گرز لیے ہوئے ہین سنہری لیس کی طرح کا بنا ہوا چمکدار کوٹ پہنے ہوئے ہین طنبورچی اور شہنائی نواز ساتھ ہین - گورنر جنرل کے باڈی گاڈ کے بڑے قد آور حبشی جوان لال سنہری وردیان پہنے ہوے ساری ہندوستانی فوج مین بہترین سوار ہین - انکے بعد امپیریل کیڈٹس کے نوجوان والیان ریاست کے لڑکے ایشیائی حکمران خاندانون کے

برترین خاندانون کی نسل بڑے آن بان سے آسٹریلیا کے مشکی گھوڑون پر سوار سامنے سے ہوکر گذرے۔ انکے گھوڑون کے زین پوش سفید چیتون کی کھال کے تھے۔ آگے آگے ایدر کے نائٹ بہادر مہاراجہ سر پرتاب سنگھ انکے پہلو مین کیڈٹس کے کمانڈنٹ میجر ڈبلیو اے واٹسن۔ انکی شاندار وردی ملگجے رنگ کی سفید کوٹ۔ کالر اور کف کوٹون مین سیئے ہوئے نیلم کے رنگ کے کمر بند جنپر سنہری کام تھا۔ نیلی پگڑیون پر سنہری کلغیان۔ پگڑیون مین تہری سنہری زنجیرون سے ٹکیان بندھی ہوئی جنپر الفاظ فاردی کنگ منقوش تھے انکا یہ مطلب کہ یہ دستہ بادشاہ کے لیئے۔ جشن دہلی کے تمام سازوسامان مین یہی عالی مرتبت سوار جنکے زمرے مین ہندوستان کے پانچ حکمران رئیس شامل تھے پسندیدگی اور دلی محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ایک برس کا عرصہ ہوا کہ لارڈ کرزن نے یہ دستہ ترتیب دیا تب سے اب یہ پہلا ہی موقع تھا کہ عام لوگون نے انکو دیکھا اور لیاقت کے ساتھ یہ لوگ اس امتحان مین پورے اترے۔

اب انکے بعد وایسرائے اور ڈیوک آف کاناٹ کے مصاحب اور اہالی موالی ہاتھیون سوار سامنے آئے پھر لچھمن پرشاد نام ہاتھی پر سوار ہاتھ اٹھا اٹھا کر سپاہیون کا سلام لیتے اور تماشائیون کے نعرۂ تحسین و آفرین پر لطف آمیز مسکراہٹ سے اظہار شائستگی کرتے ہوئے وایسرائے اور لیڈی کرزن تشریف لائے پھر انکے جلو مین ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ کہ انکو جہان کہین بھی لوگ دیکھ پاتے تھے ہر جگہ از سر نو غلغلہ شادمانی بلند کرنے لگتے تھے جس سے نہ صرف بادشاہ کے بھائی کے ساتھ خیر اندیشی ظاہر ہوتی تھی بلکہ سپاہی



امپیریل کیڈٹ

شاہزادے اور آنکی شاہزادی زوجہ کے ساتھ محبت کا تعلق پایا جاتا تھا اور ہندوستانکو
انکا اس ملک مین قیام فرمانا اچھی طرح یاد تھا۔ پھر والیان ریاست کلہم شاندار لباس پہنے
چمکدار جواہرات اور ہر طرح کے عجیب و غریب رنگون مین جگمگاتے ہوے نمودار ہوے
فخر انکی ہر ایک ادا سے مترشح ہوتا تھا چنانچہ ایک مہاراجہ صاحب جو اصل نسل کے
فرمان روا اور بڑے عالی مرتبہ تھے صاف بول اُٹھے کہ ہندوستان کے رئیس اپنے
دلی نعمت کے قائم مقام کی پارکابی مین چلنے کو کچھ کم اعزاز نہین سمجھتے اس سے بڑھکر
اور کونسی قابل رشک خصوصیت ہوسکتی ہے۔ وائسراے اور دیرایل ہائینیز کے بعد
نظام حیدرآباد اور مہاراجہ میسور کے ہاتھی آئے۔ نظام ایک باوقار سیاہ رنگ کا لباس
زیب تن کیے ہوے تھے مگر انکی زرد رنگ دستار مین کلغی کی جگہ ہیرا تھا جو بڑا جگمگا رہا
تھا۔ انکے ہودے کا رنگ بھی زرد تھا مگر گہرا اور خوش قطع۔ چترکی جھالر سنہری تھی۔
ہز ہائینس کے ہاتھی کی جھول بھی زرد مخمل کی تھی۔ میسور کے صغیر سن مہاراجہ سنہرا گلکار
کوٹ پہنے ہوے تھے انکی پگڑی مین بھی ہیرے تھے گلے مین بڑے بڑے موتیون کا
ہار تھا اسمین لعل کا آویزہ تھا۔ مہاراجہ ٹراونکور جس ہودے مین سوار تھے اُسپر ہندو دیوتاؤن
کی مورتون اور افسانون کے دیوؤن کے نقش و نگار تھے جنکو عجیب طرح سے کندہ کرکے
اوپر سے بہت بھاری ملمع چڑھا دیا تھا۔ دوہری گنبد دار چھتری ملمع کار چوبون پر نصب
تھی۔ جھول سنہری سوزن کار مخمل کی تھی۔ بالاپوش آسمانی اور سنہرے رنگ کا۔ مہاراجہ
اس سے الگ پہچان پڑتے تھے کہ انکی پگڑی مین پر دن کا طرہ لٹک رہا تھا۔ مہاراجہ کشمیر کے

پہلو مین اُنکے سپاہی بھائی راجہ امر سنگھ فوجی وردی پہنے بیٹھے تھے جس شاندار ہاتھی پر دونون
بھائی سوار تھے اُسکی مستک اور سونڈ کو طبع زاد رنگ آمیزی سے سجایا گیا تھا جلوس کے
ہر ایک ہاتھی کی جھول کا حلیہ اُسکے ہودے کی قطع فیل نشین کا لباس یہ ایسی باتین ہین
کہ انکی تفصیلی کیفیت کا لکھنا امکان سے خارج ہے اور شاید ایسی چھوٹی چھوٹی باتون کے
تحریر کرنے سے ایک منظر متحرک کا ٹھیک تصور بھی ذہن نشین نہین ہو سکتا کیونکہ ہر چند
یہ عظیم الجثہ جانور آہستہ آہستہ چلتے تھے اور ہر چند جلوس طواف مسجد کرنے کے بعد دوبارہ
بائین ہاتھ پر سامنے آیا اور لوگون نے اُنکو پھر ایک نظر دیکھا تاہم جو شخص جلوس کی سیر دیکھ رہا
تھا اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ جو کچھ اُسنے معائنہ کیا وہ صرف ہندوستانی روسا کی شاندار
سواریونکا تانتا ہی نہ تھا جنکو وہ تصویر خانے کی تصاویر کے مانند بغور دیکھتا بلکہ جلوس
ایشیائی توزک و احتشام کا ایک جگمگاتا ہوا نظارہ تھا جسکی ترتیب اور رنگ سیر بین کے
رنگون کے مانند ہر دم متغیر ہوتے تھے اور جسکی زرق و برق زرنگار اور مرصع چیزونکی صورت
حال ہندوستان کی اُس دولت کی جسکا قصہ سنتے چلے آئے ہین روشن دلیل تھی الغرض
اِس نظارے کا مشاہدہ انسان بغور و تمیز نہین کر سکتا تھا بلکہ کمال حیرانی طاری ہو جاتی
تھی - ہان اتنا تو ہو سکتا تھا کہ تماشائی کی نگاہ ذرا کی ذرا مہاراجہ سیندھیا پر ٹھٹک جاے
یا اُن ہیرون پر جو اُنکے سر پگ قیمتی زر بفت کے کوٹ پر پڑے جگمگا رہے تھے یا مہاراجہ ریوا
کی سواری کے ہاتھی کے سنہرے ساز و سامان پر یا چاندی کے ہودے پر جسمین مہاراجہ بیکانیر سوار تھے
یا چاندی کے گینڈے اور مور پر جنھون نے مہاراجہ قرولی کے ہاتھی کی مستک کو زینت

دے رکھی تھی یا رنگین چھپیون پر جنکی تصویرین مہاراجہ چار کھاری کے ہاتھی پر بنائی گئی تھین۔
نواب ٹونک کو دیکھا تو وہ سیاہ مخملی کوٹ پر جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا تمغا پہنے ہوے تھے۔
نواب بھاولپور قرمزی سرمئی اور سبز لباس مین تھے جنکے سر پر بڑی بھاری بلدار پگڑی
تھی اور گھونگروالی زلفین لٹک رہی تھین۔ سفید ریش راجہ نابھا چاندی کے ہودے مین
سوار تھے اور اُنکا لباس قرمزی رنگ کا تھا۔ راجہ کپورتھلہ چاندی کے ہودے مین تھے۔
ہودہ ہاتھی پر کسا ہوا تھا جسکی جھول نیلی اور سفید تھی۔ مہاراجہ بنارس سنہرے زربفت کے کوٹ
مین تھے اور پر سے ہیرون کا ہار پہنے ہوئے تھے جسکے آویزے پنّے کے تھے یہ ہار بجاے خود ایک
سلطنت کا مول تھا۔ مہاراجہ کوچ بہار سونے چاندی کے گنگا جمنی ہودے مین سوار تھے اور
گلابی رنگت کا گلکار ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے لیکن جواہرات کی چمک سونے اور چاندی
کے سوزن کار کام کی بریق ریشم اور ساٹن کے گہرے رنگ شاندار ہاتھیون کی بیش بہا
جھولین جنمین چمکدار سنہری پٹیان تھین اور فیل نشینون کے رنگ برنگ کے لباس یہ ایک
ایسی کیفیت تھی کہ بیان مین نہین آسکتی غرض جلوس بڑی مسجد کا طواف کرتا ہوا جسکی سیڑھیون پر
اور گرداگرد کے دالانون مین ہزارون تماشائی بیٹھے سیر دیکھ رہے تھے ایک بڑی وسیع متحرک
جگمگاتی ہوئی قوس کی شکل مین آگے کو بڑھا۔ رئیسون کی لمبی قطار کے آخر مین کنگ ٹنگ اور
مانگ نے مشرقی برما کی دو زبردست شان ریاستون کے دو سابوا سامنے آئے اُنکے لباس
عجیب و غریب طرح کے تھے سرخ مخمل پر سنہری پٹیان سی ہوئی چنٹ دار لال سونے کے گلوبند
سر پر ایک خاص طرح کی ٹوپی جو چھوٹا سا گنبد معلوم ہوتا تھا۔ کنگ ٹنگ کے سابوا کے

ساتھ انکی بہن شاہزادی ٹپ ایٹیلا بھی تھین۔ شان کے دونون سابوا ؤن نے جنکو اس سے پہلے کبھی ہندوستانی رئیسون مین آنے کا اتفاق نہین ہوا تھا خاصکر اس تقریب کے لیئے ہاتھی خرید کیئے تھے۔

یہ ایشیائی ہاتھی اور رو سا جو اُنپر سوار تھے کسی بڑے مغل بادشاہ کے جلوس مین بھی چلے ہونگے مگر اس جلوس مین گاڑیون اور سوارونکا ساتھ ہونا اہل مغرب یعنی انگریزون کی خاص علامت تھی جو اسوقت ہندوستان پر قابض ہین۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسی جو شاہنشاہ معظم کے خواہرزادہ ہونے اور خود ایک یورپین ریاست کے فرمانروا ہونے کی حیثیت سے منزلت خاص کے مستحق تھے ایک چوا سپہ گاڑی مین جلوس کے ساتھ تھے گھوڑونکو گھڑجڑھے سوار ہانک رہے تھے اور ہزارز کا دستہ سواران خاصہ مین تھا۔ اِنکے پیچھے باڈی گاڈ سمیت بمبئی اور مدراس کے گورنر تھے اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر جو اپنے صوبے مین کمانڈر انچیف سے پیش پیش ہوتے ہین۔ جلوس مین لارڈ کچنر پر ہر ایک کی نظر پڑتی تھی جو اپنے اصیل جنگی گھوڑے ڈیموکریٹ پر سوار تھے۔ اور اُنکا شاندار سٹاف اِنکے ساتھ۔ اِنکے پیچھے پیچھے دوسرے لفٹنٹ گورنر اور ممبران کونسل اور چیف کمشنر اور سرحدی صوبون کے ایجنٹ گورنر جنرل تھے۔ کرنیل میٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے پہلو بہ پہلو خان قلات اپنے گھوڑے پر تھے اور انکے پیچھے وحشیانہ ہیئات کے بلوچ سردارون کی جماعت۔ اسیطرح جدید العہد شمالی مغربی سرحدی صوبے کے چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل کرنیل ڈین کے پیچھے پیچھے سرحدی سردار گھوڑون پر سوار تھے۔

وایسرائے کا جلوس اسپلینڈر روڈ سے ہوتا ہوا چاندنی چوک کی طرف کو مڑا تو جس جگہ سے مڑا وہ قریب قریب دلی بنک کی جانب مقابل واقع ہے۔ دلی بنک وہ مقام ہے جہان کسی زمانے مین شمرو کی مشہور بیگم رہا کرتی تھین اور اسکے متعلق غدر کا ایک واقعہ بھی زبان زد خلایق ہے کہ بنک کے منیجر مسٹر برسفرڈ ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کو شاگرد پیشہ لوگون کے مکانون مین سے ایک مکان کی چھت پر اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے جان توڑ کر باغیون سے لڑتے رہے یہانتک کہ آخر کار مغلوب ہو گئے۔ جسوقت جلوس بازار چاندنی چوک مین سے ہو کر گذر رہا تھا بازار کا حال یہ تھا کہ ہندوستانی تماشائیون کے ہجوم سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ لوگ چوطرفہ ہر ایک کھڑکی مین ٹھسے ہوئے تھے علی ہذا القیاس تمام کھلی ہوئی چھتون پر آدمی ہی آدمی تھے اور بڑے شوق و چاؤ سے جلوس کو دیکھ رہے تھے بازار بڑے خوشنما طور پر جھنڈیون اور ہیرقون اور رنگین کپڑون اور نمونے کے قالینون سے آراستہ کیا گیا تھا بعض منقش برآمدون مین قیمتی شالین لٹکی ہوئی تھین اور بعض مین مہین ململ کے پردے تاکہ ایک امیر آدمی کے خاندان کی عورتین جلوس کی سیر دیکھین اور کوئی انکو نہ دیکھ سکے۔ بہت سی دوکانون کے باہر کے رخ شاہی خاندان کی تصویرین آویزان تھین اور بعض مین مناسب محل طغرے۔ گذرگاہ جلوس کے اس حصے مین لوگ وایسرائے اور ڈیوک آف کانات کے لیے ایسے نعرہ شادمانی بلند کرتے تھے کہ ایشیائی لوگون کے ہجوم مین کبھی ایسے نعرے سننے مین نہین آئے۔ ایک طرح کی بھنبھناہٹ کی آواز جو لوگون کے ہجوم کثیر مین ہوتی ہے اس ہجوم مین بھی تھی مگر وقتاً فوقتاً اس بھنبھناہٹ مین سے ایک شور پیدا ہو کر اس سرے سے اس سرے تک گونج اٹھتا تھا۔

بازار چاندنی چوک کے آدھون آدھ پر گاتھ لوگون کی عمارتون کی وضع کا گھنٹہ گھر ہے
اسکی بلند مینار نما عمارت کو ہارون کی زینت سے لاد دیا تھا اور اگرچہ وہ عمارت ایک مشرقی
شہر مین بدنما معلوم ہوتی ہے مگر آج کی آرائش نے اسکو بہت خوشنما بنا دیا تھا۔ ٹون ہال کے
ستون سبز پتون سے مڑھ دیے گئے تھے۔ بازار چاندنی چوک مین اس سرے سے اُس سرے
تک شائد ہی کوئی ایسی عمارت ہوگی جسکے باہر سے وفادارانہ مسرت کے آثار ظاہر نہ ہوتے
ہون۔ رہے عامہ خلایق تو کوئی متنفس بھی ایسا نہین کہ اُسنے جلوس کے دیکھنے والونکی
مشتاق صورتین اور منتظر آنکھین نہ دیکھی یا اُنکو آپس مین برابر اسی کا تذکرہ کرتے سنا ہو اور پھر بھی
وہ ہمین کسیطرح کا شک کرنے کہ لوگ جلوس سے بے انتہا خوش ہوے اور نیز یہ کہ ہزارہا
آدمی جو چاندنی چوک مین جمع تھے اُنکے نزدیک جلوس ایسی عمدہ اور اعلی درجہ
کی سیر تھی کہ اُنکو تو ساری عمر ایسی سیر دیکھنی نصیب ہوئی نہین سیر کا کوئی موقع نہ تھا جسکو
لوگون نے گھیر نہ رکھا ہو۔ بہت سے مسلمان سنہری مسجد کے باہر جمع تھے۔ یہ تین ملمع کار گنبدون
کی ایک چھوٹی مسجد ہے کہتے ہین کہ نادرشاہ ترکمان فاتح صبح سے شام تک اسی مسجد کے
آگے بیٹھا ہوا تھا اور اُسکے سپاہی بیچارے شہریون پر خوفناک انتقام کا عذاب نازل
کر رہے تھے۔ ٹون ہال کے عین سامنے ایک وسیع نشستگاہ اُن فرمان روا رئیسونکے لیے
خاص تھی جو ہاتھیون کے جلوس مین شریک نہ تھے۔ چاندنی چوک مین تماشائیون کے
لیئے اور بھی کئی نشستگاہین بنائی گئی تھین۔ غرض اس بھیڑ بھڑکے کے سارے بازار مین جہان
سے بھی شاہانہ جلوس ہو کر گذرا اعلی سے ادنی تک سبھی نے توقیر مقدم کے ساتھ اسکا استقبال کیا

یہانتک کہ فتحپوری مسجد کے قریب پہونچکر جلوس موری دروازے جانے کے لیے شمال کی طرف کو مڑا یہ مسجد بھی شاہجہان کی ایک بیگم کی بنوائی ہوئی ہے۔

شہرپناہ کے باہر تھوڑے فاصلہ پر جس مقام پر راجپور اور قدسیہ باغ کی سڑکین تقاطع کرتی ہین اسکے قریب وایسرائے اور ڈیوک آف کاناٹ نے اپنے ہاتھی ٹھہرائے اور والیان ریاست دونون سے صاحب سلامت کرتے ہوئے انکے سامنے سے گذر کر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے خیمہ گاہون کو روانہ ہوے۔ تب لارڈ اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ ہاتھیون پر سے اُتر کر اپنی اپنی گاڑیون مین سوار ہوے اور وایسرائے کے خیمہ گاہ کیطرف کو چلے۔ باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کے جوان تو سرکٹ ہوس تک گاڑیون کے ساتھ رہے باقی فوجی سواران خاصہ کو پہاڑی کے دامن مین پہونچکر رخصت کر دیا گیا۔ جلوس سرکٹ ہوس پر پہونچا تو رایل آرٹلری کے توپخانے سے ۳۱ ضرب توپ کی شاہانہ سلامی سر ہوئی اور وایسرائے کا جھنڈا بادلے پر اُڑتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ رائفل بریگیڈ کی تیسری پلٹن کے جوانونکا گارڈ آف آنر وایسرائے کے فرودگاہ کے سامنے قطار باندھے کھڑا تھا اور وایسرائے کے پہونچنے پر اُنھون نے پریزنٹ آرم کی سلامی اُتاری۔ دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ اور ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی خیمہ گاہین جدا تھین اور ہر ایک کی تعظیم کے لیے علیحدہ گارڈ آف آنر متعین تھا وایسرائے ہر ایک کو اپنے ساتھ لیجا کر اُنکے خیمہ گاہ تک پہونچاتے اور گارڈ آف آنر سلامی اُتارتا جس وقت سے جلوس سٹیشن سے چلا مقام پر پہونچنے تک کچھ کم دو گھنٹے صرف ہوے۔

باب ۳

فرودگاہ گورنمنٹ

اِسکی تاریخ اور اُسکا موقع یہ دونون باتین یکسان اس بات پر دال ہین کہ دہلی بڑی شاہانہ رسمون کے ادا کرنے کے لیے نہایت ہی موزون مقام ہے - مثلاً ملکہ معظمہ کے قیصری خطاب اختیار کرنے پر لارڈ لٹن کا اعلان اور اُسکے ۲۶ برس بعد وہ دربار جو لارڈ کرزن نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی کی خوشی مین منعقد کیا - دہلی جو بہت زمانۂ قدیم سے دار السلطنت رہی ہے اکبر اعظم کے دار السلطنت آگرے اور لاہور کے مقابلے مین ہندوستان کا موروثی منبع حکومت ہونے کا حق فائق رکھتی ہے - چودھوین صدی کے ایک ایرانی مورخ نے اسکی عظمت اور اسکے محل وقوع کے بارے مین یہ بیان کیا ہے کہ یہ جسم ملک مین دل کے مانند ہے اسکے صوبے جو اسکو چاردن طرف سے گھیرے ہوے ہین اعضاء کے مانند ہین - ملکہ الزبیتھ کے زمانے کا ایک سیاح لکھتا ہے کہ دہلی ایسے شہر اور صوبے کا نام ہے جو پہلے پٹھان بادشاہون سے تعلق رکھتا تھا لیکن اسوقت شہنشاہ ہند کے زیر حکومت ہے وہ شہر جو اسوقت موجود ہے پرانا بڑا اور خاصا خوش قطع ہے اور یہ بات اس سے ظاہر ہے کہ اسمین بیس سے زیادہ بادشاہون اور بڑے بڑے ناموردن کے مقبرے اور قدیم یادگارین ہین جو ان مین مدفون ہین اور ان مقبردن اور یادگاردنکو سیاح بہت پسند کرتے ہین اور ہندوستانی عجائب پرستونکا بے انتہا جم غفیر مذہبًا انکی تعظیم کرتا ہے کچھ

وہ مینار بھی شہرت مین کم نہین جو دہلی سے تین میل پر پرانی دہلی مین واقع ہے جہان جہانگیر کے جد امجد شاہ ہمایون مدفون ہین - اس مینار کی شہرت اور اسکے کتبون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسپر سکندر اعظم کی بابت کچھ کندہ تھا - اسوقت دہلی مین (جیسے کہ اب بھی ہین) بہت سے فرمان رواؤن کے مقبرے تھے - اب دہلی کے گرداگرد کچھ مضبوط شہر پناہ نہین ہے جمنا کا ایک حصہ اسکو سیراب کرتا ہے جسمین کہ ہم بارہ محراب والے پل پر سے گذر کر داخل ہوتے ہین ایک لوہے کی لاٹھ جسکے بارے مین یہ افسانہ مشہور ہے کہ وہ زمین مین اتنی نیچی گڑی ہوئی ہے کہ اژدہے کی پیٹھ تک جسپر دنیا قائم ہے پہونچگئی - کتبات مین جو مدت دراز سے پڑھے نہین گئے اور وہ ہندو اور سندھین خاندانون کی سلطنتونکو یاد دلاتے ہین قطب کی ناتمام مسجد کے شاندار بقیے - تغلق آباد کے حیرت انگیز کھنڈرات - شاعر امیر خسرو کی قبر - فیروز شاہ کا کوٹلہ اور اور قرب وجوار کی عمارتین اگلے وقتون کے ہند کے مسلمان حملہ آورون کی شان وشوکت کو ظاہر کرتے ہین اس ہی مذہب کے بادشاہون اور فتح کرنے والون کی جو اس نسل کے نہ تھے بلکہ انکے بعد آئے اچھی طرح حفاظت کی ہوئی یادگارین انکی اپنے کامونکو یاد دلاتی ہین ہمایونکا مقبرہ جو مغل بادشاہون مین سب سے پہلے بادشاہ کا بیٹا اور جانشین تھا اور اس ہی خاندان کے بادشاہون مین سب سے بڑے بادشاہ کا باپ تھا نئی دہلی سے جنوب کیطرف ۴ میل پر واقع ہے جو فرگسن کے قول کے مطابق اس بات کی نمایان مثال ہے کہ جب اکبر کی زبردست ایجاد کو آگرے کی زنانہ نزاکت نے مدھم کردیا اس سے پہلے یہی لوگ فن عمارت مین سب سے بڑے سلیقہ مند تھے - نئی دہلی کے فصیلون کے اندر اندر

مغل بادشاہون کے عہد شباب نے ایک اَمٹ یادداشت چھوڑدی ہے جسکی جامع مسجد اور قلعہ تائید کررہے ہین - نادرشاہ کے حملے - مرہٹون کے ظلم - انگریزون کی پہلی بار مداخلت کی یادگارین شہر کے کوچے کوچے مین موجود ہین اور باہر میدانون مین پائی جاتی ہین - پتھر بھی جو کہ شمال کی طرف پہاڑی کے قریب پڑے ہین برٹش انڈیا کی فوجی تاریخون مین نہایت ہی مشہور قصے کے وقوع کو بیان کررہے ہین بہت سے اَور قابل یادگار تاریخی واقعات ہین جو دہلی سے تعلق رکھتے ہین اگرچہ اب یہ دار الخلافت نہین ہے لیکن رئیسون گورنرون اور اُنکے عملے کے جمع ہونے کے لیے جو قائم مقام بادشاہ کے بلادے سے ایک بڑی رسم کے ادا کرنے کے لیے جمع ہوے ہین ایک مناسب مقام ہے - نقشے پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مختلف خیمہ گاہون مین جسمین اکثر ہندوستانی رؤسا سرکاری عہدہ دار فوج کے سپاہی اور جو لوگ سیر و سیاحت کے لیے آئے ہوئے تھے کس کس جگہ دربار کے دنون مین قیام پذیر تھے - بڑا یا صدر کیمپ جسمین حضور وائسرائے گورنران لفٹنٹ گورنران وچیف کمشنران صوبجات اور کمانڈران چیف وغیرہ کے خیمے تھے ۱۸۷۷ء کی طرح پرانی انگریزی چھاؤنی مین پہاڑی سے بائین طرف نصب کیا گیا تھا اور اسطرح سے پہاڑی اور بخف گڈھ کی نہر کے بیچ کی جگہ گھر گئی تھی - لارڈلٹن کے کیمپ کے سامنے پہاڑی تھی مگر لارڈ کرزن نے اپنے کیمپ کا رُخ بالکل پلٹ دیا یعنی پہاڑی پشت کی طرف کردی اور خیمون کی قطار کے سامنے کنارۂ نہر کے درختون تک کھلا میدان تھا - حضور وائسرے اور لیڈی کرزن ایک اَور نئی عمارت مین اُترے جو پہاڑی کے دامن مین بنائی گئی تھی

اور معمولی طریق سے گرم کرنے کے بعد یہ ارادہ کرلیا گیا کہ بعد مین دورہ کے وقت لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب کے آرام کے لیئے قیام گاہ دورے کا کام دے۔

حضور وایسرائے نے اس مکان کے نقشے خود بنائے اور اُسکو اُن ہندوستانی کاریگرون اور اُن مناسب دستکاریون سے سجوایا جو یا تو صنعت وحرفت کی نمائش کی چیزون کی نقلین تھین یا وہان اُنکے رکھنے کے لیئے جگہہ نہ رہی تھی دربار کے بعد جس طرح اصل نمائش گاہ کی چیزون کو لوگون نے خریدا اُسیطرح اُن چیزون کے بھی خریدار پیدا ہوگئے مکان کا بیرونی حصہ سادہ مگر شاندار طور کا تھا اور عمارت کے پیچھے جو ذرا اونچی جگہہ پر بنی ہوئی تھی سفید خیمون کا سمندر نہایت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ جسکے پیچھے بلند پہاڑی تھی اس عمارت کے سامنے ایک سرسبز مرغزار اور ایک فوارہ تھا جو شاہراہ پہاڑی سے تھوڑے فاصلے پر جاکر کیمپ کی وسطی روش مین ملجاتا تھا۔

اسکے مغربی سرے پر ایک ہموار سبزہ زار کے بیچ مین ۴۰ فٹ سے زیادہ اونچا وایسرائے کا جھنڈا کھڑا تھا جھنڈے کے شمال کیطرف یکے بعد دیگرے تین عظیم الشان خیمے تھے ایک شامیانہ استقبال کے لیئے تھا جو ۱۳۰ فٹ لمبا اور ۶۰ فٹ چوڑا تھا دوسرا خیمہ ملاقات کے لیئے تھا جسکا طول ۸۸ فٹ اور عرض ۳۶ فٹ تھا تیسرا خیمہ کھانے کے لیئے تھا جو ۱۸۰ فٹ سے ۴۰ فٹ تھا جسمین وایسرائے نے پندرواڑے مین کئی شاہانہ دعوتین دین۔ ذرا شمال کی طرف ڈیوک آف کاناٹ اور ڈچس آف کاناٹ کے خیمے تھے جنھون نے ۳۰ فٹ اور ۴۰ فٹ کے بیچ مین رقبہ گھیر رکھا تھا جسمین ایک عمدہ شامیانہ اور ڈیوک و ڈچس

ہر ایک کے لیئے الگ الگ متعدد خیمے تھے شاہراہ کے جنوبی طرف کئی خیمے تھے جو ڈیوک آف ہمی اور اُنکے اہالی موالی کے لیئے خاص کر دیے گئے تھے۔ باوٹے سے ایک سڑک پچاس فٹ چوڑی جو کہ سیدھی جانب مغرب بخف گڈھ کی نہر کی طرف جاتی ہے بڑی سڑک کو زاویہ قائمہ پر تقاطع کرتی ہے اس عریض راستے کے دونون طرف ۱۰۰ فٹ کے چوڑے مرغزار تھے اور مرغزارون کے پہلو مین دوسری متوازی اور متقاطع سڑکون کے برابر برابر وائسرائے کے خاص ذاتی اور سرکاری مہمانون اور اہالی موالی کے خیمے نصب کیئے گئے تھے۔ ان تمام خیمون مین آرائش و آسائش کا پورا پورا ساز و سامان ایسی تکمیل کے ساتھ جمع کر دیا گیا تھا کہ ہر ایک خیمہ مسافرانہ زندگی کے عوض مفصلات کا انگریزی گھر معلوم ہوتا تھا ہر ایک خیمے مین ایک آتشدان اور بجلی کی روشنی موجود تھی۔ نہر کیطرف کو جو سڑک جاتی ہے آدھی دور چلکر ایک سبزہ زار کو احاطہ کیئے ہوئے تھی جسمین کچھ قابل دید توپین لگی ہوئی تھین اُن مین سے ایک یا دو پر کتبے تھے جنسے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ اٹھارھوین صدی کے وسط مین یہ فرانس کی انڈیا کمپنی کی ملک تھین ایک اور برنجی توپ ہز نوبل ہائینس صفدر جنگ نے ۱۷۵۹ء مین ڈھلوائی تھی۔ اس جگہ کے قریب سڑک کے داہنی طرف وائسرائے کے مہمانون اور اہالی موالی کے لیئے ایک استقبالی خیمہ تھا۔ ایک وسیع کمرہ ۱۱۰ فٹ لمبا ۴۰ فٹ چوڑا ملاقات کے لیئے خاص تھا ایک کھانے کا کمرہ تھا جو اور بھی زیادہ بڑا تھا جسمین اُن مہمانون کے علاوہ جو شاہی شامیانے مین کھانا تناول فرماتے تھے یہان پر ۱۰۰ مہمانون سے زیادہ کھانے پر بیٹھتے تھے وائسرائے کے کیمپ مین سب ملا کر تقریباً ۱۴۰ خیمے تھے جنھون نے

۱۹۳- ایکڑ سے زیادہ رقبہ گھیر رکھا تھا۔ چوڑی اور خوب کٹی ہوئی سڑکین۔ سبز مرغزار۔ پھولے پھلے پودے اور بوٹے۔ خیمون کی سفید قطارین جو ہندوستان کے سوا ایسے ٹھیک طور پر اور کہین نصب نہین ہوسکتین۔ عقب مین پہاڑی کے پتھر اور درختون کی گھنی روشین جو پیشگاہ کے وار پار چلی گئی تھین۔ خیمونکا ایک شہر کا شہر جسمین لارڈ کرزن کے مہمان مقیم تھے یہ تمام چیزین غالبًا اسقدر خوشنما تھین کہ دیار مشرق مین شاید ہی کبھی کسی نے دیکھی ہون وائسرائے کے کیمپ مین یورپینونکی کل تعداد ۲۵۰ تھی اور کل آدمی جو اس پندرواڑے مین ان خیمون مین رہے ۳۲۵۰ تھے۔ ڈیوک وڈچس آف کاناٹ اور ڈیوک آف ہمی کے علاوہ وائسرائے نے اتنے آدمیون کو مہمان رکھا۔

ذاتی مہمان

ڈیوک وڈچس مارلبورو	لیڈی الرکا ڈنکومب
ڈیوک وڈچس پورٹلینڈ	لفٹنٹ کرنیل آنریبل سی وسس ہاربورڈ
ارل وکونٹس لانسڈیل	آنریبل ڈڈلے وسس مارجوری منٹگیس
ارل ڈرہم ولیڈی این لیمبٹن	آنریبل جارج پیل
ارل وکونٹس کرو	آنریبل سپنسر لٹلٹن
لارڈ اِلکو	آنریبل الیف کرزن
وائیکونٹ ارنگٹن	آنریبل لیڈی ملر
لارڈ ولیڈی ولورٹن	رائٹ آنریبل سر جارج ٹالبین گولڈی

ذاتی مہمان

لارڈ لیمنگٹن	مس گرنفل
سر جان ڈکسن بوا اینڈ رایم - پی ولیڈی بوا اینڈر	میجر ولیڈی الیزہنگ
سر رابرٹ موبرے ایم - پی	مسس وس لیٹر
سر ڈگرونسنٹ ایم - پی	مسٹر و مسس ای ٹننٹ
مسٹر مکس بیچ	مس میور
مسٹر - ای - رگلز برائز	مسٹر و آنریبل مس راچفرٹ میکوایر
مسٹر رچرڈ بیکر و مس بیکر	کپتان و مس ایچ لنڈزے
مسٹر و مس ڈبلیو جیمز	مس کریگی
میجر و مس ایل ڈرمنڈ	مسٹر ای - ٹی - ریڈ
مسٹر لوون سیمین	

موسٹ رورنڈ لبشپ کلکتہ مس و مسز کوپٹن	مسٹر ایچ ایچ - رزلے سکرٹری ہوم ڈپارٹمنٹ
آنریبل مسٹر - ٹی ریلے ممبر کونسل	مسٹر ایس پرسٹن سکرٹری صیغہ تعمیرات عامہ و مس پرسٹن
آنریبل سر - ای فنڈرجی لا - ممبر کونسل ولیڈی لا	سر والٹر لارنس پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے ولیڈی لارنس
آنریبل میجر جنرل سر - ای - ایس ممبر کونسل ولیڈی ایس و مس ٹیگ	لفٹنٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ ملٹری سکرٹری وائسرائے لفٹنٹ کرنیل ای ایچ فن سرجن وائسرائے و مس فن
آنریبل مسٹر اے - ٹی - آرنڈل ممبر کونسل و مس و مس آرنڈل	کپتان ڈبلیو - ای اے - آرم سٹرانگ آئی ایم ایس

ذاتی مہمان

کیمپ کے طبی معاملات کے نگران حال

آنریبل سر ڈنزل اٹبسن ممبر کونسل ولیڈی وسس اٹبسن۔	
ہز اکسلنسی ویرائیڈمرل سر جارلس ڈرھی کمانڈر ان چیف افواج بحری ملک معظم متعینہ ایسٹ انڈیز	مسٹر الیف ایس کوئی سکرٹری دربار سنٹرل کمیٹی۔ کرنیل ایچ۔ گوڈاے جی ڈی ڈائرکٹر آرمی رمونٹ ڈپارٹمنٹ
آنریبل سر اے۔ ایچ۔ ایل۔ فریزر پریزیڈنٹ پولیس کمیشن ولیڈی فریزر	کپتان الیف جی سمال وڈ۔ آر۔ اے تعمیرات کیمپ کے نگران حال وسس سمال وڈ
سر کولن سکاٹ مان کرلیف پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی ولیڈی سکاٹ مان کرلیف	میجر سی الیف ٹی مر۔ ے افسر رسد در روانگی۔ لفٹنٹ کرنیل آنریبل سی ہاربورڈاے۔ ڈی۔ سی۔
سر ہیوبارنز سکرٹری فارن ڈپارٹمنٹ ولیڈی بارنز۔	کپتان۔ آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر۔ کر۔ رنیفل برگیڈ اے۔ ڈی۔ سی۔
میجر جے ایم میکفرسن سکرٹری لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ وسس میکفرسن	کپتان سی وگرم۔ ۱۸ بنگال لینسرز اے۔ ڈی سی
میجر جنرل سر۔ ای۔ بیرو سکرٹری ملٹری ڈپارٹمنٹ ولیڈی بیرو۔	کپتان آنریبل جے آر۔ ایل۔ یارڈلی سکاٹس گارڈز اے۔ ڈی سی کپتان آنریبل آرلنڈز لیٹ ۲ ڈریگنز اے۔ ڈی سی کپتان ارل آف سفک اے۔ ڈی۔ سی۔

ذاتی مہمان

مسٹر ای۔ ان بیکر سکرٹری فنانس ڈپارٹمنٹ
و مسس بیکر۔

لفٹنٹ آنریبل الیف ڈبلیو سٹینلے ہزارز لے۔ڈی سی
کپتان الیف۔ایل۔ایڈم سکاٹس گارڈز لے ڈی سی

میجر جے۔او ملر سکرٹری ریونیو ڈپارٹمنٹ و
مسس ملر۔

میجر ای ایل سی برجیر ۳ بلوچ انفنٹری لے۔ڈی سی
مسٹر الیف ڈبلیو لیمیر اسسٹنٹ پرائیوٹ سکرٹری
وائسرائے و مسس لیمیر۔

لفٹنٹ جی۔ لے۔ایکرز ڈگلس آرگل و سدرلینڈ
ہائی لینڈرز لے۔ڈی۔سی۔

میجر آر۔ای۔گرمسن کمانڈنٹ وائسرائے باڈی گارڈ
کپتان ایچ۔ان ہولڈن۔ایڈجوٹینٹ وائسرائے باڈی گارڈ

کپتان اے۔ڈبلیو الیف ناکس پنجاب انفنٹری لے۔ڈی سی
لفٹنٹ ڈی اے ایس کیلے ۱۸ بنگال لینسرز لے۔ڈی سی

لفٹنٹ آر۔ایچ۔ایس۔ڈلیشوڈ۔رایل آرٹلری
رائفلز لے۔ڈی۔سی۔

لفٹنٹ ایل۔لے۔جونز مارٹیر سومرسٹ شائر لائٹ
انفنٹری۔اے۔ڈی۔سی

میجر الیف۔لی۔۴ ہزارز۔اے۔ڈی۔سی
لفٹنٹ کے۔وگرم۔۲ گورکھا رائفلز لے ڈی سی

میجر اے۔وی۔پوانیٹز سکاٹس گارڈز
اے۔ڈی۔سی۔

کیمپ میں انتظام پولیس کے نگران حال اشخاص ذیل تھے۔

کپتان۔ایچ ٹی۔ڈنس۔مسٹر الیف ایکس۔جے کیسیر۔مسٹر الیف سی۔آلسانگر۔

وائسرائے کے اور سرکاری مہمان جنمیں سرنی۔فرنیکلن ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس

ولیڈی فرینکلن سرٹی۔ ہایم مرکیشن آبپاشی وسٹرایل۔ ڈبلیو۔ ڈین۔ قائمقام فارن سکرٹری ومسس ڈین شامل تھے اور انکی مہانی ڈپارٹمنٹ کمپ مین کی گئی۔

ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے ساتھ آنکے اہالی موالی مین سے مفصلہ الذیل افسر تھے۔

لفٹنٹ کرنیل آنریبل سسل بنگھم۔ الائف گارڈز اے۔ ڈی۔ سی ومسس بنگھم کرنیل لسلی ومسس لسلی۔ لفٹنٹ کرنیل وسٹن جردس۔ میجر ڈبلیو۔ بیور۔ آر۔ اے۔ ایم سی ومسٹرس فٹز جرالڈ۔ کرنیل لانیل ہربرٹ سنٹرل انڈیا ہارس ومسس ہربرٹ دکپتان اے۔ ایم۔ فرکوہر آر۔ این۔ کمانڈنگ ایچ۔ ایم۔ ایس رنون یہ تمام اصحاب وائسرائے کے کیمپ مین فروکش تھے۔ ہز رایل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف ہسی کے اہالی موالی مین بیرن ملسن بیچ۔ ہیئین لائٹ ڈریگونز۔ میجر جنرل وڈن واچر۔ کپتان۔ کریسرو۔ میجر اے۔ آر۔ ڈک پنجاب کیولری تھے

سنہ ۱۹۰۵ء کے دربار مین اتنے تھوڑے آدمی باہر سے آئے تھے کہ انگلستان کے صرف چار شخص لارڈ لٹن کے خیمہ گاہ مین وائسرائے کے مہمان تھے۔ فی الحقیقت سنہ ۱۹۰۳ء کے دربار مین یہ ایک خاص بات تھی کہ یورپین لوگ تمام اقطاع ہندوستان سے بکثرت تشریف لائے اور انسے بھی بڑھکر باہر سے۔ وائسرائے کے خیمہ گاہ کے دکھن کیطرف بمبئی کے گورنر اور کمانڈران چیف اور چار جرنیلی علاقون کے رئیسون کے ڈیرے تھے اور اتر کیطرف علی پور کی سڑک کے پرے تک گورنر مدراس اور لفٹنٹ گورنرون اور چیف کمشنرون اور گورنر جنرل کے ایجنٹون کے ڈیرے چلے گئے تھے۔ جنرل لارڈ کچنر آف خرطوم اینڈ وال کمانڈران چیف کو

اُنکے اہالی موالی اور کئی ممتاز مہمانون کے ساتھ ایک اچھے موقع کے خیمہ گاہ مین اُتارا گیا۔ اِنکے قیامگاہ مین پُرتکلف ملاقات کا خیمہ تھا ۵۸ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا اور ایک بڑا وسیع کھانے کا خیمہ تھا جسمین سُرخ و سفید جھاڑ فانوس لٹکے ہوئے تھے اندر ایک میز بچھی ہوئی تھی جو احسانمند اہل شہر نے نذر دی تھی۔ اسپر جلادار روپہلے سُنہرے تھپر چڑے ہوئے تھے اور اتنی بڑی تھی کہ اُسپر ساٹھ آدمی ایک ساتھ کھانا کھا سکتے تھے ملاقات کے خیمے کی قناتون مین اور چھت مین زرد اور نیلے کپڑے کی پٹیان تھین جنپر کشمیری شال کی طرح کا نقروی چھاپا تھا۔ ایک چوکھٹے پر لارڈ کلایو کی تصویر ایسی جگہ نصب تھی کہ اگر کوئی ملاقاتی اندر آتا تو ممکن نتھا کہ اس تصویر پر اُسکی نظر نہ پڑے لارڈ کچنر کے مہمانون مین لارڈ کلایو کی اولاد مین سے ارل پویس بھی تھے۔ اہالی موالی کے علاوہ اصحاب مفصلۃ الذیل بھی جو سیر و سیاحت کے طور پر دہلی آئے ہوے تھے ہز اکسلنسی کے ساتھ مقیم تھے۔

لارڈ سیٹنلے و لیڈی آلس سیٹنلے۔ کونٹس پوئس۔ سر جارج ڈلیشوڈ و مس ڈلیشوڈ۔ لفٹنٹ کرنیل سر ہنری رالنسن۔ سر رچرڈ سولومن۔ ایڈ وکیٹ جنرل ٹرانسوال و مس سولومن (جو اب لیڈی گروارڈین) مس ایڈیر۔ کپتان۔ ٹی۔ وائی۔ ایلین۔ مسٹر و مس والٹر لونگ مسٹر اینڈلی رالی۔ مسٹر۔ اے و لیڈی ڈنیفرڈ رفشا۔ کرنیل فرنیک روڈز و مس تھیگر۔

وایسرائے کے خیمہ گاہ کے دکھن کمانڈر ان چیف کے خیمہ گاہ کے پاس ہز اکسلنسی لارڈ نارتھ کوٹ گورنر بمبئی کے خیمے نصب کرائے گئے تھے۔ لارڈ نارتھ کوٹ دہلی کے دربار کے وقت گورنر بمبئی تھے اور اب تو وہ آسٹریلین کامن ولتھ کے گورنر جنرل ہین۔ گورنر صاحب کے ڈیرون مین

ہندوستانی کاریگری کی بناوٹ کا ایک تو ملاقات کا خیمہ تھا۔ ۷۰ فٹ طول ۵۰ فٹ عرض۔ اور ایک کھانے کا خیمہ جسمین دوسو مہمانونکو کھانا کھلایا جاسکتا تھا اور اُنکے علاوہ دیوان عام کا خیمہ چرٹ پینے کا خیمہ اور بلیرڈ کھیلنے کا خیمہ۔ بود و باش کے خیمون مین دہلی کی ٹھہر کے بچاؤ کا کافی سامان مہیا رکھنے کے لیئے بڑی احتیاط عمل مین لائی گئی۔ گورنر صاحب کے مہمان ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے کہ آتشدان برابر روشن رہتے ہین اور دھوئین سے ذرا بھی دم نہین گھٹتا۔ اور مزید آسائش کے لیئے دروازون پر لکڑی کی اوٹین کھڑی کردی ہین کہ دورے کی زندگی کے تمام لطف میسّر اور بے آرامی کسی طرح کی نہین۔ گورنر صاحب کے اہالی موالی کے افسرون کے علاوہ اصحاب مفصل الذیل بھی لارڈ اور لیڈی نارتھ کوٹ کے مہمان تھے اور یہ وہ ممتاز لوگ تھے جو سیر و سیاحت کے طور پر آئے تھے ارل و کونٹس سپیروک ولیڈی بیٹرکس ہربرٹ (جو اب لیڈی بیٹرکس دلکنسن ہین) ارل و کونٹس جزری مع آنریبل آرتھر ولیڈی بیٹرکس ولیرز۔ لارڈ ولیم دمس سیمور۔ ارل و کونٹس ڈارٹرے مع لیڈی اڈتھ ڈاسن سرسیکاٹل لیڈی دمس بکس بیچ و ہنرہائینس آغا خان۔ خوجہ جماعت کے مذہبی پیشوا۔

ہز اکسلنسی کے سرکاری مہمانون مین اصحاب ذیل تھے۔

آنریبل سر جمبس منیتھ

آنریبل مسٹر۔ ای۔ ایم۔ ایچ۔ فلٹن ممبران کونسل دمس فلٹن

آنریبل مسز باسل سکاٹ (ایڈوکیٹ جنرل)۔ الیف۔ ایس۔ لی۔ للی کمشنر نارورن ڈویژن دمس للی۔

جان ٹیٹ ومس ٹیٹ - ڈبلیو - سی - ہیوز ومس ہیوز - ایس - ایم موزز ومس موزز -
ایس رابش ومس رابش - ڈی مک ایور وڈبلیو گریوز اڈیشنل ممبران لیجسلیٹو کونسل -
آنریبل سر لارنس جنکنس چیف جسٹس بمبئی ولیڈی جنکنس -
آنریبل مسٹر - ای - ٹی - کینڈی جج ہائی کورٹ
آنریبل مسٹر جے میور میکنزی چیف سکرٹری گورنمنٹ - مسز ایس ڈبلیو اڈگرلی - ڈبلیو - ٹی
ماریسن ومس ماریسن -
جی - اے اینڈرسن ومس اینڈرسن - اے - ایم - ٹی جیکین ومس جیکین سکرٹریان
گورنمنٹ -
آنریبل ارچڈیکن ومس ڈبلیو - ای - سکاٹ - مسٹر اے - ڈی ینگ ہسبنڈ کمشنر سنٹرل
ڈویژن ومس ینگ ہسبنڈ - مسٹر آر - ایم - کیمنڈی کمشنر سدرن ڈویژن - برگیڈیر جنرل
میٹلینڈ رزیڈنٹ عدن ومس میٹلینڈ سرجن جنرل ومس ڈبلیو - مک کوناگھی مسٹر
جے - ای - ڈون انسپکٹر جنرل پولیس - مسٹر - ونڈن ایجنٹ گریٹ انڈین پنینشولا ریلوے
کمپنی ومس ونڈن -

ہز ایکسلنسی گورنر مدراس کا خیمہ گاہ وائسرائے کے خیمہ گاہ اور علی پور کی سڑک کے درمیان
واقع تھا - جھنڈا چوک کے بیچوں بیچ ایک بڑے بیضوی ٹیلے پر نصب کیا گیا تھا جسکو کاٹ
چھانٹ کر ایک خوبصورت پہاڑی بنا دیا تھا اور اسکے گرداگرد باغیچوں کی آمدورشد کے لیے
ہموار زمین تھی - اس تدبیر سے جو اداسی منظر کی یکسانی سے پیدا ہوتی ہے اور جو کشہ

خیمہ گاہون مین نمایان تھی ماشاء اللہ اس خیمہ گاہ مین نام کو نہ تھی۔ علاوہ برین دوسری باتون مین بھی اسکی کوشش کی گئی تھی کہ خیمہ گاہ مدراس مین کوئی خاص مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے۔ چوک کے ہر پہلو کے وسط مین جھنڈے کے بھنوی چبوترے تک سڑکین بنادی گئی تھین اور یون چوک برابر کے چار حصون مین تقسیم ہوگیا تھا۔ ان چارون حصون مین سے ایک مین تو باغ لگا دیا گیا تھا اور بھنوی چبوترے کے دوسری طرف لارڈ اور لیڈی پنٹل کے خیمون کی جگہہ تھی اور اسی جگہہ مین کھانے کے اور ملاقات کے کمرے تھے اور ایک داخلے کا بڑا ہال گورنر صاحب کے خیمے کے دونون طرف جو دو قطعے تھے اُن مین اُنکے مہمانون کے خیمے تھے۔ یون مدراس کے خیمہ گاہ کی آراستگی کو لوگ عموماً بہت پسند کرتے تھے خاصکر گورنر صاحب کی ملاقات کے کمرے کے قرمزی رنگ کے استر اور کھانے کے خیمے کے زرد اور سرخ استر اور دیوان عام کو جو زرد اور سبز نقش و نگار سے آراستہ کیا گیا تھا۔ ہز ایکسلنسی کے اہالی موالی کے علاوہ اصحاب مفصلۃ الذیل انکے مہمان تھے۔

آنریبل سر۔ سی۔ اے۔ وائٹ چیف جسٹس مدراس۔

آنریبل مسز۔ آر۔ ایس۔ ینسن جج ہائی کورٹ و مسس ینسن۔ ایچ۔ ایم ونٹر باتھم سینیر ممبر کونسل۔

مسس ومس ونٹر باتھم۔ جے تھامسن ممبر کونسل و مسس ومس تھامسن۔

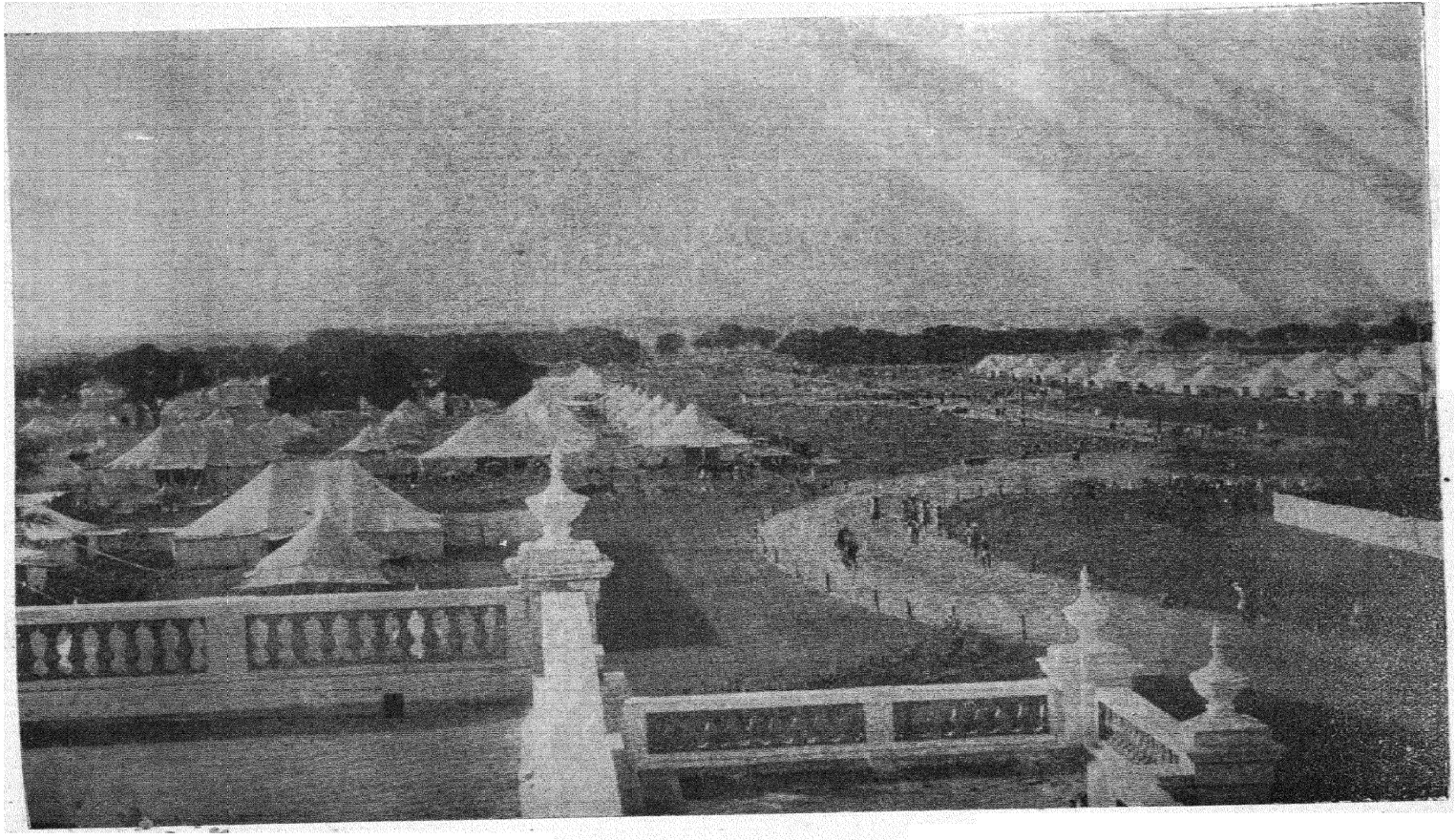
جے۔ ان۔ اٹکنسن و ایچ۔ اے۔ سم ممبران بورڈ آف ریونیو۔ و مسس اٹکنسن۔ جی سٹوکس الیف۔ سپرنگ وجی۔ ایس۔ قاربنر سکریٹریان گورنمنٹ مسٹر جی۔ ایچ۔ سٹوارٹ۔ ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن وسس سٹوارٹ۔

بشپ مدراس۔ سر جارج لیڈی وسس آرتھرناٹ۔ کرنیل۔ آر۔ جی۔ گارڈن گلمور گرنڈیر گارڈز۔ ولیڈی سوسن گلمور۔ لیڈی اگنس ومیری لائیگن میجر آنریبل آلگ سل گرنڈیر گارڈز آنریبل کونسٹینس ردمولاڈ تھیوربل۔

لفٹنٹ کرنیل آنریبل سر جارج مور پریزیڈنٹ مدراس میونسپیلیٹی۔ سر جے۔ ایف۔ پرائس۔ میجر اے۔ ڈی۔ جی۔ رشلی چیرمین سوتھ انڈین ریلوے کمپنی وسٹر۔ ای تھرسٹن سوپرنٹنڈنٹ مدراس سنٹرل میوزیم۔

ازبسکہ پنجاب کے لفٹنٹ گورنر سر جارس روانہ اپنے صوبہ مین تھے اسی لیئے وہ دوسرے لفٹنٹ گورنرون مین پیش پیش تھے اور اُنکی خیمہ گاہ وائسرائے کی خیمہ گاہ کے برابر تھی۔ دوسرے صوبون کے حکام بالادست۔ حیدرآباد۔ بڑودہ ومیسور کے رزیڈنٹ۔ راجپوتانہ سنٹرل انڈیا کے ایجنٹ گورنر جنرل برٹش بلوچستان سرحدی صوبہ شمالی ومغربی کے چیف کمشنر۔ علی پور کی سڑک کے دوسری طرف ٹھہرائے گئے۔ گورنران بمبئی ومدراس کیطرح لوکل گورنمنٹ یا نظامت کے ہر ایک بالادست کے ساتھ کچھ انگریز عہدہ دار اور دوسرے ملاقاتی بھی تھے اوران ہی مین عام جماعتون کے قائم مقام کہ اِنکے ساتھ بھی حکام بالادست کے ذاتی یا سرکاری مہمانونکی سی مدارات کی گئی بیچ کے خیمہ گاہ مین وہ خیمے بھی تھے جو ممالک غیر کے کانسلی قائم مقامون اور انگریزی اور دیسی اخبارون کے خاص نامہ نگارون اور مختلف صیغون کے افسران بالادست جیسے ملٹری ورکس۔ آرڈنینس۔ پوسٹ آفس ٹیلیگراف کے



وائسرائے کیمپ — سرکٹ ہاؤس سے

ڈائرکٹر جنرلون کے لیئے نصب کرائے گئے تھے۔

یورپین پریس والون کے خیمے مسٹر او دی بوسینکٹ آئی۔سی۔ایس کے اہتمام مین تھے اور اِن مین ٹائمز ڈیلی ٹیلیگراف ڈیلی میل مینچسٹر گارڈین۔ اسٹرٹیڈ لنڈن نیوز۔ گرافک۔ سیکچ اور تمام سرِ برآوردہ انگریزی اخبار جو ہندوستان مین چھپتے ہین اُنکے قائم مقام اُترے ہوئے تھے۔

برابر کے خیمہ گاہ مین ۵۴ ہندوستانی اخبارون کے کارسپانڈنٹ ٹھہرائے گئے تھے اور اُنکے آرام کے لیئے ہر ایک سامان بھیجے۔ این گپتا۔ آئی۔سی۔ایس نے جو اُنکے ہم وطن تھے بہم پہونچایا تھا۔ یہ اِس خیمہ گاہ کی سرکردگی مین تھے انگریزی اور ہندوستانی اخبار نویسونکی گورنمنٹ کے مہمانون کے طور پر خاطرداری ہوئی۔ صدر خیمہ گاہون کی مردم شماری سے ظاہر ہوا کہ اُن مین ۱۲۵۸۳۔ اشخاص فروکش ہین۔ ۱۲۲۲۔ یورپین۔ ۵۹ ہندوستانی دیگر ایشیائی مہمان اور ۱۱۲۰۲ نوکر چاکر۔ بڑے صدر خیمہ گاہ مین ۲۸۰۰۰ روپیئے کے خرچ سے بارہ فٹی سڑکین ½ ۲ میل اور ۱۵۰۰۰ کے خرچ سے سولہ فٹی سڑکین ½ ۳ میل بنائی گئین۔ اور اُسکو سات میل لمبی اور ½ ۲ فٹ چوڑی سڑک ریلوے کے ذریعے سے شہر اور بارگاہ دربار سے مِلا دیا گیا۔ سارے سنٹرل کیمپ مین برقی روشنی تھی بڑی سڑکون پر برابر سے ایک سو سے زیادہ ہی زیادہ لیمپ لگا دیے گئے تھے اور دوسرے مقامات مین اور خیمون کے اندر انکیسنٹ بجلی کی بتیان روشن تھین۔ اصل مین بجلی کا ساز و سامان سو بجلی کی بارکون کے روشن کرنے اور اُن مین ہوا کی آمد و شد کے لیئے ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے منگوایا تھا وہی

دربار کے کام مین لایا گیا۔ تین تارون کے طریقے پر بجلی کا انتظام کیا گیا جسمین لیمپون پر ۲۲۰ وولٹ کا داب تھا۔ کھلا ہوا تانبے کا تار ۴۵ ٹن اور ۱۲ میل طول کی قدر جدا گانہ تار لگانا پڑا۔ بجلی کے ساز و سامان نے بخوبی کام دیا اور ۷۔ دسمبر سے لیکر ۲۲۔ جنوری تک بجلی کی لہرین ایک بار بھی نہین رکین۔ یہ طریقہ ملیٹری ورکس سروس کے میجر سٹوارٹ۔ آر۔ ای اور کپتان ہیلیڈے آر۔ ای نے ایجاد کیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اسکے عمل کی نگرانی بھی کی۔ کیمپ کی روشنی کا ٹھیکہ کلکتے کے مسرز کلبرن اینڈ کو کو دیا گیا تھا اور انڈین سب مرین مائننگ کارپس کے ۱۲ نان کمشنر افسران کے سٹاف کو مدد دیتے رہے۔ کیمپون کی روشنی کی طرف جو توجہ مبذول رہی اس سے رہنے والون کی آسائش اور حفاظت کو کچھ کم تائید نہین پہونچی اور نہ کوئی نظارہ اس سے زیادہ خوشنما ہو سکتا تھا کہ خیمون کے روشن شہر کو پاس کی پہاڑی کی بلندی سے رات کے وقت دیکھا جائے۔ خیمونکی سفیدی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے پہاڑی کے دامن مین برف کی چادر تنی ہوئی ہے اور روشنی کی ٹمٹماتی ہوئی چنگاریان ایک قرینے سے پڑی جگمگا رہی ہین۔ صاف ستھرے نتھرے ہوئے پینے کے پانی کی بے انتہا رسد دہلی سے اوپر کیطرف کو جاکر جمنا سے لائی اور نلون کے ذریعے سے صدر خیمہ گاہون مین تقسیم کیجاتی تھی۔ جمنون کے لیئے پانی نجف گڈھ کی نہر سے نالیونکی راہ لایا جاتا تھا جو خاص اسی ضرورت کے لیئے بنائی گئی تھین۔

طبی اور حفظان صحت کے انتظامات لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ جی ہیمبر۔ آئی۔ ایم۔ ایس کی نگرانی مین تھے اور اُنکے ساتھ سپشل ہلتھ افسر کی حیثیت سے میجر ایف ریول تھامسن۔ آئی

ایم - ایس اور سپشل پلیگ افسر کی حیثیت سے کپتان - سی - ایچ جیمس - آئی - ایم ایس تھے پڑاؤ کی خدمات ڈاک و تار برقی و رسد و پولیس و حفاظت اور عموماً اہل کیمپ کی جسمانی خیر و عافیت کے لیئے بڑا اہتمام کیا گیا تھا - لاہور کے بشپ صاحب کی خاص درخواست پر سنٹرل کیمپ مین ۲۸۰۰ روپے کے خرچ سے ایک گرجا بنا دیا گیا تھا - خرچ کا بڑا حصہ تو بشپ صاحب نے بہم پہونچایا اور باقی دربار کمیٹی نے - ہر روز نماز ہوتی تھی - اور جب کیمپ توڑ دیا گیا تو گرجا کا مال مسالا اور ساز و سامان دہلی کی یونیورسٹی مشن کو دیدیا گیا -

جو لوگ دربار کی سیر دیکھنے آئے تھے اور وائسرائے یا ہندوستانی رؤسا یا عہدہ داران گورنمنٹ کے مہمان نہ تھے اور اُنکو دہلی کے ہوٹلون مین جگہہ ملنی دشوار تھی ایسے لوگون کی آسائیش کے لیئے وائسرائے کے ملیٹری سکرٹری نے دو سجے سجائے خیمہ گاہ بنوا دیئے تھے کہ اُنکے پاس تمام اقطاع روے زمین سے اِس قسم کی درخواستین آئی تھین - اور ان خیمہ گاہون کے لیئے زمین بھی آن ہی نے تجویز کی تھی - نمبر ایک وزیٹر کیمپ میڈن ہوٹل کے احاطے مین نصب کیا گیا اور خود ہوٹل بھی بطور ضمیمہ کیمپ گورنمنٹ نے کرایے پر لیا تھا - نمبر ۲ وزیٹر کیمپ موری دروازے کے قریب نصب تھا - ۱۷۳ یورپین اور ۶۰۶ نوکر چاکر ان دو کیمپون مین جاگزین تھے - جن لوگون نے آپ اپنے خیمے لانے چاہے اور کہا کہ ہم اپنے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی بطور خود کر لینگے ایسے لوگون کے لیئے سنٹرل کیمپ کی جانب شمال زمین کا ایک قطعہ علیحدہ چھوڑ دیا گیا تھا اور اسمین ۳۵۵ یورپین ۸۸۸ خدمتی لوگون کے ساتھ ٹھہرے ہوے تھے - لوگون نے ایسی تمام زمینین جلدی سے لین اور دسمبر سے بہت پہلے کشمیری دروازے

اور پہاڑی کے بیچ مین مشکل سے کوئی خالی زمین بچی ہوگی یا کہین اور کوئی زمین ایسی جو کرایے پر مل سکے اور کسی نے نہ لی ہو شہر اور خیمہ گاہون کے درمیان سڑکون کی یہ حالت تھی کہ جیسے کوئی بڑا میلہ ہو۔ ہر قسم کی گاڑیون اور ہر قوم اور ہر رنگ کے پیدل آدمیون کی ایک بھیڑ لگی رہتی تھی۔ صرف دہلی کی گرد کے غٹ کے غٹ مانع دید تھے کہ یہ منظر اچھی طرح دکھائی نہین دیتا تھا مگر گرد کی رسائی پڑاؤ تک نہ تھی کہ وہان کی صاف اور خوب چھڑکی ہوئی سڑکین لنڈن پارک مین بھی ہوتین تو انکی تعریف ہوتی۔

باب چہارم

امرا و روسا ہندوستان

چونکہ وائسرائے اور مختلف لوکل گورنمنٹون اور کمانڈران چیف اور حاکمان اضلاع کے خیمون نے ایک بہت بڑا رقبہ پہاڑی کے نیچے گھیر رکھا تھا اسلیئے بخیال وسعت اور حفظ صحت روسا و امرا ہند اور افسران و شرفا ملک کی فرودگاہون کے لیئے اور مقامات تجویز ہوے جو ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر واقع تھے یہ اصلی کیمپ کے ضمیمے معلوم ہوتے تھے اور دریاے جمن کے کنارے کنارے چلے گئے تھے جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہو جاے گا۔

مہاراجہ کشمیر اور تمام روسا پنجاب کے خیمے حضور وائسرائے کی قیامگاہ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً تین یا چار میل تک پھیلے ہوے تھے۔ انسے جنوب کی طرف اور اسی مرکز سے ذرا ہٹ کر مہاراجہ بڑودہ اور مہاراجہ میسور کے خیمے نصب تھے اور روسا روسط ہند کا مقام سڑک کی راہ اسی جانب تقریباً سات میل تھا۔

راجپوتانہ کیمپ سرکٹ ہاؤس سے تین میل کے فاصلے پر جنوب مغرب مین واقع تھا۔ اور روسا بمبئی ذرا اور جنوب کیطرف ایک یا دو میل پر اترے ہوئے تھے۔ انکے خیمون سے اس مشہور جنتر منتر تک جسکو راجہ جے سنگھ جوتشی نے اٹھارھوین صدی کے شروع مین بنالیا تھا صرف چند منٹ مین پیادہ جا سکتے تھے۔ اسی راجہ نے اس وسیع شہر کی بنیاد ڈالی جسکو

جے پور کہتے ہین اور جو راجپوتانہ مین واقع ہے اور اسکو اپنے نام سے موسوم کیا جہان اسکی اولاد ابتک حکمران ہے۔

برٹش انڈین پراونشل کیمپ مین تمام انتظام لوکل گورنمنٹون نے خود کیا تھا اور خیمے اور تمام ضروریات کی چیزین اُن ہندوستانی مہمانون کے لیئے جنکو مدعو کیا تھا مہیا کی تھین بموجب بااختیار بہت لاؤلشکر کے ساتھ جو اُنکے شایان تھا دہلی مین آئے تھے اور اُنکو بھی معمولی طور پر ٹھہرانا بالکل نازیبا تھا۔ اسلیئے ہر رئیس کے واسطے ایک قطعۂ زمین مقرر کر دیا تھا جسکی وسعت ان توپونکی سلامی پر جو ہر ایک کیواسطے مقرر ہین منحصر تھی اور اس قطعہ مین اُنکو اختیار تھا کہ جو انتظام چاہین کرلین۔ اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دربار کے پندرھواڑے مین یہ بھی دہلی کا ایک نہایت خوشنما منظر ہوگیا۔ کیونکہ ہر حصہ اپنی چھوٹی سی فوجی جمعیت اور دربار ہال اور مختلف عہدون کے نوکرون کے مکانات اور بازارون کو لیکر ایک چھوٹا نمونہ اس شہر کا ہوگیا تھا۔ جہان کا وہ رئیس تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ شہر وہان سے اُٹھا کر یہان رکھدیا گیا ہے۔ اس سبب سے یہ لوگ آسانی کے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر دو روز کے اندر تمام دہلی کے گرد سیر کر آسکتے تھے۔ اور یون تمام ہندوستان کی مشہور ریاستون کے طرز تمدن کی خصوصیات اُنکو معلوم ہوسکتی تھین۔ اِس سے زیادہ دلچسپ بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہر قوم وملت کے لوگون کا جو یہان یورپ سے زیادہ ہین اور جو دس لاکھ مربع میل سے زیادہ مین بستے ہین جنکی آبادی ۲۰ کروڑ تین لاکھ سے کسی حالت مین کم نہین اور جنھون نے یہان آکر اپنا طریقہ بود و باش ترک نہین کیا تھا صرف ایک نگاہ مین اُنکے اخلاق و عادات ترقی و تنزل کا موازنہ کرسکتے تھے

بہت سے روسار با اختیار اپنے اُن خیموں مین جو خود اُنھون نے اپنی تجویز سے بنوائے تھے اُترے ہوے تھے لیکن بعض نے بسبب پنجاب کی سخت آب وہوا کے شہر یا اُسکے گرد و نواح کے مکانات مین رہنا پسند کیا اور کبھی کبھی اُن کپڑے کے مکانات مین بھی رونق افروز ہوتے تھے جو اُنھون نے قائم کیے تھے اور اُس حالت مین اُنکے نوکر اور سردار اُن مُنبئی مکانات مین رہتے سہتے تھے۔ ہندوستان کے سب سے بڑے رئیس حضور نظام والیِ حیدرآباد کے قیام کے لیئے لڈلو کیسل مین بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ یہ ایک بہت مشہور عمارت ہے اور ۱۸۵۷ء کے محاصرے کے تعلقات کے سبب اور بھی زیادہ مشہور ہوگئی ہے پہلے یہ حکام شہر کے رہنے کے لیئے مقرر تھی مگر پھر دلی کلب کے ہاتھ مین چلی گئی جسسے حضور نظام نے اِسموقع کے لیئے کرایے پر لے لی تھی۔ اِس عمارت کا بیرونی حصہ جو میلا ہوگیا تھا اب شوخ زرد رنگ آمیزی سے جو ریاست حیدرآباد کے لیے مخصوص ہے بالکل بدل گیا تھا باغ کے پھولون کا رنگ زرد جھنڈون کا رنگ زرد۔ یہانتک کہ کُل آدمیون کی پوشاکین بھی اِسی شوخ زرد رنگ کی تھین۔ حیدرآباد کے چارمینار کا مختصر نمونہ اِس میدان کے دروازے پر قائم کیا گیا تھا جو حضور نظام یا اُنکے بڑے صاحبزادے شاہزادہ عثمان علیخان کے مصاحبون سے بھرا ہوا تھا عمارت کے برابر ہی ایک کپڑے کی مسجد تھی جو بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوسکتی ہے اُسمین مینارے اور تمام چیزین جو مسجد مین ہوتی ہین موجود تھین اور جسکو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام ہمیشہ سے سفر مین ساتھ رکھتے ہین۔

حضور کے ساتھ اِسموقع پر مین سے زیادہ بڑے سردار اور امرا تھے جنمین وزیر اعظم مہاراجہ

پیشکار سرکشن پرشاد بہادر تھے اور نیز کرنیل افسر الدولہ جو لندن مین تاجپوشی کی رسمون مین لارڈ رابرٹس کے ہمراہیون مین بھی تھے سب نے یا تو لیڈیو کیسل ہی مین خیمے نصب کر لیئے تھے یا اُسکے قریب ہی مکانات کرایے پر لے لیئے تھے حضور نظام کے ہمراہ ۱۸۰ گھوڑے ۲۰ گاڑیان ۱۸ ہاتھی اور تقریبًا ۹۷۰ سپاہی تھے جنمین ۵۰ عرب بھی تھے جو حضور کے باڈی گارڈ تھے جنکی جرسی شکلین تمام رئیسون کے ہمراہیون مین جو اسموقع پر دہلی کے راستون مین بھرے ہوے تھے نہایت قابل دید معلوم ہوتی تھین۔

یہ پہلا ہی موقع تھا کہ حضور نظام دہلی مین رونق افروز ہوئے ہون کیونکہ وہ لارڈ لٹن کے شاہی دربار ۱۸۷۷ء مین بھی تشریف لائے تھے جبکہ انکی عمر ۱۱ برس کی تھی اور انکو والد کی مسند پر بیٹھے آٹھ برس گذر چکے تھے۔ اس موقع پر حضور کی تشریف آوری بطور سلطنت کے بڑے رئیس باجگزار کے حیدرآباد کی تاریخ مین ایک بالکل انوکھی بات تھی اور اسلیئے ہندوستان کے مسلمان باشندون مین اسکی بہت کچھ گفت وشنود ہوئی تھی۔ یہانتک کہ یہ افواہ اُڑ گئی کہ حضور خود تشریف نہین لائے ہین بلکہ کوئی اور لڑکا اُنکی جگہ بھیجدیا گیا ہے۔ اسموقع پر دہلی کے قیام مین حضور شہر اور شہر کے باہر کی تمام مسجدون اور درگاہون مین گئے یہانتک کہ تمام متبرکات کو قطب مینار تک جو دہلی سے ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے لے گئے۔ اس شاہی شہر سے روانہ ہونے کے بعد اُنھون نے شمالی مغربی ہندوستان مین ایک دور دراز سفر کیا۔ اُنھون نے پانچ روز آگرہ اور پانچ ہفتے بمبئی مین قیام کرکے اپنے دارالسلطنت کی طرف مراجعت کی جہان لوگون نے حضور کا بڑی خوشی سے

استقبال کیا اور اسموقع پر حضور نے ایک تقریر کی جسمین دہلی جانے کا ذکر ان الفاظ مین کیا۔
مجکو بہت ہی خوشی ہوئی کہ حضور شاہنشاہِ ہندوستان دام فیوضہم کے دربار تاجپوشی مین شامل ہونے اور اپنے بزرگون کی مانند سیدھے سادے الفاظ اور سپاہیانہ افعال مین اپنی مدّت کی دوستی اور وفاداری ظاہر کرنے کا موقع ملا۔

مین اس سفر کو اس لحاظ سے بھی اچھا خیال کرتا ہون کہ اسکے باعث سے دہلی مین اپنے تمام ہمعصر رئیسون اور بڑے بڑے افسرون سے مل سکا۔

حضور نظام آصف جاہ مظفر الملک نظام الملک نظام الدولہ نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ

ان نظام الملک آصف جاہ صوبہ دار دکن کی اولاد مین ہین جو ۱۷۱۳ء اور ۱۷۴۸ء مین شاہنشاہ مغلیہ سے علیحدہ ہوکر خود مختار ہوگئے تھے اس ریاست کی آمدنی ۱۳۵ لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور اسکا رقبہ ۸۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ ان رقمون مین صوبہ برار سے کچھ تعلق نہین جو ۱۸۵۳ء مین حضور نظام نے برٹش گورنمنٹ کو حیدرآباد کی کنٹنجنٹ فوج کے خرچ کے لیئے دیدیا تھا اور جو ہمیشہ کے لیئے ۲۵ لاکھ روپیہ ٹھیکے پر برٹش گورنمنٹ کو ایک معاہدے کی رو سے دیدیا جو لارڈ کرزن اور حضور نظام مین ہوا تھا اور جسکا اعلان دربار کے موقع پر کیا گیا۔ معاہدہ فریقین کے لیئے بہت فائدہ مند ہے کیونکہ اسنے ایک مدّت کی تکرار کا جو ایک دفعہ بہت سخت ہوگئی تھی خاتمہ کردیا اور بجاے بے ثبات رقم کے حضور نظام کو ایک بندھی ہوئی آمدنی ملنے لگی اور گورنمنٹ کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ اب اس صوبے مین بہت کچھ جنگی اور ملکی اصلاح کرسکتی ہے اس معاہدے کے اقرار کرلینے پر ڈیوک آف کانات نے دہلی مین حضور نظام کو گرینڈ کراس آف دی

آرڈر آف باتھ کا خطاب عطا کیا۔

ہز ہائینس مہاراجہ سر سیاجی راؤ گیکواڑ والی بڑودہ کے کیمپ نے ایک لاکھ مربع گز سے زیادہ رقبہ اسی میدان مین گھیر رکھا تھا جو موضع شکار پور کے قریب دہلی سے چار یا پانچ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ اسکی شگفتہ صورت مع جدید سامان عیش کے صاف ظاہر کرتی تھی کہ یہان کا حاکم ضرور کوئی نہ کوئی نئی روشنی کا آدمی ہے اور واقعی بات بھی یہی ہے۔ مہاراجہ صاحب جنھون نے یورپ کے کئی سفر کیے ہین اور جنکی عمر اسوقت تقریبًا ۴۰ سال کی ہوگی ہندوستان کے ایک نہایت تعلیم یافتہ سرفراز رئیس ہین۔ بڑودہ بھی اُن ہی ریاستون مین سے ہے جو سلطنت مغلیہ سے یہ سبب اپنے فتح مند سرداران جنگی کے بااختیار ہوگئی ہین۔ اِس ریاست کا نامور سردار مرہٹہ دامآجی گیکواڑ تھا جسنے اِس ریاست کو اٹھارھوین صدی کے شروع مین خود مختار بنادیا تھا یہ ریاست بمبئی احاطے کے شمال مین گجرات کے زرخیز صوبے مین واقع ہے اور ہندوستان کی اُن ریاستون مین سے ایک یہ بھی ہے جنکا اپنا ساحل سمندر ہے اور بندرگاہین بھی ہین مہاراجہ گیکواڑ اپنے کیمپ کے ایک قابل دید محل مین رہتے تھے جو بڑودہ مین نہایت کاریگری سے بنایا گیا تھا اور دہلی مین جمایا گیا تھا اسکا قالب لکڑی کا تھا جسکے باہر کیطرف استرکاری کی تھی اور اندر کی طرف بہت قیمتی پچی کاری کے تختون سے آراستہ کیا گیا تھا جسمین نقش و نگار کندہ تھے۔ بیچ کا گنبد جو ۵۰ فٹ اونچا تھا میلون سے خیمون کے اوپر دکھائی دیتا تھا۔ کیمپ کے دروازے پر ایک ۵۶ فٹ اونچی محراب تھی جو فتح کے موقع پر بنتی ہے اور جو سرشام ہی سے بجلی کے

ذریعے سے جسکا تمام کیمپ مین اندھا دُھند خرچ تھا روشن کیجاتی تھی اس محراب کے نزدیک گیکواڑ کے سونے اور چاندی کی دو مشہور توپین اسطرح چڑھی ہوئی تھین کہ ہر راہ گیر دیکھ سکے یہ قیمتی توپین ایک ہندوستانی کاریگر نے بنائی تھین - چاندی کی توپ مہاراجہ کاٹھی راؤ گیکواڑ کے عہد حکومت مین اور سونے کی توپ اِنکے ایک بھائی اور جانشین ملہار راؤ ہلکر کے زمانے مین بنی تھی - ہندوستانی تماش بین اِنکی بڑے دل لگا کر قیمت جانچتے تھے گویا یہ وہی تفنگین تھین جسمین سونے کے تھیلے بھر بھر کر سلطان علاء الدین خلجی نے دہلی کے قلعے مین اُتارے تھے تاکہ قلعے والے مطیع ہو جائین - مہاراجہ صاحب کے ساتھ اُنکے صاحبزادے مہاراج کمار فتح سنگھ راؤ گیکواڑ بھی دہلی مین آئے تھے اور اُنکے دو بھوپھی زاد بھائی بڑودے کے دیوان صاحب اور چیف جسٹس اور بہت سے ہندوستانی اور انگریزی سردار اور نیز ۱۵۰ فوجی ہمراہی اور تقریباً ۴۰۰ نوکر اور چاکر اُنکے ہمراہ تھے - اِس سے زیادہ جدید وضع کا اور انتہا درجے کا سادہ خیمہ مہاراجہ میسور کا تھا جو مہاراجہ گیکواڑ کے برابر ہی نصب تھا - خود مہاراجہ صاحب ایک لوہے کے بنگلے مین جو وسط کیمپ مین واقع تھا رہتے تھے اِنکے دائین طرف ۲۶ یورپین مہانون کے خیمے اور بائین طرف ۲۷ سردارون ہندوستانی افسرون اور مہانون کے ڈیرے لگے ہوے تھے - مہاراجہ صاحب کے ہمراہ دوسو ملازم ۳۷۰ نوکر اور ۱۵۰ فوجی سپاہی تھے اور یہ سب کے سب کیمپ مین اُترے ہوئے تھے - ایک عمدہ دربار کا خیمہ راجہ صاحب کی ملاقات کے لیے اور بہت کچھ سامان مثلاً کھانے کے خیمے وغیرہ مہانون کی آسائش کے لیے ایستادہ تھے - شہر مین دو

مکان ایک تو وہ جسمین پہلے بنگال بنک تھا اور دوسرا اُسکے برابر کا بنگلہ مہارانی صاحبان اور اُنکے نوکرون کے لیے جو تقریبًا ۷۰ تھے کرایے پر لیا تھا۔

مہاراجہ صاحب کے ہمراہ اُنکے خسر رانا سنگھ جی والی دانا اُنکے بھائی یوراجہاد اُنکے نسبتی بھائی لفٹنٹ کرنیل جے۔ دیس راج ارس مسٹر کنٹاراج ارس مسٹر لکشمی کنٹاراج ایس مسٹر پی۔ این۔ کرشنا مورتی دیوان میسور اور بہت سے یورپین اور ہندوستانی مہمان تھے اگر رقبے کے لحاظ سے دیکھا جاے تو شاید ریاست میسور سب سے زیادہ خوشحال ریاست ہے یہ ایک سطح مرتفع پر واقع ہے جسکی آب وہوا بہت خوشگوار ہے اور اسکو جنوب مغرب اور شمالی مشرقی بارانی ہوا سے نفع حاصل ہوتا ہے یہ ایک ایسا قدرتی فائدہ ہے کہ پرانی وضع کی آبپاشی سے جو تالابون سے ہوتی ہے اور جو یہان کے ضلاع مین سیکڑون ہی ہین میسور کو قحط سے ہندوستان کے ہر اندرونی حصے سے زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ ہاتھی دانت قہوہ صندل کی لکڑی اور سونا اس قطع زمین کی پیداوارین ہین اور یہ اسپر خدا کی خاص عنایت ہے۔ اس ریاست مین مقام کولار مین سونے کی کانین ہین جنمین بجلی کے ذریعے سے کام ہوتا ہے جسکو آبشار کاویر لیے ۹۰ میل سے زیادہ تک لے گئے ہین۔ یہ ایشیا مین اپنی وسعت کے لحاظ سے اول درجہ کا انتظام ہے جسمین بجلی سے کام ہوتا ہے چونکہ یہ ریاست مدت تک برٹش افسرون کے ماتحت رہی ہے اسلیئے اسمین ولایت کے نمونون پر بہت سے طریقے جاری ہین اور جنکو ابتک نہایت لائق ہندوستانی وزیرون نے برقرار رکھا ہے اس سبب سے اس ریاست کو ہندوستان مین اول درجہ کی تعمیرات عامہ

ہسپتال اور کارخانون کا فخر حاصل ہے

مُدت مدید سے میسور مین ہندو خاندان حکمران رہا ہے اور حال کے راجہ کے بزرگ یادو راجپوت کی نسل سے ہونے کا دعوی کرتے ہین - اٹھارھوین صدی کے وسط مین اس ریاست کو مشہور و معروف حیدر علی نے غصب کیا جسکا جانشین ٹیپو سلطان جو اپنے باپ سے زیادہ مستعد تھا ۱۷۹۹ء مین انگریزون کے ہاتھ سے سرنگاپٹم کی فتح کے وقت مارا گیا - پھر اسی پُرانے ہندو خاندان کا ایک شخص بلقبہ السیف جو ابھی بچہ ہی تھا اور راجاؤن کا نام لیوا رہ گیا تھا تخت پر بٹھایا گیا لیکن ۱۸۳۱ء کو ریاست مین بہ سبب بدعلی کے غدر ہو گیا - اسلیئے سرکار انگریزی نے قانون قائم رکھے اور بندوبست جمانے کے لیئے ریاست کی باگ اپنے ہاتھ مین لے لی - مگر ۱۸۸۱ء مین پھر راجہ کے سپرد کردی اور اب یہ ریاست سلطنت مین اول درجے کی ریاستون مین ہو گئی ہے

حال کے راجہ کرشنا راجہ وڈیار بہادر جنکی عمر اب ۲۰ سال کی ہے ۱۸۹۵ء مین اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوے - انکو اگست ۱۹۰۲ء مین اختیارات ملے - جبکہ لارڈ کرزن وائسرائے ہند جنکو اس نوجوان رئیس اور ریاست کے ساتھ ایک خاص تعلق ہو گیا تھا شملے سے چلکر تاج بخشی کے لیئے میسور پہونچے گزشتہ ۶ سال مین مہاراجہ صاحب کو لفٹنٹ کرنیل سٹروفلڈرو برٹسن سے جو سرکاری رزیڈنٹ ہین بہت کچھ مدد ملی ہے اُنھون نے مسٹر ایس - ایم فریزر صاحب ڈپٹی کمشنر سے علم تحصیل کرلیا ہے جنکو گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کا اِنکے سِن بلوغ کے پہونچنے تک اتالیق کردیا تھا -

میسور کی گرم آب و ہوا اور کشمیر کی برف تک بہت ہی بڑا فاصلہ ہے - تقریباً اُتنا ہے

جتنا لندن سے استرخان تک۔ لیکن یہان دہلی مین لارنس روڈ پر جہان برما اور بلوچستان کے کیمپ بھی تھے ایک سے دوسرے تک جانا بہت ہی آسان تھا اور دو میل سے کم کا فاصلہ تھا۔ مہاراجہ کشمیر کا خیمہ اپنی خوبصورتی اور آسائش اور ساز و سامان کی افراط مین اُس خوبصورت وادی کے شایان تھا جہان سے وہ لایا گیا تھا۔ کیمپ مین سب سے خوبصورت چیزین دربار کے خیمے تھے جو انسے پہلے راجہ کے زمانے مین طیار ہوے تھے اور جو ۱۸۷۷ء کے دربار کے موقع پر استعمال کیے گئے تھے۔ ملاقات کے دو خیمے جنمین سے ایک ۲۷ فٹ لمبا اور ۴۶ فٹ چوڑا تھا اور دوسرا طول مین ۶۶ فٹ اور عرض مین ۵۴ فٹ تھا چاندی کے ۸۰ ستونون پر قائم تھے جنکے سرے پر سونے کے گولے لگے ہوئے تھے۔ یہ خیمے نہایت قیمتی پشمینے کے تھے جو کاشمیری شال کیطرح بُنے ہوے تھے اور جنکے اندر کے رُخ پر پرانے زمانے کی کشمیری شالین بطور پردون کے لٹکی ہوئی تھین اور ان جیسی شالین بہت کمیاب ہین اور کشمیر کے باہر شاذ و نادر ہی دیکھنے مین آتی ہین۔ انکا فرش نہایت عمدہ زردوزی کے قالینون کا تھا۔ بعض خیمے سرتاپا سمور سے آراستہ تھے۔ زمانہ حال کے مہاراجہ ایک نامور سپاہی گلاب سنگھ ڈوگرا راجپوت کی اولاد مین سے ہین۔ یہ ۱۸۵۰ء مین تولد ہوے تھے اور ۱۸۸۵ء مین گدی نشین ہوئے۔ یہ ۱۸۷۷ء کے دربار مین اپنے والد مہاراجہ رنبیر سنگھ کے ہمراہ دہلی مین تشریف لائے تھے یہ اب برٹش فوج مین میجر جنرل کے معزز عہدے پر ممتاز ہین۔ انکی ریاست اگر رقبے کے لحاظ سے دیکھی جائے تو حیدرآباد کے برابر ہے اور علاوہ اسکے کہ یہان کی آب و ہوا دنیا مین اول درجے کی خوشگوار ہے یہان بیشمار دولت کے خزانے اور

قیمتی دھاتون کے ریزے ملتے ہین جنکو اب صاف کرنے کی بہت کوشش کی جارہی ہے۔
یہ ریاست ایک اور سبب سے بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ یہ سیدھی اُن نامعلوم مقامات تک
چلی گئی ہے جہان تین سلطنتین ملتی ہین اور اس سبب سے یہان ایک بڑی اور کافی جماعت
امپیریل سروس ٹرڈپ کی رہتی ہے جو اتنی لمبی بیرونی سرحد کی حفاظت پر مامور ہے
کہ ہندوستان کے کسی صوبہ یا ریاست مین اتنی لمبی سرحد کی حفاظت کسی کو سپرد نہین۔
مہاراجہ صاحب پر اسلیئے سپر سلطنت کا خطاب خوب پھبتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کے ہمراہ اُنکے بھائی راجہ سرامر سنگھ بھی تھے جو سٹیٹ کونسل کے
وائس پریزیڈنٹ اور فوج کشمیر کے کمانڈر ان چیف ہین یہ ۱۸۷۷ء کے دربار مین لارڈ لٹن کے
غلامون مین تھے۔ امر سنگھ کے صاحبزادے میان ہری سنگھ بھی آئے تھے اور اُس موقع پر
وائسرائے کے غلامون مین تھے۔ جموا و کشمیر کے صوبہ دار اور راجہ کدار چند رئیس جنپی
جو مہاراجہ صاحب کے داماد ہین مہاراجہ صاحب کے ساتھ آئے تھے۔ راجہ پونچ میر ہزا
راجہ سکندر خان۔ میر نگر۔ راجہ علی داد خان رئیس گلگٹ۔ صوبہ دار لسین۔ راجہ شاہ سلطان
رئیس اسطر۔ راجہ میر باز خان رئیس نیپال۔ سرداران جیلاس بھی مہاراجہ صاحب کے مہمان تھے
اور اسی کیمپ مین مقیم تھے۔

نوکرون اور چاکرون کو ملا کر دیکھا جائے تو مہاراجہ صاحب کے ساتھ ۱۴۰۰ کی جمعیت
تھی۔ سواریان جو اُنکے ساتھ دہلی آئی تھین ۸ اونٹ ۸ ہاتھی تین سو تیس سے زیادہ
گھوڑے اور ۱۰۰ گاڑیان تھین۔

راجپوتانہ - وسط ہند - بمبئی اور پنجاب کے رؤسا کے خیمے علیحدہ علیحدہ تھے لیکن ہر احاطے کے خیمے اسطرح ایک دوسرے کے برابر نصب تھے کہ ہر ایک ان مین سے ایک چھوٹا سا گاؤن معلوم ہوتا تھا - مذکورۂ بالا احاطون مین سے پہلے تین ریاستون مین سے ہر ایک مین دس ہزار کی آبادی تھی اور جنمین باقاعدہ طور پر آب رسانی - روشنی اور محافظت کے میونسپل انتظامات درکار تھے - ہر حصے مین ایک جدا افسر جسکے ہاتھ مین کیمپ کے اختیارات تھے ایک ڈاکٹر ایک اور افسر جسکا یہ کام تھا کہ کیمپ والون کو ہر قسم کی خبر ہر جشن اور ہر واقعہ کی اطلاع دیتا رہے اور ایک کیمپ مجسٹریٹ جو خوش قسمتی سے آخر تک بیکار بیٹھا رہتے تھے - ہر کیمپ مین جدا ڈاک خانہ - تار گھر اور پولیس کی چوکیان تھین

روسار راجپوتانہ کے خیمے ایک ہموار میدان مین جو سبزی منڈی کے گرد نواح کے مغرب مین نصب تھے تقریبًا دو میل پر واقع تھے - اور راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے سٹیشن سرائے روح اللہ خان سے کچھ بہت دور نہ تھے - تمام مختلف کیمپ جو اسمین شامل تھے اسطرح قائم کیے گئے تھے کہ ایک بڑی صلیب کی شکل بن گئی تھی جسکے وسط مین ایک مدور باغ تھا اور اسمین باجا بجتا رہتا تھا - برابر کے چار کیمپ یعنی اودیپور جودھپور - جیپور - اور بوندی نے بہت جگہ گھیر رکھی تھی انکو ایک دوسرے سے ایک چوڑی سڑک جو ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ کو جاتی تھی جدا کرتی تھی -

روسار راجپوتانہ مین سب سے بڑا راجہ مہاراناؤدیپور ہے - ہندو لوگ یگمان کرتے ہین کہ یہ رام والی اجودھیا کی نسل مین سے ہے جنکی اولاد مین سے ایک شخص

کنک سین نے ۱۲۴۴ء مین اِس خاندان کی بنیاد ڈالی۔ یہ خاندان فخر کرتا ہے کہ اُنھون نے کوئی لڑکی مسلمان بادشاہون کو نہ دی جیسا کہ اور راجپوتانہ کے بڑے بڑے خاندانون نے کیا تھا۔ ہندوستان کی کسی ریاست کی ایسی دلچسپ اور خوفناک تاریخ نہین ہے جیسی اِس ریاست کی ہے اور یہان کے بڑے سردار اب بھی اُسی حالت مین ہین جس حالت مین انگلستان کی گیارھوین صدی کے امرا باجگزار تھے یہ ہندوستان کے نامور بہادرونکا عرصۂ شجاعت رہا ہے۔ اِسکے دارالخلافت کا کئی دفعہ محاصرہ کیا گیا اور مسلمانون نے کم از کم تین دفعہ ۱۵۶۸ء و ۱۵۳۳ء و ۱۲۹۰ء مین بڑی خونریزی کے بعد فتح کیا۔ آخری حملے کے بعد یہانکا سردار اودے سنگھ اروالی کے پہاڑون مین چلا گیا اور اِس خوشنما شہر اودیپور کی بنیاد ڈالی جو اپنی خوبصورت جھیلون اور محلون اور مندرون کے سبب جو پانی مین بنے ہوئے ہین بہت مشہور ہے۔

مہاراناصاحب دہلی مین آئے تھے مگر اُنکی باوقعت صورت کسی جلسے مین نظر نہ پڑی کیونکہ بیماری کے سبب وہ اُن مین شامل نہ ہوسکے۔ اِنکا عالیشان خیمہ اور نامور ہمراہیون کی جمعیت جسمین بڑے باجگزار چالیس سردار ۲۴ ریاست کے امیر اور ۳۶۰ سے زیادہ نوکر تھے یہ سب چیزین اُنکے خاندان کی شان کی لایق تھین۔

مہاراجہ جیپور کے کیمپ مین بارہ سو مہمان افسر فوج اور ہمراہی اُترے ہوئے تھے یہ بالکل ہندوستانی وضع کا تھا اور بالکل راجپوتون کے پڑاؤ کیطرح لگایا گیا تھا جو اُن لڑائی کے وقتون سے چلا آتا ہے۔ جبکہ یہ ضرور تھا کہ سردار کا خیمہ اُسکے ہمراہیون کے خیمے کے

عین بیچ مین ہوا ور اُن سردارون کے خیمے بلحاظ رتبے کے مہاراجہ کے خیمے کے گرد نصب ہوتے تھے - لیکن اس کیمپ کی صفائی اور شان جسکے سامنے اٹلی کی وضع کا باغیچہ لگا ہوا تھا یہ ظاہر کرتی تھی کہ اس خیمے کا مالک اگرچہ پُرانے خیالات مین کامل ہے مگر جو کچھ یورپین سے بلکر اُسکو حاصل ہوا ہے وہ ضرور کام مین لانا چاہتا ہے بشرطیکہ دونون جگہہ کی تہذیب مین اختلاف نہ ہو - مہاراجہ صاحب کا نام سنہ ۱۹۰۲ء مین انگلستان جانے کے سبب بہت مشہور ہے جہان وہ شہنشاہ کی تاج پوشی کے موقعے پر مدعو کیے گئے تھے وہ اپنی شاہانہ بخشش کے سبب سے بھی بہت نامور ہین اِن ہی نے ہندوستانیون کے لیئے قحط کا انتظام شروع کیا تھا جسمین اُنھون نے ۱۵ لاکھ روپیہ بطور چندے کے دیا جسکی تعداد اب ۲۱ لاکھ کردی ہے - ۲۵ ہزار روپیہ لیڈی کرزن کے وظیفون کے لیئے کونٹس آف ڈفرن فنڈ مین دیا اور ۵۰۰۰ پونڈ کنگز ہاسپٹل فنڈ مین اور ۵ لاکھ روپیہ کوئین وکٹوریا میموریل فنڈ مین دیا - یہ اُنکی دریادلی کی اور مثالین ہین - مہاراجہ صاحب جو سنہ ۱۸۸۸ء مین گدی پر بیٹھے تھے راجپوتون کے کچھواہا خاندان مین سے ہین - اور اپنی نسل کُش تک لے جاتے ہین جو رام کے بیٹون مین سے تھا - کسی کو عذر نہین ہوسکتا کہ جیپور راجپوتانے کی اول درجے کی ریاستون مین ہے اسکی راجدھانی جو مہاراجہ جے سنگھ کے نام سے موسوم ہے اپنی دستکاری کے مدرسے اور لاجواب باغات اور محلون کے سبب تمام دنیا مین مشہور ہے -

مہاراجہ جودھپور جو راجپوتون کے راٹھور خاندان مین سربلند ہین امپیریل کیڈٹ کور کے ہمراہ دہلی تشریف لائے تھے اور اسلیئے اپنے کیمپ مین مقیم نہ ہوے مگر پھر بھی اسمین ۶۰ ۴ مرا

وافسراور ہمراہی رہتے تھے راٹھور ہمیشہ سے جنگجو تھے اور ابتک زمانے نے انکی شہرت کو ماند نہین کیا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین جودھپور کے امپیریل سروس لانسرز نے جسمین قابل تعریف خدمت کی جہان وہ سرپرتاب سنگھ کے زیر کمان تھی جواب مہاراجہ ایدر ہین اور کئی سال تک ماڑواڑ مین بعہد مہاراجہ جسونت سنگھ جو ۱۸۹۵ء مین فوت ہوئے مصاحب اعلیٰ یا وزیر اعظم رہے ہین۔

اِس تمام دلچسپ کیمپ مین سے ایک مہاراؤ راجہ بوندی کا پُرانی وضع کا خیمہ تھا یہ ہندوستانی طریقے کے مطابق ایک اونچی قنات سے گھرا ہوا تھا اور اُسکے گرد سنتری تھے جنکی وردیون سے معلوم ہوتا تھا کہ اِن مین صدیون سے کوئی تبدیلی نہین ہوئی ہے مہاراؤ کے ساتھ دہلی مین بیس امیر اور افسرانِ اعلیٰ تھے اِنکے حضوری کے خاص افسر اور ۱۸۵ سوار اور پیدل آئے تھے۔ مہاراجہ صاحب بذاتِ خود بھی اسموقع پر ایک قابل دید وضع رکھتے تھے یہ اپنے بزرگون کی نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے جسمین ایک شفاف لوہے کا کرتہ اور اُسپر ایک تنگ جالی دار زرہ کا کوٹ تھا۔ انکی نازک صورت زرد رنگ اور راجپوتون کیطرح کے بال صاف ظاہر کر رہے تھے کہ ایک راجپوت راجہ کے نمونے ہین اور عالی خاندان خالص النسل ہین۔ بوندی کے ایک راجہ نے ہلکر کے خلاف اٹھارھوین صدی کے شروع مین کرنیل مون سن کو مدد دیکر سرکار کی نوازش حاصل کی تھی اور انکے صاحبزادے نے پنڈارون کے خلاف مدد دی تھی۔

مہاراجہ بیکانیر کا کیمپ ایک خوبصورت محراب کے سبب جو دروازے پر بنائی گئی تھی

قابل دید تھا اسمین ۷۰۰ آدمی مقیم تھے جنمین ۱۴ انگلستان کے مہمان اور ۱۵ ریاست کے سردار تھے۔ ۶ جنوری کو مہاراجہ صاحب نے گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی اپنے کیمپ مین دعوت کی اور اسیطرح دو ہفتے تک یہان اسی قسم کے جلسے ہوتے رہے۔ مہاراجہ صاحب اگرچہ ابھی نوجوان ہین اور ۱۸۸۰ء مین تولد ہوے تھے لیکن اب اُنھون نے ظاہر کردیا ہے کہ بزرگان راٹھور کا جنگی جوش اب تک اِن مین موجود ہے کیونکہ وہ چین مین ۱۹۰۰ء مین بیکانیر امپیریل سروس کیمل کور کی کمان کرتے تھے جسنے سومالی لینڈ مین بہت کارنمایان کیئے ہین یہ انگریزی فوج مین میجر کے معزز عہدے پر ممتاز ہین اور دربار تاج پوشی کے موقع پر لندن مین ہز رایل ہائنس پرنس آف ویلز کے۔ اے۔ ڈی۔ سی مقرر تھے مہاراجہ زبردست اور ہوشیار حاکم ریاست ہین اور اُنھون نے اِس بڑے صحرا مین ایک ریل جاری کرکے جہان اونٹون کے سوا اور کچھ نہین جاسکتا تھا اور کوئلے کی کان کھدوا کر بہت کچھ ترقی کردی ہے۔

مہاراؤ کوٹہ راجپوتون کے نوجوان رئیسون مین سے ہین اور اُنکو ریاست کے انتظام کرنے مین ایک خاص مذاق ہے۔ جسپر وہ ۹ برس سے نمایان کامیابی کے ساتھ حکمرانی کررہے ہین۔ برٹش فوج مین اِنکو آنریری میجر کا درجہ عطا کیا گیا ہے اور مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ الور کیطرح اُنھون نے تعلیم اجمیر میو کالج مین پائی ہے۔ مہاراؤ دہلی مین ۱۴ اسوار وافسر اور ۸۰ ترپ اور ہمراہیون کے ساتھ آئے تھے۔ اِنکا کیمپ نہایت درجے کا سیدھا سادا تھا اور ریاست کے جھنڈے سے صاف الگ پہچانا جاتا تھا اور دربار کے

خیمے کے سامنے لہرا رہا تھا۔

مہاراجہ الور جنکی عمر پورے ۲۱ برس کی ہے اور جنکو دربار کے بعد وائسرائے نے آنکی راجدھانی مین پورے اختیارات حکمرانی عطا کیئے ہین دہلی مین پولو کھیلنے کے سبب بہت مشہور ہو گئے۔ انکا کیمپ اُس عجیب رنگ برنگ کے باغ کے سبب جو اسمین تھا اور الور کی وضع خاص کی محراب کے سبب جو دروازے پر بنی ہوئی تھی دیکھنے کے قابل تھا ریاست الور پہلے جیپور مین شامل تھی جس سے اٹھارھوین صدی کے شروع مین ان راجہ کے ایک بزرگ نے چھین لی تھی۔

مہاراجہ کشن گڈھ اور مہاراجہ رانا دھولپور دونون امپیریل کیڈٹ کور کے ممبر ہونے کی حیثیت سے آئے تھے لیکن انکے کیمپ جنمین سردار اور ہمراہی رہتے تھے دوسرے رئیسون کے کیمپ مین تھے۔ مہاراجہ کشن گڈھ کا خیمہ اپنی خوبصورت محراب کے سبب جو دروازے پر لگی ہوئی تھی مشہور تھا اور مہاراجہ دھولپور کا خیمہ صفائی مین کسی انگریزی افسر کا معلوم ہوتا تھا۔

مہاراجہ قرولی اور نوابصاحب ٹونک کے خیمے بالکل پرانی وضع کے تھے جنمین اونچی اونچی قناتین تھین۔ خیمے رنگین تھے اور تمام نوکر زرہ بکتر لگائے ہوئے تھے۔ مہاراجہ قرولی سری کرشن کی جو دیوتا مانے جاتے ہین اولاد مین ہین۔ اور اُنکے بزرگ دسوین صدی سے اس ریاست کے حاکم ہین اِنکے بزرگ یعنی مہاراجہ مدن پال نے غدر کے زمانے مین گورنمنٹ کو بہت کچھ مدد دی تھی۔

نواب ٹونک جنکی ریاست دو حصون پر منقسم ہے جسکا ایک حصہ ممالک وسط ہند اور دوسرا راجپوتانے مین ہے۔ امیر خان پٹھان کی اولاد مین سے ہین اور تمام راجپوتانے مین یہی ایک مسلمان حاکم ہین۔ نواب صاحب ۱۸۶۷ء مین مسند نشین ہوے اور اُن چند رئیسون مین سے ہین جو لارڈ لٹن کے دربار ۱۸۷۷ء مین بطور بااختیار حاکمون کے شامل ہوئے تھے۔

باقی امرا و رؤساے راجپوتانہ حسب ذیل تھے۔ اول مہاراول جیسلمیر تھے جو ایک پُرانی ریاست کے حاکم ہین جو نوین صدی عیسوی مین قائم ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ ریاست پہلے بہت وسیع اور خوشحال تھی مگر رفتہ رفتہ گھٹتی گئی یہانتک کہ جب سرکار نے ملک ہاتھ مین لیا تو صرف ایک ریگستان مین جو ۶۰۰۰ میل مربع وسیع ہے محدود ہوگئی اب اسکے پاس یہی کچھ رہ گیا ہے اسکے وسط مین پُرانی راجدھانی ہے جو کسی ریلوے سٹیشن سے ۹۰ میل سے کم دور نہین۔ دوم مہاراؤ سروہی جنکی ریاست تیرھوین صدی مین قائم ہوئی تھی اور جسمین کوہ آبو راجپوتانے کا پولیٹیکل ہیڈ کوارٹر واقع ہے۔ سوم مہاراول ڈونگرپور جو اودیپور کے خاندان عالی مین سے ہین اور جنھون نے میو کالج اجمیر مین تعلیم پائی ہے اور جنکی تمام ریاست بھیل اور قدیمی باشندگان ہند سے آباد ہے۔ چہارم راج رانا جھالاوار اور مہاراجہ بھرتپور تھے جو ابھی شیرخوار ہین اور جنکو انکی والدہ رانی ماجی گرا کنور اپنی گود مین لے گئی تھین۔ یہان ایک چھوٹا سا کیمپ اجمیر میواڑ کے نامی لوگون کے لیے نصب تھا یہی تمام راجپوتانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کا ایک ٹکڑا ہے۔

راجپوتانہ کیمپ کے مغرب کی طرف تین میل پر روساء وسط ہند کے خیمے تھے جو نہایت خوبصورتی سے سایہ دار سڑک رہتک کی برابر برابر تقریباً ایک میل تک چلے گئے تھے اِسی حصے مین راجپوتانہ کیمپ سے زیادہ مختلف قسم کے آدمی دکھائی دیتے تھے۔ اِس سڑک پر جو تمام خیمہ گاہون کے لیئے مشترک تھی بندیلکھنڈ اور بگھیل کھنڈ کے بھیل بھوپال اور جاورے کے پٹھان۔ مالوے کے راجپوت۔ گوالیار۔ اندور۔ دھار اور دیواس کے مرہٹے نظر آتے تھے۔

کیمپ مین سب سے زیادہ قابل دید خیمہ خصوصاً مہاراجہ سیندھیا کا تھا جو گوالیار کے خوبصورت محل جے بیلاس کی مانند تھا اور ایک نہایت سجے ہوے اور باقاعدہ لگے ہوئے باغ کے بیچ مین واقع تھا یہ مشکل سے سمجھ مین آتا ہے کہ یہ صاف اور خوشنما قطعہ جسمین فوارے اور کھجورون کے درخت لگے ہوئے تھے چند ہفتے پہلے گیہون کا کھیت تھا یہ ایک بہت شاندار کیمپ تھا جہان ہر خیمے مین گرم اور سرد پانی رہتا تھا اور ایک عجیب ترکیب سے گرم ہوتا تھا جسمین آگ لگنے کا بالکل اندیشہ نہ تھا اور جسکو ایک مرہٹہ انجینر نے ایجاد کیا تھا جسکے ہاتھ مین کیمپ کا سارا انتظام تھا۔ مہارانی صاحبہ کے سراپردے سے ملا ہوا ایک سرمائی بستانسرا تھا جو نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا تھا اِس کیمپ مین علاوہ سردارون اور بڑے افسرون کے ۹۰۰ سے زیادہ ہمراہی ۲۲ ہاتھی اور ۲۷ گھوڑے تھے۔

مہاراجہ سیندھیا والیِ گوالیار وسٹ منسٹر ابی مین شاہنشاہ معظم کے مشہور مہمانون مین سے تھے اور اِنکی ذات اور خدمات ملکی انگلستان مین زبان زدِ خلایق ہین یہ ۱۸۷۷ء مین

تولد ہوے اور ۱۸۹۶ء مین مہاراجہ جیاجی سیندھیا کی جگہہ تخت نشین ہوے - نامور راجہ مہاواجی سیندھیا کیطرح جو ۱۷۹۱ء مین پانی پت مین لڑے تھے اپنی قوم کے اور لوگونکی مانند یہ بھی تلوار کے دھنی ہین اور سب موقعون پہ اپنی ریاست کی فوجون کو سرکاری افسرون کے ماتحت لڑائی پر بھیجنے کے بڑے شوقین ہین انکا امپیریل سروس ترپ اور ریاستون کی فوجون کے ساتھ شمال مغربی حد پر تیرہ کی جنگ مین شامل تھا انھون نے خود چین مین ۱۹۰۱ء مین سر انفرڈ گیزلی کے ماتحت کام کیا تھا اور ایک جہاز گوالیار نامی بھی تمام سامان ڈاکٹری سے آراستہ کرکے اس جنگ مین فوجون کے آرام کے لیئے بھیجا تھا - یہ خود شہنشاہ معظم کے معزز ایڈ ڈی کانگ اور فوج انگریزی مین کرنیلی درجے پر ممتاز ہین گوالیار کیمپ کے سامنے ایک اور زبردست مرہٹہ رئیس مہاراجہ ہلکر والی اندور کا کیمپ تھا جو آسمانی اور زرد رنگ سے آراستہ تھا - اسی رنگ کی مہاراجہ صاحب کے تمام نوکرون کی وردیان تھین - اس کیمپ مین مہاراجہ صاحب کے ہر مصاحب کے لیئے دونون مہارانیون کے لیئے جو دہلی ساتھ آئی تھین اور مہاراجہ کے بڑے فرزند بالا صاحب کے لیئے جدا جدا خیمے تھے یہ ان کیمپون مین سب سے بڑا کیمپ تھا اور اسکے رنگ بڑے دلکش تھے -

مہاراجہ شیوراؤ ہلکر کی رعب داب کی صورت دہلی کے تمام شاہی جلسون مین الگ پہچانی جاتی تھی اگرچہ اسوقت پر یہ بیمار تھے پھر بھی یہ سب موقعون پر شریک ہوے دربار کے بعد ہی ۱۳ - جنوری کو مہاراجہ صاحب نے اپنے فرزند بالا صاحب کو جنکی عمر صرف ۱۴ سال کی تھی گدی پر بٹھا دیا اور آپ اس بکھیڑے سے علیحدہ ہوکر خوبصورت مقام

شکل ۱۰۶ نمونهٔ کانون

بروا ہامین جو دریاے نربدا پر واقع ہے گوشہ نشین ہو گئے۔

گوالیار کیمپ کے برابر ہی بیگم صاحبہ بھوپال کا سرا پردہ تھا جسکا سبز جھنڈا جسپر ہلال چڑھا ہوا تھا اور بہت کچھ عربی فارسی کے طغرے بنے ہوے تھے صاف ظاہر کر رہا تھا کہ یہ کسی مسلمان رئیس کا کیمپ ہے۔ بھوپال ریاستہاے وسط ہند مین سب سے بڑی مسلمانی ریاست ہے اور ہندوستان کی تمام مسلمان ریاستون مین حیدر آباد کے بعد اسکا درجہ ہے اس خاندان کی جو اب حکمران ہے دوست محمد خان پٹھان نے جو شاہنشاہ اورنگ زیب کے ہان ملازم تھا بنیاد ڈالی تھی۔ اس کیمپ کی سب سے زیادہ قابل دید چیز ایک اونچی قنات تھی جو وسط مین نصب تھی جسمین بیگم صاحب کے عام نظرون سے پوشیدہ رہنے کے لیے پردے پڑے ہوئے تھے۔ باغ جو اس کیمپ سے ملحق تھے بہت خوبصورتی سے لگائے ہوئے تھے اور صبح سے شام تک ان مین انگریزی باجا بجتا رہتا تھا بیگم صاحبہ جو اپنی والدہ کی جگہ ۱۹۰۱ء مین مسند نشین ہوئین ہندوستان کے رئیسون مین صرف یہی ایک حکمران عورت ہین۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ بھوپال مین برابر تین عورتین مسند نشین ہوتی چلی آئی ہین۔ تینون بیگمون کو ریاست کا انتظام کرنے مین خاص ملکہ رہا ہے جسکو انھون نے بہت خوبی سے انجام دیا بیگم صاحبہ کے ساتھ انکے تین صاحبزادے اور بہت ہمراہی جسمین امپیریل سروس لینسرز کے بھی کچھ آدمی تھے آئے تھے۔ وہ کبھی بغیر پردے کے خلقت کے سامنے نہ آئین۔ اور وایسراے کی تشریف آوری اور روانگی کے وقت ریلوے اسٹیشن پر انکے واسطے ایک شامیانہ کھڑا کر دیا گیا تھا مگر بذات خود بیگم صاحبہ نے

دربار پر مبارکباد دی تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ عورت ذات ہونے کے سبب وہ بھوپال کی خیر خواہی اپنے اور رئیس بھائیون کی طرح عام طور پر نہ ظاہر کر سکین۔

راجہ اول ابھی نوعمر ہین جو ۱۸۹۶ء مین گدی نشین ہوئے اور اب میو کالج اجمیر مین تعلیم پاتے ہین اور راجہ دوم عمر رسیدہ شخص ہین جو ۱۹۰۲ء مین اپنے بھتیجے کی جگہہ تخت پر بیٹھے۔

مہاراجہ ریوا جو بگھیل کھنڈ کے سب سے بڑے رئیس ہین اور جنکے والد کی خدمات کی وجہ سے جو انھون نے غدر کے زمانے مین کی تھین گورنمنٹ بہت شکر گزار ہے۔ دہلی مین بڑی جماعت کے ساتھ آئے تھے جنمین ۳۶۰ سپاہی ۱۶ ہاتھی اور ۲۴ اونٹ تھے اور ایک موٹر کار بھی تھی۔ مہاراجہ صاحب کا کیمپ دہلی مین سب سے زیادہ آراستہ تھا اور رنگ آمیزی اور نئی وضع کی آرائش سے اسقدر سجا ہوا تھا کہ دیکھنے والے کو پیرس کی نمائش کا ایک ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ مہاراجہ کے ساتھ جس قدر جمعیت آئی تھی سب کیمپ مین مقیم تھی جسمین تقریبًا ۸۰۰ آدمی ۱۸ ہاتھی اور بہت سے گھوڑے تھے۔ مہاراجہ صاحب تاریخ ہند کے موافق اپنے خاندان کی تینتیسوین پشت مین ہین اور عمر بھی ۲۵ سال کی ہے یہ ۱۸۸۰ء مین اپنے والد کی جگہہ جبکہ انکی عمر صرف ۳ سال اور ۶ مہینے کی تھی گدی نشین ہوے مہاراجہ صاحب بہت لائق حاکم اور بڑے عمدہ شکاری ہین۔

جو لوگ ہندوستان کے اطوار اور عادات کو دیکھنا چاہتے تھے انکے نزدیک

سرداران بندیلہ یعنی اورچھا دتیا۔ چارکھاری اور سمتھر کے کیمپ کچھ دلچسپی مین کم وقعت نہ رکھتے تھے ہر ایک مین عجیب طرح کی اونچی اونچی قناتون کے احاطے تھے جنکے باہر کے رُخ سپاہیون اور جانورون کی تصویرین بنی ہوئی تھین اور جنمین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چوکیدارون کے رہنے کی جگہ اور مینارے بنے ہوے تھے ہر ایک دروازے پر ایک بڑا نوبتخانہ تھا جسمین برابر نوبت اور نقارے بجتے رہتے تھے۔

مہاراجہ اورچھا جو رئیسان بندیلہ مین سے زیادہ عمر رسیدہ ہین اور صرف انہی نے مرہٹہ پیشوا کا فخمندی سے مقابلہ کیا تھا دربار کے موقع پر رئیسان وسط ہند مین عالی رتبہ رکھتے تھے۔ مہاراجہ صاحب جو ۱۸۵۴ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۵۴ء مین اپنے بھائی کے جانشین ہوے راجہ بارسنگھ دیو کی اولاد مین ہین جو اکبر اور جہانگیر کے عہد مین بڑے پائے کا آدمی تھا۔ اہل بندیلہ کو ہمیشہ بسبب انکی سپاہیانہ لیاقت کے جیسا کہ انکے ملک کے قلعہ گواہی دیتے ہین شاہنشاہان مغلیہ وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مہاراجہ اورچھا ایک بڑے قوی العزم حاکم ہین اور ریاست کو ترقی دینے کا آپ کو بہت شوق ہے۔ انھون نے بہت سے انجینری اور آبپاشی کے کامون کے خود نقشے بنائے جو انھین چند گزشتہ سالون مین تیار ہوگئے انکا موروثی خطاب سرآمد راجہاے بندیلکھنڈ ہے۔

اورچھا کیمپ کے برابر ہی مہاراجہ دتیا کا کیمپ تھا۔ یہ ریاست بھی اصل مین اورچھا کی ایک شاخ ہے۔ یہان کے رئیس کی عمر ۵۷ سال کی ہے اور وہ ۱۸۵۷ء مین گدی نشین ہوے تھے۔ یہ لارڈ لٹن کے دربار ۱۸۷۷ء مین موجود تھے جبکہ ان کو لوکندر یعنی رئیس اعظم

دیتا کا خطاب دیا گیا تھا۔

مہاراجہ سمتھر کا کیمپ دیتا کیمپ سے عجیب خاندانی مشابہت رکھتا تھا اسکی اونچی قناتین اور سرخ خیمے۔ یہ چیزین سمتھر کے قلعے سے جہان راجہ صاحب رہتے ہین بہت مشابہ ہین۔ یہ ریاست اٹھارھوین صدی مین دتیا سے علیحدہ ہوگئی۔ مہاراجہ چارکھاری کا خیمہ جو برابر لگا ہوا تھا اِنسے بہت مشابہ تھا۔ اُسی مین راجہ صاحب رہتے تھے اِس بنگلہ کو دربار کے بعد بغیر کچھ لیئے ہمیشہ کے واسطے اِس زمین کے مالک کو دربار کی خوشی مین دیدیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہان مہاراجہ نابھا اُترے تھے۔ بنگلہ کی چھت کے کمرے پر گرنتھ صاحب رکھی رہتی تھی اِس کیمپ مین کل ۸۶۰ آدمی تھے جسمین سردار۔ فوج اور نوکر شامل تھے مہاراجہ صاحب کی اَب ۶۰ برس کی عمر ہے اور یہ ۱۸۷۱ء مین گدی نشین ہوئے تھے۔

اگرچہ مہاراجہ کپورتھلہ نے ایک مکان مسول لائن مین اپنی سکونت کے لیئے لیا تھا مگر اِنکا کیمپ نابھا کے کیمپ کے برابر تھا جہان اِنکے بہت سے سردار اور فوج رہتی تھی۔

مہاراجہ صاحب دہلی بھر مین اپنی سفید اور گہری نیلی وردی اور فوجی وجاہت کے سبب الگ پہچانے جاتے تھے یہ جسّا سنگھ کی اولاد مین ہین جو نادرشاہ اور احمد شاہ دُرانی کا ہم عہد تھا اور اپنی عقل اور بہادری کے سبب سکھون کا مشہور سردار ہوگزرا ہے۔ مہاراجہ صاحب کی عمر ۳۰ سال کی ہے اور یہ کئی دفعہ یورپ ہو آئے ہین۔

پنجاب کے اَور رؤسا اور شرفا کے خیمے رؤسا باختیار کے خیمون سے ذرا ہٹ کر تھے یہان نواب فتح علیخان قزلباش اُترے ہوئے تھے جو ایرانی خاندان سے ہین اور

وہ خاندان افغانستان مین آباد ہو گئے تھے جہان اُنھون نے اِن افسرون اور عورتون کو چھڑا کر جنکو اکبر خان نے جنگ افغانستان مین قید کر لیا تھا سرکار کی خوشنودی حاصل کی۔ آنریبل سر ہرنام سنگھ اہلووالیہ بھی مقیم تھے جو مہاراجہ کپورتھلہ کے چچا اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہین۔ بابا سر کھیم سنگھ بیدی جو نواب فتح علیخان اور سر ہرنام سنگھ کی طرح ۱۹۰۲ء مین ولایت کے دربار مین شریک ہوئے تھے اور جو بابا نانک سکھون کے گرو کی اولاد مین ہین اور اب بھی سکھون کے بڑے گرو مانے جاتے ہین۔ نواب سر امام بخش خان مزاری جو سرحدی فوج بلوچ کے سردار ہین مخدوم حسن بخش جو ملتان کی درگاہ کے خاندانی مجاور ہین۔ مرزا سلیمان شکوہ جو دہلی کے خاندان شاہی کے یادگار رہ گئے ہین اور خان بہادر ہنجی بھائی کوڈر جو پارسی ہین اور جنھون نے ۱۸۹۷ء ۱۸۹۸ء مین سرحد کی لڑائی اور جنوبی افریقہ کی لڑائی مین اپنی جیب خاص سے فوج کی ترتیب دینے کے لیئے روپیہ دیا تھا۔

اُن تمام رئیسون کے خیمون کو جو دربار کے موقع پر بنگال سے بلائے گئے تھے لفٹنٹ گورنر کے خیمے سے ۵ میل مغرب کی طرف آسام۔ برما اور مدراس کے مہمانون کے خیمون کے برابر جگہ ملی تھی اس کیمپ کے روسا بااختیار ہز ہائینس مہاراجہ کچھ کوچ بہار۔ راجہ ہل ٹپرا اور مہاراجہ موہرن بھی تھے جو اڑیسہ مین سب سے بڑی ریاست باجگزار ہے۔ مہاراجہ کوچ بہار خاندان تبت یا دراوڑی سے ہین جو موجودہ شمالی بنگال پر زمانہ دراز گزرا حکمران تھے سترھوین صدی مین فوج مغلیہ بڑھتی چلی آئی اور اِنکے پاس صرف اسقدر حصہ رہ گیا جو اب بھی اِنکے پاس ہے مہاراجہ صاحب جو ۱۸۶۳ء مین اپنے باپ کی جگہ گدی نشین

ہوئے اور جنھون نے ایک مشہور بنگالی رفارمر بابو کیشوچندر سین کی بیٹی سے شادی کی ہے ۱۸۹۷ء و ۱۸۹۸ء مین تیرہ کی لڑائی مین موجود تھے اور اب سرکاری فوج مین کرنیل ہین اور شہنشاہ ہند کے ایڈ ڈی کانگ بھی ہین اور اسی حیثیت سے وہ ۱۹۰۲ء کے دربار مین بھی شامل ہوئے تھے۔

راجہ صاحب کوہستانی ٹپرا ایک نہایت قدیم ریاست کے فرمانروا ہین۔ آپکا علاقہ شرق بنگال مین سرحد آسام سے اکثر جگہ متصل ہے۔ جناب ممدوح ہندی چینی نسل سے ہین اور آپ کے خون مین آریاؤن کی بھی کچھ آمیزش ہے۔

مہاراجہ صاحب سکم کے فرزند دلبند مہاراج کمار سڈکیونگ ٹلکو نے باوجودیکہ آپکو دہلی تشریف لانے سے روکا گیا تھا اپنا عجیب اور خوشنما خیمہ روسار بنگال کے خیمون کے برابر نصب کرایا تھا۔ اس نوجوان شہزادے نے اپنی قیامگاہ کا نقشہ آپ تجویز کیا تھا اور بودھی وضع کی قیامگاہون کے موافق اپنی قیامگاہ کو بھی مدور شکل کا رکھا تھا قیامگاہ کے اطراف مین رنگ برنگ کے جھنڈے نصب تھے جنکے پھریرون پر مختلف عبارتین لکھی ہوئی تھین۔ ایک مربع خیمے کے اندر جسکی چھت عجیب وغریب آرائشون سے سجائی گئی تھی منجملہ جنکے اُس دیو کے سر اور پیر بھی تھے جو سکم کی حفاظت کرتا ہے۔

لاما کا ایک قربان گاہ تھا جسمین سونے اور چاندی کے سب قرینے کے برتن خوشی کے آٹھون نشان اور عمدہ حکومت کی ساتون اعانتین بھی موجود تھین۔ بودھی مذہب صنعت کے یہ عجیب وغریب اور بیش بہا نمونے مہاراجہ صاحب کے آبائی دارالخزائن سیلانگ سے

لائے گئے تھے۔ دیوارون پر قدیمی راہبی وضع کے جبے آویزان تھے۔ جنپر زردوزی کا کام بنا ہوا تھا ان مین تراشی ہوئی انسانی ہڈیون کے جا بجا حفاظت بھی شامل تھے۔ علاوہ ازین انوکھی اور نرالی وضع کی تلوارین۔ خوبصورت خوبصورت نمدے اور بڑی بڑی بزنجی نفیریان ادھر اُدھر پھیلا دی گئی تھین۔ بنگال کے زمینداردن کے اعلیٰ رئیس یعنی نواب مرشد آباد اپنی علالت طبع کی وجہ سے شریک دربار نہین ہوسکے لیکن آپ کے نوابصبر آصف قدر رسید و اصف علی مرزا نے جناب ممدوح کی قائم مقامی کی۔ نواب ممدوح نواب ناظم بنگال و بہار و اوڑیسہ کے فرزند اکبر ہین۔

اور دو رئیس جو خرابی صحت کی وجہ سے شامل دربار نہ ہوسکے یہ تھے۔ مہاراجہ سر جوتندرو موہن ٹگور۔ آپ کلکتہ کے ایک مشہور رئیس اور جاگیردار ہین۔ دوم شہزادہ قمر قدر مرزا جو شاہ اودھ کے سب مین بڑے صاحبزادے ہین۔

بنگال کے جلیل القدر زمینداروں مین سے جو شریک دربار ہوئے اور اس احاطے کی فرودگاہون مین اُترے یہ روسا ہین۔ مہاراجہ دھیراج بجے چند مہتاب بہادر والی برودوان۔ آپ ایک بڑی جاگیر کے مالک ہین اور آپ کے جد امجد کو شہنشاہ اورنگ زیب نے راجگی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ مہاراجہ سر راوانیشور پرشاد سنگھ بہادر والی گیدھور جناب ممدوح لفٹنٹ گورنر بنگال کی لیجیلیٹو کونسل کے ممبر ہین اور ایک راجپوت خاندان کے جانشین ہین جسنے بنگال مین اس علاقے پر سات صدیان گزرین قبضہ حاصل کیا تھا۔ مہاراجہ سر رامیشور سنگھ بہادر والی دربھنگا آپکے جد بزرگوار کو سلطنت برطانیہ نے نیپال کی

لڑائی واقع ۱۸۱۴-۱۵ء کی خدمات کے جلد وین مہاراجائی کا خطاب مرحمت فرمایا تھا۔ مہاراجہ گریجانا تھ راے والی دینا پور جناب ممدوح اُن بی بی کے متبنیٰ اور جانشین ہین جو ابتک حیات ہین اور جنپر ۱۸۷۷ء کے قحط کے انسداد کی کاگزاریون کے جلدومین مہارانی کا خطاب بخشا گیا تھا۔

احاطہ بنگال کے قیامگاہ کے متصل احاطہ آسام کی خیمہ گاہ تھی جہان مشاہیر کی ایک جماعت اُتری ہوئی تھی منجملہ اُنکے ایک رئیس با اختیار بھی تھے یعنی مہاراجہ حساب منی پور۔ جناب ممدوح کی ہمرکابی مین ۳۰ جنگی پولیس کے جوان تھے۔ اور ۵۶ آدمی نوکر چاکر پولو کھیلنے والے وغیرہ تھے۔ آنجناب ابتک زیر حفاظت سرکار عالیہ ہین اور آپ کا سن شریف اٹھارہ سال کا ہے جناب ممدوح کے ہمراہ آپ کے محافظ اور منی پور کے پولیٹکل ایجنٹ بھی تھے۔

اضلاع متحدہ کی قیامگاہ مین ہز ہائینس نواب رامپور۔ ہز ہائینس راجہ بٹھری اور مہاراجہ بنارس کے خیمے نصب تھے۔ فی زمانہ ناروہیلہ ریاستون کی بقیہ یادگار صرف رامپور ہی ہے۔ اس ریاست مین جو خاندان حکمران ہے۔ وہ اپنا سلسلہ شاہ عالم اور حسین خان سے بتاتے ہین یہ دونون افغان بھائی سترھوین صدی مین شاہان مغلیہ کے دربار مین تلاش معاش کی غرض سے آئے تھے۔ غدر کے زمانے مین روہیلکھنڈ کے امیرون مین سے صرف موجود رئیس کے پردادا ہی گورنمنٹ کے نمک حلال رہے تھے۔ آنجناب کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلد وین صرف خطابات اور نمایشی چیزین ہی

عطا نہین ہوئین بلکہ ایک معقول علاقہ بھی مرحمت ہوا۔

ایک اور دلچسپ کیمپ مہاراجگان دیواس کا تھا جس ریاست کی بنیاد دو مرہٹہ بھائیون نے اٹھارھوین صدی کے پہلے نصف مین ڈالی تھی۔ یہ پہلے تو دونون ملکر سلطنت کرتے تھے مگر آخر مین اپنی اپنی ریاستین بانٹ لین اُنکی اولاد خاندان کی چھوٹی اور بڑی شاخین کہلاتی ہین اور ۱۸۴۱ء سے ابتک ہر ایک اپنے ٹکڑے پر حاکم ہے اگرچہ ایک دوسرے کی زمینین آپسمین اسقدر پیوستہ ہین کہ خود راجدھانی مین سڑک کے دو پہلو دو مختلف حاکمون کے قبضے مین ہین اور آب رسانی اور روشنی کا جدا جدا انتظام ہے۔

اب تو عمر پوار مرہٹہ راجہ دھار راجپوت رانا برودانی۔ نواب جاورہ اور راجہ رتلام کا ذکر باقی رہ گیا ہے۔ راجہ دھار اور راجہ برودانی کی ریاستین کوہستپوڑہ کی وسط مین واقع ہین۔ اور زیادہ تر ہندوستان کے قدیمی باشندے بھیل سے آباد ہین باقی دو رئیس دہلی مین امپیریل کیڈٹ کور کے ساتھ آئے تھے اور اسلیئے اپنے مختصر اردلی اور پیراستہ خیمون مین نہ اترے۔ راؤ علی پورہ جو ۱۸۵۷ء مین دہلی مین آئے تھے۔ اور ٹھاکر صاحب پیلودانے جو وسط ہند مین دو چھوٹی ریاستین ہین اپنے خیمے اسی کیمپ مین نصب کیئے تھے۔ مہاراجہ چھترپور نے جو ۱۸۵۷ء کے دربار مین بھی تشریف لائے تھے۔ دربار مین آنے کی پوری طیاری کرلی تھی اور اپنے قیام کے لیئے کیمپ بھی بنا لیا تھا۔ مگر چلتے وقت اِنکے معالج نے اِنکو سفر کرنے سے روک دیا۔

جو لوگ کہ راجپوتانہ اور وسط ہند سے آئے تھے اُنکو یہان سے تھوڑی بہت واقفیت ضرور تھی مگر جو مدراس سے آئے تھے اور جو راجگان وسط ہند کے خیمون سے دو میل فاصلے پر شمال کیطرف مقیم تھے وہ اس ملک مین بالکل اجنبی تھے نہ یہان کی زبان جانتے تھے نہ پنجاب کی آب وہوا سے واقف تھے۔ ان مین سے تین روساء با اختیار مہاراجہ ٹراونکور۔ راجگانِ کوچین اور پڈوکوٹہ تھے جنکے خیمے تو اورون کے ساتھ نصب تھے مگر انھون نے شہر مین مکان لیکر رہنا پسند کیا تھا۔

مہاراجہ ٹراونکور ہندوستان کے ایک نہایت خوبصورت حصے پر حکمران ہین جو ساحل مغربی پر ایک سو پچاس میل سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور جو راس کماری تک جو جزیرہ نماے ہند کی انتہا ہے چلا گیا ہے۔ یہ ریاست بہت خوشحال ہے اور اسمین تقریبًا وہی قانون جاری ہے جو برٹش انڈیا مین ہے۔ جو خاندان کہ اب حکمران ہے پرانے مارومکٹیام قانونِ وراثت مستورات پر کاربند ہے اور جسکو چیرامن پیرومل نے جو جنوبی ہندوستان کے قدیم راجاؤن مین تھا جاری کیا تھا۔ یہ راجہ نوین صدی عیسوی کے نصف مین حاکم تھا اور پھر مسلمان ہوکر عرب چلا گیا اور اپنی ریاست اپنے بڑے بڑے سردارون مین بانٹ گیا۔

زمانۂ حال کے مہاراجہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۸۵ء مین اپنے چچا کی جگہہ گدی نشین ہوئے ۱۸۹۲ء مین اپنے قومی دستور کے موافق جو ان مین اب تک جاری ہے تلادان کیا اور تمام سونا برہمنون کو بانٹ دیا۔ انکو شمالی ہند کی سرد آب وہوا نے

بہت تکلیف دی مگر یہ اپنی بہادری کے سبب جب تک سب جلسے نہ ہو لیے یہان مقیم رہے
اس سے دو سال پہلے لارڈ کرزن انکی دونون راجدھانیون یعنی کوئلن اور ٹریوینڈرم مین
مہاراجہ صاحب کے مہمان ہوئے۔ یہ پہلے ہی وایسرائے تھے کہ ٹراونکور تشریف لے گئے۔

راجہ کوچین جنکی ریاست ٹراونکور کے شمالی حد پر واقع ہے اور جنکے قبضہ مین ہندوستان
کے نہایت زرخیز حصے ہین اپنے آپکو چیرامن پیرومل کی نسل مین بتاتے ہین یہ ۱۸۵۲ء مین
تولد ہوے اور بہت کوشش کے ساتھ عمدہ اصول پر ریاست مین حکمران ہین۔

راجہ پڈوکوٹہ ایک چھوٹی سی ریاست کے حاکم ہین جسکا رقبہ ۱۳۸۰ مربع میل ہوگا
اور جو سرکاری اضلاع ترچناپلی تنجور اور مدورا سے گھیری ہوئی ہے یہ اُن رئیسونکی نسل
مین سے ہین جنکو پہلے ٹان ڈیمن کہتے تھے اور جنھون نے ۱۸۵۷ء مین ترچناپلی کے
محاصرے مین انگریزی کمان پر سٹرنگر لارنس صاحب کو بہت مدد دی تھی یہ راجہ صاحب
۱۸۷۵ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۸۶ء مین اپنے جد امجد کے جانشین ہوئے۔

سر محمد منور خان شاہزادہ ارکاٹ کے مرنے کا دہلی مین بہت رنج ہوا۔ یہ مدراس کے
ایک مشہور شخصون مین سے اور نواب کرناٹک کی اولاد مین سے تھے شاہزادے صاحب
کو جنکی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ سردی کے سبب ایک بیماری لاحق ہوئی جسکے سبب
اُنھون نے یکایک دہلی کے اسٹیشن پر ۴۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو جبکہ وہ اپنے وطن جا رہے
تھے وفات پائی۔

روسا بمبئی شہر دہلی کے جنوب مغرب مین تقریباً تین میل کے فاصلے پر اُترے

ہوئے تھے اور انکے خیمے سڑک گڑگاؤن کے دونون جانب دو میل تک چلے گئے تھے۔

مہاراجہ کولھاپور سرشاہو چھترپتی مہاراج جو سیواجی کی بانی سلطنت مرہٹہ کی اولاد مین ہین۔ اپنے آپ کو بمبئی احاطے کے رئیسون مین اول درجے کا خیال کرتے ہین اور واقعی چار مرہٹہ زبردست رئیسون یعنی مہاراجگان بڑودہ وگوالیار اور اندور مین سے ایک یہ بھی ہین۔ مہاراجہ صاحب ۱۸۷۴ء مین پیدا ہوئے اور ۱۸۹۴ء مین راجہ بنے مہاراجہ کا موروثی خطاب انکو چھ برس بعد ملا یہ لندن مین ۱۹۰۲ء کے دربار تاج پوشی مین موجود تھے۔

کولھاپور کیمپ جسمین مہاراجہ صاحب کے بھائی رئیس کاگل اور چند اور باجگزار جاگیردار ریاست مقیم تھے بہت وسیع مگر بالکل موجودہ زمانے کی وضع کا تھا اور ایک خوش قطع باغ مین نصب تھا۔

سرخ خیمہ گاہ جو کچھ کے راؤ صاحب کے واسطے نصب کی گئی تھی اسکا نام سرخ خیمہ گاہ اس سے مشہور ہو گیا تھا کہ زمین پر لال بجری بچھائی گئی تھی خیمون کا رنگ اسکے مقابلے مین گو ماند تھا مگر پھر بھی سرخ تھا۔ ملاقات کے کمرے عنابی مخمل کے تھے اور چاندی کے ستونون پر قائم تھے۔ کہتے ہین کہ یہ سو برس سے چلے آئے ہین۔ کچھ کا حکمران خاندان جو صرف راجپوت کی قوم مین سے ہے لکا پسر گارا کی اولاد مین سے ہے۔ جنکے بزرگ سندھ کے حاکم تھے مگر پندرھوین صدی کے نصف مین کچھ چلے آئے تھے۔ مہاراؤ کی عمر ۲۷ سال کی ہے اور یہ ۱۸۷۶ء مین اپنے والد کے جانشین ہوے

۱۸۸۷ء مین ملکہ وکٹوریا مرحومہ کی جوبلی کے جلسے مین ولایت تشریف لے گئے تھے۔ یہ بہت قابل اور ترقی پذیر حاکم ہین اور انکی راجدھانی بھوج جہان انگریزی فوج حسب شرائط ایک پرانے عہدنامے کے رہتی ہے بہ سبب پرانی اور نئی وضع کی عمارتون کے بہت دلچسپ ہے۔

میر صاحب والی خیرپور کا کیمپ بہ سبب ایک بڑے دربار کے خیمے کے جسمین نگین شیشے لگے ہوئے تھے منظر خلائق تھا۔ یہ ریاست شمالی سندھ مین دریاے اٹک اور صحراے راجپوتانہ کے بیچ مین واقع ہے۔ چونکہ جنگجو راجپوتون اور وحشی بلوچون کے وسط مین واقع ہے اسلیئے اسکی تاریخ بھی بہت دلچسپ ہوگی اسمین پہلے ایک راجپوتو کا خاندان حکمران تھا جنکو مسلمانان عرب نے ۷۱۱ء مین فتح کرلیا قصہ مختصر یہ کہ اکبر نے سندھ کے ساتھ اسکو بھی سلطنت مغلیہ مین شامل کرلیا مگر پھر نادرشاہ نے ۱۷۳۹ء مین اسکو چھین لیا۔ نادر کے قتل کے بعد یہ ریاست قندھار کے دُرانی حاکمون کے قبضے مین آئی اور جب گورنمنٹ انگلشیہ سے اول بار مقابلہ ہوا تو یہ خود مختار کلھورون کے ہاتھ مین تھی جنکو ۱۸۳۶ء مین بلوچون کی ایک قوم تالپورون نے فتح کرلیا اور اسی قوم سے میر صاحب بھی ہین رئیس مرحوم نے گورنمنٹ انگلشیہ کو سندھ کی لڑائی اور غدر کے موقعون پر بہت مدد دی۔ اِن میر صاحب کی عمر جو آجکل حاکم ہین تقریبًا ۶۸ برس کی ہوگی اور یہ ۱۸۹۴ء مین اپنے والد کی جگہ مسند نشین ہوئے۔ انکو شکار کا از حد شوق ہے

نوابصاحب والیِ جوناگڑھ کہ وہ تمام کاٹھیاوار مین صرف ایک مسلمانونکی مشہور ریاست ہے اپنے آپ کو شیرخان بالی پٹھان کی اولاد مین بتاتے ہین۔ یہ ایک

خوش نصیب سپاہی تھا۔ جسنے اٹھارھوین صدی کے شروع مین شہنشاہ اعظم (اورنگ زیب) کے صوبہ دار کو نکالدیا تھا اور آپ حاکم ہوگیا تھا۔ سررسول خان جی جو آجکل نواب ہین اور جنکی عمر ۴۵ سال کی ہے اپنے بھائی کی جگہ ۱۸۹۲ء مین مسند نشین ہوئے انکا کیمپ جھنڈون کے سبب بہت خوش نما معلوم ہوتا تھا۔ یہین باغ کے پھول بھی خوب سجے ہوے تھے جسکو نوابصاحب جوناگڑھ سے لائے تھے انکی ریاست زیادہ تبرک پہاڑی گرنار کے واقع ہے جہان جینیون کے پرانے مندر ہین اور جہان اشوک کے مشہور کتبون مین سے ایک کتبہ ہے یہان گیر کا جنگل بھی ہے جو ہندوستان مین صرف ایک ہی جگہ ہے کہ جہان شیر ببر ہندوستان جو نصف صدی پہلے شمالی اور وسط ہند مین پایا جاتا تھا اب تک موجود ہے۔

کاٹھیاوار کے تمام رئیسون مین ٹھاکر صاحب بھاؤنگر کا خیمہ سب سے زیادہ آراستہ تھا۔ یہ ایک بحری ریاست ہے جسمین جہازون کے ذریعے سے تجارت ہوتی ہے یہ سارا کیمپ جو ہندوستانی وضع کا تھا بجلی سے روشن ہوتا تھا اور اسمین ایک بہت خوشنما باغ لگا ہوا تھا۔ یہانکا رستہ ایک دروازے سے ہوکر گذرتا تھا جو طلائی و نقرئی رنگون سے آراستہ تھا۔ اور جسکی رونق نقاشان ہندوستان نے دوبالا کردی تھی۔

مہاراجہ ایدر سر پرتاب سنگھ کا کیمپ بھی یہان تھا یہ رؤسا ہندوستان کے مشاہیر مین سے ہین۔ مہاراجہ صاحب جنکی عمر ۵۰ برس کی ہوگی مہاراجہ مرحوم

جودھ پور کے بھائی ہین اور انکی ریاست کا جودھ پور سے پرانا تاریخی تعلق ہے۔
یہ سرکاری فوج مین میجر جنرل بادشاہ سلامت کے ایڈ ڈی کانگ ہین۔ کمانڈر آف یا تھ
اور کیمبرج کے ایل ایل ڈی ہین یہ وہ خطابات ہین کہ انھون نے سلطنت کی بیش بہا
خدمت کرکے حاصل کیے ہین مہاراجہ صاحب نے تیرہ۔ مہند۔ اور چین کی لڑائی
مین بہت کچھ کارنمایان کیے ہین۔ یہ ملکہ مرحومہ کی جوبلی ۱۸۸۷ء اور ۱۸۹۷ء اور
شاہنشاہ معظم کی تاج پوشی ۱۹۰۲ء مین ولایت تشریف لے جا چکے ہین۔

کاٹھیاوار کے اور رئیسون مین جو بمبئی کیمپ مین اترے ہوے تھے ایک تو
رانا سے پور بندر تھے جو چلوا راجپوت کی قوم سے اور ہنومان بندر دیوتا کی اولاد مین
سے ہین دوسرے ٹھاکر صاحب مروی ایک بڑے لائق اور سیاح حاکم اور تیسرے
ٹھاکر صاحب ملری تھے اسی جگہ راجہ بریا۔ نوابصاحب جنجیرہ جو اورنگ زیب
شاہنشاہ مغلیہ کی ابی سینا کے امیر البحر کی اولاد مین ہین اور رئیس مزاج تھے آخر الذکر
برہمنون کے خاندان پٹوردھن کی نسل مین ہین جو ملک مرہٹہ کے جنوب مین واقع
ہے اور انکے بزرگون نے سرآرتھر ولزلی کو دکن کی لڑائیون مین بہت کچھ کمک پہونچائی
تھی۔ ٹھاکر صاحب گونڈل جنھون نے ایڈنبرا مین تعلیم پائی ہے اور انکے ساتھی
رئیس پالیٹانہ نے سول لائن مین مکان کرایے پر لیے تھے۔ نوابصاحب والی کمبے
نے ایک بزرگ کو جو فارس کے شیعہ مغلون کی اولاد مین تھے شہنشاہان مغلیہ نے
تھوڑے دنون کے لیے احمد آباد کا صوبہ بنا دیا تھا اور آخر کار اٹھارھوین صدی مین

کمپے کا نواب کردیا تھا۔ انھون نے ایک مکان پہاڑ گنج مین کرایے پر لیا تھا اور ایسا ہی پنت ساچو والی بھوراور راجہ بانسڈھ نے کیا۔

سلطان لہج اور امیر ڈھالی سرداران عرب نے جو عدن سے آئے تھے اور بمبئی کمپ مین مقیم تھے اس مجمع مین ایک نئی شان بڑھا دی تھی جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سلطنت ہندوستان کی پولیٹیکل حدود اس جزیرہ نما کے باہر سمندر پار بھی پھیلی ہوئی ہے۔ سلطان شہر مکلا نے جو حضرموت کے ایک حصے پر حکمران ہین سول لاین مین مکان کرایے پر لیا تھا۔

رد سا پنجاب کو جنکے خیمے لارنس روڈ پر کشمیری دروازے سے کچھ بہت دور نہ تھے آب رسانی کا بہت کچھ فائدہ حاصل تھا اور اسلیئے اِنکے باغون مین اور کمپون کے باغونکی نسبت زیادہ شادابی تھی تقریبًا ہر کمپ مین کوئی نہ کوئی خوبی تھی اور مذکور بالا کمپونکی نسبت یہ قیام گاہین زیادہ تر ہندوستانی وضع کی تھین۔ اِن مین سب سے زیادہ عمدہ خیمہ نو عمر مہاراجہ پٹیالہ کا تھا جو ریاست پھولکیان جسمین پٹیالہ۔ نابھا۔ اور جیند شامل ہین اول درجے کے رئیس ہین اِسکے گرد نارنگیون اور گلاب کی باڑ لگی ہوئی تھی اور باغ مین چھ سو سے زیادہ کھجور کے درخت تھے جسمین بارہ فوارے ہر وقت چھوٹتے رہتے تھے۔ زرہ پوش بہادرون کی مورتین جنکے ہاتھون مین بجلی کے ہنڈے تھے دروازے پر کھڑی تھین کمپ مین بجلی کے بے انتہا لیمپ تھے جو اسطرح نصب تھے کہ شاہنشاہ کی وفاداری کے کتبے بن گئے تھے اور اُردو اور فارسی مین بہت سے مقولہ سونے کے حرفون مین لکھے ہوئے تھے جو دن مین پڑھے جا سکتے تھے اور جنسے خیالات وفاداری

ظاہر ہوتے تھے۔ باغ کے ایک پہلو مین وہ چاندی کا ممبر رکھا تھا جو شاہنشاہ کے لیئے بنایا گیا تھا جبکہ وہ پنجاب مین ۱۸۷۵ء مین رونق افروز ہوئے تھے مگر اسپر کبھی جلوس نہ کیا۔ اسمین ہندوستان کے مصورون کے ہاتھ کے بہت عجیب عجیب پرانے زمانے کے نقشے بنے ہوئے تھے۔

مہاراجہ صاحب کی عمر گیارہ سال کی ہے اور یہ ۱۹۰۰ء مین اپنے والد کی جگہ جنھون نے سواری اور پولو مین بہت نام پایا تھا گدی نشین ہوئے اِنکے ہمراہ دہلی مین ان کے چچا کنور سر رنبیر سنگھ کونسل اور ایجنسی کے ممبر نیز یا چالیس انگریزی اور ہندوستانی مہمان ۱۳۴۰۔ افسر اور نوکر آئے تھے۔

بھاولپور کیمپ مہاراجہ جیند کے قیامگاہ کے برابر تھا۔ اور اسکی ایک بڑی محراب اور مسلمانی وضع کی آرائش ان تمام سکھون کی وضع سے جو اسکے گرد تھے بالکل مختلف تھی۔ نوابصاحب پنجاب کے رؤسا مین دوسرے درجے کے رئیس ہین اور انکا کیمپ انکی شان کے موافق تھا۔ دربار کا قابل دید بڑا خیمہ ۴۶ گز لمبا اور ۳۶ گز چوڑا تھا جو چاندی کے ستونون پر قائم تھا۔ نوابصاحب کے دہلی مین تشریف آوری کے موقع پر انکے مہتمم ریاست وزیر صاحب کونسل کے پانچ ممبر اور ۳۷ ملکی افسر اور انکے خاص سٹاف کے افسر تھے جو کیمپ مین رہتے تھے علاوہ برین انکا باڈی گارڈ فوجی پولیس اور کچھ حصہ اونٹون کی فوج کا تھا۔

ریاست بھاولپور کی بنیاد اٹھارھوین صدی عیسوی کے شروع مین پڑی مگر موجودہ خاندان کو جو حضرت عباس عم حضرت محمد صلعم کی اولاد مین سے ہین اور جو خراسان سے سندھ چلے آئے تھے۔ نادرشاہ کے صوبہ دار نے دریاے اٹک سے پرے نکالدیا غالباً

خراسان سے مراد کوہ سلیمان سے مغربی ملک ہین۔

نوابصاحب جنکی عمر اسوقت ۲۰ برس کی ہے اور جنھون نے ایچیسن کالج لاہور مین تعلیم پائی ہے۔ ریاست کے معاملات مین بہت کچھ حصہ لیتے ہین اور اختیارات حاصل کرنے سے پہلے جو انکو خود والیسرائے نے بہاولپور مین نومبر ۱۹۰۳ء مین دیے تمام معاملات مالگزاری مین بہت کوشش اور جانفشانی سے پوری واقفیت حاصل کرلی تھی۔

راجہ جیند کے کیمپ مین رنگین خیمے بھی عجیب دلفریب تھے۔ انکا راستہ ایک سہ منزلہ لکڑی کے دروازے مین سے جاتا تھا جو پرانی وضع کی شہر پناہ کے نمونے پر بنایا گیا تھا اور جسکے محافظ اکالی تھے جو سکھون مین ایک دیندار فرقہ ہے۔ بیچ کی منزل مین گرنتھ جو سکھون کی مقدس کتاب ہے رکھی رہتی تھی۔ پٹیالے اور نابھے کے روساکی طرح والی جیند بھی پھول کی اولاد مین سے ہین۔ انکے بزرگ شہنشاہ شاہجہان کے ہان سترہ صدی کی شروع مین مالگزاری جمع کیا کرتے تھے یہ تینون ریاستین جنکو ریاست پھولکیان کہتے ہین اب انکی اولاد کی ماتحت ہین ریاست جیند نے غدر کے ایام مین سرکار کو بہت مدد دی اور مہاراجہ جیند ہی ایسے راجہ تھے جنکی فوج نے سرکاری فوج کے ساتھ ہلکر دہلی کا محاصرہ کیا تھا۔ موجودہ راجہ کی اسوقت ۲۳ برس کی عمر ہے اور یہ اپنے دادا کی جگہ اُسوقت گدی نشین ہوئے جبکہ نابالغ ہی تھے۔ اسکے قریب ہی مہاراجہ نابھا کا جو ایک بڑے جری سردار ہین سیدھا سادھا مگر پُر رعب خیمہ تھا۔ اور یہ تمام رسومات شاہی مین باوجود پیرانہ سالی کے موجود تھے اس کیمپ کے شروع مین ایک چھوٹے سے قلعہ کی وضع کا ایک خیمہ نصب تھا۔ اسکے اندر ایک

چھوٹا سا باغ تھا جو چھوٹے چھوٹے خوبصورت لیمپون سے آراستہ تھا۔ اور اس سے آگے بڑھ کر ایک اور احاطہ تھا جس سے دربار کے خیمے کو راستہ جاتا تھا اور اندر ایک اور باغ تھا جسکے بیچ مین ایک اینٹ کا بنگلہ تھا۔ اور راجہ صاحب ٹہری (گڑھوال) سورج بنسی خاندان کے راجپوت ہین آنجناب کے پردادا صاحب نے بھی غدر کے موقع پر گورنمنٹ کو بڑی قیمتی مدد دی تھی۔

جناب ممدوح ۱۸۷۶ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۸۷ء مین اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوے آپ نے یورپ مین بھی سیر و سیاحت کی ہے شاہ کا خطاب جو کہ راجگان ٹہری کو حاصل ہے انکو شاہان مغلیہ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔

مہاراجہ صاحب بنارس گو وہ ایک جاگیردار رئیس ہین لیکن انکی سلامی اُترتی ہے اور سموقع پر انکو ایک بااختیار رئیس کی عزت بخشی گئی۔

اودھ کے بڑے بڑے تعلقدار جنمین کہ مہاراجگان بلرام پور واجودھیا۔ راجہ جگموہن سنگھ والی اٹرا۔ راجہ تصدق رسول خان والی جہانگیرآباد اور راجہ بھوپ اندر اکبر سنگھ والی بیاگپور بھی شامل تھے اضلاع متحدہ کی قیامگاہ مین اُترے ہوے تھے۔ علاوہ بریں وہان علاقۂ آگرہ کے چند اور نواب اور راجہ بھی فروکش تھے مثلاً راجہ کرشن داس صاحب بہادر راجہ بلونت سنگھ والی آوا۔ راجہ رام سنگھ والی منسی۔ نواب فیاض علیخان والی بہاسو جو شہنشاہ قیصر ہند کی تاج پوشی کی رسم مین اپنے علاقہ کے قائم مقام بنکر حاضر ہوئے تھے آنجناب نواب فیض علیخان کے فرزند ارجمند ہین جو جیپور مین وزیر اعظم تھے۔ و نواب سید احمد شاہ والی سردھنہ۔ آنجناب کا خاندان کابل سے اسوجہ سے جلاوطن

کردیا گیا تھا کہ آپ کے بزرگون نے سر الگزنڈر بارنس کی بڑی خدمت کی تھی اور ۱۸۴۲ء کی خوفناک مراجعت کے وقت انگریزون کو بڑی مدد دی تھی۔

شان کے ساتون رئیس جو کہ دربار کی شرکت کی غرض سے سالوین اور میکونگ کی مملکتون سے آئے تھے گورنمنٹ برما کے مہمانون کے ساتھ بڑی وضع کی ایک نرالی آرائش والی قیامگاہ مین فروکش ہوے اس قیامگاہ کے خیمون کی چھتون اور قناتون پر چمکدار رنگ کے اژدہون کی تصویرین منقش تھین اور اسی قسم کی اور گلکاریان بھی ہورہی تھین یہ انکا ہندوستان کا پہلا سفر تھا اور چونکہ انکی ہندوستانی روسا اور اُمرا سے کوئی ملاقات نہ تھی اسلیئے مختلف رسمون کے ادا کرنے مین جو وقفے ہوئے وہ انھون نے بالکل چُپ چپاتے گزار دیئے اور قرب وجوار مین جو پُر لطف موقعے تھے اُنکی سیر و تفرج مین اپنے وقت کو صرف کیا۔ اِنکے ہمراہ اِنکے خاندان کی پانچ بی بیان بھی تھین اور ۱۶۰ آدمی اَور تھے جنمین وزیر نشی محافظ اور نوکر چاکر وغیرہ شامل تھے۔

اضلاع متوسط کی چار باجگزار ریاستون کے رؤسا یعنی راجگان سونپور و خیرگڑھ و رہیر کھول و راے گڑھ جو دہلی مین دربار مین شامل ہونے کی غرض سے تشریف لائے وہ مشاہیر اضلاع متوسطہ کی قیام گاہ کے برابر ایک اور چھوٹی سی قیامگاہ مین فرود ہوے۔

خان قلات۔ جام لسبیلا اور بلوچ سردارون اور امیرون کی ایک جماعت علاقہ بلوچستان کی قیام گاہ مین اُتری۔ یہ قیامگاہ احاطۂ پنجاب کی قیامگاہ سے متصل تھی ہز ہائینس بیگلر بیگی میر سید محمود خان خان قلات ۱۸۹۳ء مین اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوے اور جناب

ممدوح بلوچ ریاستون کے سب سے بڑے رئیس ہین - میر کمال خان جام بسلیلاُس ریاست کے عرب فرمانروا ہین جو کہ اب سرکار برطانیہ کے زیر حفاظت ہے یہ اپنے والد امجد سر میر خان صاحب جام مرحوم کے ۱۸۹۵ء مین جانشین ہوئے اور جنوری ۱۹۰۲ء کو انھین باقاعدہ طور پر اختیارات دیئے گئے -

وہ رو ساو سردار جو کہ وائسرائے کی سواری کے وقت کرنل ڈین شمالی و مغربی سرحدی اضلاع کے چیف کمشنر کی ہمرکابی مین تھے پنجاب کے اور سرحدی مشاہیر کے ساتھ بلوچستان کے خیموں کے برابر اُتارے گئے تھے اُن مین یہ اُمرا زیادہ جلیل القدر تھے - شجاع الملک مہتر چترال آنجناب کو ۱۸۹۵ء مین گدی پر بٹھایا گیا تھا اور اب سن بلوغت کو پہونچ چکے تھے - نواب محمد شریف خان والی دیر - نواب صفدر خان والی نواگئی و کرنیل نواب محمد اسلم خان آنجناب اب اپنی سخت محنت یعنی خیبر کی پولیٹکل افسری سے واپس ہوگئے ہین اور بہزار عزت و تمکین ملک معظم کے ایڈ ڈی کانگ ہین -

چونکہ حال ہی مین دیب راجہ نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا - اور آنجناب کے کوئی جانشین مقرر نہین ہوا - اسلیئے ریاست بھوٹان کی طرف سے کوئی شامل دربار نہ ہوسکا -

وائسرائے کی قیامگاہ سے دو میل دور علی پور کی سڑک پر جو قیامگاہ تھی اُسکا خاص طور سے ذکر کرنا چاہیئے - یہان ایک نہایت ممتاز مہمان فروکش ہوئے تھے یعنی مشہور سرحدی ریاست نیپال کے مہاراجہ کے قائم مقام جو ہماری ہندوستانی افواج کے واسطے بہادر اور جانباز گورکھے مہیا کرتی ہے - مہاراجہ صاحب چونکہ خود بسبب اپنی ریاست کے توہمات کے

اپنے علاقہ سے باہر نہ تشریف لاسکے اسلیئے آنجناب نے اپنے وزیر اعظم مہاراج چندر شمشیر جنگ کو اپنا قائم مقام کرکے روانہ فرمایا۔ وزیر اعظم صاحب مہاراجہ سر جنگ بہادر مرحوم کے بھتیجے ہین جنھون نے ۱۸۵۰ء مین انگلستان کی سیر کی تھی اور قیصر ہند کی جبکہ وہ بحیثیت شہزادہ ویلز ۱۸۷۶ء مین نیپال تشریف لے گئے تھے دعوت کی تھی سلطنت برطانیہ نے اول ہی اول ۱۸۶۷ء مین نیپال سے تعلقات پیدا کیئے اور یہ تعلقات کبھی ایسی قلبی اور قابل اطمینان نہین ہوے جیسا کہ آجکل ہین یہ سب اُن وزیر با تدبیر کی لیاقت اور ہوشیاری کا نتیجہ ہے جو کہ دہلی مین بغرض شمولیت دربار تشریف فرما ہوے۔

پانچوان باب

ہندوستان کی صنعت وحرفت کی نمائش

جسوقت وائسرائے نے آیندہ کے لیئے خیال کیا کہ برس کے شروع ہوتے ہی دہلی مین جشن منایا جاے اُسیوقت سے اُنکے دلکو لگی ہوئی تھی کہ جشن کی تقریب مین ہندوستان بھر کے اصحاب الراے اور سرآوردگان قوم ایک جگہ جمع ہونگے اور کتنی دولت دست بدست منتقل ہوتی پھریگی تو ایسے بکارآمد موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے کہ یہ موقع صنعت وحرفت کے بارے مین کوئی نہ کوئی مفید تجویز کرنے کا ہے۔ ایک زمانے مین ہندوستان صنعت وحرفت کے اعتبار سے شہرۂ آفاق تھا یا اب یہان کے تمام ہنرون مین کساد آگیا ہے اور لوگ بعض اوقات عملداری کو اسکا ملزم ٹھہراتے ہین حالانکہ فی الواقع کساد بازار کا سبب بیش برین نیست کہ ساری دنیا کا دستور ہے اور اسی پر ہندوستان مین بھی عمل کیا جارہا ہے کہ کلون کی بنی ہوئی چیزین ہر جگہ ملکی دستکاری کو بے دخل کرتی چلی جارہی ہین اور پُرانی طرح کے مذاق اور اوضاع غیر ملکون کے نئے اور ارزان مذاق اور اوضاع کے مقابلے مین مغلوب ہورہے ہین۔ وائسرائے نے سوچ سمجھکر یہ فیصلہ کیا کہ اس مدعا کے حاصل کرنے کی بہتر سے بہتر یہی تدبیر ہے کہ دہلی مین ہندوستان کی عمدہ ترین کاریگریون کی ایک بڑی نمایش کیجائے جس سے عام لوگون کو معلوم ہوجاے کہ بہترین دیسی کاریگر ابھی تک کیا کیا کام بناتے یا بنانے کی صلاحیت رکھتے ہین۔ ملک کے تمام اطراف سے

اپنے علاقہ سے باہر نہ تشریف لاسکے اسلیئے آنجناب نے اپنے وزیر اعظم مہاراج چندر شمشیر جنگ کو اپنا قائم مقام کرکے روانہ فرمایا۔ وزیر اعظم صاحب مہاراجہ سر جنگ بہادر مرحوم کے بھتیجے ہین جنھون نے ۱۸۵۰ء مین انگلستان کی سیر کی تھی اور قیصر ہند کی جبکہ وہ بحیثیت شہزادہ ویلز ۱۸۷۶ء مین نیپال تشریف لے گئے تھے دعوت کی تھی۔ سلطنت برطانیہ نے اول ہی اول ۱۸۶۷ء مین نیپال سے تعلقات پیدا کیئے اور یہ تعلقات کبھی ایسی قلبی اور قابل اطمینان نہین ہوے جیسا کہ آجکل ہین یہ سب اُن وزیر با تدبیر کی لیاقت اور ہوشیاری کا نتیجہ ہے جو کہ دہلی مین بغرض شمولیت دربار تشریف فرما ہوے۔

پانچوان باب

ہندوستان کی صنعت وحرفت کی نمائش

جسوقت وائسرائے نے آیندہ کے لیئے خیال کیا کہ برس کے شروع ہوتے ہی دہلی مین جشن منایا جاے اُسیوقت سے اُنکے دلکو لگی ہوئی تھی کہ جشن کی تقریب مین ہندوستان بھر کے اصحاب الراے اور سرآوردگان قوم ایک جگہ جمع ہونگے اور کتنی دولت دست بدست منتقل ہوتی پھریگی تو ایسے بکارآمد موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے کہ یہ موقع صنعت وحرفت کے بارے مین کوئی نہ کوئی مفید تجویز کرنے کا ہے۔ ایک زمانے مین ہندوستان صنعت وحرفت کے اعتبار سے شہرۂ آفاق تھا یا اب یہان کے تمام ہنرون مین کساد آگیا ہے اور لوگ بعض اوقات عملداری کو اسکا ملزم ٹھہراتے ہین حالانکہ فی الواقع کساد بازار کا سبب بیش برین نیست کہ ساری دنیا کا دستور ہے اور اسی پر ہندوستان مین بھی عمل کیا جارہا ہے کہ کلون کی بنی ہوئی چیزین ہر جگہ ملکی دستکاری کو بے دخل کرتی چلی جارہی ہین اور پُرانی طرح کے مذاق اور اوضاع غیر ملکون کے نئے اور ارزان مذاق اور اوضاع کے مقابلے مین مغلوب ہورہے ہین۔ وائسرائے نے سوچ سمجھکر یہ فیصلہ کیا کہ اس مدعا کے حاصل کرنے کی بہتر سے بہتر یہی تدبیر ہے کہ دہلی مین ہندوستانکی عمدہ ترین کاریگریون کی ایک بڑی نمایش کیجائے جس سے عام لوگون کو معلوم ہوجاے کہ بہترین دیسی کاریگر ابھی تک کیا کیا کام بناتے یا بنانے کی صلاحیت رکھتے ہین۔ ملک کے تمام اطراف سے

عمدہ عمدہ چیزین احتیاط کے ساتھ منتخب کرکے لوگون کے سامنے پیش کیجائین۔ اور کاریگرون کے لیئے اپنی اپنی کاریگری کے دکھانے کا موقع اور ذریعہ بہم پہونچایا جاے۔

ایسی نمائش سے ایک چھوڑ کئی مفید مطلب حاصل ہونگے۔ ہندوستان کے اندر باہر سے لوگ نمائش کی سیر دیکھنے آئینگے اور تماشائیون کے علاوہ غالبًا کچھ خریدار بھی ہونگے۔ علاوہ برین گورنمنٹ مدّت سے ہندوستان کے صنعتی کامونکی حالت معلوم کرنا چاہتی ہے یہ نمائش اسکو عام تر اور صحیح تر تحقیقات مین بڑی مدد دیگی اور نمائش کے ذریعے سے گورنمنٹ یہ بھی اندازہ کرسکے گی کہ غیر ملکون کے مقابلے اور غیر ملکون کی مانگ نے کہانتک ہندوستان کی صنعت و حرفت پر مفید یا مضر اثر کیا ہے کتنی صنعتین اور دستکاریان ہین کہ لوگونکو اُنکی خبر تک نہین اسلیئے کہ کاریگر خریدارون سے دور رہتے ہین اور اتنا مقدور نہین کہ اپنی بنائی ہوئی چیزین لیجاکر خریدارونکو دکھائین اس نمائش کی وجہ سے عام لوگ ان ہنرون سے واقفیت پیدا کرینگے کاریگرونکو نمائش سے ایک فائدہ اور بھی پہونچے گا کہ نئے نئے نمونے نئی نئی تجویزین اُنکی نظر سے گذرینگی۔ غرض شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ہونگے جو کسی نہ کسی طرح نمائش سے مستفید نہ ہون۔

شروع ہی سے ارادہ کرلیا گیا تھا کہ ہر ایک قسم کی کاریگری کے بہترین نمونون کے سوائے کوئی چیز نمائش گاہ مین نہ رکھی جائے اور صرف وہی نمونے احتیاط کے ساتھ نمائش کے لیئے منتخب کیئے جائین جسسے ظاہر ہوتا ہو کہ مختلف فنون مین لوگون نے کہانتک کمال پیدا کیا ہے مارچ ۱۹۰۲ء مین گورنمنٹ آف انڈیا نے لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے نام ایک گشتی چٹھی جاری کی تھی اور اُسمین گورنمنٹ نے نمائش کے بارے مین اپنا منشا صاف طور پر سمجھا دیا تھا۔ اُسمین

لکھا تھا کہ جب کوئی چیز نمائش کے لیئے منتخب کیجائے ہنرمندی کے لحاظ سے اسکی جانچ کرلیجائے یعنی وہی چیزین لیجائین جنمین کاریگری کمال کی ایک حد خاص کو پہونچ گئی ہو اور آیندہ ترقی کی گنجائش ہو۔ جو چیزین فروخت کے لیئے نمائش مین رکھوائی جائینگی اُنکے علاوہ ایسا بھی بندوبست کیا گیا تھا کہ عجائب خانون سے اور لوگون سے خانگی طور پر چیزین مستعار لیکر جمع کیجائین اور اسی لیئے والیانِ ریاست اور امیرون سے خاص طور پر مدد کی درخواست کی گئی اور اس تدبیر مین کامیابی بھی ہوئی مستعار چیزون کے لیئے بھی وہی قید تھی کہ موجودہ کاریگری کے بہترین نمونے ہون تاکہ مقبول ہنرمندی کا معیار ہونے کے علاوہ کاریگرونکو اُنکی آیندہ کارروائی مین رہنما کا کام دین۔ ڈاکٹر جارج واٹ جو اب سر کا خطاب رکھتے اور گورنمنٹ آف انڈیا کو اُن چیزون کے حالات کی رپورٹ کیا کرتے ہین جنمین کچھ بحیثیت ہے وہی نمائش کے ڈیرکٹر بنائے گئے اور نمائش کے انتظامات کے حل وعقد اور عام نگرانی کے علاوہ چیزون کا انتخاب انھین کو سپرد کیا گیا۔ شہر کے کشمیری دروازے اور وزیر کیمپ نسبرا کے درمیان مسلمانون کے وقت کا ایک باغ قدسیہ باغ واقع ہے اسمین نمائشگاہ کے لیئے مناسب حال ایک جگہ بھی مِلگئی۔ قدسیہ بیگم ایک ناچنے گانے والی طوائف تھی جو ایک مغل بادشاہ کی بیگم اور دوسرے کی والدہ ہوگئی تھی۔ یہ محل اسی نے اپنی تفریح کے لیئے بنوایا تھا۔ اَب اسموقع پر نمائشگاہ تعمیر کی گئی جسکو دیسی لوگ عجائب گھر کہنے لگے۔ یہی وہ جگہ تھی جہان ڈیرکٹر اور اُنکے مددگارون نے ہندوستانی صنعتون کا بے نظیر مجموعہ نمائش کے لیئے فراہم کیا تھا۔ قیمتی مینا کار چیزین کارچوبی کمخاب مغل بادشاہون کے بنوائے ہوئے فرنیشی قالین۔ سونے چاندی کی رکابیان۔ لکڑی مین سنگ مرمر اور

عاج مین کندہ کیا ہوا کام۔ سنگ یشب اور ریشم اور روئی اور اون کے رنگین اور سوزن کار کپڑے۔ ایک راجہ کے پہننے کے قیمتی مرصع ہار اور قبضۂ شمشیر سے لیکر ایک دیہاتی عورت کے پہننے کے کپڑون تک ہر قسم کے زیور۔

نمائشگاہ کی عمارت فی نفسہا اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک عمارت جو دہلی مین وائسرائے کے حکم سے اداے مراسم پانزدہ روزہ کے لیئے بنائی گئی تھی اُسکا نقشہ بہت احتیاط کے ساتھ ہندوستانی اسلامی عمارتون کے طرز و وضع کے مطابق تجویز کیا گیا تھا۔ جیسا کہ نقشہ منسلکہ صفحہ ۹۱ اصل کتاب سے ظاہر ہوگا۔ اندرون عمارت ۲۲۰ فٹ طول اور ۸۰ فٹ کا ایک وسیع دالان تھا۔ مدراس بمبئی پنجاب برما کے صنعتی سکولون کی نمایش کے لیئے چار کمرے الگ تھے۔ مستعار چیزون اور زیورات کی دو لمبی غلام گردشین الگ۔ باہر ایک برآمدے مین ہندوستان کے تمام ملکون کے کارگیر نمونے کے طور پر زردوزی قالین بافی ریشم کا رنگنا۔ سوتی کپڑون کا چھاپنا لکڑی مین منبت کا کام کرنا۔ وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے پیشون کے مختلف کامون مین مشغول تھے۔ رنگین کھپرے جنسے نمائشگاہ کی چھوائی کی گئی تھی۔ لاہور ملتان اور جیپور سے منگوائے گئے تھے اور میو صنعتی سکول لاہور کے لڑکون نے دیوارون پر رنگ آمیزی کی تھی۔

منگل کے دن ۳۰۔ دسمبر کو ہز اکسلنسی وائسرائے نے باقاعدہ طور پر نمائشگاہ کو کھولا رسم افتتاح کے ادا کرتے وقت دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانا ٹ گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور کئی والیان ریاست تشریف رکھتے تھے اور سیر و سیاحت والون مین سے

بہت سے اصحاب جو مختلف خیمہ گاہون سے آکر شریک ہو گئے تھے۔ جو صاحب افتتاح نمائشگاہ کے وقت موجود تھے اُن مین نظام حیدرآباد تھے اور مہاراجہ کشمیر۔ خان قلات۔ مہاراؤ بوندی۔ مہاراجگان بیکانیر۔ کشن گڑھ والور۔ مہاراؤ کوٹا۔ مہاراجہ گوالیار۔ راجہ کوچین۔ مہاراجگان کولھاپور۔ ادار۔ راؤ کچھ۔ میرخیرپور۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ راجگان جیند و کپورتھلہ۔ و مہاراجہ کوچ بہار مستمعین تو بیرون عمارت کرسیون پر تھے اور ہز اکسیلنسی نے نمائشگاہ کے دروازے مین کھڑے ہو کر حاضرین کے جم غفیر کی طرف حسب ذیل خطاب کیا۔

یور رایل ہائینس اور یور ہائینس لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔

اِسوقت یہ میرا مسرت بخش فرض خدمت ہے کہ ان دو اٹھوارون مین جو کام کرنے کے ہین اُن مین سے پہلا کام کر چلون اور وہ دہلی کی صنعتی نمائش کے افتتاح کا اعلان کر دینا ہے جو صاحب نمائش کو دیکھنے آئینگے اُن مین سے بہتیرے مشکل سے اِس بات کا یقین کرینگے کہ درختونکو چھوڑ کر تقریبًا ہر ایک چیز جو ہم اپنے سامنے دیکھ رہے ہین یہ سب پچھلے آٹھ مہینے کی پیداوار ہے اپریل گذشتہ مین جب مین موقع منتخب کرنے کے لیے یہان آیا تو اس عظیم الشان عمارت اِن بلند چبوترون اور اِن تمام خوشنما مکانات کا جو اَب ہم اپنے گرداگرد دیکھ رہے ہین کہین نام و نشان بھی نہ تھا یہ سب چیزین اسی نمائش کے لیے نکل کھڑی ہوئین اور اگرچہ مین اُمید کرتا ہون کہ نمائش کا نتیجہ جلد ڈایل ہونے والا نہین مگر افسوس ہے کہ اِس منظر کی تقدیر تو مٹنا ہی مٹنا پکار رہی ہے۔ عجب نہین آپ صاحب متوقع ہون کہ مین چند لفظون مین اِس امر کو بھی بیان کرون کہ نمائش کیونکر معرض ظہور مین آئی تو جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون

تبھی سے اِس ملک کی حرفت اور صنعت کے بارے مین جسکی خوبصورتی ایک زمانے مین شہرۂ آفاق تھی غور اور خوض کرتا رہا ہون اور جہان میرے سوا اور بہتیرے اسکی روز افزون تباہی اور خستہ حالی پر افسوس کرتے آئے ہین مین بھی رنج و افسوس سے خالی نہین رہا جبت بات طے پا گئی کہ ہمکو دہلی مین یہ بڑا مجمع کرنا ہے اور معلوم تھا کہ اسموقع پر ہندوستان کے ہر ایک صوبے اور ہر ایک ریاست کے چیدہ لوگ جمع ہونگے ہندوستانی والیانِ ریاست اور عمائد اور ارا کین اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ دارون کے علاوہ ہندوستانی شریف لوگ اور اطراف واکناف عالم سے بہت لوگ دربار کی سیر دیکھنے کے لیئے آئینگے اِس تقریب سے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ بس یہی موقع ہے جسکی مدت سے جستجو تھی کہ ہندوستان کی صنعت معرض خطر مین ہے اسمین تازہ روح پھونکنے اور ہو سکے تو تنزل حالت کے روکنے کے لیئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جاے کہ اب بھی ہندوستان کسی قابل ہے۔ یہ سوچ سمجھکر مین نے ڈاکٹر واٹ کو بلایا اور اِس مطلب کے لیئے مین نے اُنکو اپنا داہنا ہاتھ بنایا۔ سرتاسر ہندوستان مین دَور دَورہ اُنھون نے اور اُنکے اسسٹنٹ مسٹر پرسی برون نے ہزارون میل دورہ کیا۔ ہر جگہ دستکارون سے ملے چیزین منتخب کین آرڈر دیے اور جہان ضرورت دیکھی نمونے اور پیشگی روپے دیئے مین نے تین شرطین کرلی تھین کہ ہرگز اُن کے خلاف نہ ہو۔

پہلی شرط تو یہ تھی کہ نمایش صرف صنعت و حرفت کی نمایش ہو لاغیر۔ ہم آپ جانتے ہین کہ آسانی کے ساتھ ایسی عجیب و غریب نمایش دکھا سکتے تھے جس سے ہندوستان کی محنت اور



افتتاح نمایش صنعت و حرفت

کفایت شعاری کا پھیلاؤ ظاہر ہو جاتا اور اسی قسم کی نمائش ڈاکٹر واٹ کے یہان کلکتے مین موجود ہے اور وہ بجاے خود بہت اچھی بھی ہے۔ چوبینہ معدنیات پیداوار خام چمڑے اور بنائی ہوئی چیزین جسقدر آپ چاہتے ہم آپ کو دکھا سکتے تھے۔ لوگ تو ان تمام چیزونکو دیکھ کر خوش ہوتے مگر ایسی نمائش بہت ہی بدنما بھی ہوتی۔ مگر مجکو تو ایسی نمائش درکار نہ تھی میرا مطلب محنت یا کفایت شعاری کی نمائش کا نہ تھا مین تو صرف صنعت و حرفت کی نمائش کا طالب تھا اور بس۔

میری دوسری شرط یہ تھی کہ مین کوئی چیز ولایتی یا نیم ولایتی نمائش مین رکھنی نہین چاہتا۔ مین نے اُن چیزون کے لینے سے انکار کیا جیسے شاندار پایدانون پر رکھے ہوئے لیمپ روشنی کے رنگین گلاس خیالی کھلونے جو اس ملک کے بعض لوگون مین حیرت انگیز رواج پاگئے ہین مگر یہ چیزین دنیا مین کہین بھی ہون بُری ہین اور خاصکر ہندوستان مین سب سے زیادہ بُری اسلیئے کہ ہندوستان آپ اپنی صنعت رکھتا ہے۔ دوسرونکا دست نگر نہین۔ مین نے یہ قاعدہ ٹھہرادیا تھا کہ مین صرف ایسے کام چاہتا ہون جنسے یہان کے لوگون کے خیالات اُنکے متوارث ہنر اُنکی ذاتی ذہانت اور اُن کے معتقدات ظاہر ہون ممکن ہے کہ نمائشگاہ مین کچھ چیزین ایسی بھی آگئی ہون جنپر میری شرائط صادق نہ آتی ہون اسلیئے کہ اس ملک مین یورپ کی نقل و تقلید جلد جلد اثر کر رہی ہے۔ جس کثرت سے چاندنی کے کوزے دستی رومال۔ نمکدان سیگرٹ رکھنے کی ڈبیان فرمائشین کرکے دیسی کاریگرون سے بنوائی جاتی ہین سنکر حیرت ہوتی ہے لیکن عموماً کہا جا سکتا ہے کہ میری شرط کی

تعمیل کی گئی۔

پھر تیسری شرط یہ تھی کہ نمائش کے لیئے بہتر سے بہتر نمونے بہم پہونچائے جائین سستے سوتی اور چھال کے کپڑے بھدی لکڑی کی چیزین انگوٹھی چھلے برنجی مورتین اور گولیان جو بھانکی فرمائش سے یا خود برنگہم مین بنتی ہین ایسی چیزین تو مجکو درکار نہین مین تو نمائش کے لیئے تمام ایسی چیزین چاہتا ہون جو ہندوستان کی صناعی مین نادر اور خاص اور خوشنما ہون مثلاً ہندوستان کے بنے ہوئے سونے اور چاندی کے برتن بھرت کی چیزین۔ مینا کاریان جواہرات لکڑی ہاتھی دانت اور پتھر کے کندے ظروف گلی اور سفال پرانے ایشیائی طور کے قالین ململین ریشمی کپڑے اور کارچوبی ساز و سامان اور لاجواب ہندوستانی ساخت کے زربفت یہ تمام چیزین آپ اس عمارت کے اندر ملاحظہ فرمائینگے مگر یہ آپکو خیال رہے کہ یہ نمائشگاہ ہے بازار نہین ہماری غرض و غایت مسرفون کی خواہشونکو پورا کرنا اور مال کی نکاسی کو مدنظر رکھنا نہین ہے بلکہ اچھے کام کو ترقی دینا اور اسمین نئی روح پھونک دینا ہے۔

نمائش کی عام سرسری حالت تو یہ ہے جو مین نے بیان کی لیکن ہمنے اسمین چند اور ضروری چیزین بھی اضافہ کی ہین اس خیال سے کہ لوگون کے مذاق یوماً فیوماً بگڑتے چلے جارہے ہین اور ہمارے بہت سے نمونے جو زمانۂ حال کی ایجاد ہین خراب اور بدنما ہین ہمنے اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ زمانۂ حال کی پیداوار کے ساتھ اگلے وقتون کے معیار اور نمونے نمائش کے لیئے رکھے جائین۔ نمائش کے لیے مستعار چیزون کے لینے کا یہی مدعا ہے۔ اور وہ ایک بالکل علیحدہ کمرے مین سجائی گئی ہین۔ ان مین آپ بہت سے پرانے ہندوستانی صنعت کے کامونکے

عمدہ نمونے دیکھینگے جو ہمکو ہندوستانی والیانِ ریاست اور قدردانون نے اپنی فیاضی سے براہ مہربانی مستعار دیئے ہین اُنمین بعض تو ہمارے ہندوستانی عجائب خانون سے اور بعض لنڈن کے سوتھ کنسنگٹن میوزیم کے بمثل ذخیرے سے آئے ہین بہت سی چیزین فی نفسہا خوشنما ہین۔ لیکن ہمکو امید ہے کہ ہندوستانی کاریگر جو یہان موجود ہین اور اُنکے سرپرست جو اُنسے کام لیتے ہین ان چیزونکو صرف اِس غرض سے نہین دیکھینگے کہ وہ چیزین یا تو محققان قدامت کے کام کی ہین یا اُس شخص کے شوق کی ہین جو صنعت کا مذاق رکھتا ہو بلکہ انکو اِس نظر سے ملاحظہ فرمائین کہ یہ چیزین انکو جدید اور تازہ خیالات بہم پہونچاتی ہین جو اُنکے آیندہ کارروائی مین بکار آمد ہونگی لہذا یہ قاعدۂ کلیہ قرار دینا چاہیئے کہ ہندوستانی صنعتین صرف اپنی پُرانی وضع پر قائم رہنے سے ترقی پائینگی نہ غیر ملک کے خیالات کی پیروی کرنے سے۔

اب اگر مجھسے پوچھا جائے کہ اِس نمائش سے اصلی غرض کیا ہے اور مین اِس سے کس فائدہ کی توقع رکھتا ہون تو مین اسکا جواب بہت ہی مختصر لفظون مین دونگا۔ کہ جہان تک ہندوستان کی صنعت و حرفت کے تنزل مین تجارت کی ترقی اور ہاتھ کی قوت پر دُخانی قوت کی چیرہ دستی اور مذاق پر سودمندی کے غلبے کو دخل ہے وہانتک تو مجھے کچھ چندان توقع نہین۔ ہم دیکھ رہے ہین کہ ہندوستان مین وہی صورت پیش آرہی ہے۔ جو ساری دُنیا مین دکھائی دے رہی ہے جسنے مدّت ہوئی اِنگلستان کی پُرانی محنت مزدوری کا ناس مار دیا اور یہی چین اور جاپان کے پیچھے پڑی ہے۔ کوئی چیز اسکو روک نہین سکتی جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ جیسے دخانی گاڑیان گھوڑا گاڑیون کو منسوخ کرتی چلی جارہی ہین اور

جیسے پنکھے جو ہاتھ سے کھینچے جاتے ہین اُنکی جگہہ بجلی کے پنکھے رواج پا رہے ہین اسیطرح جولاہون کی کارگاہون کو مشین کی کارگاہین بیدخل کرینگی اور متفرق دوکانون سے بڑے کارخانے بازی لیجائینگے یہ بات ضروری الوقوع ہے اور ایک زمانے مین جسمین سستی چیزونکی ضرورت ہے اور اُنکے بدنما ہونے کی کچھہ زیادہ پروا نہین کیجاتی جسمین آرام کا زیادہ خیال ہے اور خوشنمائی کا اتنا نہین اور جو کبھی بے اسکے خوش نہین ہوسکتا کہ اپنے ہی نمونون اور متوارث نقلونکو چھوڑ بیٹھے اور اجنبی اور غیر ممالک کی چیزون کی تلاش مین سرگردان مارا مارا پھرے تو ہمکو یقین رکھنا چاہیئے کہ بہت سی پُرانی صنعتین اور دستکاریان آخرکار غارت ہوجائینگی۔

ایک شناخت اور ہے جسکو مین اور بھی زیادہ فال بد خیال کرتا ہون جیسا کہ مین کہہ بھی چکا ہون مین اُن لوگون مین ہون جو اس بات کے قایل ہین کہ کوئی قومی کاریگری بے اسکے جاری نہین رہ سکتی کہ جن لوگون نے اسکو ایجاد کیا ہے اُن ہی کے خیالات کی پیروی اور اُن ہی کی ضرورتونکو پورا کرے۔ یہ سیاح لوگ یا عجائبات کے متلاشی اکیلے تو کسی کاریگری کو زندہ نہین رکھہ سکتے۔ اگر صنعت کس پرسی کے اس درجے کو پہونچ جاے تو وہ صنعت صنعت نہین رہتی بلکہ ایک طرح کی کل ہوجاتی ہے جسمین صرف خاص رواجی نمونون کی نقل ڈھالی جاتی ہے جب رواج بدلا اور عام پسند باقی نہ رہا تو اسکے ساتھ صنعت بھی رخصت ہوگئی پس اگر یہ منظور ہے کہ ہندوستانی صنعتین سرسبز رہین یا اُن مین از سرِ نو جان ڈالی جاے تو یہ تو اسی صورت مین ہوسکتا ہے کہ ہندوستانی رؤسا اور امرا

اور تربیت یافتہ اور عالی درجہ لوگ اسکی سرپرستی کرین۔ جب تک اُمرا اس بات کے گرویدہ رہینگے کہ اُنکے محل برسلز کے بھڑکیلے قالینون ٹائن ہیم کورٹ روڈ کے اثاث البیت اٹلی کی ارزان پچی کاری فرانس کی روغن دار چیزون آسٹریا کے شیشہ آلات جرمنی کے زرلفت اور سستے کمخوابون سے اٹے رہین اُسوقت تک تومین ڈرتا ہون کہ کچھ ایسی بہت توقع نہین۔ اس بات کے کہنے سے میرا مطلب کسی کو آلاہنا دینا نہین ہے اسلیئے کہ مین خیال کرتا ہون کہ انگلستان مین خود ہم انگریز بھی اسی خبط مین مبتلا ہین کہ دوسرے ملک کی کوئی سی چیز ہو خواہی نخواہی ہماری نظر مین کھب جاتی ہے مگر ہان اتنی بات تومین پکارے کہتا ہون کہ ہندوستانی صنعتون اور دستکاریونکو زندہ رکھنا منظور ہے تو یہ صرف باہر والونکی سرپرستی سے ہونا ممکن نہین یہ تو صرف اسیصورت سے ہوسکتا ہے کہ اسی ملک کے اندر صنعت و حرفت کی نکاسی ہو اور اُس سے یہین کے لوگون کے خیالات اور مذاق ظاہر ہوتے ہون۔ مین تو یہ چاہتا ہون کہ ہندوستانی رئیسون اور امیرون مین زمانہ حال کے مذاق کو لطیف یا خیر پاکیزہ بنانے کی ایک تحریک پیدا ہو اور نیز اسکی کہ اپنے ملک کے پرانی مگر عمدہ طرز و وضع کی طرف عود کرین۔ اسمین شک نہین کہ یہ تو ایک نہ ایک دن ہونا ہے مگر شاید اتنی دیر لگے کہ اصل مطلب فوت ہو جائے۔

اگر یہی بدخالیان ہین تو پھر اس نمائش کی غرض کیا ہے اور کس وجہ سے مین اسکو مفید خیال کرتا ہون مین اسکا جواب صرف ایک لفظ مین دے سکتا ہون نمائش بھی ایک طرح کی چشم دید تعلیم ہے یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستانیون کو کیا کیا سوجھتی ہے

وہ کیا کیا چیزین بنا سکتے ہین اور کیا کیا کر سکتے ہین اسکی غرض ہمیشہ اِس بات کا ظاہر کر دینا ہے کہ اسکے صناعون مین صنعت کا خیال جاتا نہین رہا بلکہ انکو صرف ایک محرک اور ہمت دلانیوالے کی ضرورت ہے اِس سے لوگونکو یہ دکھانا مرکوز خاطر ہے کہ ایک ہندوستانی گھر کی زیبائش اور اثاث البیت کے لیئے کلکتے اور بمبئی کی انگریزی دوکانون مین ڈانوا ڈول پھرنے کی کچھ ضرورت نہین حالانکہ تقریبًا ہر ہندوستانی ریاست یا صوبے مین اکثر ہندوستانی شہرون مین اور بہت سے ہندوستانی دیہات مین ابھی تک صنعتین موجود ہین اور ابتک ایسے صناع زندہ ہین جو اپنے ہموطنون کے صنعتی اور نیز سود مندی کے مذاق کو رضامند رکھ سکتے ہین جو ایسے قیمتی ورثے کو کہ سلف کے لوگون سے ہمارے ہاتھ لگا ہے زندہ رکھنے کے قابل ہین۔

اِن ہی اغراض کی وجہ سے ڈاکٹر واٹ نے اور مین نے اِس نمائش کے لیئے مشقت اُٹھائی ہے اور اب اسکے افتتاح کا اعلان کرتے وقت صرف اِس دلی امید کا ظاہر کرنا باقی ہے کہ جس سرپرستی کی غرض سے اِسکا منصوبہ سوچا گیا تھا خدا کرے تھوڑا بہت تو پورا ہو

رسم افتتاح کے بعد شاہزادے اور وائسرائے اپنے ہمراہیون سمیت نمائیشگاہ کے اندر گئے اور صدر دالان اور بغلی دالانون مین چلے پھرے اور عمدہ ترین نمونون کے دیکھنے کے لیئے اکثر جگہ ٹھٹکے بھی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم سے سر جارج واٹ نے نمائیشی چیزونکی ایک مکمل اور عمدہ فہرست مرتب کی تھی۔ اور چونکہ نمائیش گاہ مین قابل دید چیزین کثرت سے تھین بعض تو اگلے وقتون کے عمدہ کام تھے اور بعض خالص مشرقی وضع کی ہنرمندانہ

کاریگری کے نمونے تھے جو ابھی تک بھی مروج ہین اور انکو عاقلانہ طور پر زیادہ رواج دینا چاہیئے اور بعض ایسی چیزین تھین کہ انکے بنانے والون نے بعض صنعتون کو دیکھا کہ مٹ گئین یا مٹنے والی ہین اور انھون نے بزور ذہانت نیک نیتی سے اِن صنعتونکو از سر نو تازہ کرنے یا سنبھالنے یا ان مین کوئی نئی بات پیدا کرنے کی کوشش کی تو اسجگہ اتنی بہت چیزون مین سے خاص نمود کی چیزونکی روداد کا بیان کرنا بھی محال ہے پس جس کسی کو نمائشی چیزون کی پوری کیفیت معلوم کرنی ہو اُسکو چاہیئے کہ سر جارج واٹ کی مرتب کی ہوئی فہرست کی طرف رجوع کرے وہ نری فہرست نہین ہے بلکہ اسمین موجودہ ہندوستانی صنعتون کے قسموار بہت زیادہ حالات ایک جگہ جمع ہین اسمین فنون صنعت کی ترتیب عمدہ تسلسل کے ساتھ رکھی گئی ہے اور ہر ایک چیز کی تشریح بڑی واقفیت کے ساتھ کی گئی ہے اتنی معلومات کسی اور کتاب مین تو ملیگی نہین۔ ابتدا ءً یہ خیال کیا گیا تھا کہ فہرست بنگئی تو وہ نمائش کا تتمہ ہوگی مگر بنگئی تو وہ بجاے خود اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ نمائش کا ہونا بھی ایک ضروری کام تھا۔

وائسرائے نے جو رؤسا اور اُمرا اور ہندوستان کے بڑے بڑے لوگون سے درخواست کی تھی کہ صنعت و حرفت کے ذخیرے جو اُنکے پاس ہین نمائش کے لیئے مستعار دین تو اُنھون نے بھی بڑی فیاضی سے اس درخواست پر عمل کیا۔ نظام کی گورنمنٹ کے حکم سے نمائش کے لیئے چاندی تانبے پیتل کی چیزین سونے اور چاندی کے کارچوبی کام از قسم زربفت وغیرہ بنوائے گئے اور اُنکے وزیر مہاراجہ پیشکار رسرکشن پرشاد بہادر نے بدری کے کام کے بعض عمدہ نمونے مانگے دیئے۔ بڑودہ کے گائکوار نے ایک قالین نمائشگاہ مین رکھوادیا جسمین موتی ٹنکے ہوئے تھے

اور سابق گا یکوار مہاراجہ کھنڈے راؤ نے اسکو محمدؐ صاحب کے مزار پر چڑھانے کی نیت سے بنوایا تھا۔ مہاراجہ میسور نے جو چیزین مستعار دی تھین ان مین چاندی کے جڑاؤ اور پترمڑھی ہوئی تھالیون اور پرانے وقتون کے کھدے ہوئے ہاتھی دانت کے بعضے عمدہ نمونے تھے اور زمانۂ حال کی کاریگری لکڑی کی پچی کاری اور دوسری زیب و زینت کی چیزون مین دکھائی گئی تھی جو مہاراجہ کے نئے محل کے لیئے طیار کی گئی تھین۔ ریاست کشمیر نے نشرشالین مستعار طور پر نمائیشگاہ مین بھیجین ان مین سے ایک کی نسبت کہا جاتا تھا کہ بائیس ہزار روپے کی ہے اور شالون کے علاوہ بعض خوبصورت مینا کار برتن اور تین چاندی کی مورتین جولیہ کے بودھ مندر سے مہاراجہ گلاب سنگھ کے وقت مین لی گئی تھین۔ جنرل سرامر سنگھ نے بھی اور چیزون کے علاوہ ایک بڑا عمدہ لوٹا اپنے ذاتی ذخیرے سے مستعار دیا۔

نمایشی چیزون مین سے جو راجگان راجپوتانہ نے مانگے دی تھین بہت سے قیمتی منقش ہتھیار۔ توڑے دار بندوقین۔ تلوارین۔ خنجر وغیرہ تھے جو اسلحہ خانہ جودھپور سے آئے تھے۔ مہاراناؤدے پور نے اور چیزون کے ساتھ دو سنگ لیشب کے خوشنما حقے بھی بھیجے تھے۔ ایک مین زمرد جڑے ہوئے تھے اور دوسرے مین یاقوت دیکھنے والون نے انکو بہت ہی پسند کیا فی الحقیقت ہندوستان کی ہر ریاست کو کچھ نہ کچھ ذخیرہ کی ہوئی نادر چیزین بھیجنے کی ترغیب دلائی گئی تھی۔ ڈائرکٹر صاحب اور انکے اسسٹنٹون کی تلاش سے بہت سی سبک چیزین جو واقعات تاریخی اور مذاق صنعت کے اعتبار سے دلچسپ تھین ایسے مقامات سے دستیاب ہوئین جہان انکے ہونے کا مطلق وہم و گمان بھی نہ تھا

مثلاً چمبا جو ایک پنجاب کی پہاڑی ریاست ہے وہان کے راجہ کے پاس ایک نہایت ہی عمدہ خنجرون کا سیٹ ملا جسکے دستے مُرصع تھے جو شہنشاہ اکبر نے اُنکے کسی بزرگ کو دیا تھا۔ یہ بھی نمائش کو مانگے دیئے گئے تھے۔ ہاتھی دانت مین کندے کے کام کے تین نمونے جنمین کرشن جی کی صورت ظاہر ہوتی تھی جو پچاس برس ہوے اُڑیسہ کی ریاست نیاگڑھ مین بنوائے گئے تھے نمائش کی نہایت ہی خوشنما اور صنعت کی چیزون مین سے تھے۔

سر جارج واٹ کی تلاش کچھ ہندوستانی ریاستون ہی پر بند نہ تھی اجمیر مین انکو دو کواڑ ملے جو سنہ ۱۵۸۸ء مین اکبر چتوڑ سے اُکھڑوا کر لے گیا تھا یہ کواڑ اس قابل ہین کہ انکو غالباً قدیم العہد ہندوؤن کی چوب تراشی کی صنعت کا سب سے پُرانا نمونہ سمجھنا چاہیئے۔ بیجاپور سے ایک غالیچہ آیا جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ اورنگ زیب نے وہان کی مسجد پر چڑھایا تھا اور چند اور غالیچے آئے جنکی نسبت لوگ یقین کرتے ہین کہ ڈھائی سو برس پہلے کے ساخت کشمیر ہین۔ نمائشگاہ مین ایک اور دلنشین چیز کپڑے تھے جو گذشتہ تین سو برس کے اندر مختلف اوقات مین راجاؤن اور نوابون اور اُنکی رانیون اور بیگمون نے اپنی شادیون مین زیب تن کیئے۔ نمائشگاہ مین ہندوستانی مصورونکی بنائی ہوئی بہت سی تصویرین بھی تھین اُن مین سے ایک تصویر اُسوقت کی تھی جب لارڈ لیک لاسواری کی لڑائی کے بعد دہلی مین داخل ہوئے۔ مارکوئس آف ولزلی اسی لڑائی کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ہتھیارونکی فتوحات ہندوستان کی تاریخ مین ابھی تک کوئی فتح

اس سے بڑھ کر نہین ہوئی - یہ عجیب تصویر جو بڑی باریکی سے گزشتہ صدی کے آغاز کے ہاتھیون کے جلوس کو یاد دلاتی ہے مہاراجہ الور نے مانگے دی تھی -

وکٹوریا اینڈ البرٹ میوزیم واقع سوتھ کنسنگٹن نے جو چیزین نمائش کے لیئے مستعار دین اُنکا بیان کرنا بھی مناسب ہے وائسرائے کی درخواست پر میوزیم کے ڈیرکٹر سر کیسپیر پرڈن کلارک نے کہ وہ خود تمام مسائل متعلقہ صنعت مشرق کے امام مستند ہین ہندوستانی کاریگری کے بہت سے بہترسے بہترنمونے جو قومی ذخیرے مین موجود تھے منتخب کرکے دہلی روانہ کیئے - ورنگل واقع دکن کے دو قالین ۱۸۵۱ء کی عظیم نمائش مین دکھائے گئے تھے اور سوتھ کنسنگٹن مین سب سے عمدہ ہین - گلدان اور سنگ یشب کی کندہ کی ہوئی اور جڑاؤ چیزین نہایت ہی بیش قیمت حیثیت کی تھین حقہ رکھنے کی ایک شیشے کی بنائی جسمین خوب اُبھرے ہوے پھول بنے ہوئے تھے اور تہ زمین بڑی نزاکت سے کھرچ دیگئی تھی غالباً کسی مغل بادشاہ یا کسی بڑے امیر کے لیئے بنائی گئی ہوگی ایک مینیطر چیز ہے پیتل اور تانبے کی چیزین جو تبت اور چینی ترکستان سے آئین دیکھنے والون کے لیئے خاصکر دلکش تھین - سوتھ کنسنگٹن سے جو چیزین آئی تھین بہ استثنا پچی کاری کام کے جو دیوان عام کا تھا اور جسکا بیان آٹھوین باب مین ہے بعد کو واپس کردی گئین -

گورنمنٹ آف انڈیا کی جو یہ خواہش تھی کہ نمائشگاہ مین ایسی چیزین فراہم کیجائین جنسے ملک کی صنعتی جفاکشی کی عام حالت آنکھون کے سامنے پھر جاے - وہ خواہش توافراط کے ساتھ پوری ہوئی اور اُسکے ساتھ ساتھ جلدی سے اِس بات کا بھی یقینی ثبوت ملگیا

کہ نمائش کا دوسرا مطلب بھی فوت ہونے نہین پایا۔ قدسیہ باغ مین جو صنعت و حرفت کا محل کھڑا کیا گیا تھا ہر روز لوگ جوق جوق اسکے دیکھنے کو آتے تھے۔ فی الواقع وہ محل ایسے خزانون سے معمور تھا کہ کیا دہلی کے رہنے والے اور کیا وہ لوگ جو نظرے خوش گزرے سیر کے لیئے دہلی آئے ہوے تھے اُنکی کشش کی مقاومت کر نہین سکتے تھے ایکبار نہین کئی بار لوگون کو دروازے سے اُلٹا پھیر دیا گیا کہ نمائشگاہ مین آدمی بھرے ہوئے ہین باوجودیکہ نمائشگاہ تھوڑے ہی دن کھلی رہی تاہم ۴۸۰۰۰ آدمی دام خرچ کرکے اندر گئے۔ چیزین جو معرض فروخت مین تھین مالکون نے ہر ایک چیز کے دام لگا دیے تھے زیادہ دامون پر فروخت ہوسکتی تھین اسپر بھی ساڑھے تین لاکھ روپے سے زیادہ ہی کی خریداری ہوئی۔ کچھ چیزین گورنمنٹ نے عجائب خانون اور صنعتی سکولون کے لیئے لے لین۔ ہندوستانی رئیسون امیرون اور معزز لوگون نے دل کھولکر خریداری کی۔ اور جو لوگ تمام اطراف عالم سے سیر دیکھنے آئے تھے اُنھون نے بھی واجبی قیمت پر ان چیزون کے حاصل کرنے مین جو فی الحقیقت ہندوستان کی اچھی کاریگری کے احتیاط کے ساتھ چنے ہوئے نمونے تھے بطوع خاطر نمائش کے موقع سے فائدہ اُٹھایا۔

اسکا اندازہ کرنا سردست ناممکن ہے کہ نمائش نے بلاواسطہ یا بواسطہ ملکت ہندوستان کے حرفون اور پیشون پر اور نیز عام لوگون کے سلیقے اور مذاق پر کہ اسکو مصنوعات کی حیثیت اور مقدار مین تھوڑا بہت دخل ضرور ہے کیا اثر کیا یہ بات تو اپنے وقت ہی پر ظاہر ہوگی۔ کہ گورنمنٹ نے جو کاریگرون کی حوصلہ افزائی اور اُنکی

محنت کے بہترین نتیجے یعنی عمدہ کام کی نکاسی کے ترقی دینے مین بے لاگ اور عاقلانہ کوشش کی اسمین کہانتک کامیابی ہوئی - علاوہ برین دلکو اس خیال سے بھی تسکین ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ تو کیا گیا اور جو کچھ بھی کیا گیا وہی اچھی کاریگری کے لیئے قوی محرک کا کام دینے کی وجہ سے ممکن نہین کہ بے اثر محض ثابت ہو - نمائشی چیزون کو دس درجون مین تقسیم کیا گیا اور ہر درجے مین مستحق ترین چیزون کے مالکون اور کاریگرونکو انعام اور تمغے اور برتری کی سندین دی گئین اس کارروائی سے بھی کاریگرون اور کارفرماؤنکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ واقع مین صنعت گری کی لیاقت کا بھی ایک ترقی یافتہ درجہ ہے اور اسکی نقل و تقلید فائدے سے خالی نہین مستحقین انعام کا انتخاب صاحبان مفصلۂ الذیل کی کمیٹی کو سپرد کیا گیا -

پریزیڈنٹ

کرنیل سر سونٹن جیکب

ممبران

جرنیل سٹوارٹ ہیٹین

سی - ال برنز اسکوائر

شولیر - او - گھلارڈی

کرنیل - ٹی - ایچ - ہنڈلے - آئی - ایم - ایس

آر - ڈی - میکنزی - اسکوائر

منشی مادھو لال۔

بھائی رام سنگھ۔

ای تھرسٹن اسکوائر۔

سکرٹری

آر۔ای۔وی۔ آرتھر ناٹ اسکوائر۔

اُنیس طلائی تمغے کمیٹی کے اختیار مین کر دیئے گئے اُن مین سے پانچ تو گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنی طرف سے دیئے مہاراجہ کوچ بہار نے چار۔ راجگان کپورتھلہ و پونچ اور راجہ سرامر سنگھ ہر ایک نے دو دو منشی مادھو لال نے تین اور راجہ بہادر رانا جیت سنہا دالیِ ناشی پور نے ایک تمغے حسب ذیل تقسیم کیے گئے۔

درجۂ اول دھات کی چیزین

دھات کی چیزین (مسی اور برنجی) وہ مدرسہ صنعت جیپور سے آئی تھین۔

نایلو کا کام۔ تھالی جوڑ۔ سایا پو آف ٹونگو۔

نقرئی کام۔ مونگ بن مونگ آف رنگون۔

درجۂ دوم۔ پتھر کے برتن

(۴) بھرت پور سے ایک کھدا ہوا بھرے پتھر کا کام۔ ریاست بھرتپور سے۔

درجۂ سوم۔ شیشے اور مٹی کے برتن

کچھ نہین۔

درجۂ چہارم۔ چوبی کام

(۵) بھاؤنگر سے ایک کھدے ہوے چوبی روکار کا نمونہ۔ ریاست بھاؤنگر۔

(۶) کندہ چوبی میوسکول آف آرٹ لاہور۔

(۷) برما کی ایک شہزادی کی تصویر جو لکڑی مین کھدی ہوئی تھی۔ مونگ ون بگین آف رنگون

(۸) کمرہ جو بمبئی کی صناعی سے سجایا گیا تھا۔ مدرسہ صنعت بمبئی۔

(۹) صندل کی لکڑی کا کندہ صندوقچہ۔ شاپور سو برایپا۔ ساگرداد اپٹپا آف میسور۔

درجۂ پنجم۔ ہاتھی دانت سینگ اور چمڑے وغیرہ

(۱۰) کندہ ہاتھی دانت کی چیزون کا مجموعہ۔ فقیر چند رگھوناتھ داس ساکن دہلی۔

(۱۱) ہاتھی دانت کا صندوقچہ۔ مدرسہ صنعت ٹری ونڈرم۔

درجۂ ششم۔ لاکھ۔ وارنش وغیرہ

کچھ نہین۔

درجۂ ہفتم

(۱۲) سنہری کمخواب بھگوان داس گوپی ناتھ ساکن بنارس۔

درجۂ ہشتم

(۱۳) دوشالہ۔ ٹرے لوکیا ناتھ داس ڈھاکہ و مرشد آباد۔

(۱۴) چکن کے کام کا مجموعہ۔ کدار ناتھ۔ رام ناتھ اینڈ کمپنی۔ لکھنؤ۔

(۱۵) کشمیر کی شالون کا مجموعہ (بُنی ہوئی اور کار چوبی) ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کے پاس سے۔

درجۂ نہم۔ قالین

(۱۶) کشمیر منیوفیکچرنگ کمپنی۔ سری نگر۔

(۱۷) آگرہ سنٹرل جیل۔

درجۂ دہم عمدہ عمدہ صنعت کی چیزین

(۱۸) مسٹر جے۔ کے مہتر بمبئی۔ لڑکی کی ایک مورت کے انعام مین۔

(۱۹) بھگونت سنگھ لکھنؤ انڈسٹریل سکول۔ مٹی کے سانچے کے انعام مین۔

اِن انعامات کے علاوہ ۸۳۰ نقرئی تمغے اور ۱۵ برنجی دیے گئے اور ۱۱۰ چیزین جو نمائش مین رکھی گئی تھین اُنکے واسطے انعام کی سفارش کی گئی۔ ۴۹۰۰ روپے کی ایک رقم والیان ریاست اور انگریزی اور ہندوستانی شرفا نے جمع کی جو اُن کاریگرون مین تقسیم کی گئی جنھون نے ایسے مال طیار کیے تھے جنکی وجہ سے اُنکو تمغے ملے۔

انعامات کی پوری فہرست ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے گزٹ آف انڈیا مین شائع کردگئی اور سرکاری فہرست مین بھی مندرج ہے نمائشگاہ کی عمارت لوگون کے اجتماع کا ایک نظارہ تھا جسمین اگرچہ روز افتتاح کی نسبت جبکہ بروز جمعہ ۲۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کے دیسی مہمان سہ پہر کے وقت وہان آئے اور وائسرائے نے اُنسے ملاقات کی تو اُسکے مقابلے مین بھیڑ بھڑکا تو کم تھا لیکن دلچسپی مین کم نہین اُس رسم کے وقت والیان ریاست کے علاوہ تمام ہندوستانی اُمرا و شرفا موجود تھے جو دہلی مین سرکار کی طرف سے مدعو تھے اور اُن مین سے بہت سے اِسی موقع پر ہز اکسلنسی اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے

رُوبرو پیش کیے گئے۔ ڈچس آف کاناٹ لیڈی کرزن۔ لارڈ و لیڈی امپٹھل۔ لارڈ و لیڈی نارتھ کوٹ اور مختلف کمپنون سے اور بہت سے اعلیٰ عہدے دار اور ملاقاتی انگریز بھی موجود تھے۔ ملاقات کی اس تقریب سے لوگ بہت ہی رضامند ہوے کیونکہ ہندوستانیونکے بہت سے ممتاز اور سرآوردہ لوگون کو جو تمام حصص ہندوستان سے ایک جگہہ جمع ہوے تھے وائسراے اور اُنکے شاہی مہمانون سے بالمشافہہ گفتگو کرنے کا بہت ہی اچھا موقع ملگیا۔ وہ ایوننگ پارٹی جو وائسریگل کیمپ مین ہوئی جسکا ذکر بابِ مابعد مین کیا جاے گا۔ اُسکی بھی غرض اصلی یہی تھی کہ والیان ریاست کو بھی ایک ایسا ہی موقع دیا جاے۔ انگریزی عہدہ دارون اور مہمانون کو اسمین میل جول کے ہمیشہ ایسے موقع ملتے رہے اور اسوجہ سے اُن تمام مہمانون مین جو دہلی مدعو ہوئے تھے کوئی بھی ایسا فریق نہین تھا جسکو یہ موقع نہ ملا ہو کہ وہ شہنشاہ کے قائم مقام اور برادر کے روبرو آداب نہ بجالائے۔ قدسیہ باغ کی عمارت کی وجہ سے اس غرض کے آسان کرنے مین بہت سے مفید مطلب حاصل ہوے۔

باب ۶

شہنشاہی دربار

۱۹۰۳ء کی صبح نوروز کا آغاز تھا کہ دہلی کے اطراف مین اس عظیم الشان جلسے کی آخری تیاریونکی چہل پہل شروع ہوگئی جسکے شوق نے مہذب دُنیا کے تمام اطراف سے ہزارہا آدمیون کو کھینچ بُلایا تھا والیانِ ملک رؤسا گورنر و دیگر حکام بالا اس شاہانہ رسم کے واسطے اپنی اپنی خدمت کی طیاریان کرنے لگے۔ توپخانے اور رجمنٹین اپنے مقررہ مقامات کی طرف روانہ ہوگئین۔ لیکن ملکی اور جنگی آدمیون کے وہ جفاکش کارپرداز جنکے سلیقۂ انتظام پر اس جمِ غفیر کی حُسن ترتیب کا مدار تھا ابھی تک بڑی سرگرمی سے ابتری کے دفع کرنے اور انتظام مین مشغول تھے۔ اور بندوبست کررہے تھے کہ عین وقت پر کوئی حادثہ واقع نہ ہو۔ تماشائی اور سیلانی جیوڑے دہلی کی صبح کی سردی کی تکالیف جھیل رہے تھے تاکہ اس تماشے کے موقع پر جسکا مُدت سے انتظار تھا عین وقت پر پہونچ جائین۔ تھوڑے ہی عرصے بعد آب زدہ وسیع سڑکین جو دہلی سے ایمپی تھیٹر کی طرف جو کھلے میدان مین کشمیری دروازے سے چار میل شمال کی طرف واقع تھا جاتی تھین اور نیز دیگر راستے جو مختلف کیمپون سے آتے تھے پیدل سوار اور گاڑیون کے ازدحام سے کھچا کھچ بھر گئے۔ اس سارے انبوہ کا رُخ اُسی منزل مقصود کی طرف تھا۔ بعض لوگ لائٹ ٹرین مین بیٹھ بیٹھ کر جارہے تھے۔ جنکا سٹیشن سے ایمپی تھیٹر تک ایک تانتا بندھا ہوا تھا

علی پور کی سڑک پر راجہ لوگ اپنی فوج اور رسالون کے ساتھ زرنگار گاڑیون مین بیٹھے چوگان اُڑائے چلے جاتے تھے۔ انگریزی ساخت کی لینڈو یا ٹمٹم سے لیکر کدھڑ بیلون کے چھکڑے اور ہچکولے لگتے ہوئے یکون تک ہر قسم کی سواریان تماشائیون کی بیشمار بھیڑ سے بھری ہوئی تھین جنمین ہزارہا مختلف صورتین نظر آتی تھین کسی مین انگریزی اور دیسی عہدہ دار تھے کسی مین اجنبی لوگ تھے۔ جو دریاے ہڈسن اور یارا کے کنارون یا پیرٹیوریا اور ٹوکیو کے دارالسلطنتون سے آئے تھے بعض جگہہ شمال مغربی سرحد کے پٹھان اور خود سرملک یاغستان کے سردار نظر پڑتے تھے اور بعض جگہہ بلوچستان کی سطح مرتفع کے لمبی ڈاڑھیون اور زلفون والے جنگجو اور چین اور تبت کے غیر مانوس زبان اور انوکھے لباس والے سرحدی دکھائی دیتے تھے۔ کہین کہین بحیرۂ عرب کے کنارے کے شیخ و سلطان بھی دیکھنے مین آتے تھے الغرض سلطنت ہند کے متعلق ہر قسم کا آدمی موجود تھا۔

حسن اتفاق سے نوروز کے دن مسلمانون کے مہینے شوال کی پہلی تھی یہ وہ خوشی کا دن ہے جس روز مسلمان اپنی عید مناتے ہین آج ماہ صیام ختم ہوتا ہے۔ اس بزرگ مہینے مین تمام اہل اسلام ماہ نو کی رویت تک سوائے سفر کی حالت کے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے کو حرام سمجھتے ہین چاند رات کو ہر روزہ دار بکمال ذوق وشوق ہلال کی رویت کا منتظر تھا صبح کو یعنی دربار کے دن عیدگاہ مین نمازیون کا بڑا ہجوم ہوا۔ گورنمنٹ نے اہل اسلام کی سہولت و آسائش کے واسطے جلسے کے افتتاح کا وقت دوپہر سے ساڑھے بارہ بجے کا کر دیا تھا۔ وقت سے کہین پہلے اکثر تماشائی عہدہ دار اور

غیر عہدہ دار ایمفی تھیٹر پر پہونچ گئے سواریون اور پیدل آدمیون کے اس عظیم ہنگامے مین پولیس نے جس خوبی سے انتظام اور بندوبست کیا وہ بیشک قابل تحسین و آفرین ہے۔ رؤسا کی سواریان بیرونی احاطے کے دروازے تک پہونچتی تھین جہانکہ ہر ایک کا اُسکے منصب کے مناسب استقبال ہوتا تھا اور وہان سے اُنکو ایک پولیٹیکل افسر اُنکی خاص جگہ پر لے جا کر بٹھا دیتا تھا۔ اِس توزک و احتشام کے ساتھ ۱۰۰ سے زیادہ رؤسا کا استقبال کرنا کوئی آسان بات نہین تھی لیکن اُن افسرون نے جنکو یہ خدمت تفویض ہوئی تھی اِس اہم کام کو اِس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ کوئی غلطی اور شکایت نہ ہوئی۔ ہر رئیس کو آتے کے ساتھ وائسرائے کی اُس تقریر کا جو کہ وہ دربار کے موقع پر پڑھنے کو تھے ایک اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا تھا۔ یہ چھپی ہوئی سُنہرے حرفون مین چھپا ہوا تھا۔ علاوہ ازین اور معزز آدمی اور درباریون کو بھی ایسے ہی ترجمے تقسیم کیے گئے لیکن وہ بجائے سُنہرے حرفون کے سرخ حرفون مین چھپے ہوئے تھے۔ الغرض حضار جلسہ مین سے اور خصوصاً تعلیم یافتہ اور ذی رتبہ لوگون مین سے شاید ہی کوئی ایسا متنفس ہوگا جو جلسے کی کارروائی کو باوجود انگریزی زبان کی ناواقفیت کے اچھی طرح سے نہ سمجھ سکا ہو۔

فوجی طیاریون پر بھی کچھ کم غور و پرداخت نہ ہوئی علی الصباح ساری فوج کی اِسطور سے پریڈ ہوئی جیسی اُنکو دربار کی تقریب پر کرنی تھی۔ پیادہ فوج دو دستے ہوکر جسمین تیرہ تیرہ پلٹنین تھین جاے مقررہ پر پہونچ گئی۔ اور ایمفی تھیٹر کے دروازے کے سامنے کوئی چار سو گز کے فاصلے پر مربع پر جما کر قائم ہوگئی اِن پلٹنون کی قطار کوئی ہزار گز لمبی ہوگی۔ چونکہ

گارڈن ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹن کو یہ خدمت سپرد تھی کہ اندرون امپی تھیٹر اور دروازوں پر گارڈ کا کام دیں اسلیئے اُنکی جگہ پنجابی پلٹن ۲۸ جمی ہوئی تھی اس پلٹن کی داہنی طرف پہلے برگیڈ ڈویژن نمبر ۳۸ تھا جسمین رائل فیلڈ آرٹلری کے نمبر ۲۴ و ۳۴ و ۲، کے توپخانے تھے اِنکے بعد کمپنی نمبر ۳۔ اور بنگال سفرمینا پلٹن کی وہ جماعتین تھین۔ جنکا کام غبارے اُڑانا اور جوبلی پل بنانا ہے۔ سب سے آخر مین رائل فیلڈ آرٹلری کا برگیڈ ڈویژن ۱ تھا جسمین ۱۳ و ۶۷ و ۶۹ کے توپخانے تھے۔ بائین طرف اول امپیریل سروس کی پلٹنین تھین۔ پھر ریاست مالیر کوٹلہ اور سرمور کی سفرمینا فوج تھی انکے بعد رایل فیلڈ آرٹلری کا اُنتالیسوان برگیڈ تھا جسمین ۴۶ و ۵۱ و ۵۴ کے توپخانے تھے فوج کا کل شمار صف بستہ اور دروازوں کے پہرہ دار دونون کو ملاکر ۳۹۶۰ تھا۔

دربار کی اُس سڑک کے دونون طرف جسپر سے حضور وایسرائے اور ڈیوک آف کانات کی سواریان امپی تھیٹر کی جانب گزرنے کو تھین۔ فوج کے دستے اس ترتیب سے قائم کیئے گئے تھے پہلے چودہ سکواڈرن امپیریل سروس کیولری کے تھے پھر بیکانیر کے سانڈنی سوار تھے بعدین مونٹیڈ انفنٹری تھی جنکی دو کمپنیان برٹش تھین اور چار دیسی۔ انکے آگے ڈویژنل کیولری کے ۸ سکواڈرن تھے جنمین دو دو سکواڈرن تو گائڈز کیولری اور پانچوین پنجاب کیولری کے تھے۔ اور ایک رجمنٹ ممالک متوسطہ کے سوارونکی تھی۔ انسے آگے بڑھکر کمور کیولری کے ۸ سکواڈرن تھے جنمین اٹھارون بنگال لانسرز فوج تھی اور ایک ایک سکواڈرن پہلی اور دوسری پنجاب کیولری اور دسوین اور چودھوین بنگال لانسرز کا تھا۔ بعدمین وائسرے کیولری تھی۔ پہلی

اور دوسری کیولری بریگیڈ کے بارہ بارہ سکواڈرن سڑک کے چپ و راست پر آمنے سامنے ایستادہ تھے۔ فوجین اس جگہ سے لیکر اسمقام تک جہانکہ سڑک ایمپی تھیٹر کی طرف مڑتی تھی سڑک کے دونون طرف جمی ہوئی تھین رائل ہارس آرٹلری کی ڈی۔ آئی اور ایچ بیٹری سڑک کے صرف جانب شرقی پر قائم تھی۔ حضور وائسرائے کی ہمرکاب خاصے کی فوج کا پیادہ حصہ یعنی نارتھمپٹن شائر رجمنٹ کا پہلا بٹلین اور پندرھوین سکھ انفنٹری ایمپی تھیٹر کے دروازے کے باہر سڑک کے دونون طرف سڑک اور پیادہ فوج کی لمبی قطار کے بیچ مین ایستادہ کردی گئی تھی۔ دیر رائل ہائینسز اور وائسرائے کی تشریف آوری کے بعد ہمرکاب خاصے کی فوج کے سوار بھی اسی جگہ پیادہ فوج کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔

اگرچہ یہ موقع وہی تھا جہانکہ ۱۸۷۷ء مین لارڈ لٹن نے والیان ریاست کے روبرو ملکہ مرحومہ کے شاہی خطاب اختیار کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ لیکن یہ عمارت جو کہ لارڈ کرزن کے دربار کے واسطے طیار ہوئی۔ ساخت اور وضع مین جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہوگا اس عمارت سے جو کہ ۲۵ برس پہلے ایک قلیل مجمع کے لیے کافی سمجھی گئی تھی بالکل مختلف تھی ۱۸۷۷ء کے دربار مین ہندوستان کے گورنر لفٹنٹ گورنر دیگر رؤسا و اعلی حکام کی نشست گاہین ہلال کی صورت مین تھین جسکی وسعت تقریباً ربع دائرہ کے برابر ہوگی نشست گاہون کا رخ وائسرائے کی طرف تھا اور لارڈ لٹن نے حضار کو ایک مسدس شہ نشین پر سے خطاب فرمایا تھا جو کہ دائرے کے مرکز سے ذرا آگے بڑھا ہوا بالکل علیحدہ بنایا گیا تھا۔ باقی عہدہ دارون اور تماشائیون نے اس جلسے کی کیفیت اُن چھوٹی چھوٹی نشستگاہون سے دیکھی تھی جو کہ وائسرائے کے

شہ نشین کے عقب مین طیار کی گئی تھین - اِن مختلف نشستگاہون پر جو آدمی بیٹھے تھے اُنکی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ نہ تھی لارڈ ڈلٹن کے امفی تھیٹر کے نقشون پر نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اِس عمارت کی وضع اور ساخت نہایت ہی خوشنما اور دلکش تھی اسمین چند لاعلاج عیوب بھی تھے مثلاً آدھے سے زیادہ حاضرین وائسرائے کے پس پشت تھے اور وہ وائسرائے کی سپیچ کا ایک حرف بھی نہ سُن سکے سامنے کی نشستگاہون کی قطارون مین بھی اُنکی آواز چندان صاف طور سے سُنائی نہین دی وجہ یہ ہوئی کہ قریب سے قریب کرسی کا فاصلہ وائسرائے کی شہ نشین سے ۵۰ گز کا تھا - علاوہ برین آرائش اور زیبائش کی چیزون مین سوائے پرچمون - ڈھالون جھنڈیون اور برقون کے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس سے مشرقی شان ٹپکتی ہو -

اِسکی دفعہ یہ لازمی تھا کہ عمارت پہلے سے بڑی بنے اور اسکی ساخت مین بھی کچھ تبدیل ہو تاکہ درباریون کی پیشتر سے کہین زیادہ تعداد اسمین بخوبی بیٹھ جاے اور وائسرائے اور ڈیوک آف کانات کو بھی اِس جلسے پر ایک ہندوستانی دربار کی شان و شکوہ برتنے کا موقع ملے - دربار سے کوئی ڈیڑھ برس پہلے وائسرائے نے بڑے غور و تعمق کے بعد یہ بات فیصلہ کی کہ آواز اور دیگر امور کے لحاظ سے عمارت کی وضع نعلِ اسپ کی صورت سے زیادہ موزون و بہتر نہین ہو سکتی چنانچہ کرنیل جیکب کی مدد سے جو کہ اب سر سونٹن جیکب کے خطاب سے ممتاز ہین اور شمالی ہند مین فن عمارت کی وجہ سے نہایت مشہور ہین نقشے اور خاکے تیار کیے گئے -

اپریل ۱۹۰۲ء مین وائسرائے موقع ملاحظہ فرمانے کی غرض سے خود دہلی تشریف لائے لارڈ لٹن کے دربار کی جگہ کو اپنی اصلی حالت مین عود کیئے ہوئے ایک عرصہ ہوچکا تھا اور اب اسمین اور گرد و نواح کے جنگل مین کچھ تفاوت نہ تھا - خود دہلی مین بہت سے صاحبان کو جنکو بیرون شہر اس طرف جانے کا اتفاق نہین ہوا تھا باوجود اِنکے اِس شہر مین عرصے تک قیام فرمانے کے پچھلے دربار کا ٹھیک موقع معلوم نہین تھا وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ ۱۸۷۷ء کے چبوترے کا بقیہ اب صرف ایک اینٹون کا ڈھیر رہ گیا ہے اور نشست گاہونکے ہلالی صورت مین ہونے کا پتہ محض اس بات سے چلتا ہے کہ وہ زمین اردگرد کے کھیتون سے ذرا اُبھری ہوئی ہے چنانچہ یہ بات فیصلہ کردی گئی کہ لارڈ لٹن کا چبوترہ جدید جلوہ گاہ کا مرکز رہے لیکن اُسکا قطر ذرا شمال مشرق کی طرف پھیر دیا جائے اسطرح وہ ٹیلے جنسے گزشتہ نشستگاہون کی قطارون کا پتا لگتا ہے - اب اِس بڑی عمارت کے گھیر مین آجائین - جب انجنیرون نے کام شروع کیا تو وائسرائے نے پہلے نقشون مین بہت سی ضروری تبدیلیان مناسب سمجھین سر ایس جیکب کے نقشے مین یہ تجویز تھی کہ ایمفی تھیٹر بجائے چھت کے نیلے اور سفید رنگ کی دھاریون کی کرمچ کا ایک ہلکا شامیانہ تان دیا جائے اور اُسپر نشان دار جھنڈیان نصب کردیجائین - لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کرمچ کے بجائے خاص سلمانی وضع کا کوئی کپڑا ہو اور اُسکے نقش و نگار مین دہلی یا آگرے کی کسی مغلئی عمارت کی نقل کیجائے اور ہر چیز اس ترکیب سے بنائی جاوے کہ گو وہ اصل مین لوہے یا لکڑی کی ہو مگر دور سے عین سنگ مرمر کی نظر آئے جب کام پھیلا اور نئے نئے نمونے طیار ہوکر پیش ہوئے تو نقشون مین

اور بھی تبدلات ہوے چنانچہ کامل نقشہ جب تک کہ وائسرے نے دسمبر ۱۹۰۲ء مین موقع کا آخری ملاحظہ نہ کرلیا مرتب نہ ہوا۔

چونکہ دہلی مین بڑے دن کے موقع پر اکثر آندھی اور مینھ کا احتمال ہوتا ہے اور نیز دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی ناگوار گذرتی ہے اسلیئے تماشائیون کی آسائش کے واسطے تمام بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ کو جو کہ تقریبًا ایک لاکھ مربع فٹ کی تھی پاٹ دیا گیا تھا اس پاٹاؤ مین پشت کا میدان بھی آگیا تھا اور اسطرح کوئی چار ہزار تماشائیون کی اور زائد جگہ نکل آئی۔ پھر یہ خیال ہوا کہ ستون چونکہ موٹے ہین اور جلسے کے موقع پر انکے گرد لوگونکا بہت ازدحام ہوگا۔ اسلیئے شاید ہر جگہ سے دربار کی پوری کیفیت نظر نہ آئے۔ چنانچہ اس دقت کے رفع کرنے کے لیئے آہنی شہتیرون کا استعمال کیا گیا اور ستونون کی تعداد کو کم کر دیا۔ تاکہ تماشائی ہر جگہ سے دربار کی پوری کارروائی کو بخوبی دیکھ سکین۔ چبوترے پر جو مسلمانی وضع کی شہ نشین قائم کرنے کی تجویز تھی اسمین بھی بڑی ترمیم ہوئی اصلی نقشے کے موافق شہ نشین کی وضع مثمن تھی جو کہ مغلیہ عمارتون کے سنگ مرمر کے برجون کی مشہور قطع ہے لیکن نمونے کے ملاحظہ سے فورًا یہ بات معلوم ہوئی کہ چبوترے کے لوگ ستونون کی زیادتی کی وجہ سے بہت سے تماشائیون سے چھپ جائینگے چنانچہ وائسرے نے راے بہادر رام سنگھ و گنگا رام کو جنھون نے اسموقع پر تجویزون اور انکی تکمیل مین نہایت جانفشانی اور نمک حلالی سے کام کیا۔ یہ حکم دیا کہ گنبد بجاے مثمن ہونے کے آگرہ کی ایک اکبری عمارت کے برج کے موافق مربع بنایا جائے چنانچہ اس تجویز نے خوب مطلب برآری کی آخری ملاحظہ پر یہ بات بھی فیصلہ

کردی گئی کہ ایمفی تھیٹر کی مجموعی ہیئت درست کرنے کی خاطر چھت کی برجیون کی تعداد کم کردینی چاہیئے اور بھدے پن کو رفع کرنے کے لیئے سوائے ستونون اور گنبدون کے کلسون کے سُنہری کرنے کے اور کسی قسم کی آرائش نہ کیجاے۔ چنانچہ ان چیزون کے سوائے تمام عمارت پر سفید رنگ کردیا گیا۔ علاوہ برین شہ نشین اور بڑے پلیٹ فارم کی درستی پر نشست گاہون کی سب مین نیچی قطار سے ملا ہوا تھا اور جسپر سے والیانِ ریاست دربار کے اختتام پر نذرین گذرانے کی غرض سے چڑھ کر آنے کو تھے۔ بار بار غور کیا گیا کہ مبادا آخری دن کوئی اتفاق ناگہانی پیش آجائے۔ تماشائیون کی نشست گاہون کی بابت یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ سب مین نیچے کی صف مین جسمین کہ اُمرا اور بڑے بڑے عہدہ دار بٹھائے گئے تھے ایک خاص وضع کی کرسیان تھین جو خاص اسموقع کے لیئے طیار کرائی گئی تھین اور جنپر گہرے نیلے رنگ کا کپڑا منڈھا ہوا تھا ان کے پیچھے چار قطارین بید کی کرسیون کی تھین اوپر کی قطارون مین چوبی بنچ بچھائے گئے تھے جنپر سرخ کپڑے کے گدے تھے سب مین نیچے کی صف کے سامنے اُس وسیع پلیٹ فارم پر جو کہ سطح زمین سے کوئی دو فٹ بلند تھا اور تمام تماشہ گاہ کو گھیرے ہوے تھا اور شہ نشین تک پہونچتا تھا قرمزی رنگ کا کپڑا بچھا دیا گیا تھا شہ نشین اس پلیٹ فارم سے دونون طرف کوئی دو دو فٹ بلند تھا۔

جلوگاہ کے تمام درمیانی حصے مین سوائے گاڑیون کے راستون کے گھاس کے تختے لگا دیئے گئے تھے اور ایمفی تھیٹر کی پشت کی ڈھلانون پر بھی یہی انتظام کیا گیا تھا ڈھلانون کے دونون طرف وسیع اور فراخ زینے تھے جنپر سرخ بجری بچھی ہوئی تھی نشست گاہون کی مختلف قطارونکو

راستے انہی زینون سے جاتے تھے جلوگاہ کے وسط مین شاہی جھنڈا جسکی بلندی ۱۰۰ فٹ تھی نصب تھا اسکے گرد ایک صندوق نما کٹگھر بنا ہوا تھا جسپر سے کہ کپتان سنیفرڈ باجا بجانے کا حکم دیتے تھے وائسرائے کا جھنڈا چبوترے کی پشت پر قائم کیا گیا تھا اور اُسکی بلندی پلیٹ فارم کی سطح سے ۷۰ فٹ تھی جسوقت کھولا گیا تو اُسکا پھریرا ہوا مین اُڑکر وسط کے گنبد کی کلسی تک پہونچتا تھا پلیٹ فارم شہ نشین اور چھت کے کٹہرے کی جالیون مین بھی مسلمانی مسجدون اور مقبرون کی سنگ مرمر کی مرغولون کی نقل کی گئی تھی۔

یہ تفصیل اگر دلچسپ ثابت ہو تو تعجب نہین کیونکہ اس سے ایک ایسی عمارت کی تاریخ اور اُسکے تغیرات معلوم ہوتے ہین جسنے اپنے ہر دیکھنے والے کے دل مین ایک عجیب لطف پیدا کردیا تھا کہتے ہین کہ اسمین ۱۶۰۰۰ تماشائیون کی گنجائش تھی اور ان مین سے ہر ایک اس سہولت اور آسائش سے ہر چیز کو دیکھ اور سُن سکتا تھا کہ شاید ہی پہلے کسی ایسی عمارت سے سُن سکا اور دیکھ سکا ہو لیکن اب یہ نظرون سے بالکل غائب اور سوائے ان کارنامون کے جو فوٹوگرافون کے کمرون اور مصورون کے قلم کے نتیجے ہین ہم اُنکا کوئی پتہ نہین پاتے۔ اُن صاحبونکو جنھون نے دربار دہلی کی عمارت کو باہر سے دیکھا ہے۔ اسکی وسعت کا ٹھیک اندازہ اسیوقت ہوسکتا ہے جبکہ وہ اسکا دنیا کے سب سے مشہور امفی تھیٹر یعنی روما کے کلوسیم سے مقابلہ کرین۔ کلوسیم دنگل کی تماشہ گاہ بیضوی شکل کی ہے اور اسکا محور اکبر ۲۸۷ فٹ اور محور اصغر ۱۸۰ فٹ لمبا ہے اس حساب سے تمام رقبہ ۴۹۵، ۴ مربع فٹ نکلتا ہے۔ دہلی کے نعل نما تھیٹر جو مدور تماشہ گاہ تھی جسکے دونون سرون کا فاصلہ ۲۲۰ فٹ تھا۔ اسکا کل رقبہ ۸۲۸، ۱۰ مربع فٹ تھا۔ اسطرح

کلوسیم کا تمام اندرونی حصہ دہلی امپی تھیٹر کے تماشہ گاہ مین بخوبی آسکتا ہے اور پھر بھی بہت سی زائد جگہہ بچے گی۔

بلحاظ رفعت کے البتہ دربار امپی تھیٹر کا کلوسیم سے کوئی مقابلہ نہین ہوسکتا۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے بنانے مین نہ تو صدیون کے ثبات و قیام کا اہتمام کیا گیا تھا نہ اسمین اتنے کثیر از دحام کی گنجائش نکالی تھی جتنا کہ دار الخلافت روما کے تماشون کے موقع پر جمع ہوتا تھا کلوسیم مین سنگین نشست گاہون کی ۶۰ یا ۸۰ قطارین تھین جو کہ ایک دوسرے کے اوپر ہوتی چلی جاتی تھین انمین سے ۸۰ ہزار سے زیادہ تماشائی پہلوانون کی کشتیون مصنوعی دریائی لڑائی اور انسانون اور حیوانون کی خونریزی کے تماشے جو کہ انکی دل لگی کے لیئے بکثرت کیئے جاتے تھے دیکھتے تھے دہلی مین یہ بات ضروری نہین سمجھی گئی کہ ۳۰۴۳۴ تماشائیون سے زیادہ کے لیئے بیٹھنے کی جگہہ کا اور ۲۵۷۰ سے زیادہ کے لیئے کھڑے ہونے کی جگہہ کا انتظام کیا جائے یعنی کل ۱۶۰۰۰ آدمیون کے لیئے اہتمام کیا گیا تھا۔ بلحاظ سننے اور دیکھنے کے اس جم غفیر مین ہر متنفس کو برابر حق حاصل تھا اگر شہ نشین کے قریب والے دربار کی کارروائی کو ذرا زیادہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے تھے تو دور والے اس منظر کے لطف سے بسبب فاصلہ پر ہونے کے زیادہ محظوظ ہوتے تھے۔

اس مشہور عمارت مین لوگون کو دھوکا دینے کے لیئے جو ترکیب کی گئی وہ ایسی کارآمد اور عمدہ نکلی کہ اگر کوئی تماشائی اس فعل کے دونون سرون کے بیچ والے دروازے پر سے کھڑا ہوکر دیکھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وسیع قوس نما پشتے پر جسمین کہ نشستگاہونکی اوپر کو

چڑھتی ہوئی قطارین قائم کی گئی ہین سفید سنگ مرمر کی ایک ہلکی چھت ڈال دی گئی ہے اور اسی پتھر کے ستونون کی دو قطارین اسکے سہارے کھڑی ہین دائرے کے وسط مین پلیٹ فارم اور گنبد بھی جنکا فاصلہ دونون کنارون سے مساوی تھا سنگ مرمر ہی کی تراشی ہوئی ایک ٹھوس عمارت نظر آتی تھی میلون پرے سے ایمفی تھیٹر کا سفید دائرہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کہربائی ہموار میدان مین ایک برف کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے قریب سے بھی بلند بلند محرابین اور سنہری کلسی والی برجیان تماشائی کو کچھ کم محظوظ نہ کرتی تھین اور ان سنجیدہ منظرون مین جو کہ اس مناسب جگہ پر عنقریب ہونے والے تھے حسن دلکش کی ایک عجیب آن بان بڑھاتی تھین۔

خود شہنشین کے موقع سے بھی ۱۹۰۳ء کے جشن اور ۱۹۱۱ء کے شاہی دربار مین ایک صاف وصریح تفاوت معلوم ہوتا تھا اب کی دفعہ وائسرائے بجائے اسکے کہ سب رؤسا اور انگریزی گورنران ہند سے علیحدہ کھڑے ہوکر دور ہی سے انکو خطاب کرین۔ بیچون بیچ مین تشریف رکھتے تھے دربار سے تین روز پیشتر جلوس کے دن والیان ملک کو اپنے اس رتبے کا کہ وہ شہنشاہ کے قائم مقام کے شریک اور شامل حال ہین۔ نہایت فخر حاصل ہوا۔ وہ اسکے اس غرض سے دہلی مین نہین آئے کہ اپنے اجنبی فرمانروائون کی خدمت مین بیدلانہ طور سے اظہار اطاعت کرین۔ بلکہ انکو اس شاہی تقریب مین وائسرائے کے ساتھ شامل ہوکر بہت کچھ کام کرنا تھا اور شہنشاہ معظم کے بھائی کی خدمت مین اور تمام ہندوستان اور دنیا کی آنکھون مین یہ دکھانا تھا کہ وہ سلطنت ہند کے بڑے معتمد مددگار ہین

اور شہنشاہ کے جلیل القدر اور بادقار باجگزارون مین سے ہین وائسرائے نے یہ بات پیشتر سے ہر رئیس کے دلنشین کردی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ اس مرتبہ بکمال ذوق وشوق ہند کے تمام اطراف سے اس جلسے مین شریک ہونے کے لیئے آئے رؤسا کی شمولیت اور شرکت کے لیئے کوئی تخصیص نہین تھی اور اس قسم کی باتونکو بنظر دوربینی صاف اُڑا دیا گیا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ باوجود ان مشہور خبرون کے کہ بہت سے رؤسا دربار مین شریک نہین ہونگے اور تقدم وتاخر کے بڑے بڑے لاینحل مسئلے پیدا ہونگے اور اگر وہ آبھی گئے تو دربار کی کارروائی مین ہرگز شامل نہین ہونگے اور نہ اسمین کوئی حصہ لینگے وائسرائے کے سامنے کھڑے ہوکر نذر گذرانے کے کسی حکم کی اطاعت نکرینگے۔ اور ہرگز سامنے نہین آئینگے۔ دربار کے موقع پر کوئی امر ایسا حادث نہ ہو جس سے ترتیب کارروائی مین خلل ہوتا بلکہ اس بات مین شک کی کوئی گنجائش نہ رہی کہ بیشک وہ سنہ سے زیادہ رؤسا اور والیان ملک جنھون نے وائسرائے کی دعوت کو قبول فرمایا اور اپنے شہنشاہ کی افزونی عزت وجلال کے لیئے نواب ممدوح کے ہاتھ بٹانے کے لیئے دہلی تشریف لائے اپنے اس رتبے پر نہایت نازان اور خوش تھے دنیا کی تاریخ مین کبھی کسی سلطنت کو یہ بات نصیب نہین ہوئی تھی کہ والیان ملک اور حکمران رؤسا کی ایسی کثیر تعداد جو کہ اپنی قدامت اور علو نسبی پر ایسے مفتخر اور نازان ہو اور ایسی وسیع سلطنتین رکھے ایک بادشاہ کے اظہار اطاعت کے لیئے جمع ہوئی ہو۔

نشستگاہون کا پہلا درجہ وائسرائے اور شاہی جماعت سے جو کہ شہ نشین پر رونق افروز تھی گورنر جنرل کے داہنی طرف انکی کونسل کے ممبرون اور حضور ممدوح الصدر کے مہمانون کیواسطے

مخصوص تھا ڈیوک آف مارلبورو ڈیوک آف پورٹلینڈ اور اُنکی لیڈی صاحبان اور دیگر یورپین تماشائی تشریف رکھتے تھے لارڈ کچنر کمانڈرانِ چیف بھی اس درجہ کی اول صف مین زیب محفل تھے ان نشست گاہون کے پیچھے ایک پردہ دار گھر بنایا گیا تھا جسمین بعض ہندوستانی رؤسا کی جو کہ حاضر دربار تھے بیگمات اور رشتہ دار عورتین بیٹھی ہوئی تھین۔ مہارانی بھرتپور مع اپنے صغیر سن بیٹے مہاراجہ کشن سنگھ کے جو کہ صرف ۳ سال کے تھے یہین تشریف رکھتی تھین۔ مہارانی سندھیا مہارانی بڑودہ اور دھان کی بچھلی مہارانی اور مہارانی میسور بھی موجود تھین۔ اس امر سے رؤسا کو بیحد خوشی اور مسرت ہوئی تھی کہ اُنکی بیگمات کے لیئے پردے کا بڑے اہتمام سے بندوبست کیا گیا ہے ایسی جلیل القدر رانیونکو اس قسم کی تقریبون مین شامل ہونے کا یہ پہلا ہی موقع تھا دائیسرائے کے شہ نشین کے بائین جانب کی نشست گاہین دول خارجہ کے وکلا اور معزز مہمانون سے پُر تھین جنمین یہ اشخاص گرامی بھی تھے گورنر جنرل ہند پرتگالی گورنر جنرل ہند فرانسیسی۔ سر۔ آرسولومن جو جنوبی افریقہ سے تشریف لائے تھے۔ سر آربکر جو آسٹریلیا سے آئے تھے جاپان کے جنرل یاسوکاٹا۔ کرنیل محمد اسماعیل خان سفیر افغانستان۔ جنرل چوفیا سراونگسی بادشاہ سیام کے ایڈ ڈی کانگ اعظم۔ سید تیمورین فیصل فرزند اکبر و ولیعہد سلطان مسقط۔ مہاراجہ چندر اشمشیر جنگ رانا بہادر مدار المہام نیپال درجہ ڈبلیو کی اول صف مین جو شہ نشین کی جانب راست دوسرے نمبر پر تھا حضور نظام حیدرآباد اور اُنکے فرزند ارجمند شہزادہ عثمان علیخان تشریف رکھتے تھے کرنیل سر ڈیوڈ بار رزیڈنٹ ریاست حیدرآباد شہزادہ مذکور الصدر کے داہنی جانب تھے۔ حضور

نظام کی پشت پر جو نشست گاہون کی قطار تھی - اسمین آنحضرت کے وزیر مہاراجہ پیشکار سرکشن پرشاد و لفٹنٹ کرنیل نواب افسر الدولہ بہادر اور دیگر امرا اور عہدہ داران ریاست بیٹھے ہوئے تھے - سر ڈیوڈ بار کے جانب راست اگلی صف مین گیکواڑ بڑودہ تشریف رکھتے تھے جنکے سفید ریشمی چغہ پر - کے - سی - ایس - آئی کا تمغہ چمک رہا تھا - اسی صف مین انکے صاحبزادے شری منت پوررراج فتح سنگھ راؤ گیکواڑ و مہاراجہ میسور جو کہ زربفت کا ایک کوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے اور ہیرے اور موتیون کی شاہ وار مالائین پہنے ہوے تھے - و کرنیل رابرٹسن رزیڈنٹ میسور جواب سر ڈانلڈ کے خطاب سے ممتاز ہین - و مسٹر جے پی ہیوٹ چیف کمشنر ممالک متوسط بیٹھے ہوئے تھے مہاراجہ میسور کے پیچھے انکے بھائی یودراجہ شری کنٹ دی آدانرا سارا جاوڈیار تھے اور چیف کمشنر ممالک متوسط کی پشت کی کرسیون پر وہ چار رئیس تھے جو انکے زیر نگرانی ہین -

اس درجہ کے مقابل مین امپی تھیٹر کے بائین جانب جو نشست گاہین تھین اُنپر وہ والیان ملک رونق افروز تھے جنکی ریاستون کو سلطنت کی شہر پناہ کہین تو زیبا ہے صف اول کے بیچون بیچ ہی یہ رؤسا نظر پڑتے تھے - مہاراجہ جمون و کشمیر یہ اُس لکش وادی کے مالک ہین جو گورنمنٹ عالیہ نے سکھون کی لڑائی کے بعد انکے جد امجد مہاراجہ گلاب سنگھ کو عطا فرمائی تھی جام لس بیلا اور خان قلات جنکے علاقے شاہ فارس کی عملداری کے برابر برابر چلے جاتے ہین - راجہ منی پور انکی ریاست غایت شرق مین آسام اور اراکان کے درمیان واقع ہے - رزیڈنٹ کشمیر و چیف کمشنران برٹش بلوچستان و سرحدی صوبہ شمال مغربی ان

صاحبان کے پیچھے دوسری صف مین مہتر چترال اور کوہ اسود اور دریاے سیحون کے شمالی حصے کے درمیانی اضلاع کے سرحدی سردار بیٹھے ہوئے تھے - مہاراجہ کشمیر کے پیچھے انکے بھائی راجہ سر امر سنگھ کمانڈران چیف افواج کشمیر اور انکے چچازاد بھائی راجہ بلدیو سنگھ والی پونچ جو کہ ریاست کشمیر کے سب مین بڑے باجگزار رئیس ہین تشریف رکھتے تھے - دو درجے داہنی طرف اور اُسکے مقابل کے دو درجے بائین طرف راجگان راجپوتانہ و وسط ہند کے لیے مخصوص تھے - راجپوت راجگان مین مہاراناؤدیپور کی بسبب آنجناب کی سخت علالت کے جگہہ خالی تھی گو جناب ممدوح اپنی صحت کا کچھ خیال نہ کرکے دہلی تشریف لے آئے تھے لیکن انکے ماسوا سب وہ رؤسا موجود تھے جو کہ وائسراے کی تشریف آوری کے روز ہاتھیون کے جلوس یا امپیریل کیڈلٹس مین بھی شامل تھے اور مزید برآن مہاراول ڈونگرپور اور راجہ دھیراج شاہ پور بھی تشریف رکھتے تھے - مسٹر مارٹینڈیل ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مہاراؤ راجہ بوندی اور مہاراجہ بیکانیر کے بیچ مین بیٹھے ہوئے تھے - ایفی تھیٹر کے دوسری جانب نظر اُٹھانے سے تماشائی کو یہ رؤسا نظر پڑتے تھے - مہاراجہ ہلکر والی اندور جنھون نے اپنا راج پاٹ اپنے فرزند ارجمند کو عطا کر دیا ہے اور آپ ریاست سے دست بردار ہو گئے ہین - آنجناب میجر الیفای نیگ ہسبنڈرز ریڈنٹ اندور و سٹرسی - ایس ویلی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے درمیان مین تشریف رکھتے تھے - ایجنٹ صاحب بہادر کے دست چپ پر مہاراجہ سندھیا والی گوالیار رونق افروز تھے - مہاراجہ دتیا ہیرے کا ایک بازوبند باندھے ہوئے تھے -

مہاراجہ چارکھاری زردی مائل نارنجی رنگ کا ایک جھجھاتا ہوا ملبوس زیب تن کیئے ہوئے تھے اور سُرخ پٹکا کمر سے باندھے ہوئے تھے۔ مہاراجہ اور چھا کے برابر بیگم بھوپال تشریف رکھتی تھین جناب ممدوحہ نے گو آپ کے واسطے پردہ دار رانیون مین جگہ مقرر ہوئی تھی یہ بات پسند فرمائی کہ برقع اوڑھ کر اگلی صف مین اپنے ہمسرون مین بیٹھین۔ وسط ہند کے ان رؤسا کے علاوہ جو ہاتھیون کے جلوس مین شامل تھے دربار مین نواب جاورہ اور راجہ رتلام بھی موجود تھے۔ یہ دونون جناب وائسرائے کی پشت پر امپیریل کیڈلٹس مین بیٹھے ہوئے تھے اور وسط ہند کے درجہ ڈی مین رانا برودانی ٹھاکر پیلپودا اور راؤ علی پورہ بھی تشریف رکھتے تھے۔

درجہ راجپوتانہ سے پرے امفی تھیٹر کی جانب راست پر ٹراونکور کے ہندو مہاراجہ اور کوچین اور پڈوکوٹا کے راجہ تھے یہ گورنر مدراس اور لیڈی ایمپٹ ہل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر راجگان پنجاب کا نمبر تھا ان مین سب سے پہلے سفید ریش مہاراجہ نابھا اور صغیر السن مہاراجہ پٹیالہ پر نظر پڑتی تھی۔ سر جارلس ریواز اور اُنکی لیڈی صاحبہ بھی اسی درجہ مین تشریف رکھتے تھے ذرا آگے بڑھ کر وہ رؤسا تھے جنکا تعلق گورنمنٹ اضلاع متحدہ سے ہے۔ مہاراجہ بنارس بھی گو وہ ایک با اختیار راجہ نہین ہین یہین تشریف رکھتے تھے۔

جانب چپ وسط ہند کے درجے سے دوسرے نمبر پر بمبئی کے رؤسا تھے مہاراجہ کولاپور گورنر صاحب بمبئی کے دست راست پر تشریف رکھتے تھے اور راؤ کچھ لیڈی نارتھ کوٹ کے برابر برونق افروز تھے۔ برابر کے درجے مین جو بنگال کے واسطے مخصوص تھا ایک نہایت

دلکش شکل تھی۔ یہ مہاراجہ سکم کے فرزند ارجمند اور ولیعہد تھے۔ اور چین کے زرد و زری ریشمی لباس مین ملبوس تھے۔ مہاراجہ کوچ بہار اور راجہ کوہ ٹپرا بھی یہین تشریف فرما تھے۔ جانب چپ ان درجون کے آخر مین جو رؤسا کے لیے مخصوص تھے شان سابو ابیٹھے ہوئے تھے جو سونے کی ٹپریون کی عجیب و غریب پوشاکین زیب تن کیے ہوئے تھے اور انکے برابر اپنے سادے لباس مین رڈکیرنس کے سردار تھے لفٹنٹ گورنر برما بھی اسی درجے مین تشریف فرما تھے۔

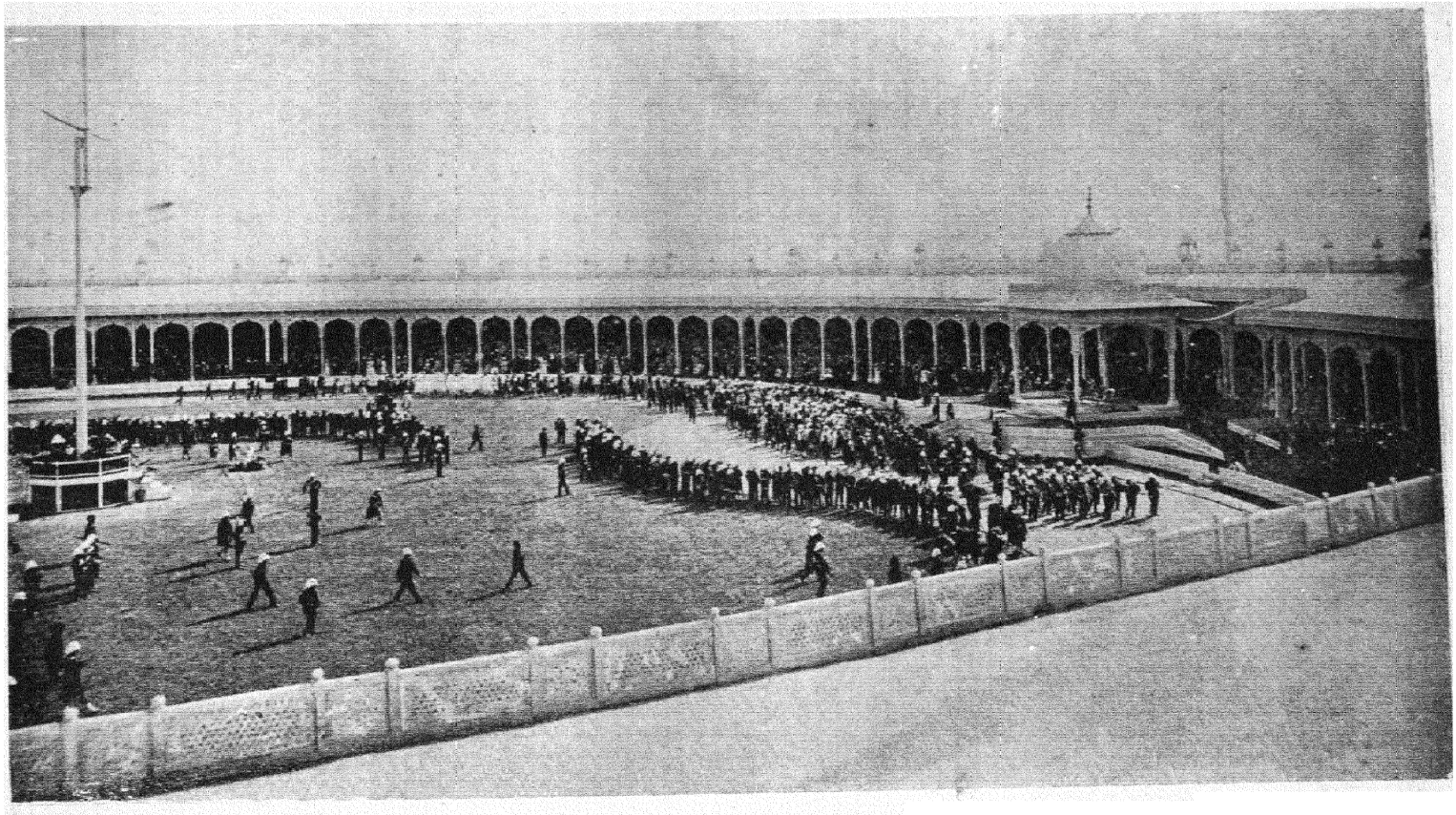
شاہی جھنڈے کے گرد حلقۂ دربار کے وسط مین مفصلۂ ذیل رجمنٹون کے باجے جمع تھے۔ نویں لانسرز پہلا ٹبلین۔ نارتھ سٹیفرڈ شائر۔ دوسرا ٹبلین۔ گارڈن ہائی لینڈر۔ دوسرا ٹبلین کنگز رائل رائفل کورز تیسرا ٹبلین۔ رائفل برگیڈ۔ پہلا ٹبلین فسٹر فیوزلیرز۔ پہلا ٹبلین۔ دوسری گورکھا رائفلز۔ پہلا ٹبلین۔ تیسری گورکھا رائفلز۔ تیسوین پنجاب پایونیر اور ستائیسوین بلوچ لائٹ انفنٹری۔ باجے والونکی یہ جماعتین اُن لوگون مین سے خاص طور سے انتخاب کی گئی تھین جو کہ فوجی باجے کے ڈائرکٹر کے زیر نظر رہ چکے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ جن رجمنٹون سے یہ جماعتین متعلق تھین اُنھون نے غدر کی لڑائیون مین خدمات کی تھین۔ چونکہ اعلانی باجہ کے لیے ترمچیون کی ضرورت تھی اسلیے چوتھی ڈریگون گارڈز اور پندرھوین ہزارز کے باجے بھی شامل کر لیے گئے۔ دربار شروع ہونے سے پہلے جو وقفہ واقع ہوا اسمین باجون مین گیت بجائے گئے جنکا پروگرام یہ تھا۔ مارچ انڈر دی ڈبل الگل (دیگنز) ہلڈی گنگز مارچ (دیگنز) مارچ ان اتھلی (مینڈل سوہن) مارچ ان رینزی (دیگنز) مارچ ان سپیو (مینڈل) کورونیشن مارچ (سینفرڈ)۔

۹ بجے سے گاڑیون نے ایمفی تھیٹر کے بیرونی دروازے پر سوار یونکو پہونچانا شروع کر دیا۔ ۱۰ بجتے ہی وہ اُمرا جو اول آگئے تھے دربار مین نظر آنے لگے اور ساڑھے دس بجتے بجتے ایمفی تھیٹر بھر گیا۔ ایمفی تھیٹر جسمین گاڑیون کے آنے کی اجازت نہ تھی زرق برق پوشاک والون سے پُر ہو گیا یہ وہ لوگ تھے جنھون نے اپنی نشست گاہون پر قبضہ کر لیا تھا اور ملنے جلنے اور دلکش منظر کی سیر کی خاطر اِدھر اُدھر گشت کر رہے تھے اُن مین سے بعضے سیقد چمکتے ہوئے ایمفی تھیٹر کی خوشنما بیرونی ہیئت کی تعریف کر رہے تھے اور بعضے رؤسا کے ایلرنہ بلبوستا یا جواہرات یا یورپین افسرون اور مہمانون کی جگمگاتی ہوئی وردیون یا ہائی کورٹ کے ججون کے شاندار چغون نئی وضع کی کلاہون کو دیکھ رہے تھے بعضون کے دل مین اِن منظرون کے ولولے اُٹھ رہے تھے جو دیگنر اور منڈل سوہن کے اس سنجیدہ راگون کے بعد جنھون نے دو ہزار بجانے والون کے ساز سے نکلکر تماشا گاہ کو گونجا رکھا تھا ہونے والے تھے۔ گیارہ بجے ایک بگل بجایا گیا اور صحن فوراً تماشائیون سے بالکل پاک ہو گیا اسکے وسیع محیط کے گرد اب سب جگہ بھر گئی تھی لیکن شہ نشین ابھی خالی تھا اور اسکا سنہری زردوزی فرش اور چاندی کی کرسیان جگمگا رہی تھین علاوہ اِسکے ایمفی تھیٹر کے بائین طرف ایک اور بھی جگہ خالی تھی جسکا عقدہ تھوڑی دیر مین کھلنے والا تھا نعل کے بیرونی کنارون کے بیچ مین جو وسیع جگہ چھٹی ہوئی تھی اسمین سے دور کے میدان کی صف بستہ فوج نظر آتی تھی اِن فوجون کے پیچھے ایک بلند ٹیلہ تھا جو خاص طور سے اُن دیسی تماشائیون کے واسطے طیار کیا گیا تھا جو دربار کے اندر آنے سے محروم تھے اِس ٹیلے پر ہزارون آدمی لدے ہوئے تھے

جب دربار مین سب لوگ اپنی اپنی جگہہ بیٹھہ گئے تو تمام مجمع کے دل پر انتظار کی ایک حالت طاری ہوگئی اور شاید ہی ایسا کوئی متنفس ہوگا جو اس حالت سے بری ہو۔

اب ایک نئی بات اور پیدا ہوگئی جسکا اُن لوگون کو بھی وہم وگمان نہ تھا جو پروگرام مین پڑھہ چکے تھے کہ ایسا ہونے والا ہے اور یہ ایک بات تھی جسکو کوئی مرد یا عورت جسنے اسکو دیکھا ہرگز فراموش نہ کرے گا۔

وائسرائے نے غدر کے جنگ آزمودہ سپاہیونکو جنھون نے نصف صدی پہلے سلطنت کی خاطر اس جگہہ پر جہانکہ آج دولت انگلشیہ کی عظمت وشان کا ایک بڑا دربار ہو رہا تھا اپنے خون بہائے تھے یہ چاہا کہ دوبارہ اُنکو اس منظر کے دیکھنے کے لیئے جہانکہ اُنھون نے معرکہ آرا امان کین موقع دیا جائے اور اس بڑی رسم کی تقریب مین جو کہ فی الحقیقت اُن ہی کی بہادری کا نتیجہ تھا اُنکو بھی کوئی حصہ ملے۔ چنانچہ وائسرائے نے یہ بات سوچی کہ ان قابل یادگار ایام کے پس ماندگان کی ایک منتخب جماعت کو دہلی مین بطور گورنمنٹ کے مہمانون کے مدعو کیا جائے اور دربار مین اُنکو کوئی ممتاز جگہہ دیجائے لیکن پہلے خیال یہ تھا کہ بلالحاظ قومیت اور درجے کے تمام اُن سپاہیونکو جو کہ غدر کے موقع پر سلطنت برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے مختلف حصون مین لڑے تھے بلایا جائے۔ لیکن جب تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ ایسے آدمیون کی جماعت چودہ سو سے زیادہ کی ہے اور اس کثیر تعداد کو برعظم کے تمام حصون سے دہلی لانا اور اُنکی مہمان نوازی کرنا ایک امر دشوار ہے اسلیئے یہ بات فیصلہ کردی گئی کہ بلاوے صرف ان افسرون اور نان کمیشنڈ افسرون کے نام



دربار – بہادران جنگ آزمودہ کا گذرنا

بھیجے جائین خواہ وہ یوروپین ہون یا یورشین یا ہندوستانی جو دہلی اور لکھنؤ کی لڑائیون مین لڑے تھے اِن بلاؤن کو یوروپینون اور یورشینون نے اور ۳۸۷ ہندوستانیون نے قبول کیا چنانچہ دربار کے موقع پر گورنمنٹ کے مہمان رہے اور کرنیل کے آرڈی میکنزی سی بی جو خود دہلی کے جنگ آزمودون مین سے ہین اور اب بہت دنون سے اُنھون نے شملہ مین سکونت اختیار کرلی ہے زیر کمان تھے۔ بہت سے اِس امر مین وائسرائے کے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ گزشتہ ایام ماتم واندوہ کو ایسے موقع پر یاد دلانا خلاف دانائی ہے چنانچہ یہ لوگ دور سے ہی بیٹھے بیٹھے وائسرائے کی تجاویز پر خُردہ بینیان کر رہے تھے خدا کا شکر ہے کہ خود دہلی مین کسی یوروپین یا ہندوستانی نے ایسی رایون کی قدر نہ کی اور دربار کے موقع پر زخم خوردہ بہادرون کی اِس مختصر جماعت کی موجودگی ایک ایسی یادگار ہے کہ لوگون کے دِلون سے کبھی نہ مٹے گی۔ جگہ جو اِس تقریب مین اِنکے واسطے مقرر ہوئی وہ بالکل منجانب اللہ معلوم ہوتی ہے اور انکی جو عزت کی گئی وہ ہندوستانی اور یوروپین صاحبان دونون کا ایک اضطراری فعل اور دونون کے لیئے یکسان باعث فخر تھا۔

چند کمزور اور مرتعش صورتون کو جو کہ حاضرین کو مشکل ہی سے نظر پڑین ایمفی تھیٹر کے بائین جانب جو خالی نشستین تھین لیجاکر بٹھا دیا گیا اِسی اثنار مین اِن بہادرون کی پوری جماعت دروازے پر آن پہونچی اِنکے پیش پیش فیوزلیرز کی پہلی پلٹن کا باجا تھا یہ وہ جماعت تھی جو ایک سو ایکوین پیدل فوج کے مانند نصف صدی کا عرصہ ہوا فتح اور شکست مین اِن جانبازون کے شامل حال تھی اِس تانتے مین کوئی ترتیب نہ تھی سوائے اِسکے کہ یوروپینون کا

گروہ کرنیل میکنزی کی سرکردگی مین آگے آگے چلتا تھا اِن مین بعضے وردیان ڈانٹے ہوے تھے مگر اکثر اپنے ملکی لباس مین تھے لیکن تمغے جنسے انکی بہادری نمایان تھی سب کے سینون پر درخشان تھے اِنکے پیچھے ہندوستانیون کی ایک پنج میل جماعت تھی جو رنگ برنگ کی وردیان اور طرح طرح کے لباس پہنے ہوئے تھے اِن مین سے بعض کے بال بالکل سفید تھے اور بعض جھک کر بالکل کمان ہوگئے اور بادقت تمام اپنے ہمراہیون کے سہارے سے چلتے تھے سب سے پیچھے سکھ بہادرون کا ایک جتھا تھا جو سفید لباس مین ملبوس تھے جب جماعت لڑکتی پڑکتی تماشہ گاہ کی وسیع سڑک پر جسپر کہ سوائے انکے ابتک کسی کو آنے کی اجازت نہ ملی تھی پہونچی تو تمام لوگ انکی تعظیم کے لیئے سروقد کھڑے ہوگئے اور بار بار تالیان بجا کر انکا خیر مقدم کیا جسوقت کہ جانباز داخل ہوئے تھے تو باجہ والون نے یہ گیت شروع کیا تھا "سی دی کا نکرنگ ہیرو ز" اور جبکہ وہ اپنی نشست گاہون پر پہونچے تو اول لڈلینگ سائن کی پردرد گت بجائی جارہی تھی اسکا سامعین کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید ہی کسی متنفس کی آنکھین پرنم نہ ہوئی ہون اور بعض کا تو یہ حال تھا کہ ہچکی بندھی ہوئی تھی اتنا کہنا یہان بیجا نہ ہوگا کہ اس جماعت مین صرف ایک ہی صاحب ایسے تھے جو ابتک باقاعدہ طور سے فوج مین کام کر رہے ہین اور یہ دہلی مین تشریف رکھتے تھے اور اگر دوسرے کامون مین آپکو مصروفیت نہ ہوتی تو شاید اس جلوس مین پیش پیش ہوتے صاحب ممدوح لفٹنٹ جنرل سر آرکمانڈنگ بمبئی تھے۔ دربار کے دو روز بعد ان جان نثارون کی سنٹرل کیمپ مین وائسرائے کی فرودگاہ کے سامنے دوبارہ پریڈ ہوئی اور اُنھون نے خود اپنی خوشی سے شکریے کا ایک ایڈریس وائسرائے کی خدمت مین گزرانا

اور صاحب ممدوح نے جواب مین اُنسے خطاب فرمایا۔ بعد ازان وایسرائے لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کاناٹ انکی صفون کے گرد پھرے اور اُنسے کلام کرکے انکو فخر بخشا۔

تھوڑی ہی دیر بعد شہنائیون کی آواز سنائی دینے لگی اور گارڈن ہائی لینڈرز کے دوسرے بٹیلین کے ۱۰۰ شاہی جوان بہمرکابی میجر سٹانٹن و لفٹنٹ ڈک کنگھم و لفٹنٹ میکگل کرانیکٹن میٹلینڈ شاہی جھنڈا لیئے تماشہ گاہ کی طرف بڑھے باجے والے انکے آگے آگے تھے یہ شہ نشین کے سامنے دو سیدھی صفین باندھ کر قائم ہوگئے۔ انکے پیچھے ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی ایک چوکڑی مین مع اپنے جلوس کے بڑے دروازے پر جو کہ ایمفی تھیٹر کی پشت پر تھا تشریف فرما ہوئے حضور ممدوح اور آپ کے ہمراہیون کے واسطے کشادہ میدان مین شہ نشین کے عقب بن داہنی طرف نشست گاہونکا خاص انتظام کیا گیا تھا اور امپیریل کیڈٹ کو کے سامنے بٹھائے گئے۔

اِسی اثنا مین ایک توپ چلی یہ ڈیوک آف کاناٹ اور اُنکی لیڈی صاحبہ کی سلامی کا پہلا فیر تھا۔ اور حضور ممدوح اور جناب ممدوحہ کی تشریف آوری کی خبر دیتا تھا حضور پر نور مع لیڈی صاحبہ کے چوکڑی مین بیٹھکر پونے بارہ بجے کیمپ سے روانہ ہوئے حضور کی چوکڑی کے آگے گھوڑون پر سوار بیٹھے تھے اور وہی گاڑی کو ہانکتے تھے۔ جناب ممدوح کی ہمرکابی مین ایک سکواڈرن نوین لانسرز اور ایک سکواڈرن اُنیسوین بنگال لانسرز کا تھا جب شاہی گاڑی ایمفی تھیٹر کے بڑے دروازے پر پہونچی تو باہر کی فوج نے سلامی دی پھر آناً فاناً مین سواری تماشہ گاہ کو طے کرکے دُلکی کی چال سے شہ نشین کے برابر آلگی۔ حضور ممدوح اور

جناب ممدوحہ کے استقبال کے لیئے بڑے زور اور جوش خروش سے تالیان بجائی گئین اور جب حضور گاڑی سے اُترے تو شاہی پہرہ داردن نے سلامی دی اور باجہ والون نے قومی گت بجانی شروع کی فارن سکرٹری نے دونون کا استقبال کیا اور جب تک وہ اپنی نشستون پر تشریف فرما نہ ہوے تمام اہل مجلس مؤدب کھڑے رہے - ہز رایل ہائینس فیلڈ مارشل کی وردی زیب تن کیے ہوئے تھے اور گارٹر آف انڈیا اور سٹار آف انڈیا کے کالر پہنے ہوئے تھے اُنکا پٹکا آرڈر آف انڈین امپائر کا تھا اور آپ کے دست مبارک مین فیلڈ مارشل کا عصا تھا - ڈچس آف کاناٹ آرڈر آف وکٹوریا اینڈ البرٹ کے لباس مین تھین اور انگریزی تاجپوشی کا تمغہ لگائے ہوئے تھین باجہ والون نے بعد ازان کارونیشن مارچ بجانا شروع کیا یہ مؤثر اور نفیس راگ کپتان سنیفرڈ کی طبع عالی کا نتیجہ تھا -

کچھ منٹ بعد دربار گاہ کے دروازے پر سوارون کی ایک اور جماعت آتی ہوئی نظر آئی انکے پیش پیش چوتھے ڈریگون گارڈز تھے - جب باہر کی فوج نے شاہی سلامی پریزنٹ آرمز سے اُتاری تو سنگینون کی قطار پر سورج کی کرنون نے عجب لطف دکھایا - یہ حضور وائسرائے کی سواری تھی -

ہز ایکسلنسی لارڈ کرزن اپنے کیمپ سے دوپہر کے بعد ہی روانہ ہوگئے آپ چوکڑی مین سوار تھے اور آپ کی جلو مین چوتھے ڈریگون گارڈز امپیریل کیڈٹ کور - باڈی گارڈ اور گیارھوین بنگال لانسرز خاصہ کے سوار تھے وائسرائے کے ہمراہ لیڈی کرزن صاحبہ بھی تھین آپ آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھین خود وائسرائے فلڈریس زیب تن کیئے ہوئے تھے

اور سٹار آف انڈیا کا کالر پہنے ہوئے آپ کا پٹکا آرڈر آف انڈین ایمپائر کا تھا اور دونون آرڈرز کے تمغے لگائے ہوئے تھے میجر گرمسٹن کمانڈنگ باڈی گارڈ گاڑی کے داہنی طرف تھے اور میجر جنرل پرتاب سنگھ مہاراجہ ایدر و آنریری کمانڈنٹ امپیریل کیڈٹ کور بائین جانب تھے۔ جب سواری دربارگاہ کے دروازے پر پہونچی تو ڈریگونز اور گیارھوین بنگال لانسرز وائسرائے کے جلوکے پیادہ فوج کے پیچھے دروازے پر دونون طرف پرے باندھ کر کھڑے ہوگئے وائسرائے کی سواری اس شان سے جلوہ گاہ دربار مین داخل ہوئی کہ امپیریل کیڈٹ کا دستہ مشکی گھوڑون پر سوار اور سارا باڈی گارڈ کمیت گھوڑون پر جلو مین تھا اور لوگ برابر چیرز دے رہے تھے کہ سواری منصۂ اجلاس کے برابر آلگی۔ اِدھر گارڈن ہائی لینڈرز کے تعظیمی گارڈ نے پرنزنٹ آرم کی سلامی اُتاری اور اُدھر باجے والون کے گروہ نے گاڈ سیو دی کنگ کی گت چھیڑ دی اور ٹھیک ساڑھے بارہ بجے بیچ کے گنبد کے عقب سے وائسرائے کے جھنڈے کا پرچم ہوا مین لہرانے لگا اور رائل فیلڈ آرٹلری کے داہنی طرف کی توپون نے جو حلقۂ دریا کے باہر لگی ہوئی تھین ۱۳۱ ضرب شاہی سلامی سر کی۔ یہ سب کچھ ہو رہا تھا کہ دیر اکسلنسیز گاڑی سے اُترے انکے سٹاف کے افسرون نے انکا استقبال کیا اور دونون شہ نشین پر چڑھ گئے۔ ڈیوک آف کاناٹ قومی گت کی آواز سنتے ہی کھڑے ہوگئے تھے وائسرائے نے مقام اجلاس پر پہونچکر انکو اور ڈچس آف کاناٹ کو جھک کر سلام کیا ڈیوک نے بھی ایسا ہی جواب دیا چند لمحے تک چارون صورتین حضار کی طرف منھ کیے ہوے کھڑی رہین پھر سب بیٹھ گئے۔ وائسرائے وسط مین نقرئی شاہانہ کرسی پر باندازمین چاندی کی تباتی ذرا

آگے کو نکلے ہوے بیٹھے۔ ڈیوک آف کاناٹ چاندی کی کرسی پر ذرا بائین کو۔ ڈچس آف کاناٹ اور لیڈی کرزن کی کرسیان کسی قدر داہنی طرف عقب مین تھین۔

جس وقت وائسرائے کا جلوس جلوگاہ دربار مین داخل ہوا تمام لوگ جو امپی تھیٹر مین موجود تھے کھڑے ہو گئے تھے اور اب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے لیکن سلامی کی توپون کی گڑگڑاہٹ جو ٹھہر ٹھہر کر چھوٹ رہی تھین اس وقت تک صاف سنائی دیتی تھی اور امپیریل کیڈٹ کا دستہ جو حلقۂ دربار کے باہر جا کر گھوڑون پر سے اُتر پڑا تھا اب بسرکردگی سر پرتاب سنگھ پیادہ پا چلکر امپی تھیٹر کی بائین طرف منصۂ دربار کی پشت پر آکر اپنے اپنے ٹھکانے سے کرسیون پر بیٹھ گیا کیڈٹ کے لوگ اپنی خوشنما سفید اور آسمانی رنگ کی وردیان پہنے ہوے تھے پگڑیون پر سامنے کے رخ بگلے کی مورت تھی غرض کیڈٹ ایک شاندار شاہانہ گارڈ آف آنر تھا۔ جلوس کے داخلے کے علاوہ جو تین دن قبل ہو چکا تھا یہ پہلا ہی موقع تھا کہ کیڈٹ نے مراسم دربار مین سے سرکاری طور پر اس رسم مین شرکت کی اور انکی عمدہ صورت شکل اور شاندار وردی نے جس سے انکی عالی نسبی اور امیرانہ چال ڈھال صاف نمایان تھی لوگون پر بڑا قوی اثر کیا۔ شاہی سلامی کی آخری توپ سر ہوئی تو سر آرتھر بارنس فارن سکرٹری شہ نشین نے جھک کر وائسرائے کو سلام کیا اور ہز اکسلنسی سے دربار کے شروع کرنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ہوئے پیچھے ایک اشارے کے ذریعے سے جو پہلے سے ٹھہرا رکھا تھا۔ باجے والون کے سرگروہ کو حکم پہونچا دیا گیا۔ شاہی سلامی کے بعد ہر طرف ایک سکوت کا عالم تھا اب نغمۂ طلب نقیب سے وہ خاموشی رفع ہوئی۔ طلب کے جواب مین امپی تھیٹر کے باہر سے جہان میجر میکسول نقیب اور

اُنکے بارہ ترمچی ۶ یورپین اور ۶ ہندوستانی جوانان اردلی کے پہلو بہ پہلو کھڑے تھے نفیریون کی ایک صدا آئی اور چند لمحے گزرنے پائے تھے کہ سوارون کی ایک جماعت دروازے پر دکھائی دی - جماعت مین خود نقیب صاحب تھے اور اُنکے ساتھ آگے آگے اُنکا تنبورچی (پانچوین ڈریگون گارڈ کا نفیری نواز نٹال) تھا اور پیچھے پیچھے ترمچی - یہ لوگ تھوڑی دیر دروازے پر ٹھہرے اور اس اثنار مین نقیبی نفیریون نے ایک گت چھیڑی اُسکے بعد نقیب آگے آگے آپ اور پیچھے پیچھے آدھے ترمچی گھوڑون پر سوار آہستہ آہستہ داہنے بازو سے ہوتے ہوئے صدر مقام کیطرف بڑھے تنبورچی اور باقیماندہ ترمچی مقابل کی سڑک سے اُسجگہ پہونچے جسے والونکا طایفہ اُسوقت کپتان سنیفرڈ کا بنایا ہوا ہرلڈ مارچ کا رجز بجا رہا تھا اور اچھے سدھائے ہوئے مشکی جنگی گھوڑون نے بھی وقت کی ایسی پابندی کی کہ اُدھر رجز ختم ہوا اور ادھر ترمچیون کی دونون ٹولیان ملکر دربار کے صدر مقام کے سامنے آموجود ہوئین اور اُنھون نے ایک تیسری گت بجائی - قوی ہیکل میجر میکسول جو ۶ فٹ سے بھی زیادہ لمبے ہین نقابت کا مفرق کوٹ جو شاہی ماہی مراتب کے نشانون سے لپا ہوا تھا پہنے اور داہنے ہاتھ مین آبنوس اور چاندی کا گرز لیئے ہوئے تھے - اِن چیزونکے علاوہ انکی پوری وردی سفید پاجامہ تھا کانٹے دار بوٹ سفید خود سنہری سفید پگڑی - ترمچی انگریز اور ہندوستانی گہرے قرمزی رنگ کے مخملی کوٹ پہنے ہوئے تھے اپنے سامنے اور پشت کی طرف ای آر آئی کا شاہی اور قیصری زردوزی طغرا بنا ہوا تھا - انگریز سفید خود پہنے ہوئے تھے اور ہندوستانی سفید سنہری پگڑیان شاہی ترمچیون کیطرح نفیریون مین اور طنبورون کے گرداگرد جھنڈیان لٹک رہی تھین جو شاہی مراتب سے پڑی جگمگا رہی تھین -

اب فارن سکرٹری نے درخواست کی کہ نقیب کو اجازت دی جائے کہ شاہی اعلان گروہ

حاضرین کو پڑھ کر سنا دین۔ وائسرائے کی اجازت کے بعد میجر میکسول نے اپنے گھوڑے کو گھما کر دروازے کی طرف کو منھ کیا اور اعلانِ ذیل ایسی آواز سے پڑھا کہ امفی تھیٹر کے دور ترین کنارون تک بخوبی سنائی دیتا تھا۔ اعلان شاہی جسکا منشا یہ تھا کہ مملکت ہند مین اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم کی رسم تاجپوشی ادا کرنے کے لیئے کوئی تاریخ مقرر کیجائے چونکہ مابدولت و اقبال ملکہ مرحومہ یعنی کوئین وکٹوریہ کی وفات پر جو کہ ۲۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو ہوئی بفضل کردگار سریر شاہی پر بخطاب ولقب اڈوارڈ ہفتم بادشاہ سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ حامی دین وشہنشاہ ہند رونق افروز ہوئے۔ اور چونکہ مابدولت نے اپنے اعلان ملے شاہی مورخہ ۲۶۔ جون و ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء مطابق یکم سنہ جلوس کے ذریعے سے اپنے اس شاہی ارادے کو شائع کر دیا تھا کہ بفضل عنایت خداے برتر ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کرینگے۔

اور چونکہ مابدولت کی یہ خواہش اور تمنا ہے کہ اس رسم کا اعلان عام طور سے مملکت ہند مین ہماری جان نثار ہندوستانی رعایا کے سامنے کیا جائے اور وہان کے گورنرون لفٹنٹ گورنرون اور حکام بالا اور قلمرو ہند کی دیسی ریاستون کے رؤسا و اُمرا و ارکین اور وکلا کو اس مبارک رسم مین شریک ہونے کا موقع ملے اسلیئے اب مابدولت اپنے اس شاہی اعلان سے اس بات کا اظہار کرتے ہین۔

اور اپنے معتمد خاص اور مصاحب عزیز جارج نتھینیل لارڈ کرزن آف کیڈلسٹن وائسرائے و گورنر جنرل ہند کو اس بات کا اختیار دیتے ہین کہ وہ دہلی مین

بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو مابدولت کی تاجپوشی کی رسم کی تکمیل کا اظہار کریں۔
اور اس امر کی بھی ہدایت کرتے ہیں کہ مذکورۂ بالا دربار کے موقع پر یہ اعلان اُن اشخاص کی آگاہی کے لیئے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں پڑھا جاے۔

یہ اعلان یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مابدولت نے سینٹ جیمس کے دربار میں علی رؤس الاشہاد پڑھا

خدا ہمارے قیصر بادشاہ کو سلامت رکھے۔

اعلان شاہی کے آخری الفاظ پڑھے جانے کے بعد شہنائیون کی آواز ایک دفعہ اور بلند ہوئی اور شاہی پھریرا اُس چوب پر جو کہ دربار گاہ کے مرکز میں نصب تھی چڑھا دیا گیا۔ ہوا میں اُسکا لہرانا عجیب لطف دیتا تھا۔ باجہ والے قومی گت بجانے لگے اور شاہی پہرہ داروں نے سلامی دی اُسوقت پھر سب مؤدب کھڑے ہو گئے اس اثنا میں نقیب اور اُسکے ترجمے واپس دروازے تک پہونچ گئے تھے جب حضار مجلس اپنی اپنی نشستون پر بیٹھے تو باہر کے توپخانے سے شاہی سلامی کی پہلی توپ دغی ان ۱۰۱ توپون کا سلسلہ برابر جاری رہا اور سواے دو دفعہ کے جبکہ خوشی کے نعرے پیادہ دستون کی اگلی صف سے شروع ہو کر بڑی بڑی جماعتون کی پچھلی صفون تک بلند ہوئے کبھی نہ ٹوٹا۔

اسی اثنا میں سلامی کی توپین سر ہوئین اور بارگاہ کے باجہ والون نے کرشمز کرونیشن مارش میر بیرز کارونیشن مارچ اور کپتان سینفرڈز کارونیشن مارچ گائے۔ خوشی کے پہلے اور دوسرے بندوقون کی باڑون کے بعد قومی گیت کی ابتدائی اور انتہائی گیتن سنائی دین جنکو رجمنٹی باجے والے جو کہ باہر کھڑے تھے بجا رہے تھے جب آخری توپ بھی دغ چکی تو باجے والونکی

جماعت نے وہی اپنا مانوس گیت پھر بجانا شروع کیا۔ اِسکے بعد نفیریون کی ایک صدا بلند ہوئی جو دیر تک قائم رہی۔ اور رسومات کے دوسرے حصے کی کارروائی شروع ہوئی۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کرسی سے اُٹھکر اہل دربار کی طرف متوجہ ہوئے اور تمام مجلس پر ایک خاموشی کا عالم طاری ہوگیا پھر آہستہ آہستہ اور نہایت اطمینان کے لہجے مین جناب ممدوح نے یہ سپیچ فرمائی جسکو دور سے دُور کے تماشائی بھی جو ایمفی تھیٹر کے کنارے پر جمے ہوئے تھے بخوبی سُن سکے اگرچہ ان کا فاصلہ ۱۳۰ گز کا تھا۔

اے شہزادگان والاتبار و رُوسا عالی وقار و متوطنان مملکت ہند۔ پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند اڈوارڈ ہفتم نے لندن مین انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصاء حکومت کو دست مبارک مین لیا۔ اُسوقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی مین شریک ہون اور آج یہان یا ہند کے دیگر حصص مین اس عالیشان تقریب کی خوشی مین کل رُوسا و اُمراء سردار جو عمائد سلطنت ہین اور تمام دیسی دیوروبین حکام جنکے ہاتھ مین زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جانفشانی سے کام کر رہے ہین جسکی نظیر نہین مِلسکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیون مین اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھون طرح کے جھگڑون کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار مین یک زبان ہین جمع ہین

صرف اِس غرض سے کہ مین اعلیٰ حضرت کی رسومات تاجپوشی کو ہندوستان مین ادا کرون حضور ملک معظم نے مجکو بحیثیت وائیسرائے کے اِس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اِس امر کے اظہار کے لیئے کہ اعلیٰ حضرت کی نظرون مین اِس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھون نے اپنے برادر حقیقی ہز رائل ہائنیس ڈیوک آف کاناٹ کو اِس جلسے مین شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرماکر ہمکو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوے کہ آج ہی کے دن اور اسی شہر مین جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسون اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریہ مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اُس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایئے مین انکے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یکجہت ہین۔ ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہین زیادہ متفق ہین یہ شہنشاہ جسکے اظہار اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہین اہل ہند کی نظرون مین کچھ کم عزیز نہین ہے۔ کیونکہ اِنھون نے اپنی آنکھون سے اُنکو دیکھا ہی اور اپنے کانون سے اُنکی آواز سُنی ہے وہ اَب اس تخت پر جلوہ افروز ہوے ہین جو صرف شاندار ہی نہین بلکہ دنیا مین سب سے زیادہ دیرپا ہے اور وہ حقیقت مین انگریزی سلطنت ہے جسکی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے مُنکر ہے وہ بالکل نادان ہے جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانون سے مالامال ہے ویسا ہی وہ اپنی

خصلت وفاداری پر نازان ہی جسکو مغرب نے از سر نو مشتعل کر دیا ہے مختلف صدیون مین ہزار ہا لوگون نے ہند کی خوشگاری کی مگر اسنے اپنے تئین ایسی سلطنت کے حوالے کیا جسکو اسکی وفاداری پر پورا اعتماد تھا۔

تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین دنیا مین ایسا اور کہین ہونا ممکن نہین معلوم ہوتا میرا مطلب اسوقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہین جسکو مین بے نظر خیال کرتا ہون بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور ان اصحاب سے جنکے دلی ولولون کا یہ اظہار کر رہا ہے ۔۔ اسسے زیادہ مختلف ریاستون کے حکمران جنکی رعایا کی کل آبادی ۶۲ کروڑ سے کم نہین اور جنکی علداری کی حدود طول بلد کے ۵۵ درجون پر پھیلی ہوئی ہین اسوقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توثیق کے لیئے حاضر ہین۔ ہم انکے اس وفادارانہ جوش کی جسنے انکو ہزارون کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلون کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہین اور مجکو تھوڑی دیر مین بہت فخر حاصل ہوگا جبکہ مین خود انکی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کے پیغام سنونگا۔ جو قومی افسر اور سپاہی اسوقت موجود ہین یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیئے گئے ہین جنھین اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہین۔ ویسی اُمرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اسوقت موجود ہین وہ ۲۳ کروڑ سے زیادہ آبادی کے قائم مقام ہین اس حساب سے میرے خیال مین یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسوقت دربار مین دنیا کی آبادی کا پانچوان حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلون اور اپنے حکمرانون کے جمع ہے سب کے دل مین ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر سلطنت کے

سامنے خم ہین اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہی جسنے اِس خم غیفر کو کھینچ بلایا ہے
تو جواب دیا جائیگا بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی انکی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور
انکا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہین بلکہ انکے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور انکے دلی یقین کا
اظہار ہے کیونکہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اِس وسیع آبادی کے اکثر حصون کو حملون اور
بدامنی سے آزادی دے دی ہے سیکڑون کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور
سیکڑون کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیے ہین اور تمام کے واسطے
یکسان انصاف کرنے ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتون کے پھیلانے مین
کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہین پھر اسکو
ایمان دارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب مین اہم یہ امر ہے
کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کر دے یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہین جس لیے
آج یہ دربار کیا گیا ہے اب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز
پیغام پڑھون جسکی بابت آنحضرت نے آپ کو سُنانے کے لیے مجھے ارشاد فرمایا ہے وہ ہذا

مابدولت کو اِس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر
جبکہ وہ مابدولت کی رسم تاجپوشی ادا کر رہے ہین پیغام تہنیت بھیجین - لندن کی تاجپوشی
کے جلسے مین ہندوستانی رؤسا اور قائم مقامون کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک
ہوئی تھی اسلیئے مابدولت نے وائسرائے اور گورنر جنرل کو اِس امر کی ہدایت کی کہ دہلی مین
ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا اُمرا حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اِس

مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء مین ہندوستان تشریف لے گئے تھے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل مین جاگزین ہے مابدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ انکو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے۔ گزشتہ چند سال کے عرصہ مین انکی محبت اور جان نثاری کی بہت سی نہایتین مابدولت کے سامنے گذر چکی ہین اور مختلف معرکون مین ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہاے نمایان کیے ہین اُنسے مابدولت بخوبی واقف ہین۔

مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہین کہ تھوڑے عرصے مین ہمارے فرزند دلبند شہزادہ ویلز اور اُنکی بیگم صاحبہ پرنسز آف ویلز ہندوستان مین رونق افروز ہونگے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کرینگے جسکی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُسکو جاکر دیکھین اور خود اُنکو بھی اسکی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر مابدولت کا تشریف لانا ہندوستان مین ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہوسکی اسلیئے مابدولت اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کاناٹ کو جنکو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہین تاکہ جلسۂ تاجپوشی مین شاہی خاندان کے قائم مقام بنکر شریک ہون۔

جب سے کہ مابدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ مرحومہ مغفورہ اول قیصر ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہین ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتین جنسے حکومت کرکے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب مین اپنی بزرگی اور عزت پیدا کرلی تھی مابدولت اپنے تمام باجگزارون اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ بہ تجدید کرتے ہین

کہ اُنکی آزادی کو قائم رکھینگے اُنکے مراتب اور حقوق کی پاسداری کرینگے اور اُن کی بہبودی کی کوشش مین کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑینگے یہی اصول اور اغراض بادولت کے مدنظر ہین۔ اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اُنسے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔

اے شہزادگان والاتبار۔ واے اہل ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہین جسکی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہین۔ اُنکا ہر حرف اُن افسرون کے قلوب مین جو اُنکے خدمت گذار ہین محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے شرکا کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالہ آلات ہین درستی اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہین۔ ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا آجکل عروج پر ہے ایسا کبھی نہین ہوا وہ لوگ جنھون نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہین وہ حقیقت مین زیادہ مستحق آفرین ہین اور جنھون نے زیادہ عمدہ کارنمایان کیے ہین اُنکے حقوق بھی بڑے بڑے ہین۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ لڑائیون مین اپنے سپاہی اور تلوار ہمارے نذر کیین اور دیگر مصائب مین بھی مثلاً قحط و خشک سالی وغیرہ مین اُنھون نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی اب جو کچھ اُنکو حاصل ہے اِس سے زیادہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جاسکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُنکو حاصل ہے اُسمین کبھی کسیطرح کا خلل نہین آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکار

عالیہ اُن قرضون کا جو دیسی ریاستون کو گزشتہ قحط کے موقع پر دیے گئے ہین یا سرکار
انکی کفیل ہوئی ہے تین سال تک کوئی سود نہین لے گی اور ہمکو امید ہے کہ وہ
لوگ جنسے ایسا فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کرینگے۔ اس عظیم الشان
ملک مین اور جو کثیر التعداد جماعتین اور فریق ہین اور جنکی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے
انکو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سُنائینگے سال حسابی کے وسط مین اعلان کرنا
مناسب نہین کیونکہ ایسے موقع پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے تاہم اگر موجودہ حالت قائم
رہی اور جیسا کہ ہم امید کرتے ہین۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہوگیا تو
ہمکو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کے عہد سلطنت کے اول ہی زمانے مین سرکار عالیہ رعایائے
ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور
جسوقت کہ مجکو انکا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر اُنکا صبر اور اُنکی نمک حلالی یاد آتی ہے
تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے مین مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہان ان رعایتون
اور مہربانیون کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہین جنکا دربار سے خاص تعلق ہے
وہ کہین اور درج ہین تاہم فوجی افسرون سے مین اتنا کہنے کا مجاز ہون کہ آج سے انڈین
سٹاف کور کا نام موقوف ہوگیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہین
اے امرائے عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے
ہین تو بلا خطر خزان اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے ہندوستان کے متعلق
کوئی ایسا مسئلہ نہین خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا خواہ محنت کا ہو یا معاش کا جسکو

موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھون کے سامنے ہو رہا ہے اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہین اور اگر ہند کے فرمانرواؤن اور رعایا یورپین اور ہندوستانیون۔ حاکمون اور محکومون مین اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی مین مضائقہ نہ کرے تو دیکھین بھلا ہندوستان کی ترقی کسطرح رک سکتی ہے ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہین ہوگا بلکہ اسکی تجارت کے چشمے جاری ہو جائینگے۔ اسکے باشندون کی عقلین بیدار ہو جائینگی اسکی بہبود روز افزون ہوگی۔ اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائیگی مین اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہون اور ساتھ ہی مجکو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی بصورت حال نہین ہو سکتا جبتک کہ کسی نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لیجائے اور یہ بات صرف زیر سایہ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔

اور اب مین اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہون مین امید کرتا ہون اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہان انکو ایک بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور انکے خیالات سے معرفت تامہ حاصل ہوئی۔ مین امید کرتا ہون کہ لوگ جب جب اس تقریب کو یاد کرینگے انکو فرحت و مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ادوارد ہفتم کا عہد جسکا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند مین محفوظ رہے گا ہم دعا کرتے ہین کہ فرمانروائے عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے انکی شہنشاہی اور قوت سالہائے

دراز تک قائم رہے اُنکی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے اُنکے افسرون کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُنکی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔

خدا کرے ہمارا بادشاہ شہنشاہ ہند مدت تک زندہ و سلامت رہے۔

یہ الفاظ کہکر وائسرائے پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے بجالیکہ تمام مجمع کے نعرہ ہائے خوشی بلند تھے۔ اُنھون نے ٹھیک آدھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ بادشاہ کا پیغام پہونچانے سے قبل اُنھون نے وہ ٹوپی جو اب تک پہنے ہوئے تھے اُتار لی تھی۔ اور جب اپنی تقریر کا اُتنا حصہ ختم کر چکے تو پھر پہن لی۔ پیغام شاہی جوش نعرہ ہائے خوشی کے ساتھ سُنایا گیا اور بقیہ تقریر کے خاص خاص ضروری مقامات کی تواضع بھی اکثر نعرہ ہائے خوشی سے ہوئی وائسرائے ابھی اچھی طرح دوبارہ کرسی پر بیٹھنے نہ پائے تھے کہ نقیب اور ترکی گھوڑو نیزہ سوار پھر شہ نشین کے قریب گئے اور ایک تان سجائی اسکے بعد وائسرائے کے اشارے سے میجر میکسول نے اپنی ٹوپی بلند کر کے بے انتہا بلند آوازی سے شاہ قیصر ہند کے لیئے تین چیرز کی تحریک کی ایک حرکت کے ساتھ سولہ ہزار آدمیون کی تمام جماعت فی الفور کھڑی ہوگئی اور نعرہ ہائے سرور کا غل و شور تماشا گاہ عظیم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گونج اُٹھا۔ جب یہان کی آواز تھم گئی تو باہر کی جانب نعرہ ہائے خوشی پھر بلند کیئے گئے اور فوج کے نعرون کا شور جو فاصلے سے سنائی دیتا تھا۔ فوج کی لمبی قطارون سے جو میدان مین قائم تھین سُنائی دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اندرون احاطہ کے زیادہ بلند نعرون کی گونج بھی ہے اور جواب بھی۔ پھر ایک مرتبہ ایمفی تھیٹر کے اندر اور

باہر کے باجہ والون نے قومی گت بجائی - اسکے بعد نقیب اور اسکے ہمراہی ترجمی اپنی آخری خدمت انجام دیکر رخصت ہوئے -

اور اب اس تقریب کا تیسرا یعنی آخری حصہ شروع ہوا - اسوقت تک وائسرائے کے اور اُن صورتون کے سوائے جو زرق برق کی نمائش کے ساتھ تماشا گاہ کے احاطہ کے اندر اُس حصے مین جو اُنکے لیئے متعین تھا چلتے پھرتے تھے حاضرین جلسہ کا بہت بڑا حصہ تماشائی تھا - لیکن اب حاضرین مین سے نہایت ذی رتبہ اصحاب کو خود بھی کام کرنا پڑا فرمان روایان ریاست کو پیش کرنے کی رسم ایک ایسی رسم تھی جسکا اس سے پہلے ایسے موقع پر کبھی ارادہ بھی نہین کیا گیا تھا اس لاجواب دربار مین انکو ایک اور بھی معزز خدمت بجالانی تھی کہ اپنے شہنشاہ کا اظہار اطاعت کرین اور اپنی اپنی مبارکباد کا پیغام دین جسوقت سر انچ بارنز فارن سکرٹری نے رؤسا فرمانروا کو پیش کرنے کی اجازت حاصل کرلی تب اُن مین سے ہر ایک باری باری اُس ترتیب کے ساتھ جو پہلے قرار پاچکی تھی کرسی سے اُٹھتے تھے اور بعض بعض صورتون مین جبکہ خاص اجازت مانگی اور حاصل کیجاتی تھی فرزند یا برادر یا وزیر کے ہمراہ شاہ نشین تک بڑھتے تھے جہان وائسرائے اور ڈیوک آف کاناٹ کھڑے تھے اور اُنسے ملاقات کررہے تھے رئیس کے نام اور خطاب کا اظہار فارن سکرٹری کرتے تھے اور اُنکا پیغام سننے سے قبل اول وائسرائے انسے مصافحہ کرتے تھے بعد مین ڈیوک آف کاناٹ بھی اس ہی طرح ان کی مدارات کرتے تھے -

رئیسون کے ہمراہی مین پولیٹکل افسر سیڑھیون سے آگے نہین بڑھتے تھے یہ فیصل

ہو چکا تھا کہ صرف رئیس ہی آگے بڑھین اور اظہار خیر خواہی کرین۔ مزید برآن اس موقع پر کوئی نذر پیش نہین کی گئی تاکہ اس موقع کی نوعیت خاص پر زور دیا جائے وائسرائے نے یہ چاہا کہ رؤسا کی کسیطرح پر تحقیر و تذلیل نہ ہو لہذا نذر لینے کے قاعدے کو جسکی پابندی لازمی طور پر وائسرائے کے دربار مین کیجاتی ہے اس شاہی دربار مین اُسکو جائز نہ رکھا۔ رئیسون نے اپنے پولیٹکل افسرون کی صلاح سے اسمین یہ بات طے کرلی تھی کہ وہ کس ترتیب سے متعدد گروہون مین شہ نشین کی جانب بڑھینگے اور رئیسون کی جماعتون کے تقدم و تاخر کے متعلق تمام مسائل اس عاقلانہ تدبیر سے طے ہو گئے تھے جسکی رو سے رئیسونکی جماعتین یکے بعد دیگرے امفی تھیٹر کے دونون جانب سے بڑھتی تھین اور ایک جماعت کا فرد تر درجہ کا رئیس گزرجاتا تھا قبل اسکے کہ دوسری جماعت کا سب سے اعلیٰ ترین رئیس نمودار ہوتا تھا اس مناسب انتظام سے وہ بات حاصل ہو گئی تھی جو ۱۸۷۷ء کے مجمع قیصری مین ناممکن تصور کی گئی تھی اُس موقع پر رؤسا صرف تماشائی تھے یہ سچ ہے کہ لارڈ لٹن کے پیشرو کے اختتام پر گوالیار۔ اودیپور۔ اور جے پور کے مہاراجگان اور سر سالار جنگ وزیر حیدرآباد اپنی اپنی جگہ سے اُٹھے اور چند برجستہ فقرون کے ذریعے سے خطاب کیا مگر ہر شخص امفی تھیٹر سے روانہ ہونے کی تیاری کر رہا تھا اور عام چل چلاؤ مین جو کچھ اُنھون نے کہا اسپر نہ توجہ ہوئی اور نہ کسی نے سُنا۔ دربار قیصری ۱۹۰۳ء کے اختتام کا نظارہ اُس سے زیادہ پر شوکت بھی تھا اور زیادہ موثر بھی۔

بیشتر رؤسا فرمانروائے وائسرائے کی خدمت مین پیش ہو کر مختصر الفاظ مین اتنی ہی

درخواست کی کہ اُنکی دلی مبارکباد اور اُنکی جان نثاری اور خیر خواہی کا وعدہ شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دین۔ اِسمین شک نہین کہ جن رؤسا کا یہ منشا تھا کہ اپنے خیالات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرین اور جو اپنے ہمراہ لکھی ہوئی سپیچ بھی لائے تھے اُن مین سے بعض نے اِس رسم مقررہ سے تجاوز نہین کیا مگر بعض نے انگریزی مین فصیح و بلیغ گزارش کرنے کی کوشش کے بعد اُردو بولنی شروع کردی اور بجاے حفظ کی ہوئی تقریر فصیح کے چند برجستہ فقرے کہے یہ فقرے بھی کچھ کم پسندیدہ نہ تھے کیونکہ یہ دل سے نکلتے تھے لیکن طرز و طول گزارش خواہ کچھ بھی ہو جو اصحاب شہ نشین سے اتنے قریب تھے کہ مقررون کے چہرے اور طرز کو دیکھ سکتے تھے اُن مین سے کسی کو اِس مبارکباد کی صداقت اور خوشدلی مین شبہہ نہین ہو سکتا تھا جسکے ادا کرنے کے واسطے رؤسا مذکور حاضر ہوئے تھے اِنکی خوشنودی اور فخر کہ انکو اس شاہی دربار مین یہ حصہ ملا۔ انکے الفاظ سے زیادہ انکے شوق اور انکی رضامندی بھی ظاہری علامات سے نمایان تھی جسکو مشرق کے نہایت سخت قواعد اخلاق بھی نہ چھپا سکتے تھے۔ جب وہ وائسرائے اور ڈیوک آف کانات سے مصافحہ کرنے کے لیئے یکے بعد دیگرے بڑھے چلے آتے تھے۔

گو اس امر کی ضرورت نہین ہے کہ محض خیر خواہانہ مبارکباد کے ہر پیغام کا اعادہ کیا جائے جو پیشتر رؤسا نے پیش کیا جسکی نوعیت اوپر بیان کردی گئی زیادہ غور سے لکھی ہوئی عرضداشتین تحریر مین لائی جا سکتی ہین۔ ہز ہائینس نظام حیدر آباد نے جنکے ہمراہ اُنکے فرزند شاہزادہ عثمان علیخان اور اُنکے وزیر مہاراجہ پیشکار سرکشن پرشاد تھے کہا۔

اِس امر نے مجھے نہایت مسرت بخشی کہ یہان ایسے مبارک اور قابل یاد موقع پر حاضر ہون مین یقین کرتا ہون کہ یور اکسلنسی کو معلوم ہے کہ مدت العمر میری کوشش یہ رہی ہے کہ میرے خاندان کو تخت برطانیہ کے سچے معاون ہونے کا جو تعلق رہا ہے اُسکو قائم رکھون اور مستحکم کرون اور اِس حیثیت سے مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اتنی عنایت کیجیے کہ میری نہایت دلی مبارکباد شاہ قیصر ہند کی خدمت تک پہونچا دیجیے اور اُنکو میری جانب سے یقین دلا دیجیے کہ وہ ہمیشہ مجھے اور میرے خاندان کو ہر لحاظ سے سچا اور وفادار معاون پائینگے۔

ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ نے جنکے ہمراہ اُنکے فرزند شریمنت یوراج فتح سنگھ راؤ گیکواڑ تھے وائسرائے سے درخواست کی کہ اُنکی دلی اور خیر اندیشانہ مبارکباد قیصر ہند کے موقع تاجپوشی پر اُنکی خدمت مین پہونچا دین۔

ہز ہائینس مہاراجہ میسور نے جنکے ہمراہ اُنکے بھائی یوراجہ نراسا راجہ وڈیار تھے کہا۔

"مین اپنی والدہ کی اور اپنی جانب سے شاہ قیصر ہند کی خدمت مین اِس عالیشان موقع پر نہایت پُر انکسار و صداقت مبارکباد پیش کرتا ہون"

ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر نے جنکے ہمراہ اُنکے بھائی راجہ سرامر سنگھ تھے کہا۔

"مین آپ کو اپنی دلی خیر خواہی و جان نثاری سے اِسموقع مسعود پر مبارکباد دیتا ہون اور آپ سے التجا کرتا ہون کہ آپ شہنشاہ اڈوارڈ ہفتم کی خدمت مین بھی پہونچا دین میری نہایت دلی دُعا یہ ہے کہ خدا قادر مطلق تاج برطانیہ کو سلامت رکھے اور تمام برے

چھوٹے ہندوستانیون کو امن عطا کرے"۔

خان قلات نے فارسی مین کہا

"مین اپنی اور اپنی تمام ریاست کی جانب سے آپکو اسموقع مسعود پر مبارکباد دیتا ہون"

جام لسبیلا نے بھی اسی طرح وائسراے سے التجا کی کہ انکی دلی مبارکباد مع اُس جان نثاری اور خیراندیشی کی تصدیق کے جو انھین اُس تخت کے ساتھ ہے شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دین۔

مہاراجہ بیکانیر نے وائسراے سے یہ درخواست کرنے کے بعد کہ انکی خیرخواہانہ اور مودبانہ مبارکباد شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دین لارڈ کرزن سے التجا کی کہ وہ شہنشاہ کو یقین دلاوین کہ مہاراجہ بیکانیر اور اُنکے خاندان کے لوگ ہمیشہ شہنشاہ کی جانب سے لڑنے اور اُنکی خدمت کرنے کے واسطے ہر موقع پر مستعد رہے ہین۔

ہز ہائینس بیگم صاحب بھوپال شاہ نشین تک اپنے دو بڑے صاحبزادون یعنی نواب نصراللہ خان و صاحبزادہ عبداللہ خان کے ہمراہ تشریف لائین انھون نے اپنے پردہ نشین ہونے کے لحاظ سے خاص اجازت اس امر کی حاصل کرلی تھی کہ اپنی مبارکباد بصورت تحریر پیش کرین پس انھون نے شاہنشاہ معظم کو نذر کرنے کے واسطے ایک ڈبہ نکالکر دیا جو بہت سے بیش بہا جواہرات سے مرصع تھا اور جسپر اُنکے شوہر متوفی اور تینون شاہزادون کی عاجی تصویرین بنی ہوئی تھین وائسراے کے قدمون پر رکھ دیا اُس ڈبہ مین ایک عریضہ بزبان اُردو مع ترجمہ انگریزی تھا جسمین بیگم صاحب نے اس عظیم الشان موقع کی طرف توجہ دلانے کے بعد جو

عید الفطر کے روز واقع ہونے کی وجہ سے اہل اسلام کی نگاہون مین خصوصًا مبارک تھا
یہ لکھا کہ مین سلطنت عظمیٰ برطانیہ کی خیر خواہ اور قدر شناس ہونے کی حیثیت سے اس عظیم الشان
موقع پر اپنے فرزندون اپنی رعایا اور اپنی ریاست کی تمام عورتون کی وفاداری کی ہی
نہین - بلکہ ہندوستان کی تمام مسلمان آبادی کی نمکحلالی کا یقین دلاتی ہون کیونکہ مذہب
اسلام خیر خواہی اور اطاعت حاکم وقت دونون کی بابت تاکید سے حکم کرتا ہے -

نوجوان نوابصاحب جاورہ نے جنکے ہمراہ اُنکے چچا اور وزیر یعنی خان بہادر یار محمد خان
تھے فرمایا

جناب مہربانی فرماکر شاہنشاہ تک اس مبارک جلسے کے بارے مین میری مؤدبانہ اور
سچی تہنیت پہونچادین - مین عاجزی سے اپنے عالیجاہ بادشاہ کی اطاعت قبول کرتا ہون
اور ساتھ ہی یقین دلاتا ہون کہ میرے وسائل ریاست ہمیشہ اُنکے زیر حکم رہینگے اور مین اُنکی خدمت
مین اپنی جان تک دینے کو طیار رہون -

مہاراجہ صاحب اودھپہ نے جنکے ساتھ اُنکے سب سے بڑے صاحبزادے راجہ بہادر بھگونت جسونت
تھے کہا

مجکو اس عظیم الشان مجمع مین حاضر ہوکر اپنی اس وفاداری کے سچے خیالات کے ظاہر کرنے
مین جو مجھے شاہ برطانیہ کے ساتھ ہے بڑی خوشی ہے اور مین جناب سے اس بات کی درخواست
کرتا ہون کہ ازروے عنایت جناب معلی القاب شاہنشاہ ہند کی خدمت مین میری دلی
مبارکباد خیر خواہی اور بندگی جناب معلی القاب کی تخت نشینی کی دھوم دھام کے موقع پر

التماس کرین اور میری جانب سے جناب معلی القاب کو یقین دلائین کہ مین اور میرا خاندان شاہ برطانیہ کے ساتھ بڑی مضبوطی اور رفاقت اور وفاداری کے اُسی جوش سے جو میرے دیرینہ خاندان مین حکومت برطانیہ ہندوستان مین قائم ہونے کے وقت سے چلا آتا ہے ثابت قدم رہینگے اور خصوصًا اسیوجہ سے ہمیشہ شاہانہ عنایات کے مستحق اور مشکور رہینگے۔

مہاراجہ صاحب دتیا جنکے ہمراہ اُنکے راج کنور مہاراج کمار اور وزیر راؤ بہادر جانکی پرشاد تھے بولے۔

جو دلی مسرت اور شکرگزاری اس ساعت مسعود مین میرے دل مین ہے مین اُسکا اظہار کافی طور سے نہین کرسکتا مین یور ایکسلنسی سے التجا کرتا ہون کہ ازراہ عنایت میری نہایت بہترین اور سچی کورنشات شاہ قیصر ہند کی خدمت مین پہونچا دیجیے اور اُنھین یقین دلا دیجیے کہ مین شہنشاہ عالیجاہ کا خیرخواہ اور سچا ماتحت ہون کہ ہر وقت ہر قسم کی خدمت کرنے کے واسطے جسکی بہبودی سلطنت برطانیہ کے واسطے مجھ سے خواہش کیجائے مستعد ہون مین امید کرتا ہون کہ شہنشاہ عالیجاہ ازراہ کرم ہمپر وہی نظر پرورش رکھین گے جو ہماری پیاری ملکہ قیصر ہند رکھتی تھین مین جناب مستطاب ڈیوک آف کاناٹ کی خدمت مین آداب و نیاز عرض کرتا ہون جنھون نے یہان تشریف لاکر ہمپر عنایت کی ہے مین آپ سے التجا کرتا ہون کہ اس عاقلانہ انتظام کی بابت جو ہماری آسائش کیواسطے بزمانۂ دربار تاج پوشی کیا گیا ہے مبارکباد قبول فرمائین۔

مہاراجہ کولھاپور جنکی ہمراہی مین اُنکے برادر بیرجی راؤ گٹکے سرجی راؤ وزارت مآب مہربان رئیس کا گل (بزرگ) تھے بولے۔

مین جناب مستطاب سے درخواست کرتا ہون کہ جناب اِس مبارک موقع پر شاہنشاہ معظم اور شاہنشاہ بیگم کی خدمت مین میری نہایت سچی اور مؤدب مبارکباد گزارش کرینگے نیز میری صدق دلی کی دعا کہ اُنکو درازی عمر و خرسندی نصیب ہو اور ہماری سلطنت اعظم کو لازوال امن اور بہبودی۔

جناب راؤ صاحب کچھ جنکے ساتھ اُنکے صاحبزادے کمار شری وجے راج جی تھے بولے جناب مستطاب از روے کرم شاہنشاہ کو اُنکی تخت نشینی کے بارے مین میری دلی تہنیت پہونچا دین۔ نیز یہ گزارش کرین کہ مین امید کرتا ہون کہ عالیجاہ کا عہد حکومت بھی ایسا ہی شاندار ہوگا جیسا اُنکی مشہور و معروف والدہ ماجدہ کا ہو چکا ہے۔

ہز ہائینس سلطان شہرو مکلا جو اپنے فرزند سلطان عمر و بن اود کے ساتھ تھے فرمایا۔

شروع خدا کے نام سے جو نہایت عالی شان ہے۔

مین خدا کی بہت بہت حمد و ثنا اور طرح طرح پر اُسکا شکر کرتا ہون۔

مین نہایت مؤدبانہ اور مخلصانہ دعا سلام کے ساتھ جسکی نکہت اور خوشبو مہک رہی ہے اور جسنے باغ اتحاد و وداد کے روابط کو مستحکم اور جسکی نسیم نے عہد و پیمان اور رفاقت کے غنچون کو شگفتہ کر دیا ہے حضور شاہنشاہ ملک اعظم مین التماس کرتا ہون جو ملجا و ملاذ اور ایسی صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہین جنکا ہر فرد بشر امیر و غریب شاہد ہے جو ایسے عالی درجے اور رتبے پر متمکن ہین کہ اُسکے آگے آسمان کا ثریا بھی پست ہے اور جو بادلون تک بمریغ فیض پہونچاتے ہین۔ وہ ایسے شریفانہ فریبندہ اور دلکش اخلاق رکھتے ہین کہ نسیم صبح گاہی

بھی اپنے تسکین بخش اور راحت افزا سحر مین اپنر سبقت نہین لیجا سکتی بلکہ اسکے برعکس خود دھیمی پڑجاتی ہے وہ ایسے مکارم عادات اور محاسن مدارات رکھتے ہین جو دوسرے اقوام کے مقابلے مین نہایت اعلی اور افضل ہین۔ اُنھون نے عدل وانصاف کا پھریرا شمول عرب وعجم تمام اصناف مردم پر پھیلا رکھا ہے۔ انگلستان سکاٹ لینڈ اور آئیرلینڈ کے بادشاہ اڈوارڈ ہفتم خدا ہر جگہ اور ہر وقت اُنکو عزت اور کامیابی اور مسرت عطا فرمائے اور امن اور عافیت اور سلامتی کے ساتھ اُنکو باقی رکھے۔ اُنکی سلطنت کے دن ہمیشہ آفتاب کیطرح چمکتے اور جگمگاتے رہین اور اُنکی سلطنت کی راتین رعایا کے آسمان پر نورانی قمر کیطرح پرتو افگن ہون اور اُنکی فوجین اپنے شبانہ روز کے کوچ مین فتحمند رہین اور اُنکی عنایات اُنکی اعلی اور ادنی تمام رعایا کے حق مین مبذول رہین۔

لہذا بڑے فخر کے ساتھ مین اپنی ذات اور اپنے بچون اور رشتہ دارون کی طرف سے اور فی الحقیقت اپنی تمام خیر خواہ اور مخلص رعایا کی طرف سے بقدر واجب ادب کے ساتھ شاہنشاہ ملک معظم کے حضور مین اُنکی تاجپوشی کے مبارک موقع پر جو ۲۶- جون سنہ ۱۹۰۲ء کو بموجودگی عمائد وارکین سلطنت وقوع پذیر ہوئی خیر خواہانہ اور مودبانہ تہنیت عرض کرتا ہون

مرحبا وہ قاصد جو ایسی خبر فرحت اثر لایا جسنے چشم بصیرت کو بالکل مبہوت کردیا۔

اور اُن لوگون مین سے جنھون نے اِس تہنیت نامے مین حصہ لیا۔

اور اُن لوگون مین سے جنھون نے اِس فرحت وابنساط کو لوگون مین تقسیم کیا اور آپ بھی اِسمین سے حِصہ لیا

اس نے ظاہر کیا کہ مین نے اپنے لیئے سب سے زیادہ حصہ محفوظ کیا

اب مین بڑے ذوق وشوق کے ساتھ خدائے قدیر سے دعا کرتا ہون کہ صادق اور دلی تعلقات کے روابط جو ہم مین ہین روزافزون محبت کے ساتھ ہمیشہ مستحکم اور روز قیامت تک مستمر رہین۔

بالآخر مین خدائے قدیر سے دعا کرتا ہون کہ وہ اس تاجپوشی کو اور حضور عالی متعالی کی سلطنت کو امن اور ترقی اور عام مملکت کی سرسبزی سے برکت دے اور اُس کو خطرات اور حوادث اور آفات سماوی سے محفوظ رکھے اور حضور عالی متعالی اور حضور پُرنور کی ملکہ الگزینڈرا شاہنشاہی خاندان کے دوسرے اراکین کے ساتھ ہمیشہ کی خوشی اور مسرت اور ابدی سرسبزی اور اطمینان کے ساتھ زندہ سلامت رہین۔

خاتمۂ کلام پر مین تہ دل سے خدائے قدیر خلّاق عالم کا جو منبع برکات ہے بہت بہت شکر کرتا ہون۔

نواب جوناگڑھ نے کہا

مہربانی فرماکر میری سچی دلی مبارکباد حضور شاہنشاہ معظم اور ملکۂ معظمہ کو اُنکی مبارک تاجپوشی پر پہونچا دیجیئے۔ آج کا دن رمضان کی عید کی وجہ سے بڑی خوشی کا دن ہے اور چونکہ تاجپوشی کا دربار بھی آج ہی منعقد ہوا ہے اس سے وہ خوشی دوبالا ہوگئی ہے مہربانی فرماکر یور ایکسلنسی اپنے لیئے بھی میری مبارکباد قبول فرمائین اور براہ عنایت میری تسلیمات اور حضور ملک معظم اور ملکۂ معظمہ کی ذات اور اُنکے تخت کے ساتھ میری بے ریا خیرخواہی کے خیالات

اُن تک پہونچانے کی تکلیف گوارا کرین۔

ٹھاکر صاحب بھاؤنگر نے کہا

بحضور ملک معظم شہنشاہ ہند ہمارے پیارے ہندوستان کی قدیم دار السلطنت مین اُنکی تاجپوشی کے مبارک ترین موقع پر اپنی نہایت خیر خواہانہ اور سچی فرمان برداری مؤدبانہ عرض کرتا ہون اور میری دلی تمنا ہے کہ اُنکی اور اُنکی عالی قدر ملکہ کی عمر دراز اور کارروائی اقبالمند ہو۔

سلطان لیج نے زبان عربی مین کہا

مین چاہتا ہون کہ جناب عالی کے ذریعے سے حضور شاہ اڈوارڈ ہفتم قیصر ہند کے ساتھ میری ہواخواہی اور اس بڑی تقریب پر کہ اُنکی تاجپوشی کا جشن ہندوستان مین منایا جارہا ہے میری تہنیت اُنکو پہونچا دیجائے۔

امیر ڈھالی نے بھی زبان عربی مین کہا

کیا جنابعالی اتنی مہربانی فرمائینگے کہ ملکت کبریٰ کے ساتھ میرا اظہار خیر خواہی اور وہ مسرت جسکا مین احساس کرتا ہون کہ آج مین حضور ملک کے برادر عزیز کو دیکھ سکا ملک معظم تک پہونچا دین۔

ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ نے جنکے ساتھ اُنکے چچا کنور سر رنبیر سنگھ تھے کہا

مین اس بڑی تقریب پر یورکسلنسی کے ذریعے سے حضور ملک معظم شاہنشاہ کی بارگاہ مین اپنی مبارکباد عرض کرتا ہون اور یہ بھی التماس کرتا ہون کہ جناب حضور ملک معظم کا اطمینان کرادین کہ میری ریاست اور میری تلوار ملک معظم کی خدمت کے لیئے حاضر ہے۔

ہز ہائنس راجہ نابھا نے جنکے ساتھ اُنکے فرزند ٹیکا رپو دمن سنگھ تھے کہا

مین یور کسلنسی سے التماس کرتا ہون کہ ملک معظم قیصر ہند اور ملکہ معظمہ قیصرہ کے حضور مین اُنکی نہایت مبارک تقریب تاجپوشی پر جسکے جشن کے لیئے ہم اس دربار مین جمع ہوئے ہین میری دلی اور خیر خواہانہ مبارکباد پہونچا دین - اگر عالیشان بادشاہ اپنی ذات والاصفات سے رونق بخش محفل ہوتے تو ہماری خوشی پوری خوشی ہوتی مگر اب بھی کچھ کم خوشی اور فخر نہین ہے کہ حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانائٹ کو نیابتاً خاندان شاہی کیطرف سے بھیجا ہے - مین یور کسلنسی کو بھی اس بڑی عظیم الشان تقریب کی کامیابی پر مبارکباد دینے کی اجازت چاہتا ہون جو خود آپ کی پیش بینی اور انتھک محنت کا نتیجہ ہے - مین خداوند کریم سے دعا کرتا ہون کہ ہمارے فیاض بادشاہ ملک معظم شاہنشاہ تا دیر گاہ سلامت رہین تاکہ مدت دراز تک بادولت واقبال ہمپر حکمرانی کرین -

یہ تو راجہ صاحب کی ضابطے کی طیار کی ہوئی تقریر تھی لیکن معمر سکھ رئیس اُنکی مشہور دینداری اور خیر خواہی کے جوش مین بے اختیار پکار اُٹھے کہ

اب مین اطمینان کے ساتھ مرسکتا ہون کیونکہ مین نے ایک سچے سکھ کے فرائض تلثہ پورے کر لیے ہین مین نے گرودون کے احکام کے مطابق زندگی بسر کی - مین نے اپنی تلوار سے مملکت برطانیہ کی مدد کی - اور اب اپنے بادشاہ کے حضور مین اپنی ذاتی فرمان برداری بجا لایا -

فریڈ کوٹ کے راجہ نے کہا

اکال پُرکھ (خدائے قدیر) حضور شاہنشاہ معظم کی مبارک تاجپوشی پر برکتین نازل کرے اور اُنکی بیش بہا زندگی کو دراز اور اُنکے اقبال کو زیادہ کرے۔ اس دنیا مین اُنکی سلطنت پر اُنکا اقتدار مستحکم ہو اور اُنکی فرمانروائی مین ہندوستان کو مزید فائدے حاصل ہون۔ ہندوستان کے ہم باجگزار رعایا اور سب اُنکی مملکت کی حفاظت کے لیئے ہمیشہ ہر چیز قربان کر دینے کو طیار رہین۔

مہاراجہ سکم کے فرزند اور ولیعہد مہاراج سدکیانگ ٹلکو نے کہا

حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم اپنے سُنہرے تخت پر جلوس فرمانے کے وقت سے آسمان اور زمین اور دوزخ تینون جہانون پر اقتدار عمل مین لائین۔ وہ ہزارون جگ زندہ رہین اور دائما تمام جاندار مخلوقات کی خوشی اور خرّمی کے ساتھ پرورش کرتے رہین۔

مہاراجہ گونج بہار نے جنکے ساتھ اُنکے فرزند مہاراج کمار راجندر ائرائین تھے کہا

کیا یور کسلنسی اتنی مہربانی فرمائینگے کہ اس مبارک تقریب پر حضور عالی ملک معظم شاہنشاہ کو میرا عاجزانہ فرض اور مودبانہ مبارکباد اور تخت کی خیر خواہی پہونچا دین۔ دیر سجیٹینر مدتون تک ہندوستان پر حکمرانی کرنے کے لیئے زندہ سلامت رہین۔

کوہستانی ٹپرا کے راجہ نے جنکے ساتھ اُنکے فرزند جوبراج برندر و کشور دیب برمن تھے کہا

مین بخوشی یور کسلنسی کی وساطت سے حضور ملک معظم شاہنشاہ اڈوارڈ ہفتم کی بارگاہ مین اُنکی تاجپوشی کے اس مقدس اعلان کے موقع پر اپنی نہایت سچی مبارکباد عرض کرتا ہون اور حضور ملک معظم کو اطمینان دلاتا ہون کہ مین تقلید اپنے بزرگون کے ہمیشہ اپنی

عاجز مقدرت کو مملکت کی خدمت مین حاضر کردینے کے لیئے آمادہ رہونگا حضور ملک معظم کو خاندان شاہی کے چھوٹے بڑون سمیت عمر دراز اور عافیت اور اقبالمندی نصیب ہو۔

نواب رام پور جنکے ساتھ اُنکے وزیر شیخ عبدالغفور تھے گویا ہوے۔

یور اکسلنسی مین اس عنایت کا ممنون ہون کہ مجکو دربار تاجپوشی کے دن حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم شاہنشاہ ہندوستان کی بارگاہ مین اپنی فرمان بردارانہ اور سچی خیرخواہی کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ جس خدا نے خطرناک علالت کے وقت مین ملک معظم کی جان بچالی اور اُنکو اُٹھا کھڑا کیا کہ شاہی اور شاہنشاہی کا تاج زیب سر کرین اُنکی جان اور مملکت کا نگہبان رہے اور حضور ملک معظم شاہ و شاہنشاہ اور ملکہ معظمہ کو روز افزون تندرستی اور خوشی اور شان و شوکت عطا کرے۔

کنگ ٹنگ کے سابوا نے کہن شان زبان مین کہا

کنگ ٹنگ سابوا جسکا علاقہ چین اور سیام اور فرانسیسی علاقون کی سرحد پر واقع ہے اس خوشنودی کے اظہار کی اجازت چاہتا ہے جو حضور عالی بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کی تاجپوشی کی رسم مین شریک ہونے سے اُسکو ہوئی وہ سخت علالت سے شاہ و شہنشاہ کی شفایابی پر اذ بحیثیت شاہ و شاہنشاہ تاجپوشی پر مبارکباد دیتا ہے۔

وہ ذوق و شوق سے دعا کرتا ہے کہ بادشاہ اور ملکہ اور شاہی خاندان سب قسم کی بیماریون سے محفوظ رہین اور اُنکو درازی عمر نصیب ہو اور ملک معظم کی سلطنت سالہاے دراز تک قائم رہے۔

مانگ نئی کے سابوا نے شان بولی مین کہا

مانگ نئی اور کنگ ٹنگ سابوا جسکو اُسکی جاگیر سے برمیون کے بادشاہ تھیبا نے ظلماً نکالدیا تھا اور بڑی ملکہ کی فوج نے پھر اُسکو مسلط کیا اسموقع سے جو اُسکو دیا گیا ہے کہ یورکسلنسی کے ذریعے سے ملکہ کے فرزند بڑے بادشاہ ملک معظم کی خدمت مین اپنی خیر خواہانہ غایت درجے کی خوشنودی کا اظہار کرے کہ بڑے بادشاہ نے اب بالکل شفا پائی اور اس قابل ہوے کہ اپنے تمام مشرقی ممالک کی زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لین - ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور تمام خاندان شاہی تا دیر گاہ سلامت رہین اور بخیر و خوبی زندگی بسر کرین اور جب ملک معظم ملاء اعلیٰ پر صعود کرین تو اُنکو اپنی والدہ سے جو سب سے بڑی ملکہ تھین خوشی اور ناموری کے ساتھ پھر ملنا نصیب ہو

یانگ ہوئی کے سابوا نے برمی زبان مین کہا

یانگ ہوئی سابوا اسکو اپنے حق مین بڑی رعایت سمجھتا ہے کہ اُسکو ایسی وسیع سلطنت کے دوسرے رؤسا کے ساتھ جو کرۂ زمین پر پھیلی ہوئی ہے شریک ہونے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ یورکسلنسی کی وساطت سے ایسے بادشاہ عالیجاہ شہنشاہ بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کے حضور مین علالت سخت سے شفا پانے اور اتنی وسیع سلطنت کے بادشاہ اور شہنشاہ ہونے کی حیثیت سے تاجپوشی ہونے پر اپنی نہایت خیر خواہانہ دلی مبارکباد عرض کرے کہ وہی اپنی مقدس والدہ بڑی ملکہ کے جانشین ہونے کے اہل ہین - سابوا ملتجیانہ دعا کرتا ہے کہ بادشاہ اور ملکہ اور پرنس آف ویلز اور تمام خاندان شاہی اب اور ہمیشہ کے لیئے بیماریون سے محفوظ رہین سب کی عمرین دراز ہون اور شہنشاہ بادشاہ کی سلطنت سالہا سال قائم رہے -

جنوبی ہندوی کے سابوا نے شان بولی مین کہا

اس سے مجکو بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ اس بڑی تقریب مین شمالی شان کی ریاستون کی طرف سے مین اکیلا نیابتًا حاضر ہوا ہون۔ مین اپنی طرف سے اور نیز دوسرے رئیسون کی طرف سے جنکو رسم تاجپوشی مین آنے کی اجازت نہین ملی یورکسلنسی کی خدمت مین بڑی مسرت کا اظہار کرتا ہون جسمین ہم سب شریک ہین کہ حضور ملک معظم اڈوارڈ ہفتم نے سخت علالت سے شفائے کلّی پائی اور اُنکی مشرقی تاجپوشی کے اسموقع پر ہم سب مبارکباد عرض کرتے ہین اور نیز التماس کرتے ہین کہ آپ ہمارے معروضات حضور ملک معظم کو پہونچادین بادشاہ اور ملکہ اور تمام شاہی خاندان کو خوشی اور عمر دراز اور تمام اقسام امراض سے امان نصیب ہو۔

مانگ پان کے سابوا نے شان بولی مین کہا۔

مانگ پان سابوا کو دم واپسین تک یہ بڑی تقریب یاد رہے گی جسمین حاضر ہونے کا استحقاق اُسکے لیئے مرعی ملحوظ ہوا۔ وہ التماس کرتا ہے کہ یورکسلنسی بڑے بادشاہ عالیجاہ بادشاہ اڈوارڈ ہفتم کو جنکے پاس بہت سی قیمتی مُہرین ہین۔ مرض صعب سے شفا پانے اور اب تمام ممالک مشرقی مین اپنا اقتدار بٹھانے پر اُسکی مبارکباد پہونچادین بادشاہ شہنشاہ ہمیشہ زندہ سلامت رہین اور اُنکا اقبال بڑی ملکہ کا سا اقبال ہو جنکے عہد مین ہم اول بار انگریزی پرچم کے سایے مین پناہ گزین ہوئے۔ بادشاہ شہنشاہ کے بیٹے اُنکے پوتے اُنکے چھوٹے بھائی جو اسوقت موجود ہین اور جنکو ہم ملک معظم کا پرتو سمجھتے ہین سب کو عمر دراز اور امراض سے امان اور آخرکار سکون و عافیت نصیب ہو۔

گنٹر اواڑی کے یسوز اسابوا نے جنکو اب مشرقی کرنی کے منصب سابوا پر ترقی دی گئی ہے کرنی بولی مین کہا

یور اکسلنسی براہ کرم حضور عالی متعالی شاہنشاہ کی خدمت مین جو بیشمار بادشاہون پر حکمرانی کر رہے ہین اور وہی بڑے بادشاہ اور ملکہ کے فرزند ہین مرض سخت سے اُنکی شفایابی اور بحیثیت شاہنشاہ جملہ ممالک محیط کوہ میرو کی تاجپوشی پر سیری مبارکباد کہین اُنکا نہایت خیرخواہ خادم ہون اور تمام دوسرے کرنی رئیسون کی مبارکباد جنکی طرف سے مین ادنیٰ ترین خُدام بارگاہ عرض کر رہا ہون پہونچا دین - سرخ کرن کا نشان شمس طالع ہے ملک معظم کی شان آفتاب نصف النہار کی سی شان ہے اور وہ ہمیشہ کے لیئے برقرار ہے - بارگاہ کا خادم خیرخواہ نہایت ذوق وشوق کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور پرنس آف ویلز اور شاہنشاہ کے نہایت والا منزلت بھائی جو اس وقت موجود ہین اور شاہی خاندان کے سب چھوٹے بڑے ہمیشہ کے لیئے ۹۶ بیماریون سے مصون ومحفوظ رہین اور انکو خوش وخرم عمر دراز نصیب ہو اور سب سے بڑھکر ہم روزانہ دعائین مانگتے ہین کہ حضور شاہ وشہنشاہ ہمپر آئندہ سالہاے دراز تک حکمران رہین

آخری مبارکباد کے دیے جانے کے ساتھ شاہنشاہی دربار ختم ہوا - پونے دو گھنٹے تک دربار رہا - شاہی ساز وسامان پھر جلوگاہ مین آموجود ہوئے - امپیریل کیڈٹ کے دستے نے مشکی جنگی گھوڑون پر سوار اور رائیسرائے کے باڈی گارڈ نے لال سُنہری وردی پہنے ہوئے اپنی پہلی جگہ آسنبھالی - ہز اکسلنسی اور لیڈی کرزن اُن ہی مراسم کے ساتھ جو اُنکی آمد کے وقت

بجالائی گئی تھین گاڑی مین سوار ہوئے - جون ہی وائسرائے گاڑی مین بیٹھے شاہی سلامی کی پہلی توپ سر ہوئی انبوہ کے نعرہ ہائے تحسین مین جلوس آہستہ آہستہ جلوگاہ سے باہر نکلا - ذرا کی ذرا چند لمحون کے لیئے ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ شہ نشین پر اکیلے کھڑے رہے اور پھر دائین بائین مڑمڑکر دونون نے سادگی اور آن بان کے ساتھ سر کے اشارے سے مجمع خلائق کو سلام کیا اور انھون نے بار بار نعرۂ تحسین سے جواب دیا جس سے انکی شاہانہ ادا کے ساتھ لوگون کی گرویدگی اور انکی ہردلعزیزی صاف ظاہر تھی - اس کے بعد دیر رائل ہائینس ایمفی تھیٹر سے رخصت ہوئے اور انکے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف ہیج ممالک غیر کے وکلا - لارڈ کچنر اور ممبران کونسل - لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے بالادست والیان ریاست دستہ ہاے فوج کے کمانڈنگ افسر لفٹنٹ جنرل - یہ لوگ تو ایمفی تھیٹر کے احاطے کے اندر اپنی اپنی گاڑیون مین سوار ہوئے اور باقیماندہ مہمان ایمفی تھیٹر کے عقب کی گزرگاہون سے - پولیس کا انتظام اس دفعہ بھی عمدہ تھا اور لوگون کا جم غفیر بے تکلف اور بدون کسیطرح کی گڑبڑ کے منتشر ہوگیا - شام کے تین بجنے کے بہت جلد بعد سب سے اخیر سیر دیکھنے والا بھی جاچکا تھا -

غرض دربار تاجپوشی ختم ہوا شروع سے اخیر تک نہ تو کسیطرح کا خلل واقع ہوا اور نہ کسی قسم کی غلطی پیش آئی عین انعقاد کے زمانے مین بھی دلون پر دربار کی اتنی باتون کا اثر تو ضرور ہوا - سب سے بڑا اثر باقاعدہ سنجیدگی کا - پھر دھوم دھام اور شان و شوکت کا جسکی نظیر شاید ہی کسی نے دیکھی ہو - پر جوش خیر خواہی اور ارادتمندی کا - بمرور وقت یہ

جذبات اُن لوگون کے دلون مین راسخ ہوتے گئے جنکو دربار کے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔
اَب اُنکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطنتون اور قومون کی تاریخ مین ایسی سیر تو شاید ہی کسی کو دیکھنی نصیب ہوئی ہوگی اور غالب یہ ہے کہ آیندہ بھی ایسی سیر کبھی دیکھنے مین نہین آئے گی۔
ہندوستان کی انگریزی سلطنت کی تقدیر مین جو کچھ بھی ہو شاید اِس سے بھی بڑھکر شاندار اتفاقات پیش آنے والے ہون یا مادرِ وقت حاملہ فرداچہ زاید اِسکی تقدیر مین وہی انجام ہو جو اِس سے تمام پہلی سلطنتون کا ہوا بہرکیف یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کی چہل پہل یہانکی تاریخ مین ایک نمایان علامت ہوگی جسپر ناظرین کی نگاہ ضرور ٹھٹکے گی اور ہندوستانکی عظمت کی سرگزشت مین یہ وقت ایک ساعتِ سعید سمجھا جائے گا۔

باب ۷

دو شاہی رسمین

شاہنشاہی جشن کے بعد جسکی کیفیت باب سابق مین بیان کی گئی اُسی شام کو وائسرائے کے خیمہ گاہ مین سلطنت کی طرف سے ایک دعوت دیگئی جسمین لارڈ کرزن نے ڈیوک آف کاناٹ۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور اُنکے اہالی موالی دیر اکسلنسیز گورنران بمبئی و مدراس۔ کمانڈران چیف۔ دیر آنرز لفٹننٹ گورنران پنجاب برما ممالک متحدہ و بنگال۔ اور اُنکے اعلیٰ عہدہ دارون اور ممالک غیر کے تمام وکلاء کو مدعو کیا تھا اور اُنکے علاوہ چند دیگر ممتاز اشخاص کو۔ ہز اکسلنسی کے مہمانون کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ وسٹرتھیارن

ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی

ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ ناردھکوٹ گورنر بمبئی

ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ ایمپتھل گورنر مدراس

ہز اکسلنسی کرنیل سرای۔ اے۔ آر۔ گلہارڈ گورنر جنرل آبادیہاے ہندوستانی زیر حکومت پرتگال

ہز اکسلنسی ایم وکٹر لینز نیک گورنر آبادیہاے ہندوستانی زیر حکومت فرانس

ہز آنرسی ردا زلفٹننٹ گورنر پنجاب

ہز اکسلنسی جنرل لارڈ کچنر آف خرطوم کمانڈر ان چیف ہند

ہز آنر سر الیف فرائر لفٹنٹ گورنر برما

ہز آنر سر جے۔ لاٹوش لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ داودھ

ہز آنر مسٹر جے۔ اے۔ بورڈ یلن۔ قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال

ہز آنر سر اے۔ فریزر جو بنگال کی لفٹنٹ گورنری کے لیئے نامزد ہو چکے ہین پریزیڈنٹ پولیس کمیشن

سر ایچ بارنز جو برما کی لفٹنٹ گورنری کے لیئے نامزد ہو چکے ہین

آنریبل سر الیف میکلین چیف جسٹس بنگال

موسٹ رورنڈ ڈاکٹر آر۔ ایس۔ گا پلسٹن بشپ کلکتہ و متروپولیٹن ہندوستان و سیلون

آنریبل مسٹر ٹی۔ رہلے ممبر کونسل

آنریبل سر اڈورڈ فٹز جرالڈ لا ممبر کونسل

آنریبل میجر جنرل سر ای۔ ایس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرنڈل ممبر کونسل

آنریبل سر ڈ ننرل اٹبسن ممبر کونسل

آنریبل سر آر۔ سولومن۔ وکیل جنوبی افریقہ

آنریبل سر آر۔ بیکر۔ وکیل آسٹریلیا

لفٹنٹ جنرل بیرن لیسو کاٹا اوکو۔ وکیل ہز میجسٹی شہنشاہ جاپان

جنرل چوفیا سراونگسی - وکیل ہز میجسٹی شاہ سیام

ڈیوک آف مارلبورو	ارل آف ڈارٹی
ڈیوک آف پورٹلینڈ	ارل آف کرو
ارل آف پمبروک	لارڈ ڈلورشن
ارل آف جرزی	لارڈ کلاشن
ارل آف لانسڈیل	لارڈ ڈیوی
ارل آف ڈرہم	لارڈ ایلکو

ہز اکسلنسی ویرایڈمیرل سرجاپرس ڈروری حضور ملک معظم کے جزیرۂ ایسٹ انڈیز کی افواج بحری کے کمانڈران چیف

آنریبل سرلارنس جنکنز - چیف جسٹس بمبئی

آنریبل سر آرنلڈ وایٹ چیف جسٹس مدراس

آنریبل سر جے سٹیسلے چیف جسٹس ممالک متحدہ آگرہ واودھ

رایٹ ریورنڈ ڈاکٹر - ایچ - وایٹ ہیڈ بشپ مدراس

آنریبل سر ایچ ونٹر باتھم - ممبر مدراس کونسل

آنریبل سر جے منٹیتھ - ممبر بمبئی کونسل

آنریبل مسٹر جے تھامسن ممبر مدراس کونسل

آنریبل ای - ایم - ایچ فلٹن ممبر بمبئی کونسل

جنرل سر آر - لو - کمانڈنٹ افواج بمبئی

لفٹننٹ جنرل سر جارج ولزلے - کمانڈنٹ افواجِ مدراس

لفٹننٹ جنرل سر بنڈن بلڈ - کمانڈنٹ افواجِ پنجاب

لفٹننٹ جنرل ڈاکٹر میکلیوڈ کمانڈنٹ افواج بنگال

آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر ڈیوڈ بارر زیڈنٹ حیدرآباد

آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر ڈانلڈ رابرٹسن رزیڈنٹ میسور وچیف کمشنر کورگ

آنریبل مسٹر اے - ایچ - ٹی - مارٹنڈیل - ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

آنریبل کرنیل سی - ای - ییٹ ایجنٹ گورنر وچیف کمشنر بلوچستان

آنریبل مسٹر سی - ایس - بیلے - ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا

آنریبل لفٹننٹ کرنیل ایچ - اے - ڈین ایجنٹ گورنر جنرل وچیف کمشنر صوبہ سرحدی شمالی مغربی

آنریبل مسٹر جے - بی - فلر چیف کمشنر آسام

آنریبل مسٹر جے - پی ہیوٹ قائم مقام چیف کمشنر ممالک متوسط

رایٹ رورنڈ ڈاکٹر جی - لفرائے بشپ لاہور

رایٹ آنریبل سر کس بیچ بارسٹر ایم پی — سر ایلفرڈ ہیلم ایم - پی

رایٹ آنریبل سر جارج ٹابمین گولڈی — سر کرسٹوفر فرنس ایم - پی

سر جان ڈکسن بوا اینڈ ربارسٹر ایم - پی — سر جارلس کینرا ایم - پی

سر رابرٹ موبرے - ایم - پی
سر چارلس کلبرن ایم - پی -
سر اڈگر ونسنٹ ایم - پی
مسٹر سٹوارٹ سیموئل ایم - پی
سر ہوارڈ ونسنٹ ایم - پی
آنریبل ڈبلیو - ای - سکاٹ آرچڈیکن بمبئی
آنریبل ڈبلیو - پیل ایم - پی

سر منچرجی بھاؤ نگری ایم - پی

برگڈیر جنرل جے - ایس - کالنز وائسرائے کے اسکارٹ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ

مسٹر ایس - ای - وگٹ کانسل جنرل سوئیڈن و ناروے

جنرل آر - ای - بیٹرسن کانسل جنرل یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ

مسٹر سی سی کلبرن کانسل جنرل ڈنمارک

ہرای آر سورگ ونسار نفیلڈ کانسل جنرل آسٹرو ہنگیرین امپائر

کونٹ اے رے باڈی میسگلیا کانسل جنرل اٹلی

مسٹر الیف سی پلاچی کانسل جنرل یونان

وائی کونٹ ڈیرم کانسل جنرل پرتگال

امین بے آفندی کانسل جنرل روم

ایم - ایم - جرارڈ کانسل جنرل بلجیم

معظم السلطان محمود خان کانسل جنرل ایران

ڈاکٹر وارٹنرش قائم مقام کانسل جنرل جرمنی

کرنیل سرکالن سکاٹ مانکریف پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی

سرتھامس گھم ممبر کمیشن آبپاشی

سراولین رگلز برائیز

ایم۔ اے۔ ڈی کوسٹر کانسل ندرلینڈز

ڈان ریفایل ایک کوارڈنی ڈی سوبس کانسل سپین

مسٹر اے۔ اے۔ اپکار کانسل سیام

مسٹر ایس ہیاشی کانسل جاپان

میجر آر۔ ای۔ گرمسٹن کمانڈنٹ وائسرائے باڈی گارڈ

میجر ڈبلیو ولنز کمانڈنگ وائسرائے گارڈ

میجر ٹی ای سکاٹ۔ لفٹنٹ جنرل بیرن اوکو کے سٹاف سفیر جاپان

سٹاف ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانات

سٹاف ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی

ایڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر بمبئی

ایڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر مدراس

ایڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر جنرل آبادی ہائے ہند متعلقہ پرتگال

ایڈی کانگ حاضر باش خدمت گورنر آبادی ہائے ہند متعلقہ فرانس

ایڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر پنجاب

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت کمانڈران چیف ہند

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ جنرل ہیرن او کو سفیر جاپان

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت جنرل چوفیا سرونگسی

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر برما

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر بنگال

ایڈ ڈی کانگ حاضر باش خدمت لفٹنٹ گورنر ممالک متحدۂ آگرہ واودھ

چیپلن بشپ کلکتہ

فلیگ لفٹنٹ نیول کمانڈران چیف اسیٹ انڈیز

سروالٹر لارنس پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے

لفٹنٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ ملیٹری سکرٹری وائسرائے

صاحبان ایڈ۔ ڈی۔ کانگ

ڈنر کے ختم ہونے پر ہز اکسلنسی وائسرائے شاہنشاہ معظم کے جام تندرستی کی تحریک کے لیئے کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر کی

۔ یور رائل ہائینس۔ یور اکسلنسیز۔ مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن

مین حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند کے جام صحت کی تحریک کے لیئے کھڑا ہوا ہون۔ آج تیسرے پہر ہم وہ بڑی رسم بجالائے اور مین امید کرتا ہون کامیابی کے ساتھ جو اس ملک مین حضور ملک معظم کے جشن تاجپوشی کے لیئے تجویز کی گئی تھی اور وہ ایسا منظر تھا جسکی

عظمت ضرور ہر ایک دیکھنے والے کے دل پہ طاری ہوئی ہو گی - اس جشن نے سرزمین ہند کے
ہر ایک باشندے کو خواہ وہ یورپین ہو یا ہندوستانی اس عملداری کی اصل حقیقت صاف
طور پر معلوم کرادی جسکے زیر حکومت ہم لوگ زندگی بسر کرتے ہین اور جو ایک نادیدہ اور دور دست
محرک کے ذریعے سے اس عظیم الشان پولیٹکل مشین کی ہر ایک جنبش کو زبردست طاقت اور
قوت کے ساتھ قابو مین کیئے ہوئے ہے اور مین یہ بھی امید کرتا ہون کہ اس جشن نے اچھی طرح
ہمارے عالی مرتبت مہانون اور تمام سرکار بزم جشن کے ذہن نشین کردیا ہو گا کہ حضور
ملک معظم کا یہ ہندوستانی علاقہ نرا ایک فضول دُم چھلا نہین ہے جو انگریزی سلطنت کے
ساتھ باندھ دیا گیا ہے بلکہ ایک سلطنت ایک برّ اعظم اور بجاے خود ایک ملک ہے ایسی
کونسی خوبی ہے جو اسکی ذات اور اسکی پچھلی یادگارون مین نہین - اسکو اپنے بل بوتے پر بہت
بڑا بھروسا ہے - یہ ؎ بالاے سرش زہوشمندی + میتافت ستارۂ بلندی کا مصداق ہے
ممالک متحدہ اور سمندر پار انگریزی مقبوضات کی سلطنت کا بادشاہ ہونا بڑا عالی قدر اور معزز
خطاب ہے مگر شہنشاہ ہندوستان ہونا کسیطرح اس سے کم نہین بلکہ بعض اعتبارات سے
اس سے بڑھ کر ہے - کیونکہ جس زمانے مین انگریز بدن کو رنگین کیئے ہوئے جنگلون مین پڑے
پھرتے تھے اور جس زمانے مین انگریزون کی نو آبادیستیان ویران بیابان تھین یہان
اسوقت بھی بڑی زبردست سلطنتین برسر ترقی موجود تھین اور ہندوستان نے فن
تاریخ اور فلسفہ اور مذہب مین اپنا ایسا سکہ جمایا کہ روے زمین پر کسی ملک کو یہ بات نصیب
نہین ہوئی اس عروج کے زمانے مین ایک انگریز بادشاہ کا ایسا کارنمایان کر گزرنا جس کا

انسے پہلے کسی بادشاہ سے سرانجام نہ ہوسکا جو سکندر اعظم کے خواب وخیال مین بھی نہین گذرا جسکی بجاآوری اکبر سے نہ ہوسکی میری راے مین تاریخ کا نہایت دل نشین اور زمانہ حال کے عجائبات مین بڑا عجیب واقعہ ہے۔ واقعے سے میری مراد ہے گروہ کثیر رعایا کو امن وعافیت کی حالت مین رکھنا افراد مین یکسانی پیدا کرنا اور اُنکے مجموعے کو متناسب الاجزا مرکب بنانا۔

یور رایل ہائینس یور کسلنسیز اینڈ جنٹلمن۔

مین بے تامل اس بات کو بیان کرتا ہون کہ آج ہم سب کے دلون مین ایک افسوس ضرور ہے وہ یہ ہے کہ حضور ملک معظم شہنشاہ ہند اسموقع پر اپنے خیرخواہ باجگزار والیان ریاست اور ہندوستانی رعایا کے نعرۂ مبارکباد استماع فرمانے کے لیے بنفس نفیس یہان رونق افروز نہ ہوسکے۔ فی الحقیقت شہنشاہ ہند کو یہان تاجپوشی کی رسم ادا کرنے کے لیے تشریف لانا چندان ضرور نہین حضور ملک معظم دو برس ہوئے اُسیوقت سے ہمارے مسلم آقا اور خداوند نعمت ہین جس وقت سے تخت خالی ہوا۔ لیکن سارا ہندوستان اپنے شہنشاہ کا جمال باکمال دیکھنے اور اُنکی آواز دلکش سننے کا مشتاق تھا۔ ہمکو امید ہے کہ جون جون وقت اور فاصلہ سائینس کے سحر سے کم ہوتا چلا جارہا ہے ممکن ہے کہ دوسرے کو آیندہ موقع پر یہ صورت پیش آئے کہ بادشاہ کا وجود باجود جلوہ نما ہو اور وہ خود ایک خیالی سایے کیطرح زایل ہوجائے۔

بہرکیف ہم سب یہان ایک ایسے شہنشاہ کے اظہار عظمت کے لیے جمع ہوئے ہین

جو اگرچہ بنفس نفیس یہان پر رونق افروز نہین لیکن غائبانہ دل وجان سے ہمارے ساتھ ہین اور جنکا فرمان شاہی سُنانے سے آج بعد دوپہر مین نے امتیاز خاص حاصل کیا۔ اُس سے ظاہر ہے کہ حضور ممدوح الصفات ہندوستان کے لوگون کی وفاداری پر کتنے نازان اور اُنکے مفاد کے ساتھ کسقدر دلبستگی رکھتے ہین۔ انعقاد دربار کے وقت تو میرا فرض خدمت اسقدر تھا کہ طرح طرح کے باجگزار اور رعایا جو اپنے ولی نعمت حضور ملک معظم کی بجا آوری خدمت اور اُنکے ارشاد عالی کے سننے کے لیے جمع ہوئے تھے خاصکر اُن ہی کو مخاطب قرار دیکر تقریر کرون لیکن آج شب کو اِس میز کے گرداگرد ہر سرزمین سے مختلف سلطنتون کے اِتنے بہت عالی مرتبہ وکلا اور نامور حضرات کا تشریف رکھنا میرے لیئے اِس امر کے اظہار کا ایک مناسب موقع ہے کہ ہندوستان کے قبضے کے ساتھ اور بھی بالائی ذمہ داریان وابستہ ہین اور یہ قبضہ ہمکو تمام مشرقی سلطنتون اور ریاستون کے ساتھ صلح وسازگاری کے تعلقات رکھنے کی طرف داعی ہوتا ہے۔ عظیم الشان اور ہماری رفیق سلطنت جاپان کے ایک نامور قائم مقام اور سیام کے روشنضمیر بادشاہ کے ایلچی نے ہمکو یہان تشریف آوری کی عزت بخشی ہے اور آج ہمارے دربار مین ہمارے دوست اور رفیق امیر افغانستان اور ہماری شفیق سلطنت نیپال اور سلطان مسقط کے سفیر اور قائم مقام موجود تھے۔ ہمارے مہمانون مین دو طاقتور اور رفیق قومون کے ہندوستانی مقبوضات کے گورنر جنرل ہین وہ دو قومین فرانس اور پرتگال ہین جنکے ساتھ ہمارے تعلقات مستمر صلح کاری اور موافقت کے ہین۔ علاوہ برین اِس طرح کے مجمع مین آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے دو ایسے بڑے انگریزی علاقون کے

قائم مقام اول باریہان آموجود ہوئے جنکا ستارۂ اقبال بحکم تقدیر ہمیشہ برسر عروج رہے گا اور جون جون زمانہ گزرتا جائے گا ہماری گورنمنٹ کے ساتھ اُنکی گورنمنٹ کے تعلقات قریب تر ہوتے جائینگے۔ بالآخر ہم اِس جگہ امپیریل لیجسلیچر اور برٹش لارڈز اینڈ کامنز کے سربرآوردہ ممبرون کو بھی موجود پاتے ہین جو سفر بحری طے کرنے کے بعد اس جشن عظیم مین ہمارے شریک حال ہوئے ہین۔ لہذا مین اپنے تئین اِس دعویٰ کا مجاز سمجھتا ہون کہ یہ جشن جو ہم آج منا رہے ہین صرف مقامی جشن نہین ہے بلکہ ایک بڑی مبارک شاہنشاہی رسم ہے جس سے دور دور کے مفاد اور اغراض متعلق ہین۔ اور اب مین ایسے مجمع کے روبرو جو برٹش سلطنت اور ہماری مستحکم ایشیائی حکومت اور ہمارے ہمسایون کے دوستانہ خیالات اور ہمارے سمندر پار کے دردمند ہمجنسون اور قرابت مندون کے لب لباب کا نمونہ ہے حضور شاہنشاہ معظم کے جام صحت کی تحریک کرتا ہون۔

حضرات مین آپ صاحبونکی خدمت مین بے انتہا ادب عقیدتمندی اور جوش کے ساتھ حضور ملک معظم شاہنشاہ ہند کا جام صحت پیش کرتا ہون۔

جام صحت تمام تعظیم و تکریم کے ساتھ نوش کیا گیا۔

پھر وائسرائے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانات کے جام تندرستی کی تحریک کے لیے کھڑے ہوئے اور حسب ذیل تقریر کی۔ ہز ایکسلنسی نے فرمایا۔

یور رائل ہائینس یور ایکسلنسیز مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن صرف ایک ہی جام صحت اور ہے جسے مین آپ صاحبون کی خدمت مین آج شام کو پیش کرتا ہون مین ابھی کہہ چکا ہون کہ

حضور ملک معظم اس سے بہت ہی افسردہ خاطر ہو گئے ہین کہ وہ اپنی جشن تاجپوشی کے موقع پہ
یہان بنفس نفیس رونق افروز نہ ہو سکے۔ لیکن چونکہ یہ ناممکن تھا حضور ملک معظم نے یہ طریق
اختیار کیا اور وہ ایسا طریق تھا کہ اگر یہ مسئلہ ہمارے سامنے پیش ہوتا تو ہم بھی بالاتفاق
یہی راے دیتے کہ اُنھون نے اپنے ایک قریب رشتے دار کو مامور فرمایا تاکہ خاندان شاہی
کی قائم مقامی کرین چونکہ پرنس اور پرنسس آف ویلز کو اِس موسم سرما مین ہندوستان
تشریف لانا ناممکن معلوم ہوا اگرچہ ہمکو امید ہے کہ یہ عزت افزائی صرف چند ہی روز کے
لیئے ملتوی کی گئی ہے لامحالہ حضور ملک معظم کا انتخاب اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کاناٹ
پر واقع ہوا جنکا آج کے جشن مین اور اسوقت رات کو رونق افروز ہونا ہماری غیر معمولی
مسرت اور شادمانی کا باعث ہوا ہے۔ الغرض دو وجہ سے ہمارے ایسے خیالات ہین اول یہ
ہمکو ہز رایل ہائینس کی تشریف آوری سے شہنشاہ کے التفات خاص اور دلچسپی کی یقینی
طور پر تصدیق ہوتی ہے جو ہمارے حق مین مبذول ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہز رایل
ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے علاوہ کوئی ایسا شاہزادہ نہین ہے بلکہ اِس سے بڑھکر مین
یہ کہہ سکتا ہون کہ کوئی ایسا عہدہ دار بھی نہین کیونکہ ہز رائل ہائینس ہم ہی مین کے ایک
رہے ہین اور ہند مین تاج شاہی کی خدمت کرتے رہے ہین یہ اِس ملک کے ہر درجے کے
لوگون اہل قلم اور اہل سیف یورپینز اور ہندوستانیون کی نظر مین عزیز رہے ہین۔ پس یہ
ہم مین صرف اِس حیثیت سے واپس تشریف نہین لائے کہ ہمارے بادشاہ عالیجاہ کے
سفیر ہین اور بس۔ بلکہ اِس حیثیت سے بھی کہ ہمارے پُرانے کرم فرما ہین جنکی عظمت اور محبت سارے

ہندوستان کے دل مین راسخ ہے اور اگر مجکو اپنی تحریک کے صراط مستقیم سے ایک لمحے کے لیئے بھی عدول کرنے کی اجازت دیجائے تو مین اتنا اور بھی عرض کرونگا کہ اس امر کے معلوم کرنے سے ہمارے ان خیالات کو اور بھی ترقی ہوئی ہے کہ ہز رائل ہائینس اپنے حرم محترم پرنسس کو بھی ساتھ لائے ہین جنکی ہر دلعزیزی خود انکی ہر دلعزیزی سے بھی دوسرے درجے مین نہین ہے اگرچہ میری تحریک سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتی مگر ایک بات مین اور بھی عرض کرونگا کہ جس قدر مسرت سے شاہی خاندان کے ایک اور ممبر یعنی ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کو ہم یہان دیکھتے ہین بیان مین نہین آسکتی - یہ خود بھی حکمران بادشاہ ہونے کے علاوہ ہماری ملکۂ انجمانی کے نواسے ہین - انھون نے ہماری جماعت مین شامل ہونے سے ہمکو اعزاز بخشا ہے اور انکا تشریف رکھنا ہم سب کی خوشی اور خوشحالی کا موجب ہے -

اور اب مین اپنی اصلی تحریک کیطرف رجوع کرکے امید کرتا ہون کہ ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانا ٹ ملک معظم کے حضور مین انکی سلطنت عظمیٰ ہندوستان کی خوشحالی اور خیر خواہی کا خوش کن خیال پہونچا دینگے - مین ہز رایل ہائینس کو اس امر کا یقین دلا سکتا ہون کہ اس مہتم بالشان موقع پر انکی تشریف آوری کو ہم سب بڑا فخر سمجھتے ہین - جب ہمارے دہلی کے کرنے کے کام ختم ہو چکین گے ہم امید کرتے ہین کہ ہم انکے لیئے ان مقامات اور ان لوگون مین جنکے ساتھ انکو خاص تعلق ہے ایک تفریح کے دورے کا انتظام کر سکینگے اور جب سواحل ہندوستان سے لنگر اٹھا کر روانہ ہونگے مین امید کرتا ہون کہ ہندوستان کی یہ بات مستقل اور نامتزلزل طور پر انکے حافظے کے نصب العین رہے گی کہ اس ملک کے

یورپین اور ہندوستانی لوگون کے دلون مین ڈچس کی اور انکی محبت یکسان جاگزین ہے اور انکی اس دفعہ کی آمد اسکو اور بھی راسخ کردے گی۔

جنٹلمن مین آپ صاحبون سے درخواست کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھ ہمارے عالی مرتبت مہمان ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات کی تندرستی انکے فرحت بخش سفر اور سلامتی کے ساتھ انکی واپسی کے جام نوش فرمانے مین شریک ہون جام بڑے جوش کے ساتھ نوش کیا گیا۔

ہز رائل ہائینس تحریک جام تندرستی کے جواب دینے کے لیئے کھڑے ہوئے تو لوگ بڑی سرگرمی سے انکی طرف متوجہ ہوئے اور انھون نے فرمایا۔

یور اکسلنسیز یور رایل ہائینسز۔ مائی لارڈز اینڈ جنٹلمن مین فی الحقیقت اس بات کا کہ جس مہربانی سے آپ صاحبون نے آج کے عظیم الشان اور مبارک روز مین میرا جام تندرستی نوش فرمایا بہت ہی شکرگزار ہون۔ مین اس بات کا آپ صاحبون کو یقین دلاتا ہون کہ جسوقت حضور ملک معظم نے جشن دربار کے موقع پر ہندوستان مین خاندان شاہی کی طرف سے مجکو بھیجنے کے لیئے اپنی خواہش ظاہر فرمائی مجکو نہایت ہی مسرت اور خوشی حاصل ہوئی۔ مجھے یہ امید کبھی نہین تھی کہ میری ایسی قسمت کھلے گی۔ وہ زمانہ جس دنون مین فوجی خدمت پر تھا بالکل بدلگیا ہے۔ آیرلینڈ ہندوستان سے بالکل مغائر ہے علی ہذا القیاس ڈبلن اور دہلی کی حالت مین بڑا اختلاف ہے اور مجھے کبھی اتنی حیرت نہین ہوئی تھی جتنی مجکو اس وقت ہوئی کہ جب مجھسے ہندوستان بھیجنے کو فرمایا گیا یہان آنا

میرے لیے ایک بڑی مسرت کا باعث ہے اور یہ مسرت ایسی مسرت ہے کہ کوئی شخص بھی جسکو ہندوستان کے ساتھ کسیطرح کا بھی تعلق رہا ہو اور اُسمین تاج شاہی کی خدمت بھی کی ہو ضرور اُسکا دل وجان سے خواہان ہوگا۔

ایک اور خیال بھی اسوقت میرے دل مین خطور کرتا ہے اور وہ کسیقدر موجب تاسف بھی ہے کہ جب مین زمان سابق مین یہان تھا تو خوش قسمتی سے مین نے تین ڈویژن اور دو کمانڈران چیفون کے زیر دست کام کیا اور اب دلی تعلق کے سوائے مجکو ہندوستان سے کسیطرح کا واسطہ اور سروکار نہین لیکن باین ہمہ مین خیال کرتا ہون کہ اس بات کے کہنے کی چندان ضرورت نہین کہ مین ہر ایک چیز کے ساتھ جو ملک معظم کی ہندوستانی مملکت کی عافیت اور خوشحالی اور عظمت پر موثر ہو بڑی دلبستگی رکھتا ہون اور آئندہ بھی رکھونگا۔

اس ملک مین انگریز اور ہندوستانی میرے بہت دوست ہین اور اُنکو دوبارہ دیکھنا اور دیکھنا بھی ایسے حال مین کہ وہ خیر وعافیت سے ہین اور اپنی اپنی جگہ مین ترقی کر رہے ہین میرے لیے بڑی تشفی کی بات ہے۔ مجکو اس سے خاصکر بڑی خوشی ہوئی کہ مین پھر ایک بار ہندوستانی فوج سے مل لیا۔ جیسا آپ صاحبون کو معلوم ہے مین شروع شروع مین بنگال کی فوج مین تھا اور میری تعیناتی اسی میرٹھ ڈویژن کے کمانڈ مین تھی پھر مین راولپنڈی کے کمانڈ مین چلا گیا اور اسکے بعد چار برس کے قریب بمبئی کی فوج کی کمانڈ میرے ہاتھ مین رہی اور اسلیئے مین کہہ سکتا ہون کہ میرا تعلق کسی خاص پریزیڈنسی کے ساتھ نہین بلکہ تمام ہندوستان کے ساتھ ہے لیکن جن دنون مین ہندوستان مین تھا اسکے بعد بارہ برس کے

اندر ہندوستانی فوج نے ہماری سرحد اور ہمارے ہندوستانی اور سمندر پار کے علاقون کی حفاظت کے لیئے چڑھائی کی اور مین یہ خیال کرکے خوش ہون کہ کیا افریقہ اور کیا چین اور کیا ہندوستان کی سرحد ہر جگہ ہندوستانی فوج کے ہر ایک حصے کو بخوبی معلوم تھا کہ فوجی ناموری کسطرح باقی رکھی جاتی ہے اور مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ تمام اقوام روزگار کی فوجین ہندوستان کی فوج کو وقعت کی نظر سے دیکھتی ہین - کوئی سی بھی فوج ہو اگر اسکو لڑائی مین نگاپو کا موقع نہین ملتا تو یہ آرام کا زمانہ اسکی بدقسمتی کا زمانہ ہے اور یہی حال بدرجۂ اولیٰ ہندوستانی فوج کا ہوتا ہے اگر وہ سال در سال اپنے ہی ملک مین بند پڑی رہے لیکن مین مرکز گفتگو سے کسیقدر الگ ہوگیا ہون - مین ڈیس آف کانائٹ کی طرف سے اس بات کے کہنے کی اجازت چاہتا ہون کہ وہ بھی میری طرح پھر ہندوستان مین آنے سے خوش اور آج کی تقریب مین شریک ہونے پر نازان ہین اور یور ایکسلنسی نے میرے بھانجے گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی نسبت جو ارشاد کیا اسکی بابت بھی مین اتنا کہنا چاہتا ہون کہ وہ بھی ہندوستان مین آنے اور آپ کے یہان مہمان رہنے کی مسرت کی بڑی قدر کرتے ہین لارڈ کرزن آخر مین آج نوروز کے دن آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ کی بڑی مہمان نوازی اور عطوفت آمیز اور دلی خیر مقدم کے ہم سب شکر گزار ہین -

جنٹلمن جس مہربانی سے آپ نے میرا جام صحت نوش فرمایا مین آپ صاحبون کا شکریہ ادا کرتا ہون -

جو صاحب جشن کی تقریب سے تشریف لائے تھے اُنھون نے ایک سے زیادہ کئی

انوار اپنے اپنے خیمہ گاہون مین بسر کیے مگر اسکا بھی بندوبست کیا گیا تھا کہ کم سے کم دربار کے بعد پہلے اتوار چرچ آف انگلینڈ کے قاعدے کے مطابق نماز جماعت پڑھی جاے اور اسمین تمام انگریز عہدہ دار اہل قلم اور اہل سیف ہون اور انکے علاوہ انگریزی فوج کے سپاہی جو دہلی مین موجود تھے اور نیز یورپین مہمانون کا بڑا مجمع - یہ کچھ معمولی قسم کی نماز تو تھی نہین بلکہ اسکے لیئے خاص اہتمام کرنا ضرور تھا - کیونکہ مختلف فرقون کا نماز کے لیئے ایک لائق اور مناسب جگہہ مین جمع ہونا تھا - اس نماز کی غرض اصلی یہ تھی کہ جس مہتم بالشان تقریب کے لیئے اتنے انگریز مرد وزن جمع ہوئے تھے اسکے شکریے مین خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرین چنانچہ ۴ جنوری کی اتوار کی صبح کو موسٹ رورنڈ ڈاکٹر آر اس کا پلسٹن کلکتے کے لارڈ بشپ نے جو سارے ہندوستان کے مٹرا پالٹن بھی ہین لاہور کے بشپ رائٹ رورنڈ ڈاکٹر جی الفرائی کی مدد سے نماز پڑھائی - دہلی مین تو کوئی ایسا بڑا گرجا ہے نہین کہ جتنے لوگون کے حاضر ہونے کی توقع کی گئی تھی اُن مین سے قدر قلیل بھی اسمین سما سکین لہذا یہ قرار دیا گیا تھا کہ ان دو سبزہ زارون مین سے جو چوگان کے لیئے طیار کیے گئے ہین ایک کو اس کام مین لایا جائے ایک عارضی چبوترہ باجے والون کے لیئے اُس سبزہ زار کے کنارے پر بنایا گیا تھا ایک نشستگاہ دونون میدانون کے بیچ مین سرکاری عہدہ دارون اور مہمانون کے بیٹھنے کے لیئے اور ایک چبوترہ مٹرا پالٹن اور اُنکے مددگار کے لیے - دن کے گیارہ بجے وائسرائے اور لیڈی کرزن ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ اور گرینڈ ڈیوک آف ہسی کے ساتھ تشریف فرما ہوئے وہان پر گورنران بمبی و مدراس لفٹنٹ گورنران اور چیف کمشنران صوبہ جات ممبران کونسل

اور تمام گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدہ دار جو اسوقت دہلی مین تھے مع تمام سرکاری اور غیر سرکاری یورپینیز کے جو یا تو دہلی مین بلائے گئے تھے یا پہلے سے دہلی مین رہتے تھے موجود تھے انگریزی فوج کیطرف سے لارڈ کچنر کمانڈر ان چیف تھے اور بمبئی مدراس پنجاب اور بنگال کے کمانڈنگ جنرل اور چرچ آف انگلینڈ کے وہ سپاہی جو کیمپ مین موجود تھے چونکہ یورپین سپاہی اسی ترتیب سے آئے تھے جو عرض لشکر کے وقت ہوتی ہے لہذا افسرونکو جو وردی پہننے کے مجاز تھے حکم تھا کہ وہ اپنی فلڈرس مین حاضر ہون - موجودہ آدمیون کی تعداد کل پندرہ ہزار سے زیادہ تھی جسوقت سڑا پالٹن اپنے کھڑے ہونے کے چبوترے پر جو اونچا بنایا گیا تھا کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے اسوقت فوجی سپاہی شمال اور جنوب کی جانب نشستگاہ کی طرف منھ کیے اس طرح کھڑے رہے کہ تمام جماعت سڑا پالٹن کی پیش نظر تھی کچھ عین سامنے اور کچھ نیچے اس چبوترے پر سڑا پالٹن کے گرداگرد علاقہ پنجاب کے بشپ کے علاوہ مدراس اور لکھنؤ کے بشپ اور بمبئی اور لاہور کے آرچڈیکن اور فوجی پادریونکا ایک بڑا گروہ تھا -

نماز کی ایک خاص ترتیب مقرر کردی گئی تھی اور چونکہ اس مین مطلق تصنع نہ تھا بہت ہی موثر تھی علاوہ برین باجے والون کی عمدہ گتون اور فوجی قوالون کے راگ کے شمول سے اسکی متانت اور بھی زیادہ ہوگئی تھی -

گانا بجانا اُن گتون سے شروع ہوا جو میر بیرز کورونیشن مارچ اردونیمیز سلور ٹرمپٹس مین مرقوم ہین - نماز اس آیت سے شروع ہوئی - خداوند جل شانہ اپنے معبد پاک مین جلوہ فرما ہے

تمام روے زمین کی مخلوقت کو چاہیئے کہ خاموش رہے اسکے بعد زبور مین سے ایک گیت شروع ہوا۔ ایک عارضی چبوترے پر ۵۲۰ مردون کا ایک دسعہ نمازیون کی جماعت سے ۲۰۰ گز کے فاصلے پر کھڑا تھا کپتان سینفرڈ نے جو قوالون کے طایفے کے سرگروہ تھے باجے والون کے راگ بنائے تھے انھون نے ایک بڑی ہمت کا کام کیا اور وہ اسمین کامیاب بھی ہوئے اور وہ کام یہ تھا کہ انھون نے آدمیون کو میگفونز کی مدد سے گوایا جس سے ۵۰۰۰ آدمیون کی آواز کی گونج ہوگئی۔ نماز مین دو گیت گائے گئے اُن گیتون کا ترجمہ یہ ہے۔ اے خداوند! جو ہمارا زمانہ گزشتہ مین معاون و مددگار رہا ہے دو۔" لوگو! اپنی تمام طاقت سے حق کے لیئے لڑو بشپ آف لاہور نے حواری پترس کی انجیل سے ایک نصیحت پڑھکر سنائی۔ شہنشاہ ہند۔ خاندان شاہی۔ وائسرائے۔ گورنمنٹ آف انڈیا۔ راہبون اور دیندار لوگون ہندوستانی والیانِ ریاست اور تمام باشندگان ہند کے لیئے دعائین مانگی گئین۔ دوسرے گیت کے بعد بشپ آف کلکتہ نے لوگون سے حسب ذیل خطاب کیا۔

اِس شان و شوکت کے ساتھ جسکو دیکھکر دلون مین ایک طرح کا ولولہ پیدا ہوتا ہے اس قابل یادگار موقع پر جسمین انسانی ضروری اغراض مضمر ہین اس کارروائی کے جزو اعظم کے طور پر ہم عیسائی دینی بھائی شاہنشاہِ دوجہان کی پرستش کے لیئے جمع ہوئے ہین۔ ہم اسلیئے یہان جمع ہوئے ہین کہ جو نعمتین خدا نے ہمکو دی ہین اسکے لیئے اپنے بادشاہ شاہنشاہ ہند کے لیئے انکے اعتدال مزاج اور انکی مبارک تاج پوشی کے لیئے اور ان تمام برکتون کے لیئے جنسے قومی مسرت کا موسم مالا مال رہا خدا کا شکر ادا کرین اور ہم

اپنے سچے دل سے اسکا شکر کرتے بھی ہین - آؤ ان نعمتون کے شکریے سے بڑھ کر جنسے ہم متمتع ہو رہے ہین اپنے خیالات کو منعم حقیقی کیطرف رجوع کرین کیونکہ وہ اپنے بے انتہا جاہ وجلال اور محبت مین سلطنت کر رہا ہے - آؤ اُسکی ایسی حمد وثنا کرین جو اُسکی بارگاہ مین اولیٰ بالقبول ہونے کے علاوہ ہماری عبودیت کے شایان ہو اور وہ یہ ہے کہ ہم اُسکے فرزند عیسیٰ مسیح کے ذریعے سے دنیا جہان کی نجات مین اُسکی عنایت بے غایت کا اقرار کرین اگر ہم ایسا نہ کرین تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ جو عمل ویسٹمنسٹر مین کیا گیا تھا ہم اِس ہندوستانی جشن سے اُسکی یاد کو کافی طور پر تازہ نہ کر سکے - کیونکہ وہان جو کارروائی کی گئی وہ ایک طرح کی عبادت اور عیسوی مذہبی رسم تھی اور نہ صرف اسکا ظاہر حال عبادت کا سا تھا بلکہ اسمین اصلی عبادت کا رنگ تھا جو محسوس ہوتا تھا اور جسنے مملکت کے مذہبی خیالات کو بیدار کر دیا - لازم ہے کہ ہم رسم تاج پوشی کی اسی حیثیت کے شکر گزار گواہ ہون -

کیونکہ مختلف العقائد لوگون کے جم غفیر مین ہم لوگ جو شاہ اڈوارڈ کی ہندوستانی سلطنت مین آباد ہین عیسوی المذہب رعایا کے قائم مقام ہین مختلف العقائد لوگون نے انکو جن وجوہ سے شاہنشاہ ہند تسلیم کیا ہے ان سب مین بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ عظیم الشان ام السلاطین والخلائق ملکہ کے صادق جانشین ہین اور والدہ بھی کیسی والدہ جنھون نے اپنی ہندوستانی رعایا کو بالکل مذہبی آزادی کیطرف سے اطمینان دلا دیا ہے اور وہی مذہبی آزادی رعایا کو ناقابل تبدیل ورثے مین ملکہ سے ملی ہے -

اور جو ضروری اصلی گورنمنٹ کا اصول ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ ملکہ نے دلکش اور شریف الفاظ مین وہ قابل یادگار وعدہ کرتے وقت اپنے آپ کو ایک عیسائیہ کے خطاب اور اُسکی برکتون کا مستحق بنالیا ہے۔ اگر ہم عیسوی بھائی صرف ان باتون کو جو مین نے آج بیان کین یاد رکھین تو ہمارے بھائیون کے دل مین سے جو عیسائی نہین ہین ہمارا وقار مذہبی کم نہین ہوگا بلکہ برعکس اسکے ہمدردی اور بھی زیادہ ہو جائیگی۔

پس ہم لوگون سے جو شاہنشاہ کی عیسائی رعایا اور عیسی مسیح کے خدام اور اُنکی دینی فوج کے سپاہی ہین آج کا دن کس بات کا متقاضی ہے۔ اس وقت شاہ اڈوارڈ کی تمام مملکت مین فی الحقیقت عام لوگون کے مذہبی خیالات مین ایک طرح کی تحریک پیدا ہوگئی ہے۔ ہماری محنتون اور کوششون نے بشمول توفیق الٰہی قومی دل کو اعلیٰ درجے کی سنجیدگی کی طرف مایل کردیا ہے اور اس حیرت انگیز دربار مین ہم مین سے اکثرون نے اس سنجیدگی کے اثر کا احساس بھی کیا ہے اسی کو مین دعوت ایمانی کہتا ہون۔ تمام دھوم دھڑکے اور دل لگی کی باتون مین ہمکو پیش پا افتادہ بڑی بھاری ذمہ داری دکھائی دے رہی تھی۔ کسی قدر وہ کیفیت ہمپر طاری ہے جسکو ایک پیغمبر نے ان لفظون مین بیان کیا کہ اے آدم زاد تیرا دل خدا سے ڈرے گا اور تجکو شرح صدر کا درجہ دیا جائے گا سازو سامان کی شان وشوکت۔ فوجون کا سامنے سے گزرنا۔ اقوام روزگار کا توزک احتشام تاریخ کے یکجائی نتیجے۔ اقتدار کی موجون کا دُور دُور تک پھیلنا۔ امید کے لمبے چوڑے وعدے۔ فرائض انسانی کے وسیع مطالبات ایسی چیزین ہین کہ اِنکے تصور سے ہمارے دل

جامے مین پھولے نہین سماتے - چیزون کی عظمت دیکھکر ہمارے دل دھڑکنے لگتے ہین وہ سنسنی جسنے مملکت کے دلون کو ہلا ڈالا ہے ہم بھی اسمین شریک ہین - ہمارے دل اُچھل رہے ہین مگر صرف کبر و نخوت کی وجہ سے نہین -

دعوت ایمانی کا جو ہمکو اسموقع پر ہو رہی ہے ہماری طرف سے جواب یہ ہونا چاہیئے کہ اے خداوند ہم تیری طرف لَو لگاتے ہین یہ بڑے دلی جوش اور بڑے واقعات نفس الامری جو ایمان کی طرف بُلا رہے ہین اُنکو ہم دل سے قبول کرتے ہین ہمکو اپنے فرائض کا اور ابنائے جنس کی خدمتگزاری کا بہ نسبت پہلے کے زیادہ دلدادہ - زیادہ پاک نفس - اقوال و افعال مین زیادہ تر مسیح کی مانند - خدا کی عبودیت کے شایان تر ہونا چاہیئے ہم عیسائیون کو صاف معمولی اور عام لفظون مین تمام خلق اللہ کے سامنے اپنے نور ایمان کو چمکانا چاہیئے تاکہ سب لوگ ہمارے اعمال حسنہ کو برائے العین دیکھین اور ہمارے آسمانی باپ کی عظمت کرین -

پھر ٹی ڈیم گت بجائی گئی - مسٹر اپالٹن نے برکت دی اور نماز قومی گیت کے ساتھ ختم ہوئی اس ہفتے کی سنجیدہ رسمون مین سے اس سادی رسم سے زیادہ کوئی رسم دل پر اثر کرنیوالی نہین تھی جو زیر آسمان ایسے طریق سے ادا کی گئی ہے جس سے شرکا ادائے رسم کے کان بچپن سے آشنا ہین -

باب ۸

اندرونِ ایوانِ شہنشاہِ اعظم سلاطینِ مغلیہ

شاہجہان نامے کے مصنف کا بیان ہے کہ بیدار دل شاہجہان کو یہ خیال آیا کہ مابدولت پُرانی دہلی کے قرب وجوار مین کنارۂ جمنا پر ایک شاندار قلعہ بنائین جسکے مکانات تصورِ جنت کے مشابہ ہون۔ مزدور اور ہوشیار کاریگر تیھر تراشنے والے آئندہ کرنے والے تمام اطرافِ سلطنت سے جمع کیے گئے اور جلوسِ مبارک کے تیرہوین برس (۱۰۳۸ھ ۱۶۲۸ع) مین ایک عالیشان عمارت کی بنیاد رکھی گئی جو نو برس تین مہینے مین باکر تمام ہوئی اور ساٹھ لاکھ روپیہ اُسپر خرچہ پڑا۔ سیاح لوگ مکاناتِ اندرون قلعہ اور خاصکر دیوانِ عام اور دیوانِ خاص کی خوبصورتی کی برابر داد دیتے چلے آئے ہین حتیٰ کہ وہ سیاح بھی جنکی آنکھون نے آگرے کے تاج محل کے زیادہ خوبصورت تناسب کے مزے لوٹے ہین یا جنکے دل بہادرانہ زمانے کے حیرت انگیز تغلق آباد کے کھنڈرون یا سلاطینِ ترکی کے آثارِ باقیہ سے متاثر ہوئے ہین جنھون نے قطب مینار مقبرۂ التمش علائی دروازہ بنائے۔

شاہجہانی قلعہ کہ وہ ایوانِ شاہی کا کام بھی دیتا رہا ہے اور وائسرائے کے داخلے کے دن شاہانہ جلوس بھی اُسکی فصیل کے نیچے سے ہوکر گزرا تھا بعد کو اُسی مین دو بُرے جلسے اَور ہوے۔ اگر اِس نظر سے دیکھا جائے کہ دونون جلسے بڑے شاندار منظر تھے جنمین

مشرق کی بے انتہا زرق برق تہذیب دیارِ بعیدۂ مغرب کی مدھم مگر پائدار شعاعون مین گڈمڈ تھی تاہم دو ہندوستانی معزز طبقون کے ارا کین کا اتنا بڑا مجمع اور شاہی محفلِ رقص و سرود ایسی چیزین ہین کہ اُنکو جشن دہلی کی اعلیٰ تقریبات مین شمار کرنا چاہیئے۔ عطائے خلعت و خطاب کی پولیٹکل مصلحتون کے ظاہر کرنے کی کچھ ضرورت نہین۔ جو لوگ دانشمندی اور خوشنودی رعایا سے اپنے علاقون کو استحکام دیتے یا زور بازو اور بہادری سے اُنکی حفاظت رکھتے ہین ایسون کو درجے اور خطاب کا دینا ایسا فرض ہے کہ کوئی عقلمند اُسکو نظرانداز نہین کریگا اور اگر یہ اعزاز ایک قاعدے کے ساتھ حتی الامکان نام و نمود کے موقع پر عطا کیئے جائین تو اِنکی قدر و وقعت اَور بھی زیادہ ہو جاتی ہے اور موقع بھی ایسا موقع کہ دہلی جیسے شہر مین شاہنشاہی دربار منعقد ہو اور ایوانِ شاہانِ مغلیہ مین یہ رسم ادا کیجائے۔ یہ قلعۂ شاہجہان کے اسی دیوانِ عام کا واقعہ ہے کہ سترھوین صدی کے وسط مین فرانس کے سیاح فرانسیس برنیر نے اورنگ زیب کو تخت نشین ہوتے ہوئے دیکھا کہ مسلمان اُمرا اور ہندو راجہ اور ممالک غیر کے سفیر اُسکے گرد اگرد مؤدب کھڑے تھے۔ بادشاہ مشہور تختِ طاؤس پر جلوہ فرما تھا۔ دربار کا دستور یہ تھا کہ جب اس تخت کو کام مین لانا ہوتا تو مرمر کے مرصع شہ نشین پر جسمین رنگ برنگ کے جواہرات جڑے ہوئے تھے تخت کو لاکر رکھ دیتے۔ شہ نشین پر شامیانہ تنا ہوتا۔ سلاطین مغلیہ کا دستور تھا کہ تخت پر بیٹھکر اعلیٰ ادنیٰ سب کو باریابی کی اجازت دیتے شہ نشین کے آگے جو جگہ تھی اُسمین چاندی کے ایک جنگلے سے گھیر کر کچھ جگہ ارا کین سلطنت کے لیئے خاص کر لی گئی تھی۔ دیوانِ عام کا دالان جو سنگِ سرخ سے بنایا گیا ہے شمالاً جنوباً

۱۶۸ فٹ لمبا ہے اور اُسکی گہنہ ۵۶ فٹ کی ہے۔ شہ نشین جسپر تخت شاہی بچھایا جاتا تھا مشرقی دیوار کے بیچون بیچ کے محراب سے عین دروازے کے سامنے آگے کو نکلا ہوا ہے شمال اور مغرب اور جنوب کیطرف دالان کی کچھ روک نہین ستونون کی تین قطارون پر چھت ٹھہری ہوئی ہے ستونون کے بیچ بیچ مین سیدھی آڑی دُہری کٹوان محرابین ہین قرمزی رنگ کے سرخ پتھر کی چوڑی سلین گہری کارنس پر ٹکا کر چھت مین بچھادی گئی ہین شاہان مغلیہ کے عہد مین دیوانِ عام کے سامنے میدان کو ویسے ہی سنگ سرخ کے جنگلے سے گھیر دیا تھا۔ جنگلے مین مُلمع کی ہوئی کیلین جڑکر اُسکو خوشنما بنا دیا تھا۔ جب کبھی کوئی شاہی تقریب ہوتی تو اس احاطے پر شامیانہ تان دیا جاتا تھا جسکا نام گلال باڑی تھا۔

دیوانِ عام مین دو جلسے ہونے والے تھے ایک تو ہندوستانی معزز طبقون کے امیرون کا نہایت باشکوہ اجلاس کہ ایسا ہندوستان مین کبھی نہین ہوا۔ دوسرا اُسکے بعد رقص و سرود کا جلسہ اور دونون کے لیئے وسیع جگہ درکار تھی لہذا دیوانِ عام کی اصلی وسعت کو سہ چند کر دیا گیا۔ وائسرائے نے بذاتِ خود اسکے نقشے بنائے اور حکم دیا کہ دالان کی بیل مین اسکے دو جواب اور بنائے جائین اور آپ ہی تعمیل حکم کی نگرانی کی بڑھانے مین ایسی ہوشیاری سے اصل کی نقل کی گئی تھی کہ بادی النظر مین صرف ایک ہی اختلاف پایا جاتا تھا کہ اجلاسِ عطائے خلعت و خطاب کے تماشائیون اور رقاصون کے لیئے جو بیچ کے دالان کی توسیع کی گئی تھی اُسمین ستونون اور محرابون کا بکھیڑا نہ تھا بلکہ اس سرے سے اُس سرے تک کشادہ جگہ تھی اور تیسرے درجے یعنی بالکل باہر کے رخ کی جدید عمارت کے ستونون اور محرابون

مین سبک طرز اختیار کی گئی تھی تاکہ عطاے خلعت کے موقع پر لوگ یہان جمع ہون اور
اُنکو خلعت پہنایا جائے اور تاج کی رات یہان آکر دم لین - لوگون نے وائسراے سے
بیان کیا تھا کہ اصلی دالان کی نقل جسطرح کی آپ چاہتے ہین قریب ناممکن کے ہے ایک تو
ویسے رنگ نہین مِل سکتے دوسرے جگہ نہین تیسرے قرمزی سنگ سرخ کی وجہ سے مکان
دھندلا دھندرہے گا کہ بجلی کی روشنی پر بھی جلسے جنکے کرنے کا ارادہ ہے تاریکی مین کرنے
پڑینگے غرض جتنے منھ اتنی باتین ہر شخص رنگ آمیزی نقش و نگار زیب و زینت سازد
سامان کے بارے مین اپنی سی کہتا تھا فکرِ ہر کس بقدر ہمتِ اوست لیکن وائسراے
مضبوطی کے ساتھ اپنی بات پر جمے رہے کہ تمام عمارت مغلئی ہونی چاہیے لاغیر پس ہر ستون
ہر ڈھانچ چھت کا ٹکڑا ٹکڑا موجودہ عمارت کے کسی نہ کسی حصے کی نقل تھا - اور بڑا لال
پردہ جسپر سفید پٹیون سے محرابون اور طاقون کی شکلین بنادی گئی تھین اور جو دروازے پر
لٹکایا گیا تھا بالکل اُسی نقشے کی نقل تھا جو سلاطینِ مغلیہ کے وقت سے بلا تبدیل چلا آتا ہے
یہ ہر تین ایسی ہوشیاری اور کامیابی کے ساتھ عمل مین لائی گئین کہ جب عطاے خلعت
و خلعت کی رات مہمان جو بلائے گئے تھے مکان کے اندر داخل ہوئے تو بجاے اسکے کہ وہ
دیوانِ عام کے تینون طرف کھلے ہوئے شامیانے چوبون پر نصب کیے ہوئے پاتے
اُنھون نے ۱۶۸ گز مربع زمین پر ایک بڑا لمبا چوڑا دالان دیکھا جسکی ہر طرف دیوار ہے
ٹھیک سامنے بدستور جگمگاتی ہوئی چھت سے پٹا ہوا سنگ مرمر کا چبوترہ تھا لیکن پیچھے
کو ہٹا ہوا معلوم ہوتا تھا کیونکہ اب اسکے آگے ستونون کی تین قطارون کی جگہ چھ قطارین

تھین اور یہ کام ایسی ہوشیاری سے کیا گیا تھا کہ نئے پرانے ستونون کی شناخت ایک مشکل پہیلی تھی۔ اتنا تو ظاہر دکھائی دیتا تھا کہ دیوانِ عام بڑھایا گیا ہے مگر کس طرح اور کس تدبیر سے یہ تو وہی بتا سکتے ہین جو اس راز سے واقف ہون۔ پھر ایک یہ بات بھی ہر شخص دیکھ سکتا تھا کہ بیچ کے دالان مین تختون کا فرش کرکے اوپر سے قالین بچھا دیا گیا ہے اور تخت کے شہ نشین کے سامنے ایک نیا شہ نشین بنایا گیا ہے۔ اس نئے شہ نشین پر چاندی کی دو شاہی کرسیان دور سے زربفت کے فرش پر بچھی ہوئی دکھائی دیتی تھین دونون مین جو زیادہ شاندار تھی سٹار آف انڈیا اور انڈین امپائر کے معزز طبقون کے گرینڈ ماسٹر کی نشست کے لیئے تھی اور خاندان مغلیہ کے عین تخت کے شہ نشین کے نیچے بچھائی گئی تھی۔ یہ بات معرضِ بحث مین آچکی تھی کہ بادشاہ کے نائب کی نشست اس واقعی شہ نشین پر ہونی چاہیئے جس پر زمانہ قدیم مین تخت طاؤس تھا۔ بعض شکی مزاج لوگون نے یہ راے دی تھی کہ جس جگہ کو خاندانِ مغلیہ کا شہنشاہِ اعظم اپنے وجودِ باوجود سے شرف بخشتا تھا اگر بادشاہ کا نائب اس سے فروتر بیٹھا تو اہلِ مشرق اسکو ایک فال بد سمجھین گے لیکن یہ خیالات سب ان واقعات کے آگے رفع دفع ہوگئے کہ تخت کا شہ نشین اسقدر بلند ہے کہ سامنے سے تو اس تک کوئی پہونچ نہین سکتا ہان عقب کیطرف دیوار مین ایک دروازہ ہے اسکی راہ سے کوئی چڑھے تو چڑھے پھر اگر کوئی شخص دالان کے اندر سے چڑھنا چاہے تاہم اسکے لیئے ایک زینہ درکار ہوگا اور جو لوگ شہ نشین پر ہونگے باقیماندہ ساتھ والون اور تماشایون سے بے موقع اونچے رہینگے اور ایسی حالت مین عطائے

خطاب وخلعت کی بیچیدہ مراسم کی بجاآوری قریب قریب ناممکن ہوگی پس شاہی کرسیان سنگ مرمر کے ایک جڑاؤ چبوترے پر بچھائی گئین جو حسب معمول تخت کے نیچے ہوتا ہے۔ لوگون کا بیان ہے کہ اگلے وقتون مین بادشاہ تو اونچے تخت پر جلوہ فرما ہوتے تھے اور وزیر اس چبوترے پر کھڑا ہوتا اور لوگون کی عرضیان لے کر بادشاہ کو دیتا جاتا۔ پچی کاری کا کام جو اس چبوترے مین تھا اُن وقتون مین اسکا بہت رواج تھا اور اب وہ بہت ہی ماند پڑگیا ہے تاہم وایسراے نے دربار سے پہلے آگرے کے کاریگر بلاکر اسکو نیا کرایا اور اب وہ ٹھیک حالت مین ہے۔

دیوان عام مین تجدید کا ایک کام اور بھی تھا جسکو وایسراے نے خیال کیا تھا کہ ساتھ کے ساتھ وہ بھی ہوجائے مگر ضیق وقت کی وجہ سے اُسکو ملتوی کرادیا تھا۔ دیوار کی اندرونی محراب جس سے قبہ دار تخت دیوان عام کیطرف کو نکلا ہوا تھا اسکی خاص حالت اگلے وقتون مین یہ تھی کہ سنگ موسیٰ کی سلیمن ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھین اور اُنپر پرندا در پھول بنے ہوئے تھے۔ اِن کامونکو لوگ عموماً ایک فرانسیسی کاریگر اگسٹن یا آسٹن ڈی بورڈ کی طرف منسوب کرتے ہین کہ شاہجہان بادشاہ نے دہلی کے قلعے اور آگرے کے تاج کے لیئے اِس شخص کو نوکر رکھا تھا۔ بیچون بیچ مین جو چوکور پتھر تعبیہ کیا ہوا ہے اُسپر آرفیوس کی تصویر ہے کہ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا سرنگی بجا رہا ہے اور اُسکے گرد جانور بیٹھے سن رہے ہین۔ یہ پچی کاریان ایسی بھدی بدنما ہین کہ اس بھدے پن کی وجہ سے بعض نظرباز کہتے ہین کہ یہ زمانہ مابعد کے

گھٹکے کاریگرون کا کام ہے آنکی ابتدا کسی وقت سے بھی ہو اس تاریخی واقعے مین تو کسی طرح کا شک وشبہہ ہو نہین سکتا کہ یہ پچی کاریان غدر کے وقت تک شاہان مغلیہ کے تخت کے عقب کی دیوار مین موجود تھین۔ اُس عام بدنظمی اور بربادی کے زمانے مین یہ اپنی جگہ سے اکھاڑی گئین اور ایک انگریز عہدہ دار کے ہاتھ لگین اُسنے اُنکو انگلستان لیجاکر پانسو پونڈ کے بدلے برٹش گورنمنٹ کے ہاتھ فروخت کردیا۔ لارڈ کرزن کو معلوم ہوا کہ یہ پچی کاریان برسون سے سوتھ کنسنگٹن کے عجائب خانے مین جو اب لندن کا وکٹوریا اینڈ البرٹ میوزیم کہلاتا ہے کس مپرسی کی حالت مین پڑی ہین اور کسی کو انکا حال تک معلوم نہین برٹش گورنمنٹ سے درخواست کرکے انکو اس غرض سے واپس لیا کہ دہلی کے جشن سے پہلے انکو انکی اصلی جگہ مین تعبیہ کردیا جائے سیلین بورڈ آف ایجوکیشن کی تحویل مین تھین اُنھون نے براہ فیاضی حوالے کردین مگر وہ وقت پر دہلی نہ پہونچ سکین کہ دیوان عام کے مراسم متذکرہ کے کام مین آنے سے پہلے اپنے ٹھکانے سے بٹھادیجائین۔ ہان اِسکے بعد انکو اصلی جگہ مین جمادیا گیا۔

اَب ہم پھر اجلاس عطاے خطاب وخلعت کی تاریخ کی طرف عود کرتے ہین۔ اصلی دیوان عام کی جگہ مین صدر چبوترے تک پہونچنے کا وسیع رستہ چھوڑکر اُسکے دونون طرف کرسیون کی قطارین لگادی گئین۔ چبوترے پر سُرخ قالین کا فرش تھا اور اُسپر سُنہری کارچوب سے شاہی نشان بنایا گیا تھا۔ بیچ کے رستے کے دونون طرف عمارت کے جدید حصے مین رستے سے قائمہ زاویہ بناتی ہوئی تماشائیون کی کرسیون کی قطارین تھین

چھت کی سلون مین خزانہ بناکر کارنس مین اور جھاڑون مین جو بیچون بیچ مین لٹک رہے تھے بجلی کی روشنی پہونچادی گئی تھی اور وہین سے ستونون اور محرابون پر ہلکی روشنی پڑتی تھی سفید سنگ مرمر کا بڑا تخت مع اپنی کٹوان محرابون کے تیرہ عقب مین سے نہایت ہی تیز روشنی کے ساتھ صاف نمایان تھا کہ اُسپر آنکھ نہین ٹھہر سکتی تھی۔ اور ایک چمک نے جو قرمزی ستونون اور چھت سے منعکس ہوتی تھی باقی بڑے دالان کو نور سے معمور کردیا تھا دالان کی توسیع اور مناسب وقت اُسکی ترمیم و اصلاح جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہے اگر کوئی باریک بین نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتا تو کوئی ایسی خیالی گرفت نہ کرسکتا جسکو پُرانے زمانے کے تردست کاریگر بھی ہاتھ کی لغزش یا ترکِ اَدنیٰ کہہ سکتے۔ یہ تمام کام دیوانِ عام کی توسیع کی قسم سے تھے نہ تغیر و تبدیل کی قسم کے اصلی عمارت بحالِ خود باقی رہی کسی نے اُسکو چھوا تک بھی نہین۔

جو صاحب دہلی تشریف لائے تھے اُن مین سے سب سے اخیر رخصت ہونے والا رخصت نہین ہونے پایا کہ یہ تمام عارضی عمارتین اُٹھالی گئین اور اب دیوانِ عام مین کہین اُن حیرت انگیز تبدیلیون کا نام و نشان بھی باقی نہین جو چند روز پہلے صورت پذیر ہوچکی تھین۔ ایسی ہوشیاری سے دلہیرے کی نجاوینر کی تعمیل کی گئی کہ مغلیہ زمانے کی ساخت کو ذرا سا بھی گزند نہ پہونچا اُسکی داد کے بڑے حقدار کرنیل جے ڈبلیو تھربرن آرای سکریٹری پنجاب گورنمنٹ صیغۂ تعمیراتِ عامہ اور رائے بہادر گنگا رام سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات ہین۔

۳ جنوری روز شنبہ کو شب کے ۹ بجے عطائے خلعت و خطاب کا بڑا جلسہ ہونیکو تھا

اور دو ہزار کے قریب تماشائی مدعو کیے گئے تھے کہ تشریف لاکر کارروائی کا ملاحظہ کرین قریب قریب تمام فرمانروایان ریاست جو دہلی مین موجود تھے حاضر تھے۔ بعض تو محض تماشائی تھے اور باقی ماندہ اس شاندار رسم مین جو ہونے والی تھی شریک کارروائی۔

گارڈن ہائی لینڈرز کی دوسری پلٹن کا تعظیمی گارڈ دالان کے دروازے پر قطار باندھے کھڑا تھا۔

۹ بجے کے تھوڑی ہی دیر بعد گرینڈ ڈیوک آف ہیسی مع اپنے سٹاف کے تشریف لائے اور اجلاس کے صدر مقام مین جا گزین ہوئے۔ اور تھوڑی دیر بعد ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ اور لیڈی کرزن دالان کے پاس پہونچکر گاڑی پر سے اُترین اور صدر جگہ مین لیجاکر شاہی کرسیون کے داہنی طرف ذرا پیچھے ہٹ کر بٹھائی گئین اور اُسیوقت کنگز اون سکاٹش بارڈررز کی دوسری پلٹن اور لیسٹ لنکاشائر رجمنٹ کی دوسری پلٹن کے باجے والون کی ملی ہوئی قطار نے ذیل کی گتین بجائین۔

گرینڈ مارچ	مینہیسر	وگنر
اوورچر	پوٹ اینڈ پینٹ	سپی
تھری ڈانسز	ہنری ہشتم	جرمن
سلکشن	فاسٹ	گاؤنوڈ
گرینڈ مارچ	کرننگز مارچ	کرٹشمر

نوائے نغمہ نے کیا اسوقت اور کیا مراسم مابعد کے وقت کپتان سنیفرڈ کی قابلانہ نگرانی

مین موقع کی سنجیدگی اور متانت کا ایک سماں باندھ دیا تھا۔ ابوالفضل اپنی کسی تحریر مین اکبر کو استاذہ فن موسیقی کا کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے مُربّی کہتا ہے سو شاہجہان بھی اپنے جدامجد کیطرح درباری نقالون کی بڑی سرپرستی کرتا تھا لیکن تشرع اور نگ زیب نے اُنکو موقوف کر دیا تھا۔ تو یہ لوگ ایک مرتبہ روتے پیٹتے کندھون پر ایک جنازہ لیئے ہوئے ایوان شاہی مین آئے۔ اورنگ زیب نے پوچھا کہ کس کا جنازہ ہے۔ عرض کیا کہ موسیقی مرگئی اور ہم اُسکو قبرستان لیئے جارہے ہین۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اسکی قبر ایسی گہری کھودنا کہ اسکی داد فریاد سنائی نہ دے۔ تو موسیقی پر جو ظلم ہوا تھا پہلے کبھی نہین تو عطائے خلعت و خطابات کی رات خوب شد و مد سے اُسکا انتقام لیا گیا۔

وائسرائے جو ہندوستانی اُمرا کے دونون طبقون کے گرینڈ ماسٹر ہین اور ڈیوک آف کاناٹ دونون طبقون کے نائٹ گرینڈ کمانڈرون سے کپڑے پہننے کے کمرے مین مل ہی چکے تھے اب دوسرے ممبرون سمیت جلسے کے کمرے مین ترتیب مراتب داخل ہوے۔ کپڑے پہننے کے کمرے مین ہز رایل ہائینس نے بحکم شاہ قیصر مسٹر ہیو بارنز کو طبقۂ رائل وکٹوریا کے نائٹ کمانڈر کا منعہ پہنایا اور مسٹر بارنز اُسکو پاکر ایسے خوش ہوئے جیسے ایک نعمت غیر مترقبہ مل گئی۔ جب سب تماشائی دالان مین داخل ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور سب کے سب پوری وردی پہنے ہوئے تھے دونون طبقون کے امرا کا جو اسوقت دہلی مین موجود تھے ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور شہنائی بجانے والون نے دروازے پر سٹار آف انڈیا فلرش کی الاپ اُڑائی پردہ اُٹھا دیا گیا اور جلوس آہستہ آہستہ دو دو کی ترتیب سے دالان تک

پہونچا باجے والون کے طائفے نے ہینڈل کی سیپو سے گرینڈ مارچ کی گت بجائی اور لمبا سلسلہ اکہری صورتون پر تمام ہوا۔ کہ آگے ڈیوک آف کاناٹ اور آخر مین گرینڈ ماسٹر۔ جیسے جیسے جلوس دالان کے سامنے کی طرف کو پہونچتا گیا کمپینین اور نائٹ اور گرینڈ کمانڈر سلسلے سے ٹوٹ ٹوٹ کر اپنی اپنی جگہہ بیٹھتے گئے۔ جیسے ہی گرینڈ ماسٹر صدر مقام پر پہونچے باجے والون نے گاڈ سیو دی کنگ کا نغمہ چھیڑا اور جب تک گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کاناٹ اپنی اپنی جگہہ بیٹھہ نہ لیئے تمام تماشائی جو دالان مین تھے کھڑے رہے جلوس کی ترتیب حسب ذیل تھی۔

جے۔ بی۔ ؤڈ اسکوایر انڈر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ

ایل ڈبلیو۔ ڈین اسکوائر قائم مقام سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ

سر ہیو بارنز سکرٹری طبقات

اعلیٰ منزلت طبقہ انڈین امپائر کے کمپینین

راے بہادر نانک چند	جے ایس ڈانلڈ اسکوائر
اے۔ جے ڈنلاپ اسکوائر	میجر اے۔ ایف۔ پنہے
کے۔ کرشنا سوامی راو	لفٹنٹ کرنیل جی۔ ایچ۔ ڈی۔ گمبلٹ
اے پیڈلر اسکوایر	اے۔ ایل۔ پی۔ ٹکر۔ اسکوائر
آنریبل مسٹر ٹی کانلن	ایس پرسٹن اسکوائر
لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو جے آرر نیز فرڈ	کمانڈر جی۔ ای۔ ہالینڈ۔ ڈی۔ ایس۔ او

میجر ٹی۔ای سکاٹ ڈی۔ایس۔او
ایف۔ڈبلیو لاٹیمر اسکوائر
میجر جے۔آر۔ڈنلاپ سمتھ
کرنیل ایس۔سی ایف۔پیل
راے بہادر کیلاش چندر بوس
لفٹنٹ کرنیل اے۔ایم۔کرافٹس
دیوان بہادر پنڈت راجر ناملیا راورگال
مونگ اون کینگ اے۔ٹی۔ایم
خان بہادر قاضی جلال الدین
دی۔پی مادھو راؤ
راے بہادر دھنپت راے
کپتان اے۔بی منچن
ای۔ایف جیکب اسکوائر
ویر چند دیپ چند
میجر جے۔ریمسے
بی رابرٹس اسکوائر
شہزادہ محمد مختیار شاہ

سردار میر اوصاف علیخان
لفٹنٹ کرنیل جی کے سکاٹ مانکریف
فرڈن جی کنور جی تاراپور والا
آنریبل مسٹر ایچ۔اے۔سیام
کپتان ڈبلیو۔ایس۔گڈرج آر۔این
ایچ مارش اسکوائر
آنریبل مسٹر ڈبلیو۔سی۔ہیوز
خان بہادر محمد یعقوب
لفٹنٹ کرنیل ایم۔جی میڈ
خان بہادر خورشید جی رستم جی تھانا والا
خان بہادر دھنجی بھائی فقیر جی کموڈور
لفٹنٹ کرنیل ایچ۔کے۔مک۔کے
میجر کنور بیر بکرم سنگھ
اے۔بنی کیواک اسکوائر
آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈی۔پی میسن۔وی۔ڈی
آر۔ڈبلیو۔کارلایل اسکوائر
راجہ بلونت سنگھ (آوا)

سی جی - ڈبلیو ہیسٹنگز اسکوائر	رائے بہادر دولت رام
پی - این - کرشنا مورتی	رستم جی دھنجی بھائی مہتا
برگیڈیر جنرل بی - ڈف - سی - بی	میجر نواب محمد علی بیگ
خان بہادر نور و پستن جی وکیل	آنریبل رائے بہادر پی انند اچارلو آور گل
آنریبل مسٹر اے - اینڈرسن	جے - الیٹ اسکوائر
راجہ بھوپندر اکرم سنگھ والی پاگپور	آنریبل رائے بہادر چنی لال دنی لال
سرجن جنرل بی فرنیلکن	ٹی ہگھم اسکوائر
سر پیٹرک پلے فیر نایٹ	آر - ایم - ڈین اسکوایر
میجر ڈبلیو - آر - سیلڈنگ ڈی ایس - او	منشی حافظ عبدالکریم سی - وی - او
آنریبل مسٹر ایس - ڈبلیو - اڈگرے	ٹی - آر - اے - تھمبوچٹی
گنگا دھر راؤ مادھوچٹ نویس	آنریبل مسٹر سی - اے بکلینڈ
اے - سی ہنکن اسکوائر	خان بہادر حق نواز خان
آنریبل مسٹر الیف - جی - ای - سپرنگ	فضل بھائی وسرام
آنریبل لفٹنٹ کرنیل سر جی - ایم - جی موزنایٹ	لفٹنٹ کرنیل ای - ایچ - فن
آنریبل مسٹر فیروز شاہ مردان جی مہتا	پی - جی ملیٹس اسکوائر
بی - ایس کارے اسکوائر	آنریبل دیوان بہادر ایس سی نواسا رگھاداا ے نیگر
راؤ صاحب بھاکر بہادر سنگھ مسودہ کے	شیخ بہاؤ الدین نواب عام

دیوان گنپت رائے
جے۔جی۔سکاٹ اسکوائر
آنریبل مسٹر ایچ۔ٹی۔وایٹ
ایچ۔ایچ۔رسلے اسکوائر
کرنیل ٹی۔ایچ۔ہنڈلے
خان بہادر شیخ حافظ عبدالکریم
ایچ۔بی۔ٹوڈ نیلر اسکوائر
رام کرشنا گوپال بھنڈرکار
کرنیل بی سکاٹ
نواب بہادر سید امیر حسین
کنور سری کلوبا
جی واٹ اسکوائر
جی پی روزا اسکوائر
سردار سلطان جان سدوزئی
رودرنڈای۔لیفٹنٹ

مہاراجہ ہرلب نراین سنگھ بہادر سنبر ساہبھا گلبور کے
خان بہادر قدیر داد خان
میجر ایچ ڈیلی
آنریبل مسٹر جے۔بی۔فلر
میجر الیف۔ای۔نیگھ نبڈ
آنریبل مسٹر جے بکنگھم
کرنیل ایس۔ایس۔جیکب
کرنیل جے۔سی۔ایف گارڈن
لفٹنٹ کرنیل جے۔ایل۔واکر
لفٹنٹ کرنیل الیف۔ایچ۔آر۔ڈرمنڈ
کرنیل سی۔ڈبلیو میورسی۔بی
لفٹنٹ کرنیل نواب محمد اسلم خان۔وزیرزادہ
اے۔ڈی۔سی۔سردار بہادر
حافظ محمد حسن خان
راے بہادر ہتورام
مرزا غلام احمد

طبقہ سٹار آف انڈیا کے کمپینینز

آنریبل مسٹر جے ولسن

ایس۔ اسمے اسکوائر

جے۔ او۔ طرا اسکوائر

ای۔ این۔ بیکر اسکوائر

آنریبل مسٹر ایچ۔ ایم ونٹر باتھم

آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ بیوٹ سی۔ آئی۔ ای

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈی رابرٹسن

خان بہادر یار محمد خان جادرہ

آنریبل مسٹر اے ڈبلیو۔ کروک شینگ

آنریبل راجہ تصدق رسول خان بارہ بنکی

سردار بہادر کاشی راد سارودے

ایچ۔ اے۔ اینڈرسن اسکوائر

ایچ۔ ایف۔ ڈی۔ مول اسکوایر

آنریبل مسٹر جے منٹیتھ

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ۔ ایل۔ فرریر

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ اے۔ ڈین

آنریبل مسٹر۔ ڈی۔ ٹی۔ رابرٹس

برگیڈیر جنرل جی۔ ایل۔ آر۔ رچرڈسن سی بی۔ سی آئی ای

آنریبل مسٹر ایف ایلس۔ پی۔ ایل

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ۔ ٹی۔ مارٹن۔ ڈیل

سرجن جنرل ڈی۔ سن کلیر

ہز ہائینس راجہ کرتھی سنگھ بہڑی

آنریبل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرنڈل

ایل۔ ڈبلیو۔ کنگ اسکوایر

آنریبل مسٹر جے۔ اے۔ بورڈلن

ایم۔ ایم۔ فنوکین اسکوایر

میجر اے ایچ۔ مک میہن سی۔ آئی۔ ای

کرنیل جے۔ اے۔ ملے

آنریبل مسٹر سی ڈبلیو بولٹن

جے۔ ایم میکفرسن اسکوایر

آنریبل مسٹر سی۔ ایل۔ پٹر

آنریبل مسٹر ڈی۔ سی۔ جے۔ البسن

آنریبل لفٹننٹ کرنیل ڈی۔ ڈبلیو۔ کے۔ بار	سردار جیون سنگھ شاہد۔ شاہ زاد پور
راؤ چھترا پتی بہادر۔ جاگیردار علی پور	آنریبل کرنیل سی۔ ای۔ بیٹ سی۔ ایم۔ جی
کرنیل ایل۔ جے۔ ایچ۔ گیرے	کرنیل سر۔ سی۔ سی۔ سکاٹ منکریف کے سی ایم۔ جی
راجہ جے کرشن داس بہادر	میجر جنرل برسفورڈ لوٹ سی بی

طبقۂ انڈین امپایر کے نائٹ کمپینئنز

ہز اکسلنسی کرنیل سر۔ ای۔ اے۔ آر۔ گلہارڈ۔ میجر ہز ہائینس مہاراجہ سرگنگا سنگھ بہادر وعلاقۂ پرتگال واقعۂ ہندوستان کے گورنر جنرل بیکانیر۔

آنریبل سر۔ الیف۔ ڈبلیو میکلین۔ چیف جسٹس بنگال۔	آنریبل کنور سر ہرنام سنگھ اہلیو والیا۔ کپورتھلہ۔
نواب سر امیر الدین خان بہادر لوہارو	بابا سر کھیم سنگھ۔ بیدی کلر
مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ اجودھیا	سر ایم۔ ایم۔ بھونگری۔ ایم۔ پی
نواب سید سر احمد خان جنجیرہ کے	آنریبل مہاراجہ سر راون اشور پرشاد سنگھ بہادر گدھور۔
آنریبل نواب سر امام بخش خان مزاری	ٹھاکر صاحب سر جسونت سنگھ جی لمری

سردار سر نوروز خان۔ خران

طبقۂ سٹار آف انڈیا کے نائٹ کمانڈرز

آنریبل سر جے۔ ڈی۔ لاٹوش
ہز ہائینس مہاراؤ سر امید سنگھ بہادر۔ کوٹہ کے
سر جے۔ ایف۔ پرائس
ہز ہائینس راجہ سر جگت جیت سنگھ بہادر۔ کپورتھلہ
سر۔ ای۔ سی۔ بک
ہز ہائینس مہاراؤ سر کیسری سنگھ بہادر۔ سروہی
راجہ سر امر سنگھ کشمیر
سلطان سر احمد ابن فضل۔ لہج
آنریبل سر۔ سی۔ ایم۔ رداز
ہز ہائینس نواب سر رسول خان جی۔ جوناگڑھ
ہز ہائینس مہاراجہ سر بھوانی سنگھ بہادر۔ دیتا
ہز ہائینس راجہ سر راماورما۔ کوچین
ٹھاکر صاحب سر من سنگھ جی۔ پالی ٹانا
آنریبل سر الیف۔ ڈبلیو آر۔ فریر

طبقۂ انڈین امپائر کے نائٹ گرینڈ کمانڈرز

ہز ہائینس سر سلطان محمد شاہ آغا خان۔ دو خادم
میجر جنرل سر اے گیسلی کے۔ سی۔ بی۔ دو خادم
ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ ایمپٹھل۔ دو خادم
ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر۔ اورچھا۔ دو خادم
ہز اکسلنسی رایٹ آنریبل لارڈ نارتھ کوٹ سی۔ بی۔ ۲ خادم
ہز ہائینس مہاراجہ سر پربھو نرائن سنگھ بہادر۔ بنارس ۲ خادم
ہز ہائینس ٹھاکر صاحب سر واگھجی راواگی۔ مروی ۲ خادم
ہز ہائینس ٹھاکر صاحب سر بھگونت سنگھ جی۔ گونڈل ۲ خادم

ہز ہائینس میر سر فیض محمد خان۔ خیرپور دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر بھنور پال دیو بہادر۔ قرولی ۲ خادم

ہز ہائینس میر سر محمود خان۔ قلات ۲ خادم

ہز ہائینس نواب سر محمد ابراہیم علیخان بہادر۔ ٹونک دو خادم

لفٹنٹ کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سر سریندر انراین بھوپ بہادر۔ کوچ بہار دو خادم

ہز ہائینس مہاراو سر کھینگرجی بہادر۔ کچ دو خادم

طبقہ ۲ سٹار آف انڈیا کے نائٹ گرنیڈر کمانڈرز

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر۔ ایدر۔ کے۔ سی۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سروین کیشش رامن سنگھ بہادر۔ ریوا۔ دو خادم

کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھوراؤ سندھیا بہادر۔ گوالیار۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر شاہو چھترا پتی۔ کولھاپور۔ دو خادم

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر۔ جموو کشمیر دو خادم

ہز ہائینس سر بالا ورما بہادر۔ ٹراونکور دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر مادھو سنگھ بہادر۔ جے پور۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سر شیواجی راؤ ہلکر بہادر اندور۔ دو خادم

ہز ہائینس مہاراجہ سیاجی راؤ گیکواڑ بڑودہ دو خادم

ہز ہائینس نواب میر سر محبوب علیخان بہادر۔ نظام حیدرآباد۔ دو خادم

ہز ہائینس راجہ سر بیر اسنگھ بہادر۔ نابھا۔ دو خادم

رائل سٹاف کا ایک افسر

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانات

غلمان

ہز رائل ہائینس کا سٹاف

سر مورس فٹز جرالڈ

لفٹنٹ کرنیل جارڈس

لفٹنٹ کرنیل رسلی

لفٹنٹ کرنیل آنریبل سی۔ بنگھم

میجر ہیور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی

گرینڈ ماسٹر کا سٹاف

کپتان آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر کار ایڈ ڈی کانگ وائسرائے کپتان سی۔ دگرم ایڈ ڈی کانگ وائسرائے

کرنیل آنریبل ای بارنگ ملیٹری سکرٹری وائسرائے سر والٹر لارنس پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے

ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر

غلمان

کرنیل آنریبل سی ہربورڈ۔ ایڈ ڈی کانگ وائسرائے کپتان ایف ایڈم ایڈ ڈی کانگ وائسرائے

کپتان آنریبل آرلنڈ سے ایڈ ڈی کانگ کپتان آنریبل جے۔ آر۔ ایل۔ ہارڈ بلر ایڈ ڈی
وائسرائے کانگ وائسرائے

رسالدار میجر محکم سنگھ سردار بہادر دیسی ایڈ ڈی رسالدار میجر دیبی دیال سنگھ سردار بہادر۔ دیسی
کانگ وائسرائے ایڈ ڈی کانگ وائسرائے

بوندی کے ہز ہائینس مہاراو راجہ سر رگھو بیر سنگھ بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کو طبقۂ انڈین امپائر کے نائٹ گرینڈ کمانڈرون مین میجر جنرل سر ایلفرڈ گیسلی کے۔ سی۔ بی کے پیچھے رہنا تھا مگر وہ ناسازی مزاج کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ سر ہیوبازر طبقۂ وکٹوریا کے نائٹ کے تمغے کے ساتھ سفید ریشمی جُبّہ اور طبقۂ سٹار آف انڈیا کے سکرٹری کا پٹکا پہنے ہوئے تھے۔ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانائٹ جو فیلڈ مارشل کی وردی مین تھے طبقۂ سٹار آف انڈیا کے گرینڈ کمانڈر کے تمغے کے ساتھ ریشمی جُبّہ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ ہز اکسلنسی وائسرائے آسمانی رنگ کا مخملی جُبّہ اور اسی اعلےٰ منزلت طبقے کے گرینڈ ماسٹر کا تمغہ پہنے ہوئے تھے۔ راج رانا مان سنگھ تو عمر راجپوت امیرزادہ دہ سالہ فرزند ٹھاکر صاحب دلوارا اور اسی کا ہم عمر ایک لڑکا دھولپور کے مہاراج رانا کا بھائی سپہ سالار سرآمد خاندان سری راجہ اودے بھان سنگھ شمشیر جنگ بہادر یہ دو لڑکے ہز رایل ہائینس کی معزز خدمت خواصی کے لیئے منتخب ہوئے۔ ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر کے خادم خاص کشمیر کے راجہ سر امر سنگھ کے ہفت سالہ فرزند میان ہری سنگھ تھے۔ راجہ سر امر سنگھ ۱۸۷۷ء کے مجمع قیصری مین لارڈ لٹن کے خادم خاص بنے تھے۔

ہز اکسلنسی کے دوسرے خادم صاحبزادہ حمید اللہ خان تھے ہز ہائینس بیگم بھوپال کے ہشت سالہ فرزند اصغر۔ ہندوستان کے والیان ممالک اور امیرون کے خاندانون نے بڑی تمنا کی تھی کہ اس قابل یادگار موقع پر انکی نسل کے نوعمر لڑکے خواص بنائے جائین وائسرائے کے ایماے خاص کے مطابق ہر ایک خواص اپنا خاص درباری لباس پہنے ہوئے تھا اور انکے ملبوس کی شان اور علی ہذا القیاس انکی حرکات وسکنات کی متانت کو سبھی نے پسند کیا۔ شاہی کرسیون کے عقب مین تلگون مخملی گدیان بچھادی گئی تھین یہ خواص سنگ مرمر کے طرف کو پیٹھ کرکے ان ہی گدیون پر بیٹھے

ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اپنی جگہ بیٹھ لیے تو سر ہیوبازز سکریٹری طبقہ سٹار آف انڈیا نے شہ نشین کے پاس پہونچکر اطلاع کی کہ آج کے اجلاس مین طبقہ سٹار آف انڈیا کے ایک نائٹ گرینڈ کمانڈرون اور بارہ نائٹ کمانڈرون اور اسی اعلیٰ منزلت طبقے کے چودھا کمپینونکو علی قدر مراتب خلعت اور تمغے دینے ہین۔ اسکے بعد سر ہیوبازز نے شاہی فرمان حسبمین کوچین کے ہز ہائینس راجہ سر راما درما کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے لیئے عطاے درجہ نائٹ گرینڈ کمانڈر کی منظوری تھی گرینڈ ماسٹر کے حوالے کیا اور اسکے بعد فارن ڈپارٹمنٹ کے انڈر سکریٹری اور سر جیمس لاٹوش اور سر چارلس ریواز کے ساتھ کہ یہ دونون جونیر نائٹ کمانڈر ہین ہز ہائینس کو اجلاس کے صدر مقام کے سامنے لے گئے راجہ صاحب وہان پہونچکر آداب بجالائے۔ سر ہیوبازز نے فرمان شاہی جو گرینڈ ماسٹر نے اُن ہی کو واپس دیدیا تھا پڑھ کر سنایا پھر سکریٹری کا دوسرا کام یہ تھا کہ راجہ کو ایک میز کے پاس لیجا کر کھڑا کرین۔ وہان

دو نائٹ کمانڈرون مین سے جونیر نے ہز ہائینس کو فیتہ اور حمائل پہنایا اور سینیر نائٹ نے سٹار آف انڈیا اُنکے سینے پر لگا دیا۔ پھر دونون نائٹون نے ملکر ہز ہائینس کو طبقے کا چغہ پہنایا۔ یہ ہو چکا تو سر ہیو بارنز ہز ہائینس کو پھر سلام کرانے صدر مقام کے اجلاس کے پاس لے گئے۔ تب گرینڈ ماسٹر نے اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہز ہائینس کو نائٹ گرینڈ کمانڈر کا کالر پہنایا اور بلند آواز مین کہ دالان کے پرے پار سُنائی دیتی تھی بدین الفاظ اُنسے خطاب کیا کہ

مین شاہ قیصر ہندوستان کیطرف سے اور ہز میجسٹی کے
حکم سے آپ کو معزز طبقہ سٹار آف انڈیا کا تفویض دیتا ہون کہ
ہز میجسٹی نے براہ کرم آپ کو اُس اعلیٰ منزلت طبقے کے
نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مرتبے پر سرفراز فرمایا ہے

حکم کے پہونچا دینے کے بعد نو مامور نائٹ گرینڈ کمانڈر پھر گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالائے اور سر ہیو بارنز نے اُنکو لے جا کر اُنکی مقررہ جگہ پر بٹھا دیا۔

اب سٹار آف انڈیا کے جدید نائٹ کمانڈرونکی باری تھی کہ اُنکو اُسی اعلیٰ منزلت طبقے کے دوم درجے کے تمغے دیے جائین یعنی

ہز ہائینس راجہ سرندر بکرم پرکاش بہادر سرمور
آنریبل لفٹننٹ کرنیل ڈیوڈ ڈوئیم کیتھ بارسی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین آرمی
آنریبل مسٹر ڈنزل چارلس جلف اٹبسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

ہز اکسلنسی ریر ایڈمرل چارلس کارٹر ڈروری

آنریبل مسٹر ہنری مارٹن ونٹر باتھم - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس -

آنریبل مسٹر جیمز نیٹلتھ - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈانلڈ رابرٹسن سی - ایس - آئی - انڈین آرمی

آنریبل مسٹر اینڈرو ہنڈرسن لیتھ فرنزر سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

ہیوشیکسپیر بارنز اسکوائر سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس

کرنیل سر کالن کمپبل سکاٹ منکریف - کے - سی - ایم - جی - سی - ایس - آئی - رایل انجینیرز (پنشنر)

ہز ہائینس راجہ کرتھی شاہ - سی - ایس - آئی - ٹری

کنور رنبیر سنگھ پٹیالہ

اُن راجاؤن اور امیرون اور افسرون اور سربرآوردہ لوگونکو چار جماعتی کُرسیان بنا بناکر مسٹر لوئس ڈین قائم مقام سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ اور طبقہ کے دو جونیر نائٹ کمانڈر اجلاس کے صدر مقام تک لے گئے اور طبقون کے سکریٹری نے اُنکو یکے بعد دیگرے گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا - جس ٹکڑی مین خود مسٹر ہیوبارنز بھی داخل تھے اُسکو ممبرونکو قائم مقام فارن سکریٹری نے پیش کیا - پیش ہوتے وقت ہر ایک ممبر گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالاتا تھا - جو لوگ یورپین نہ تھے یا جو پہلے نائٹ ہو چکے تھے اور اب اُنکو مکرر نائٹ بننا نہ تھا یعنی راجہ سر مورسری سکاٹ مانکرف راجہ ٹیہری اور کنور رنبیر سنگھ اُنکو مسٹر وڈ انڈر سکریٹری

فارن ڈپارٹمنٹ سیدھے سینر پاس لیگئے لیکن لفٹنٹ کرنیل بار۔ مسٹر امٹسن ریرایڈمرل ڈرووری۔ مسٹر ونٹر باتھم۔ مسٹر مانٹیتھ۔ لفٹنٹ کرنیل رابرٹسن مسٹر فریزر اور مسٹر ہیوبارنز ان لوگون کو گرینڈ ماسٹر نے ایکولیڈ طریقے سے سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے نائٹ بیچلر کا خطاب اور درجہ اور اعزاز عطا کیا اور جب ہر ایک نائٹ کردیا گیا اُسکو مسٹر ڈین سینر پاس لے گئے۔ یہان دو جونیر نائٹ کمانڈرون نے ہر ایک کے سینے پر سٹار آف انڈیا لگایا اور جب سب کے سب تمغے پا چکے آنکو مسٹر ڈین اجلاس کے صدر مقام کے پاس لے گئے وہان پہونچکر سب آداب بجا لائے اور گرینڈ ماسٹر نے سب سے مجتمعًا بانیطور خطاب کیا۔

مین شاہ قیصر ہندوستان کیطرف سے اور ہز میجسٹی کے
حکم سے آپ کو معزز طبقہ سٹار آف انڈیا کا تمغا دیتا
ہون کہ ہز میجسٹی نے براہ کرم آپ کو اُس اعلیٰ منزلت
طبقے کے نائٹ کمانڈرون کے مرتبہ پر سرفراز فرمایا ہے

اسکے بعد گرینڈ ماسٹر نے ایک ایک کو فرادیٰ فرادیٰ الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے طبقے کا فیتہ اور حمائل عنایت کیا۔ جب ایک ٹکڑی کے سارے نائٹ تمغے پا چکے سب گرینڈ ماسٹر کو آداب بجا لائے اور انکو مسٹر ڈین اُنکی مقرر جگہہ پر لے گئے پھر اسیطرح بشمول دو نائٹ کمانڈرون کے اور ٹکڑی کو لے لے جاتے تھے۔

طبقہ سٹار آف انڈیا کے نائٹ کمانڈرون کو تمغے اور خطاب دیے جا چکے تو سکریٹری نے

گرینڈ ماسٹر کے روبرو طبقے کے تیسرے درجے کے تمغے پیش کیئے تاکہ مفصلۂ الذیل کمپنین لوگون کو دیے جائین۔

آنریبل مسٹر چارلس گروین بین۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر تھامس ریلے

آنریبل مسٹر جیمز تھامسن۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر جوزف ہیمپ فیلڈ فلر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر اڈوارڈ فنٹر جرالڈ لا۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی

آنریبل مسٹر چارلس سٹوارٹ بیلی۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر ٹونشنڈ کینڈی۔ انڈین سول سروس

میجر جنرل ٹریور بروس ٹائیلر۔ رایل آرٹیلری

آنریبل مسٹر ولیم ہنری لاکنگٹن ارپے۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن۔ انڈین سول سروس

میجر ہیوڈیلی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی

راجہ بن بہاری کپور۔ بردوان

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان۔ پہاسو۔ ممالک متحدہ

سردار بدن سنگھ ملودھ پنجاب

ان صاحبونکو قائم مقام فارن سکرٹیری پانچ پانچ کو ایک ساتھ اجلاس کے

صدر مقام کے سامنے لے گئے وہان انکو سکرٹیری نے فرادی فرادی نام بنام گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا۔ ہر شخص گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالایا اور فوراً گرینڈ ماسٹر نے ایک تمغا سکرٹیری کے حوالے کیا اور اُنھون نے تمغا مناسب جگہ آویزان کردیا۔ اسکے بعد جدید تمغا پانے والا کمپینین آداب بجالاکر اپنی جگہ کو لوٹ گیا۔

جب سب کمپنیین تمغون سے مُزین ہوچکے تو سکرٹیری نے عرض کیا کہ آپ اعلیٰ منزلت طبقۂ سٹار آف انڈیا کے مجمع کے روبرو کوئی کام کرنے کو باقی نہین۔ ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات اپنے اپنے سٹاف سمیت اور دیر ہائینسز راجۂ نابھا و مہاراجہ جے پور و مہاراجہ ٹراونکور اپنے اپنے ہمراہیون سمیت تبدیل لباس کے کمرے مین جانے کے لیئے عطاے خلعت و خطابات کے دالان سے بترتیب ذیل تشریف فرما ہوئے اور جلوس کے گزر جانے تک جو لوگ دالان مین تھے اپنی اپنی کرسیون سے اُٹھکر کھڑے رہے۔

انڈر سکرٹیری فارن ڈپارٹمنٹ

قائم مقام فارن سکرٹیری

سکرٹیری طبقہ

ایڈ ڈی کانگ وائسرائے — ایڈ ڈی کانگ وائسرائے

ملیٹری سکرٹیری وائسرائے — پرائویٹ سکرٹیری وائسرائے

ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر

غلمان

ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے	سرجن وائیسرائے
ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے	ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے
نیٹو ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے	نیٹو ایڈ ڈی کانگ وائیسرائے

رایل سٹاف کا ایک افسر

ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ

غلمان

ہز رایل ہائینس کا سٹاف

ہز ہائینس راجہ نابھا - ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ جے پور - ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور - ۲ خادم

جون ہی ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ نے عطائے خلعت و خطابات کے دالان کے باہر قدم رکھا باجے والوں نے گرینڈ مارچ کرد ننگز مارچ (کرسچمر کی) گت بجائی اور جب جلوس محراب کے نیچے نظر سے اوجھل ہوا شہنائی والوں نے سٹار آف انڈیا کی الاپ گائی -

یہاں سٹار آف انڈیا کے آسمانی چغوں اور تمغوں کے بدلے انڈین امپائر طبقے کے

گہرے نیلگون قریب قریب ارغوانی چغے اور تمغے پہنکر ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ مع اپنے اپنے سٹاف کے آگے آگے مہاراجگان جے پور و ٹراونکور راجہ نابھا اپنے اپنے ہمراہیون سمیت بترتیب ذیل بار دیگر عطائے خلعت و خطاب کے دالان مین داخل ہوئے۔

انڈر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ

قائم مقام فارن سکریٹری

سکریٹری طبقہ

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور — ۲ خادم

ہز ہائینس مہاراجہ جے پور — ۲ خادم

ہز ہائینس راجہ نابھا — ۲ خادم

رایل اسٹاف کا ایک افسر

ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ

غلمان

ہز رایل ہائینس کا سٹاف

ایڈ ڈی کانگ وائسرائے — ایڈ ڈی کانگ وائسرائے

ملیٹری سکریٹری وائسرائے — پرائویٹ سکریٹری وائسرائے

ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر

غلمان

ایڈ ڈی کانگ وائسیرائے ایڈ ڈی کانگ وائسیرائے

ایڈ ڈی کانگ وائسیرائے ایڈ ڈی کانگ وائسیرائے

نیٹو ایڈ ڈی کانگ وائسیرائے نیٹو ایڈ ڈی کانگ وائسیرائے

جون ہی جلوس کا پیش رو دروازے مین نمودار ہوا فی نوازون نے سٹار آف انڈیا کا نغمہ گانا شروع کیا اور جیسے ہی جلوس دالان کے صدر مقام کیطرف آگے بڑھا باجے والون نے کرنشمر کے کرد ننگز مارچ کا ایک آنترا بجایا اور جب ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رایل ڈیوک آف کانات مثل سابق صدر مقام مین بیٹھ گئے اُسوقت بند کیا۔

اب انڈین امپایر طبقے کے سکریٹری نے آگے بڑھکر اطلاع دی کہ اس وقت حسب منظوری حضور شاہ سر اجلاس تین نائٹ گرینڈ کمانڈرون اور اٹھارہ نائٹ کمانڈرون کو اعلیٰ مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے خلعت اور ۳۶ کمپینین کو علیٰ قدر مراتب تمغے دینے ہین۔

مہاراجگان و راجگان جنکو انڈین امپائر کے گرینڈ کمانڈرون کے اول درجے کے خلعت دینے تھے تین تھے۔

ہز ہائینس مہاراؤ سر کیسری سنگھ بہادر۔ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ سروہی

ہز ہائینس مہاراجہ سر بالا راما ورما۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹراونکور

ہز ہائینس راجہ سر ہیرا سنگھ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نابھا

اسکے بعد طبقے کے سکریٹری نے فرمان شاہی جسمین سروہی کے ہز ہائینس مہاراو سر کیسری سنگھ بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے لیئے نائٹ گرینڈ کمانڈر کے رتبے کی منظوری تھی گرینڈ ماسٹر کے حوالے کیا۔ اور پھر طبقے کے سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ کے انڈر سکریٹری اور بیکانیر کے مہاراجہ سر گنگا سنگھ بہادر اور کنور سر ہز نام سنگھ بہادر کے ساتھ مہاراؤ کو اجلاس کے صدر مقام کے قریب قریب لے گئے اور وہان پہونچکر آداب بجالائے۔

پھر سکریٹری نے شاہی فرمان جسمین بحق مہاراؤ سروہی کے خطاب کی منظوری تھی پڑھکر سنایا۔ اسکے بعد ہز ہائینس کو میز پاس لے گئے۔ دو جونیر نائٹ کمانڈرون نے ہز ہائینس کو فیتہ اور ٹپکا پہنایا اور سینیر نائٹ نے طبقے کا ستارا انکے سینے پر لگا دیا۔ پھر دو نائٹ کمانڈرون نے ہز ہائینس کو طبقے کا چغہ پہنایا اور اسکے بعد سکریٹری پھر انکو اجلاس کے صدر مقام کے پاس آداب کرانے لے گئے۔ انڈر سکریٹری نے گرینڈ نائٹ کمانڈر کا گلوبند گرینڈ ماسٹر کو دیا اور انھون نے اپنی جگہہ بیٹھے بیٹھے ہز ہائینس کو پہنا دیا اور انسے خطاب کرکے فرمایا کہ

مین شاہ قیصر ہند کیطرف سے اور حضور ممدوح کے حکم
سے آپ کو انڈین امپائر کے طبقے کا معزز خلعت دیتا
ہون کہ ہز میجیسٹی نے براہ کرم آپکو اس اعلیٰ مرتبت طبقے
کا نائٹ گرینڈ کمانڈر کا اعزاز بخشا ہے۔

اس حکم کے ابلاغ کے بعد جدید نائٹ گرینڈ کمانڈر پھر آداب بجالائے اور انکو سکریٹری نے

لیجا کر انکی مقررہ جگہہ پر بٹھا دیا۔ ٹراونکور کے ہز ہائینس مہاراجہ سر بالا راما ورما جی۔ سی۔ ایس۔ آئی اور نابھا کے ہز ہائینس راجہ سر ہیرا سنگھہ بہادر۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کو اسی اعلیٰ مرتبت طبقے کے نائٹ گرینڈ کمانڈر کا خلعت دیتے وقت بھی یہی مراسم بلا کم و کاست عمل مین لائی گئین مہاراجگان راجگان اُمرا اور افسر اور سرآوردگان جنکو اب اعلیٰ مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے نائٹ کمانڈرون کے دوسرے درجے کے خلعت دیے جانے کو تھے اصحاب مفصلۂ الذیل تھے۔

نواب شہباز خان بگٹی

جیمز جارج سکاٹ اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای

ہز ہائینس مہاراجہ ملکھان سنگھہ بہادر۔ چارکھاری

آنریبل مہاراجہ رام ایشور سنگھہ بہادر۔ دربھنگا

تھامس بگھم اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای

کرنیل سیموئل سونٹن جیکب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین آرمی

آنریبل سر لارنس ہیو جنکنز نائٹ

آنریبل مسٹر ہربرٹ تھرکل وائٹ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس

آنریبل مسٹر جارلس لوئیس ٹپر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس

سرجن جنرل بنجمین فرنیکلن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین میڈیکل سروس

والٹر روپر لارنس اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس (پنشنر)

جان۔ ایلیٹ اسکوائر۔ سی۔ آئی۔ ای

راجہ دھراج ناہر سنگھ جی۔ شاہ پورہ

گنگا دھر راؤ گنیش عرف بالا صاحب پٹوردھن۔ رئیس مراج (بڑی شاخ)

سردار غوث بخش رئیسانی

مہاراجہ ہربلب نراین سنگھ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سوبنرسا

مہاراجہ پشیکار کشن پرشاد

پورنا نرسنگھ راؤ کرشنا مورتی۔ سی۔ آئی۔ ای

ان لوگون کو مسٹر ڈین اور دو جونیر نائٹ بیکاینر کے ہر ہائینس مہاراجہ سرگنگا سنگھ اور کپورتھلے کے کنور سر ہرنام چار چار کی ٹکڑیان بنا بنا کر اپنے ساتھ اجلاس کے صدر مقام تک لے گئے اور انکو یکے بعد دیگرے گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا۔ جو شخص پیش کیا جاتا تھا گرینڈ ماسٹر کو آداب بجا لاتا تھا۔ جو نائٹ بنائے جانے کو نہ تھے یعنی

نواب شہباز خان۔ مہاراجگانِ چارکھاری و دربھنگا۔ سر لارنس جنکنز۔ راجہ شاہ پور۔ رئیس مراج۔ سردار غوث بخش رئیسانی۔ مہاراجہ ہربلب نراین سنگھ بہادر۔ مہاراجہ پشیکار کشن پرشاد۔ مسٹر پی۔ این۔ کرشنا مورتی۔

انکو مسٹر وڈ اور دو جونیر نائٹ کمانڈر سیدھے میز باس لے گئے۔

دوسرے لوگ یعنی مسٹر سکاٹ۔ مسٹر ہائیم۔ کرنیل جیکب۔ آنریبل مسٹر وہائٹ آنریبل مسٹر ٹپر۔ سرجن جنرل فرنیکلن۔ مسٹر والٹر لارنس اور مسٹر الیٹ جب گرینڈ ماسٹر کے روبرو لائے گئے انھون نے ان لوگون کو سلطنت متحدہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے نائٹ بیچلر کا

خطاب اور درجہ اور اعزاز عطا فرمایا اور جب ہر شخص نائٹ بنا دیا گیا قائم مقام فارن سکریٹری اسکو میز پاس پہونچاتا گیا۔

میز کے پاس دو جونیر نائٹ ہر ایک مہاراجہ اور راجہ اور امیر اور افسر اور سربرآوردہ کے سینے پر طبقے کے ستارہ کا تمغہ لگاتے جاتے تھے اور جب سب کو تمغے پہنائے جا چکے قائم مقام سکریٹری نے سب کو اجلاس کے صدر مقام کے پاس لے جا کر کھڑا کر دیا۔ وہان یہ سب لوگ گرینڈ ماسٹر کو آداب بجا لائے اور انھون نے ان سب سے مجتمعاً بایں مضمون خطاب کیا کہ

مین شاہ قیصر ہند کیطرف سے اور ہز میجسٹی کے حکم سے آپکو طبقہ انڈین امپائر کا معزز خلعت دیتا ہون کہ ہز میجسٹی نے آپ کو براہ کرم اس اعلیٰ مرتبت طبقے کے نائٹ کمانڈرونکا اعزاز بخشا ہے۔

اسکے بعد گرینڈ ماسٹر نے الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے نو مامور نائٹون کو ایک کے بعد ایک فیتہ اور حمائل عنایت کیا جب ایک ٹکڑی کے سب صاحبون کو خلعت دیے جا چکے سب کے سب آداب بجا لائے اور قائم مقام فارن سکریٹری نے لے جا کر انکو مقرر جگہون مین بٹھا دیا اسکے بعد وہ دو جونیر نائٹ کمانڈرون کے ساتھ ملکر دوسری ٹکڑی کو اجلاس کے صدر مقام کے سامنے لے گئے۔

والیان ریاست۔ امراء۔ افسر اور سربرآوردگان جنکو کمپینین کی حیثیت سے اعلےٰ مرتبت طبقہ انڈین امپائر کے تیسرے درجے کے تمغے ملنے والے تھے

اصحاب مفصلۃ الذیل تھے۔

راو بہادر سی جمبلنگھم مدلیار

لفٹنٹ کرنیل تھامس ایلیوڈ۔ لنڈسے میٹ۔ انڈین میڈیکل سروس

جان نیٹن اسکوایر

راو بہادر پنڈت سکھ دیو پرشاد

میجر ہربرٹ لانیل شورز۔ انڈین آرمی۔

میجر پرسی زکریا کاکس۔ انڈین آرمی۔

بابو نالن بہاری سرکار

فرڈرک گرمیکلین اسکوائر

ایلگرنون الیٹ اسکوائر

لفٹنٹ کرنیل ولیم لوچ بنگال انفنٹری۔

لفٹنٹ کرنیل جان ہوڈنگ دی۔ ڈی

ہنری کنگ بوچیمپ اسکوائر

برجی بھائی مانک جی رستم جی اسکوائر

نواب محمد شریف خان۔ دیر

مہتر شجاع الملک۔ چترال

میر محمد نظام خان۔ میر ہنزا

راجہ سکندر خان - ناگر

ولیم ڈکسن کرواک شینک اسکوائر

جان - او - برائن - سونڈرز اسکوائر

ہنری ونڈن اسکوائر

راؤ بہادر شیام سندر لال

دیوان بہادر منشی بالمکند داس

روبرٹ بریٹ ہنڈرسن اسکوائر

ہکن کیی کے - ایس - ایم - سابوا آف مونگ نائی

نواب فتح علیخان قزلباش

فرید خان جی جمشیدجی اسکوائر

مسٹر ڈین نے ان لوگون کو الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے چھ چھ کی ٹکڑیون مین لیجاکر اجلاس کے صدر مقام کے پاس کھڑا کردیا تھا جنکو طبقے کے تیسرے درجے کے تمغے ملنے والے تھے اب سکریٹری نے اُنکو یکے بعد دیگرے نام بنام گرینڈ ماسٹر کے روبرو پیش کیا اور تیسرے درجے کے تمغے گرینڈ ماسٹر کے حوالے کیئے جیسے جیسے ہر شخص آداب بجالاتا تھا گرینڈ ماسٹر ایک فیتہ سکریٹری کو دیتے جاتے تھے اور وہ تمغا اُسکے سینے کی مناسب جگہ پر لگاتے جاتے تھے اور نو تقرر کمپینین گرینڈ ماسٹر کو آداب بجالاکر ایک طرف کو کھڑا ہوتا جاتا تھا جب ایک ٹکڑی کے سب آدمی تمغے پا چکتے تھے مسٹر ڈین اُنکو لیجاکر اُنکی مقرر جگہون مین بٹھا دیتے تھے اور پھر ایک

اور ٹکڑی کو اجلاس کے صدر مقام کے پاس لیجاتے تھے۔

جب سب کمپنین تمغے پا چکے تو سکریٹری نے اطلاع دی کہ اب اعلیٰ مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے اجلاس کی مشی مین اور کوئی حکم کرنے کو نہین اور گرینڈ ماسٹر نے اپنی جگہ سے اُٹھکر انکو اجلاس برخاست کے اعلان کا حکم دیا۔ یہ ہو چکا تو گرینڈ ماسٹر اور ہر دو طبقے کے ممبرونکا ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور جس ترتیب سے جلوس آیا تھا اب اجلاس کے دالان سے منقلب ترتیب مین اجتماع کے کمرے کی طرف واپس روانہ ہوا یعنی سب سے آگے ہز اکسلنسی انکے پیچھے ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات انکے پیچھے الاقدم فالاقدم کے لحاظ سے دو دو کرکے دونون طبقے کے ممبر جون ہی ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات روانہ ہوئے باجے والون نے ہیندل کے سیمفونی سے گرینڈ مارچ کی گت بجائی اور جلوس محراب کے اندر نظر سے اوجھل ہوا تو نفیری والون نے سٹار آف انڈیا کا نغمہ گایا اور جون ہی گرینڈ ماسٹر اجتماع کے کمرے مین داخل ہوئے کہ باجے والون نے قومی گت بجائی تبدیل لباس کے کمرے مین گرینڈ ماسٹر اور نائٹ گرینڈ کمانڈر کپڑے بدل چکے تو ہز اکسلنسی اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانات اسی طریقے سے اور اُن ہی مراسم کے ساتھ جیسے آئے تھے قلعے سے رخصت ہوئے۔ نائٹ گرینڈ کمانڈر اور نائٹ کمانڈر اور کمپنین جو فرمان فرماے ریاست بھی تھے جانے لگے تو سرکاری افسر جو اسی کام پر تعینات تھے اُنکو اُنکی گاڑیون تک پہونچا آئے اور بیرون در جو گارڈ آف آنر کھڑا تھا اُن لوگون کو جو اس تعظیم کے مستحق تھے پریزنٹ آرم کی سلامی دیتا۔ غرض سب سے بڑی رسم جو ابتداے سلطنت شاہان مغلیہ سے لے کر اب تک یومناً فیوماً ایوان شاہی مین کبھی نہین

ہوئی تھی اسطرح پر اسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ برطانیہ عظمیٰ کے بادشاہونکی میراث قرار پائی۔
اس رسم کی بجاآوری مین دو گھنٹے سے کچھ ہی کم صرف ہوئے۔

شاہی رقص و سرود

عالیشانِ بارگاہ جسمین عطاے خطاب وخلعت کی بڑی بارونق اور باعظمت رسم ادا کی گئی انمین تین رات بعد ۶۔ جنوری منگل کے دن اس سے کہین بڑھ کر شاندار منگل ہونے والا تھا عطاے خطاب وخلعت کے وقت دو ہزار تماشائی خاموش بیٹھے دیکھا کیئے۔ تبدیل لباس کے کمرے مین جلوس کی آمد و شد کے وقت یا جسوقت نئے خطاب یافتہ گرینڈ کمانڈر نائٹ اور کمپینین گرینڈ ماسٹر کے سامنے پیش کیئے جاتے تھے یا جس وقت گرینڈ ماسٹر کی صاف آواز تمام بارگاہ مین فرمانِ شاہی سُناتے وقت یا رسم عطاے خطاب نائٹ ادا کرتے وقت سنائی دیتی تھی اُن اوقات مین ذرا سرسراہٹ معلوم ہوتی تھی ورنہ ہزارہا شعلے ایسی جماعت مین جسمین تقریباً آواز یا حرکت نہین تھی ہلکی ہلکی روشنی ڈال رہے تھے۔ شاہی رقص و سرود مین چار ہزار سے زیادہ مہمان بلائے گئے تھے۔ ہندوستانی والیان ریاست اور امراء جو بے بہا جواہرات مین پڑے جگمگا رہے تھے اور عہدہ دار جو زرق برق کی وردیان پہنے اور خلعتی تمغے لگائے ہوئے تھے اور معزز انگریز اور خوبصورت میمین کہ ایسا مجمع پہلے کسی نے دہلی مین نہ دیکھا ہوگا سب دیوانِ عام اور اُسکی ملحقہ عمارت مین آکر بھر گئے۔ مگر اس مرتبہ یہ ہجوم زندہ دل اور شوقین لوگون کا ہجوم تھا جنمین سے بعض تو شریک رقص تھے بعض ستون والے چھتے مین مٹرگشت لگا رہے تھے اور بعض ایسے کونون مین لگے بیٹھے تھے

جہان سے سب کچھ بخوبی دکھائی دے سکے۔ اگرچہ معمول سے زیادہ بہت آدمی آگئے تھے باین ہمہ ناچ کی جگہ مین کسی وقت دھکا پیل ہوتی نہین دکھائی دی اور نہ ایسا ہوا کہ کسی نے جلسے کی اصلی تفریح مین حصہ لینا چاہا ہو اور اُسکو موقع نہ ملا ہو یا سرے سے ناچنے والون ہی کا توڑا رہا ہو۔

دیوانِ عام کے بڑے دالان مین سے وہ سب زیبائش تو اُتار لی گئی تھی جو عطاے خطاب وخلعت کے جلسے مین تھی اور اب وہ دالان ایک آرامگاہ سا ہوگیا تھا جہان وہ لوگ جنکو خود ناچنا منظور نہ تھا کھجور کے درختون اور گلدانون مین اِدھر اُدھر پڑے پھر رہے تھے یا مزے مین بیٹھے گپین اُڑا رہے تھے شہ نشین کو سنگ مرمر کے تخت کے سامنے بدستور رہنے دیا تھا اور یہ جگہ جب تک جلسہ رہا شہزادون اور والیان ریاست مہمانون کے مل بیٹھنے کے کام آئی۔ ناچ کے بڑے دالان کے دونون سرون کے برآمدون مین باجے والے تھے اور یہ دونون برآمدے اِن ہی کے لیئے بنوائے بھی گئے تھے۔ جو کمرے چند شب پہلے لوگون کے جمع ہونے اور کپڑے بدلنے کے کمرے تھے اُنکا تو کہین پتہ بھی نہ تھا اور اب اُنکی جگہ ایک خلوتخانہ تھا جسمین نفکھات کی میزین اور کوچین اور کرسیان بچھی ہوئی تھین اور اسمین ایک ہزار مہمان بہ آسائش بیٹھ سکتے تھے۔ رقص وسرود کی محفل مین لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن۔ ڈیوک اور ڈچس آف کانات۔ گورنران بمبئی ومدراس لفٹنٹ گورنر اور دوسرے عالی درجہ عہدہ دار اور اُنکی میمین اور خاندان کے لوگ۔ فرانس اور پرتگال کی آبادیون کے گورنر اور ممالک غیر کے کانسل اور قائم مقام تشریف لائے اور انکے علاوہ انگریز مہمانون مین سے

مفصلۃ الذیل بہت سے اشخاص۔

ڈیوک وڈچس آف مارلبارو۔ ڈیوک وڈچس آف پورٹلینڈ۔ ڈویجر مارشنس آف ہیڈفورڈ ولیڈی بیٹرکس ٹیلر ارل وکونٹس آف پمبروک ولیڈی بیٹرکس ہربرٹ ارل آف سکاربارو۔ ارل وکونٹس آف جرزی ولیڈی بیٹرس ولیرز۔ ارل و کونٹس آف بوڈس۔ ارل وکونٹس آف لونزڈیل۔ ارل آف ڈرہم ولیڈی این لیمبٹن۔ ارل وکونٹس آف ڈارٹرے ولیڈی اڈتھ ڈاسن۔ ارل وکونٹس آف کرو۔ ڈویجر کونٹس آف کنگسٹن ولیڈی اڈتھ کنگ ٹمینسن۔ آنریبل جی پیل۔ لارڈ سٹینلے۔ ایم۔ پی ولیڈی ایلس سٹینلے۔ لارڈ الکو۔ لارڈ ارنگٹن۔ لیڈی میری کک۔ لیڈی میری لگن۔ لیڈی الریکا ڈنکامب۔ لارڈ ولیڈی ولورٹن۔ لیڈی لیمنگٹن۔ لارڈ و لیڈی لانگ اٹک۔ لارڈ ولیڈی پلے فیر۔ لارڈ ولیڈی ڈیوے۔ لارڈ کلانن۔ لارڈ ولیم سیمور۔ آنریبل ڈبلیو۔ پیل۔ ایم۔ پی۔ ایملی۔ لیڈی ایلیٹھل۔ آنریبل ڈی۔ میمری بنکس۔ سرمکائیل ہکس بیچ۔ ایم۔ پی ولیڈی لیوسی ہکس بیچ۔ سرجی ٹومین گولڈی۔ لیڈی سیلر۔ آنریبل الیف کرزن۔ آنریبل سپنسر لٹلٹن۔ سرجان ڈکسن پوا ینڈ رایم۔ پی ولیڈی پوا ینڈر۔ سرراابرٹ موبرے۔ ایم۔ پی۔ سرای رگلز برائز سراڈگرونسنٹ ایم۔ پی۔ سرآر اینڈمس بیکر۔ (آسٹریلیا) سرہورڈ ونسنٹ ایم۔ پی سرآر ولیڈی سولومن (جنوبی افریقہ) وسرسی۔ کینرر۔ ایم۔ پی۔

مفصلۂ الذیل والیان ریاست بھی شریک محفل تھے۔

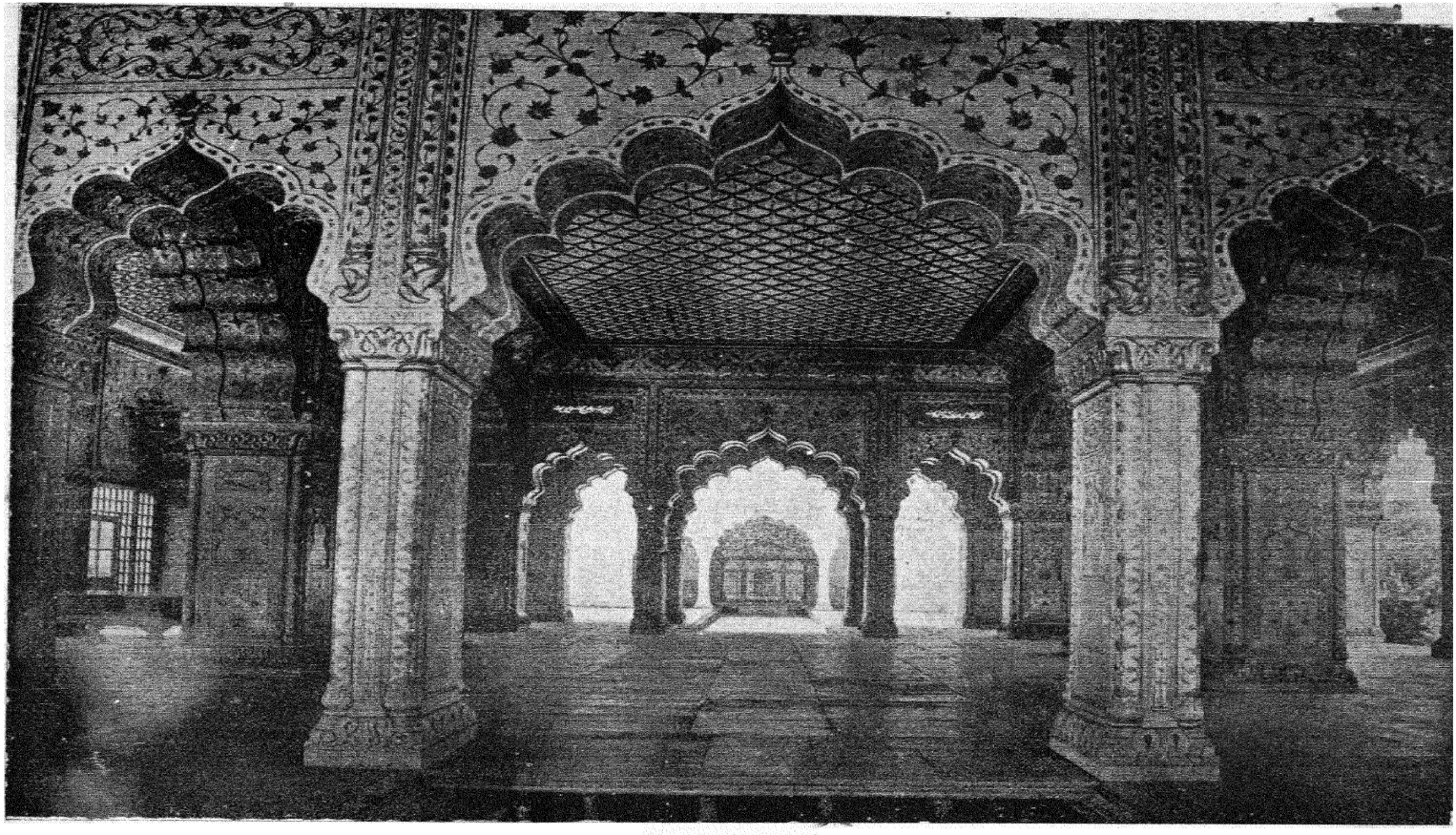
نظام۔گیکواڑ۔مہاراجگان میسور۔کشمیر۔جے پور۔مہاراو راجہ بوندی۔مہاراؤ کوٹہ۔مہاراجگان بیکانیر۔قرولی۔کشن گڈھ۔الور۔مہاراول جیسلمیر۔مہاراج رانا دھولپور۔مہاراول ڈونگرپور۔راج رانا راجھالاوار۔مہاراجگان گوالیار۔اورچھا چارکھاری۔راجہ دیوس (بڑے) نواب جاورہ۔راجہ پڈوکوٹہ۔مہاراجگان کولھاپو وایدر۔راو کچھ۔ٹھاکر صاحب گونڈل۔نواب بھاولپور ولوہارو۔راجہ سرمور۔مہاراج کمار سکم۔مہاراجگانِ کوچ بہار و بنارس۔

سرنگی بجانے والون کے مجموعی طایفے مین ہزارز کی پندرھوین پلٹن اور نارتھیپٹن شائر رجمنٹ کی پہلی پلٹن۔رایل آیرش رائفلز کی پہلی اور دوسری پلٹن اور رائفل برگیڈ کی تیسری پلٹن کے باجے والے تھے اور وایسرائے کے ساتھ باری باری سے بجاتے تھے۔

تاج کے مزامیر کا پروگرام حسب ذیل تھا

لینسرز	مکاڈو	سلیون
والس	بیوٹیز آئیز	لسلی
والس	جیونس ڈوری	والڈٹیوفل
پولکا	بلیک اینڈ ٹین	لوتھین
والس	مورگنبلیٹر	سٹروس

لینسرز	بل آف نیویارک	کرکر
والس	بلو ڈنیوب	سٹروس
والس	لی سانگ رومین	آنووی سی
والس	سورایر ڈی آردل	ڈپرٹ
والس	سوبری لاس اوس	روسس
والس	ایل آرمرایٹ لاوی آداین	کونرک
لینسرز	آرمی وینوی	
والس	دہلی	کوی
والس	مون لایٹ اون دی راین	دو اسڈٹ
پلکا	بسمارک	زاہیرر
والس	الشیونوسڈکٹر	روسس
والس	بلو	مارسس
والس	ایشیڈون بنچن	گنگل
پلکا	چک	کوٹی
والس	شیٹنز	سٹروس
والس	لاسون کلی	روئیڈر
گیلپ	پوسٹ ہارن اینڈ جان بیل	کوئی نگ



دیوان خاص دهلی

مہمانون کو ساڑھے نو بجے کا وقت دیا گیا تھا اور دس بجے کے تھوڑی دیر بعد شاہی لانسرز نے ناچنا گانا شروع کر دیا۔ ناچنے والون کے جوڑ اسطرح پر تھے کہ لارڈ کرزن اور ڈچس آف کاناٹ۔ ڈیوک آف کاناٹ ولیڈی کرزن۔ لارڈ نارتھ کوٹ ولیڈی امپیٹل۔ گرینڈ ڈیوک آف ہسی ولیڈی نارتھ کوٹ۔ لارڈ کچنر وسس بورڈیلن۔ سر چارلس رواز ولیڈی لاٹوش۔ لارڈ امپیٹل وڈچس آف پورٹلینڈ۔ سر فرڈرک فرایر وڈچس آف مارلبارو۔

جس وقت صلاے عام دی گئی کہ طعام شب طیار ہے اور بڑے بڑے مہمان دیوانِ عام کے شمالی گوشے کی راہ سے ایک لمبے پٹے ہوئے چھتے مین ہو کر سفید سنگ مرمر کے مشہور دیوانِ خاص کیطرف کو مڑے تو ایک پرستان کا سا سمان آنکھون مین پھر گیا۔ راستے کے دونون طرف چوتھے ڈریگون گارڈ کے جوان کھڑے ہوئے تھے اور بیچ بیچ مین گوشے گوشے آرام گاہین اور بیٹھکین بنی ہوئی تھین۔ منتہاے مدنظر مین دفعتہً دور سے دیوان خاص کی حیرت انگیز خوبصورتی اور نازک اور بے نظیر شان دکھائی دینے لگی۔ یہ عمارت جیسا کہ سب جانتے ہین دنیا کی نہایت ہی خوشنما اور شاہجہان کی نہایت ہی نفیس عمارتون مین سے ہے۔ سلاطین مغلیہ کے آخری زمانے مین تخت طاؤسی اسی مین رکھا گیا تھا اسکے بانی کے عہد سے اس پر برابر بڑے بڑے ظلم ہوتے رہے۔ مدت ہوئی کہ عجمی اور مرہٹے اور افغان غارتگر اسکے قیمتی پتھر جو اسکے سنگ مرمر کے ستونون کے سنگار تھے خنجرون سے اکھاڑ لیے گئے اور انکی جگہہ گھٹ کے پتھر لگا دیے گئے لیکن کاریگر نے پچی کاری کا ایسا عمدہ نقشہ تجویز کیا تھا کہ حد سے زیادہ اناڑی اکھڑ بھی اسکی عمدگی کو مٹا نہ سکا۔ محرابون کے

اوپر جو سلیمن لگی ہوئی ہین ان مین اب تک بھی وزیر سعد اللہ خان کا فارسی شعر اگر فردوس بر روے زمین ست + ہمین ست وہمین ست وہمین ست + سنہرے حرفون مین تعلیق کیا ہوا پڑھا جاتا ہے۔

کرنیل سلیمن نے ایک تحریر مین تاریخی واقعات متعلقۂ دیوان خاص کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ تحریر اُس وقت کی ہے کہ شاہجہان کی نسل کا ایک بادشاہ ہنوز دہلی مین سلطنت کر رہا تھا وہ لکھتے ہین کہ جون ہی مین نے اِس مکان کے اندر قدم رکھا مجھے خیال آیا کہ یہ وہی جگہ ہے جہان بیٹھکر اورنگ زیب نے حکم دیا تھا کہ دارا اور مراد اُسکے بھائیون کو قتل کر دیا جائے اور اُسکے فرزند محمد کو جو بڑی بہادری سے اُسکے پہلو بہ پہلو لڑا تھا قید خانے مین زہر کا پیالہ پلا کر مار ڈالا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے کہ اِس واقعے سے چند ماہ پہلے شاہجہان اعظم بیٹھا ہوا تھا اور وہی اسکا پوتا محمد فتح پر اترا کر گستاخانہ اُسکو حکم دے رہا تھا اور شاہجہان صرف اِس غرض سے کہ اِسکے باپ اورنگ زیب کی امیدین نہ برآئین اسی کو تخت دینے پر رضامند تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جہان وجیہ جوان سلیمان زنجیرون مین جکڑا ہوا اس حکم کے سننے کا منتظر تھا کہ اُسکو بھی اِسکے بیچارے چھوٹے بھائی سپہر شکوہ کے ساتھ زہر کا پیالہ پلا کر مار ڈالا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے جہان محمد شاہ بیٹھا ہوا اپنے خونخوار فاتح نادر شاہ کی مدارات کر رہا تھا جسنے اُسکی فوجون کو تباہ کیا خزانے کو لوٹا تخت کو توڑا اُسکی دار السلطنت کے ایک لاکھ بیکس باشندون کے قتل کا حکم دیا۔ بارگاہ دیوان خاص پریشان و شوکت اور رنج و الم کی بہت سی نوبتین گزرین مگر سلاطین مغلیہ کے عروج کے زمانے سے لے کر

یہ دلفریب قبہ کبھی بھی ایسا خوشنما نہین دکھائی دیا جیسا کہ اس وقت کہ وردی پوش اور جواہرات سے لدی پھندی صورتین جگمگاتی ہوئی محرابون مین شفاف فرش پر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھر رہی تھین۔

دیوانِ عام کیطرح یہان بھی بہت ہی احتیاط کی گئی تھی کہ ضروری تعمیر مزید اور ضروری ترمیم کے ساتھ اصلی عمارت کا بڑا خیال رکھا جائے۔ دیوان خاص کو تو بالکل کسی نے ہاتھ بھی نہین لگایا۔ اسمین سفید سنگ مرمر کے اکیلے ایک چبوترے یا تخت کے سوائے اور کچھ تھا بھی نہین۔ اب سے ربع صدی پہلے ۱۲۔ جنوری ۱۸۷۵ء کو شاہ اڈوارڈ ہفتم کی خاطر جو اُس وقت پرنس آف ویلز تھے اسی دیوان خاص مین محفل رقص و سرود منعقد ہوئی تھی۔ مگر اُسوقت اسکا ادب کما حقہٗ ملحوظ نہین ہوا۔ اُسموقع پر خود دیوان خاص مین تو ناچ کرایا گیا مغلون کے زمانے مین اسکی مشہور چھت چاندی کی تھی۔ مدتین ہوئین کہ اسکو لٹیرے مرہٹے اُکھاڑ کر لے گئے تھے۔ پھر اسکی جگہ لکڑی کی خاتم بندی کی چھت جڑدی گئی تھی۔ پرنس آف ویلز کے لیئے جو طیاری کی گئی تو اسی لکڑی کی چھت کو زیادہ کالا رنگوادیا تھا سفید اور سُنہری گنگا جمنی چھت کو لال سُنہری کرادیا تھا۔ اور ستونون اور دیوارون پر جو عربی طور کے رنگین اور ملمع کیئے ہوئے نقش و نگار تھے اُنپر زمانہ حال کے کم سواد کاریگرون نے رنگ پھیر دیا تھا۔

۶۔ جنوری ۱۹۰۳ء کے ناچ مین اس طرز کو جائز نہین رکھا گیا۔ اصلی عمارت جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے علیٰ حالہا باقی رہی۔ صرف دونون کھلے ہوئے بغلی چبوترے البتہ

مسقف کردیے گئے اور عارضی دیوارون کے بیچ بیچ مین جو محرابین تھین اُنکو لکڑی کے بستون مین آئینہ بندی کرکے ایسی طرح بند کردیا گیا تھا کہ بیچ کے دالان مین جو سنگ مَرمَر کی جالیان ہین ہوبہو اُن ہی کی نقل اُتار دی گئی تھی کہ اصل و نقل مین تمیز نہین ہوسکتی تھی۔ یہانتک کہ سنگ مَرمَر کا جالیدار پردہ جسکے اوپر مشہور میزان عدل کندہ کی ہوئی ہے وہ تک کامیابی کے ساتھ بنادی گئی اور فارسی کے کتبے بدقت منقول عنہ سے شناخت ہوتے تھے فرش کے بیچون بیچ ایک نہر ہے اور ابتداءً اسی کی راہ شمالی سرے پر شاہی حمام مین پانی جاتا تھا اسکی تختہ بندی کرادی گئی تھی۔ اور یہانتک مہمانون کی آسائش کا اہتمام کیا گیا تھا کہ بایں خیال کہ غالباً رات کو سردی ہوگی تختہ بندی کے نیچے گرم پانی کے نل دوڑا دیے گئے تھے۔ سنگ مَرمَر کی جالیان جنکے سرے پر موازین عدل کندہ کی ہوئی ہین عین اُنکے پیچھے ایک خوبصورت آرامگاہ ہے اور کہتے ہین کہ اگلے وقتون مین منجملہ اور جگہون کے یہ بھی شاہی بود و باش کی ایک جگہ تھی دالسرائے کی جماعت اور خاندانِ شاہی کی جماعت نے اسی جگہ خاصہ تناول فرمایا۔ دیوانِ عام کی طرح سارے دیوانِ خاص مین بھی بجلی ہی کی روشنی تھی اور وہ اسقدر صاف تھی کہ اِن عمارتون نے کبھی کاہے کو دیکھی تھی اور اسنے ایک نازک عمارتون کے ہر ایک ستون اور ہر ایک کارنس اور ہر ایک نمونے اور ہر ایک فارسی کے کتبے کو بخوبی نمایان کردیا تھا۔ اور جب دالسرائے کھانے کی میز پر سے اُٹھ کر اپنے سربرآوردہ مہمانون کے ساتھ تھوڑی دیر کے لیئے بیچ کے دالان مین آکر کھڑے ہوئے اور بات کی بات مین اور خندہ رو لوگ بھی

وہان آکر بھر گئے تو گرد و پیش کی ان بنیظیر چیزون مین جھکا جھک جگمگے کا ایسا سمان بندھا کہ جن لوگون نے اسکو دیکھا ایسا سمان کبھی پہلے نہ دیکھا ہوگا۔ صبح ہوتے تک بڑے ذوق و شوق سے ناچ ہوتا رہا۔ دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانا ٹ تو نصف شب کے بعد جلدی سے چلے گئے مگر وائسراے اور لیڈی کرزن زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے اور آخری مہمان کے رخصت ہونے سے پہلے تو اچھا خاصہ دن نکل آیا تھا۔

دہلی کے آنے والون مین جو لوگ ہجوم کے پندرھواڑے کے ہر ایک جلسے مین موجود تھے رخصت ہوتے وقت ان مین سے اکثر کا یہ خیال تھا کہ تمام جلسون مین دیوانِ عام اور دیوانِ خاص کا شاہی ناچ نہایت ہی عمدہ تھا۔ البتہ یہ جلسہ دربار کیطرح سنجیدہ اور عبدار نہ تھا۔ والیانِ ریاست کی فوجون کی موجودات سے بھی شان و شوکت مین کم تھا۔ شاہانہ جلوس کے داخلے کے وقت جو ہاتھیون کا تانتا جلوس مین تھا وہ تھا تو جنگلی مگر اس کہین عظیم الشان تھا تاہم زرق برق پوشاکین پہن پہنکر مردون اور عورتون کا اس شاندار مجمع مین بکثرت جمع ہونا کہ دوسرے لفظون مین مشرقی اور مغربی حسینون کا اختلاط تھا ایک دالان مین گرد و پیش کی عمدہ اور بیش بہا خوبی اور دوسرے مین نظر فریب خوبصورتی نغمۂ موسیقی۔ ناچنے والون کی حرکات اور سب سے بڑھکر خوشی اور خرمی جو شروع سے آخر تک تمام کارروائیون پر طاری تھی ایک بیمثیل اور لاجواب بات تو ضرور تھی۔ سب مانتے ہین کہ سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے ایوانون مین جو شاہی ناچ ہوا کرتے ہین یورپ بھر مین سب سے بڑھکر شاہانہ جلسے ہوتے ہین تو جن لوگون نے وہ جلسے دیکھے ہین وہ تک تسلیم کرتے ہین کہ

ہمنے ایسا تماشا تو کبھی نہین دیکھا۔ اور جب جلسے کی کامیابی کو اور اس عام مسرت کو جو جلسے کی وجہ سے لوگون کو ہوئی اُن خوفناک مشین گونون سے مقابلہ کیا جائے جو پہلے سے ہر جگہ زبان زد خلائق تھین کہ اس تجویز کا پیش رفت ہونا محال ہے اسکے لیئے کافی سامان نہین تماشایون کا اتنا ہجوم ہوگا کہ لوگ گھبرا اُٹھینگے تو غالبًا یہی کہنا پڑیگا کہ دہلی مین جتنے جلسے بھی تجویز کیے گئے اُنکے تجویز کرنے والے اگر کسی جلسے پر اپنے تئین مبارکباد دیسکتے ہین تو وہ یہی مغلون کے پُرانے محل کا شاہانہ جلسۂ رقص و سرود تھا۔

باب ۹

(افواج دہلی)

ناظرین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جشن دہلی کی شان و شوکت بڑی اور غیر معمولی فوجی طاقت کی وجہ سے بہت زیادہ ہوگئی تھی انگریزی اور ہندوستانی فوجون کی تعداد جو دہلی کے باہر مقیم تھین ۳۹۵۰۰ سے زیادہ تھی ۱۸۷۷ء مین جو دربار منعقد ہوا تھا اُسمین اس غرض سے صرف ۱۳۹۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے لیکن چونکہ اسموقع پر چند ہفتے پہلے دہلی اور انبالے کے بیچ مین بہت سی جنگہاے مصنوعی ہو چکی تھین اسوجہ سے یہ آسان معلوم ہوا کہ دہلی مین ایک ایسی فوج جمع کیجائے جو تعداد مین بھی بہت زیادہ ہو اور افواج ملک معظم کے مختلف حصّون کی شان و شوکت کو ظاہر کرے۔ اس کتاب مین شمالی اور جنوبی فوجونکی اُس کارروائی کے بیان کرنے کی گنجائش نہین جو ۲۴- نومبر سے ۲۲- دسمبر ۱۹۰۲ء تک ہوتی رہی لیکن ایک یا دو باتین جو نہایت ہی دلچسپ ہین ضرور بیان کردینی چاہئین۔ ہندوستانی فوج کے بڑے حصے کے لیئے یہ پہلا موقع تھا کہ اُن اصول اور طریقون کو جو جنوبی افریقہ کی لڑائی سے سیکھے تھے عمل مین لائے۔ یہ سب کارروائی بماتحتی لارڈ کچنر ہوئی جو وہان فوجون کے ڈائرکٹر جنرل اور امپائر ان چیف تھے اور نیز دیگر افسران کی زیر نگرانی ہوئی جو اُس مشہور لڑائی کے

وقت افریقہ مین موجود تھے اول بار مصنوعی جنگ مین ہیوی آرٹیلری کے پاس ایک پہاڑی توپخانہ تھا جسمین ۳۰ پونڈرز ۶- انچھ ہوٹزرز اور ۵ اتوپین نئی اور ۱۰ پونڈرز توپین تھین- سوارونکی ایک پلٹن سے جنکو نئے طریقے سے سکھایا گیا تھا اور گورکھی سوارون اور اونٹون کے ایک رسالے سے کام لیا گیا- اور جب سے مختصر خدمت کا قاعدہ جاری ہوا اس دربار کے موقع سے پہلے اُن آدمیونکی کثرت کی وجہ سے جو زیادہ مدّت تک خدمت کر چکے تھے انگریزی فوجون نے ہند مین یہان کی آب وہوا جھیلے ہوئے سپاہیون کی اتنی کثیر مقدار کبھی نہین دکھائی-

اِن فوجون مین سے جو مصنوعی جنگ کے لیئے جمع ہوئی تھین (جنمین دو رسالے تھے اور ۳ پیادہ فوجون کے ڈویزن مع توپخانہ اور کور ترپ وغیرہ) دربار کی تقریب کے لیئے دہلی مین صرف ایک رسالہ اور دو پیادہ فوجون کے ڈویزن امپیریل سروس اور کور ترپ رکھ لیئے گئے تھے اور ایک والینٹر کنٹنجنٹ اور زیادہ کردی گئی تھی جسکی تفصیل حسب ذیل ہے

	افسران		سپاہی	
	انگریزی	دیسی	انگریزی	دیسی
آرمی سٹاف	۲۸	—	۶	۱۲
وائسرائے اسکارٹ	۶۷	۲۸	۱۳۴۷	۱۱۵۵
کیولری ڈویژن	۹۵	۹۳	۱۲۱۵	۲۲۶۰
اول انفنٹری ڈویژن	۲۰۱	۱۲۱	۳۹۹۱	۶۱۰۴
دوم انفنٹری ڈویژن	۱۹۹	۱۲۰	۵۱۹۳	۵۹۰۲
کور ٹرپس	۶۳	۳۱	۱۱۱۹	۱۶۲۱
امپیریل سروس ٹرپس	۲۳	۲۳۰	—	۶۰۵۷
مونٹڈ والینٹرز	۱۳	—	۱۶۳	—
ڈسمونٹڈ والنٹیرز	۳۴	—	۷۱۰	—
سپیرز اینڈ مائنرز	۱۴	۱۵	۲۱	۸۹۸
سٹھ ڈنگال کیولری کیمپ ڈٹیچز	۶	۱۲	--	۸۹۸
	۷۴۳	۶۴۰	۱۳۷۶۵	۲۴۴۵۹

دربار کی فوجین جو میجر جنرل ڈی جی ایس مک لیوڈ کے زیر نگرانی تھین اُنکی ٹھیک ٹھیک ترکیب بڑی قواعد کے ضمن مین بیان کیجاے گی۔ مختلف خیمہ گاہونکا موقع ومحل نقشے پر دکھایا گیا ہے مصنوعی جنگ مین فوجون کے پاس خیمے نہین تھے لیکن جب وہ دہلی مین دربار کے لیئے آکر ٹھہرے تو اُنکو اُسقدر خیمے مِل گئے جتنے لڑائی کے وقت مِلا کرتے ہین ۸- جنوری بروز پنجشنبہ ہز اکسلنسی وائسراے کے روبرو درباری کیمپ مین فوجون کا عرض لشکر ہوا- وہ میدان جہان قواعد ہوئی تھی قصبۂ آزادپور سے پون میل شمال کی طرف تھا اور دربار ایمفی تھیٹر اور شالامار باغ کے درمیان واقع تھا جسکو مسکن خرم بھی کہتے ہین شاہ جہان کے والد نے کشمیر مین ایک باغ بنوایا تھا جو تفریح کی جگہ تھی شاہجہان نے اُسکی نقل یہان اُتاری اُسکے قریب ہی بادلی کا میدانِ جنگ ہے جہان ۸- جون ۱۸۵۷ء کو سر ہنر ی برنرڈ نے پہاڑی پر آنے سے پہلے باغیونکو شکست دی پچاس ہزار ناظرین عرض لشکر کے وقت موجود تھے ۴۰۰۰ آدمیون کے لیئے دو بڑے بڑے مچان بنوا دیے گئے تھے اور اُتنے ہی آدمیون بلکہ زیادہ کے لیئے نیچے موجود تھے گاڑیون کے لیئے ایک بڑا احاطہ گھیرا گیا تھا- بہت سے والیانِ ریاست جو دہلی مین موجود تھے اسموقع پر تشریف لائے- اُن مین سے کئی تو امپیریل سروس کنٹنجنٹ کے افسر کیطرح میدان قواعد مین تھے تمام فوجون کو جو کیمپ مین جمع ہوئی تھین یہ حکم ہو گیا تھا کہ بڑی قواعد مین عرض لشکر کی ترتیب سے حاضر ہون وائسراے نے اپنے خاصے کے سوارونکو بھی اس غرض سے کمانڈر ان چیف کے زیر حکم کر دیا تھا- سوا دس بجے فوجین اُس ترتیب کے موافق جو نیچے رقم ہے

جنوب مغرب کو رخ کیے ہوئے دائین بائین کھڑی ہوگئین۔

کیولری ڈویژن۔ رایل ہارس آرٹیلری اور امپیریل سروس کیولری کے ۳ بیٹریز کے بریگیڈ کالم آف ماس کے طریقے سے جانب راست کی منتہیٰ پر بسرکردگی میجر جنرل اے۔ بوایس کومب۔ سی۔ بی۔ رایل آرٹیلری بشمول ۳ بریگیڈ ڈویژن۔ رایل فیلڈ آرٹیلری۔ ایک بریگیڈ ڈویژن۔ رایل گیریزن آرٹیلری۔ (۶۰ پونڈر گنز) ایک انگریزی اور ایک دیسی بریگیڈ ڈویژن پہاڑی توپین اور ۲ بریگیڈ ڈویژن۔ رایل گیریزن آرٹیلری۔ ہیوی (۵ و ۶۔ انچ) گنز۔ بریگیڈ ڈویژن کی قطار مین بٹیریز کے کالم مین جو نصف فاصلے پر کھڑی تھین۔ بسرکردگی بریگیڈیر جنرل جے۔ لیچ۔

سفر مینا۔ کوارٹر کالم مین۔ جماعتہاے بیلون و نپٹون عقب مین۔

انفنٹری اور امپیریل سروس انفنٹری کی دو ڈویژن۔ بریگیڈ این ماس کی قطار مین۔ جانب چپ کے منتہیٰ پر بسرکردگی بریگیڈیر جنرل سر جے۔ ولف مرے۔ کے۔ سی۔ بی و میجر جنرل سر الیفرڈ گیسلی جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ بی۔

اُن فوجوں کی تفصیل جو قواعد کے وقت موجود تھیں یہ ہے۔

تفصیل	انگریزی افسر	انگریزی افسران فوج ہند و انگریزی افسران دیسی ریاستی فوج	دیسی افسران فوج ہند و دیسی افسران دیسی ریاستی فوج	دیسی افسران اور سپاہی	سپاہی	گھوڑے	خچر	بیل	اونٹ
سٹاف	۱۰۱	۱	—	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	—	—	—
رائل ہارس آرٹیلری	۱۸	۲۱۶	—	۲۳۴	۲۸۲	۲۸۲	—	—	۱۸
انگریزی کیولری	۴۴	۱۰۴۹	—	۱۰۹۳	۱۰۹۳	۱۰۹۳	—	—	—
دیسی کیولری	۸۲	—	۳۱۹۰	۳۲۷۲	۳۲۷۲	۳۲۷۲	—	—	—
امپیریل سروس کیولری	—	—	۱۴۵۰	۱۴۵۰	۱۴۵۰	۱۴۵۰	—	—	—
رائل فیلڈ آرٹیلری	۵۳	۹۰۵	—	۹۵۸	۸۶۲	—	—	—	۵۴
آر۔جی۔اے ۴ پونڈرز	۶	۱۰۴	۶۴	۱۷۴	۱۴۰	—	—	—	۸
پہاڑی توپخانہ	۲۶	۱۵۴	۴۲۳	۶۰۳	۵۴	—	۲۰۴	—	۲۸
آر۔جی۔اے ۵ انچ گنز	۹	۱۱۳	۱۱۶	۲۳۸	—	—	—	۲۲۴	۸
آر۔جی۔اے ۶ انچ گنز	۷	۱۲۸	۸۰	۲۱۵	—	—	—	۱۶۰	—
ایس و ایم۔ پونٹونز بیلونز	۱۱	۱۴	۹۵۲	۹۷۷	۶۵	۷۲	—	۹۰	—
مونٹڈ والنٹرز	۱۳	۱۶۳	—	۱۷۶	۱۷۶	—	—	—	—
مونٹڈ انفینٹری	۱۶	۱۵۴	۳۱۰	۴۸۰	۴۸۰	—	—	—	—
انگریزی انفینٹری	۲۰۶	۶۲۸۹	—	۶۴۹۵	۳۶	—	—	—	—
دیسی انفینٹری	۱۴۸	—	۹۳۴۷	۹۴۹۵	۶۰	—	—	—	—
امپیریل سروس انفینٹری	—	—	۲۹۷۰	۲۹۷۰	۲۱	—	—	—	—
والنٹرز	۳۴	۶۵۰	—	۶۸۴	۳	—	—	—	—
مجموعہ	۷۷۴	۹۹۴۰	۱۸۹۰۲	۲۹۶۱۶	۸۰۹۶	۲۷۶	۴۷۴	۱۲۴	

ہز اکسلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف فوجی ہیڈ کوارٹر اور اپنے ذاتی اہالی موالی کے ساتھ دس بجنے کے تھوڑی ہی سی دیر بعد میدان قواعد مین تشریف لائے اور فوجونکا کمانڈ لیا۔ چند ہی منٹ بعد ہز رائیل ہائینس ڈچس آف کاناٹ لیڈی کرزن کے ساتھ گاڑی مین تشریف لائین اور گاڑی مین سے جو جھنڈے کے ذرا بائین طرف کھڑی کی گئی تھی قواعد اور عرض لشکر ملاحظہ فرمایا۔ ساڑھے دس بجے ہز اکسلنسی وائسرائے فیلڈ مارشل ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی اور گورنران بمبئی و مدراس کے ساتھ گھوڑون پر میدان قواعد مین آئے انکے ساتھ امپیریل کیڈٹ کا دستہ اور وائسرائے کا باڈی گارڈ تھا۔ وائسرائے اپنی صبح کی پوشاک زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور گرینڈ ماسٹر آف دی آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا تمغہ لگائے ہوئے تھے۔ ڈیوک آف کاناٹ اپنی فیلڈ مارشل کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ میجر جنرل سر اڈمنڈ ایلس فوجی ممبر کونسل۔ برگیڈیر جنرل کالنز جو وائسرائے کے سوارانِ خاصہ کے افسر تھے اور کرنیل آنریبل دی۔ بارنگ۔ فوجی سکریٹری وائسرائے کی پارٹی کے ساتھ تھے جسوقت وائسرائے میدان قواعد مین پہونچے تو ایک توپخانے نے جو اور فوجون کے بائین طرف کھڑا ہوا تھا شاہی سلامی کی پہلی توپ اُسوقت سر ہوئی جس وقت وائسرائے نے میدان مین قدم رکھا اور آخری اُسوقت جبکہ وہ سلام لینے کی جگہ پر پہونچے اُسوقت تمام باجے والون نے قومی گت بجائی۔

فوجونکا عرض لشکر بسر کردگی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہیڈ کوارٹرز سٹاف اس ترتیب سے

ہوا جو نیچے مرقوم ہے۔ رجمنٹوں کی قطار مین سوار کھڑے ہوئے بریگیڈ دو ٹیزر کی قطار مین توپخانہ اور پیادہ دو دو جوانون کی صف بندی سے آگے پیچھے۔

صدر محکمے کا سٹاف

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

میجر ایم کوپر

نیٹو ایڈ ڈی کانگ — نیٹو ایڈ ڈی کانگ

رسالدار عجب خان بہادر — رسالدار میجر شیر سنگھ

ایڈ ڈی کانگ (مدراس) — ایڈ ڈی کانگ (بنگال) — ایڈ ڈی کانگ (پنجاب) — ایڈ ڈی کانگ (بمبئی)

کپتان ای ڈی ایچ سمتھ ایڈ ڈی کانگ — کپتان ای بی کک ایڈ ڈی کانگ — میجر سی پی کیمپبل ایڈ ڈی کانگ — میجر سی ای بینز ڈی اے کیو ایم جی ہو بلزشین

میجر آر جے مارکر ڈی اسسٹنٹ او — میجر ایف اے میکسول وی سی۔ ڈی اسسٹنٹ او — کپتان ڈی آر بروک ڈی اسسٹنٹ او — میجر ڈی اسسٹ بیرو

ڈی اے اے جی رائل انجینیرز — اسسٹنٹ ملیٹری سکریٹری لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو آربرڈوڈ — اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل لفٹننٹ کرنیل سی ڈی سی ہیملٹن — پرنسپل ویٹرنیری افسر لفٹننٹ کرنیل ایل ایل گلوور سی۔ بی

میجر جے اے ٹیمنز ڈی اسسٹنٹ او

ملیٹری سکریٹری	ڈائرکٹر ملیٹری آپریشن	اے کیو ایم جی آگہی	ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل
کرنیل ایچ آئی ڈبلیو ہیلیٹن ڈی ایس او۔ اے ڈی سی	کرنیل ڈبلیو بی کیپر	کرنیل جے ای نکسن سی بی	برگیڈیر جنرل بی ڈف۔ سی بی سی آئی ای
انسپکٹر جنرل وانٹینرز	ڈائرکٹر جنرل رسد و رونگی	انسپکٹر جنرل کیولری	ڈائرکٹر جنرل توپخانہ
میجر جنرل ڈبلیو۔ ہل۔ سی بی	میجر جنرل ڈبلیو کرسٹوفر۔ سی بی	میجر جنرل سرای ایل ایٹ کے سی بی۔ ڈی ایس او	میجر جنرل سی ایچ سکاٹ سی بی
ڈائرکٹر جنرل تعمیرات فوجی	پرنسپل مڈکل آفسر	انسپکٹر جنرل آرٹلری	
میجر جنرل ڈبلیو ٹی شون سی بی۔ ڈی ایس او	سرجن جنرل سرٹی جے گالوے ایم ڈی کے سی ایم جی سی بی	میجر جنرل ٹی بی ٹائلر۔ سی۔ ایس آئی	
کوارٹر ماسٹر جنرل	میجر جنرل کمانڈنگ بنگال	ایڈجوٹنٹ جنرل	
میجر جی جنرل جی ہنری۔ سی بی	میجر جنرل ڈی۔ جے۔ ایس مکلیوڈ۔ سی بی۔ ڈی۔ ایس او	میجر جنرل ایچ۔ ایل سمتھ ڈورایں ڈی ایس۔ او	
لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ مدراس	لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ پنجاب	لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بمبئی	
لفٹنٹ جنرل سر جی بی۔ ووڈبرن کے۔ سی۔ بی	لفٹنٹ جنرل سر بی۔ بلڈ کے سی۔ بی	لفٹنٹ جنرل سر آر۔ سی۔ لو جی۔ سی۔ بی	

ہز اکسلنسی کمانڈران چیف

کیولری ڈویژن

باجے والون کا مجمع - کیولری ڈویژن

(بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر سی - ڈبلیو - سی - بی - ۴ ڈریگون گارڈز)

ایڈ ڈی کانگ لفٹننٹ ایس بولیس کومب — سٹاف کپتان رایل ہارس آرٹیلری — کپتان آرگریڈ

ڈی - اے - کیو - ایم - جی انٹلنجس — میجر اے - ڈبلیو وارڈن

ڈی اے کیو - ایم - جی — کپتان سی - او نسوٹن

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جے - بی ایڈورڈز ڈی ایس او

اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل لفٹننٹ کرنیل ایس ڈی گارڈن

اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل لفٹننٹ کرنیل جی ایف ایس ٹنلی

کرنیل آرن سٹاف رایل ہارس آرٹیلری — کرنیل اے ایچ - ہوٹ

جنرل آفسر کمانڈنگ

میجر جنرل اے - بولیس کومب سی - بی

"ڈی" بیٹری رایل ہارس آرٹیلری

میجر اے - ایچ - شارٹ

"ایچ" بیٹری - رایل ہارس آرٹیلری

میجر آر - سینٹ سی - لکی -

"آئی" بیٹری رایل ہارس آرٹیلری
کپتان بی۔ ونسنٹ

اول کیولری بریگیڈ
آرڈرلی آفسر
لفٹننٹ اے۔ ایس۔ ٹرور

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
کپتان ایل۔ ایم۔ ڈنبار

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر اے۔ جی۔ مڈلے۔

افسر کمانڈنگ
کرنیل۔ ایم۔ او۔ لٹل

چارڈریگون گارڈز
میجر ایف۔ بی۔ ایل۔ وڈرایٹ

۱۵ ہزارز
لفٹننٹ کرنیل۔ ٹی۔ ج۔ ڈی۔ کرسپگنی

۴۔ بمبئی کیولری
میجر ایف۔ ویڈسن

۹ بنگال لانسرز
لفٹننٹ کرنیل ایف۔ ڈبلیو۔ پی۔ اینجلو

۲ کیولری بریگیڈ

آرڈرلی آفسر

لفٹننٹ ایچ ایلف - گارڈن - سی - آئی - ای

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

میجر - سی - ایم کارٹ رائیٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

میجر - ایچ - کنارڈ

آفسر کمانڈنگ

کرنیل جے - سی - ایف - گارڈن

۹ لانسرز

میجر جنرل ایچ - اے بشیمن - سی - بی - آنریری کرنیل

لفٹننٹ کرنیل ایس - ڈبلیو - فالٹ

۸ بنگال لانسرز

لفٹننٹ کرنیل ای - ایچ رائیوٹ کازنک

۱۱ - پی ڈبلیو - او - بنگال لانسرز

لفٹننٹ کرنیل ایف جی - ڈلامین

۱۹ بنگال لانسرز

لفٹننٹ کرنیل ایچ - ایس - میسے -

۳ کیولری بریگیڈ

آرڈلی آفسر

کپتان - ایچ - بواسٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

میجر ایچ - اے - مری ودر

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

میجر جے - اے - ڈگلس

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگیڈیر جنرل - جی - ایل - آر - رچرڈسن - سی - بی - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای

کمپوزٹ رجمنٹ - گائڈز کیولری - ۵ پنجاب کیولری -

لفٹنٹ کرنیل - جی - جے نیگھبنڈ - سی - بی -

سنٹرل انڈیا ہارس

لفٹنٹ کرنیل - الیف - ایچ - آر - ڈرمنڈ - سی - آئی - ای

۱۸ بنگال لانسرز

لفٹنٹ کرنیل جی - اے - منی

کمپوزٹ رجمنٹ - اول پنجاب کیولری - ۲ پنجاب کیولری

- ۱ بنگال لانسرز - ۱۴ بنگال لانسرز

میجر - جی - ایچ - ولیر

۴ کیولری بریگیڈ

آرڈزلی آفسر

لفٹننٹ ڈبلیو۔ گراہم

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل — ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

کپتان سی۔ ای۔ ای۔ ایف۔ کے میکگیواڈ۔ ڈی ایس او — میجر سی۔ ایف۔ کیمپبل

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل۔ ایس۔ بی ٹبسن۔ سی۔ بی

امپیریل سروس کیولری

الور لانسرز

بھور سنگھ (کمانڈنٹ)

بھوپال لانسرز

میجر مرزا کریم بیگ بہادر کمانڈنٹ

گوالیار لانسرز

کیشوراؤ بھونسلے (کمانڈنٹ)

حیدرآباد لانسرز

عبداللہ بیگ ماہر جنگ بہادر (کمانڈنٹ)

جودھپور لانسرز

ٹھاکر جس سنگھ سردار بہادر (کمانڈنٹ)

میسور لانسرز

سید حافظ بہادر (کمانڈنٹ)

پٹیالہ لانسرز

نند سنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

رام پور لانسرز

محمد وزیر خان (کمانڈنٹ)

رایل آرٹیلری

ایڈ ڈی کانگ

کپتان آر جی - کی ورتھ

سٹاف کپتان

کپتان سی - ای - پیری

بریگیڈ میجر

کپتان ایچ - آر - پامر

کرنیل آون سٹاف

کرنیل جے - اے - کاکس ہیڈ - سی - بی

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل - جے - لیچ

اول بریگیڈ ڈویژن - رایل فیلڈ آرٹیلری

۱۳ - ۶۷ و ۶۹ بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل ایس - ڈی - رئیس فورڈ

۳۸ بریگیڈ ڈویژن - رایل فیلڈ آرٹیلری

۲۴ - ۳۴ - و ۷۲ بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل - ڈی - سی - کارٹر

۳۹ بریگیڈ ڈویژن - رایل فیلڈ آرٹیلری

۴۶ - ۵۱ - ۵۴ بیٹریز

لفٹنٹ کرنیل - ایچ - ایس - ڈکنز

۳۰ پونڈرز - بریگیڈ ڈویژن - رایل گیریژن آرٹیلری

۱۷ - ۷۲ - رایل گیریژن آرٹیلری

میجر ایف - آر - تھیکرے

مونٹین آرٹیلری

سٹاف کپتان
کپتان - ٹی - ای - مارشل

کرنیل اون - سٹاف
لفٹنٹ کرنیل - ای - گنز

برٹش بریگیڈ ڈویژن

۶ - ۷ مونٹین بیٹریز - رایل گیریژن آرٹیلری

میجر - ایم - ایف - فیگن

نیٹو بریگیڈ ڈویژن

پشاور - کوئٹہ - و کشمیر مونٹین بیٹریز

لفٹننٹ کرنیل - ڈبلیو - کین - ڈی - ایس - او

بریگیڈ ڈویژن - رایل گیریزن آرٹیلری - ۵ سکنڈ گنز

ایڈجوٹنٹ — کرنیل آون سٹاف

کپتان آر - اے ٹینکرڈ — لفٹننٹ کرنیل آر - اے جی - میریسن

۹۱ و ۱۰۴ - رایل گیریزن آرٹیلری

میجر - الیف - جے - گریم

بریگیڈ ڈویژن - رایل گیریزن آرٹیلری - ۸ سکنڈ گنز

۴۲ و ۵۱ - رایل گیریزن آرٹیلری

میجر اے - جے - میولنز

سیپرز اینڈ ماٹنرز - پونٹوز و بیلونز

لفٹننٹ کرنیل بارٹن - ڈی - ایس - او

۲ کمپنی کوئمبز آون مدراس سیپرز اینڈ ماٹنرز

اول کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ ماٹنرز

۳ کمپنی - بنگال سیپرز اینڈ ماٹنرز

سدرن سیپرز اینڈ ماٹنرز

پونٹون سیکشن

بیلون سیکشن

مونٹڈ والینٹرز

لفٹننٹ کرنیل اے۔ گرے

بہار لائٹ ہارس — پنجاب لائٹ ہارس

کانپور لائٹ ہارس — آسام ویلی لائٹ ہارس

سرماویلی لائٹ ہارس — نورورن بنگال مونٹڈ رائفلز

کلکتہ لائٹ ہارس — دیرہ دون مونٹڈ رائفلز

بمبئی لائٹ ہارس — چھوٹا ناگپور مونٹڈ رائفلز

اودھ لائٹ ہارس

مونٹڈ انفنٹری

بمبرا ٹچ سیپنل

اول انفنٹری ڈویژن

ایڈ ڈی کانگ کپتان ڈبلیو۔ الیف۔ کانز

ڈپٹی اسسٹنٹ۔ ایڈجوٹنٹ وکوارٹر ماسٹر جنرل ڈویژنل ٹریس کپتان۔ اسے۔ ڈبلیو۔ ڈنلاپ

چیف سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ افسر کپتان۔ الیف۔ ڈبلیو۔ ہاکس۔

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل — میجر۔ ڈبلیو۔ جی۔ ہوم

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل — میجر۔ ایل۔ اے جانسٹن

اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل — کرنیل اے۔ ڈبلیو۔ ایل۔ بیلائی سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی۔

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر۔ جنرل سر۔ جے۔ ولف مرے۔ کے۔ سی۔ بی۔

اول انفینٹری بریگیڈ

ماسٹر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر اے شیکلفورڈ ۲ ولش رجمنٹ

آرڈرلی آفسر — لفٹنٹ آر۔ جے۔ ایچ۔ بیڈے

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل — میجر۔ ایچ۔ سی۔ برنرڈ

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل — کپتان ڈبلیو گلاسگو

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل۔ ایف۔ ایچ پلوڈن

اول بٹیلین۔ سوتھ ویلز۔ بارڈررز

لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ وی۔ ٹریور

۲ بٹیلین۔ ولش رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ وی۔ ہکنسن

۴ راجپوت

لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ ریڈ

۳۲ پایونیرز

میجر ایچ براندر

۲ انفنٹری بریگیڈ

ماسٹر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ ڈیوس۔ ۲۔ آرگائل و سدرلینڈ ہائی لینڈرز

آرڈرلی آفسر
کپتان آر۔ ایل۔ ہمز

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
کپتان۔ آر۔ ایم۔ اُوونز

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
میجر ایچ۔ آر۔ میڈ

آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل سی۔ ایچ۔ ڈِس۔ وکیس

۲ بٹیلین گورڈن ہائیلنڈرز

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ اے۔ سکاٹ۔ سی۔ بی

۲ بٹیلین آرگائل و سدرلینڈ ہائیلنڈرز

لفٹنٹ کرنیل۔ جے۔ ایچ کیمپبل

۲۷ بلوچی

لفٹنٹ کرنیل۔ جی۔ ای۔ ایون

۲۳ پایونیرز

لفٹنٹ کرنیل اے۔ ایف۔ ہاگ

۲ انفنٹری بریگیڈ

ہاسدر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر اے۔ ولیمز۔ (اول رایل آئیرش رائیفلز)

آرڈرلی آفسر کپتان بی۔ پی۔ ایلوڈ

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کپتان جے۔ وسن

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جے۔ ایم۔ سٹوارٹ

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل سر جے۔ ڈلکس۔ کے سی۔ ایم۔ جی

اول بٹلین رایل آئیرش۔ رائیفلز

لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ ایف۔ سوئین

اول بٹلین۔ ۳ گورکھا۔

لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ راس۔

۶۔ جاٹ لائٹ انفنٹری

لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ ایچ۔ وسٹمورلینڈ

۱۳ راجپوت

لفٹنٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ ٹی۔ فیر برادر

۷ انفنٹری برگیڈ

ماسٹر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر اے۔ ویر اول نارتھیمپٹن رجمنٹ

آرڈرلی آفسر — لفٹنٹ ایچ سینٹ۔ جے ایم کرے

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل — میجر ٹی سکے

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل — میجر سلیڈ تھامسن

آفسر کمانڈنگ

کرنیل۔ ایچ۔ این میکرے۔ سی۔ بی۔ اے۔ ڈی۔ سی

اول بٹیلین نارتھیمپٹن رجمنٹ

لفٹننٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ ایف۔ فاسٹ

۱۵ سکھ

لفٹننٹ کرنیل۔ جی۔ ایف۔ راکرافٹ

۳۴ پایونیرز

لفٹننٹ کرنیل۔ ایچ۔ بی۔ بورا ڈیل

۲ انفنٹری ڈویژن

نیٹو ایڈ ڈی کانگ — رسالدار شیر خان

ایڈ دی کانگ — کپتان بی۔ ٹی۔ پل۔ ڈی ایس او

چیف سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ افسر — میجر رائیڈاؤٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل — میجر ڈبلیو۔ جی۔ ایل نیتھ ڈی ایس او

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل — میجر ایچ۔ اے۔ اگلڈن

اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل — لفٹننٹ کرنیل۔ ایف۔ سی ٹپن سی بی

اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل — لفٹننٹ کرنیل جے۔ ڈبلیو کنز

جنرل آفسر کمانڈنگ

میجر جنرل سرائے گیسلی جی سی آئی - ای کے - سی - بی

۴ انفینٹری بریگیڈ

ماسٹر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر جی - بی - بارٹلٹ - انور ک رجمنٹ

آرڈرلی آفسر کپتان سی - جی - بیرٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کپتان - آر - ای - ڈابر

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل میجر ڈبلیو - جی - لے

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل - ایچ - اے - ایبٹ - سی - بی

اول بٹلین - نورفک رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل - اے - سی - بچر

اول بٹلین - بڈفورڈ رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل - ایچ - لانیز - وی - سی

۲۰ پنجاب انفنٹری

کرنیل جے - بی — وڈ

۳۸ ڈوگراز

میجر - کے - پی - برن

۵ انفینٹری برگیڈ

ماسٹر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر جے۔ ایچ۔ سیمج - ۲ کنگز رایل رائفل کور

آرڈرلی آفسر لفٹننٹ ایچ۔ ایس۔ بچر

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر کپتان۔ ایف۔ ڈبلیو۔ ایوٹ

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل میجر۔ آر۔ سٹریچی

جنرل آفسر کمانڈنگ

برگیڈیر جنرل۔ ایچ۔ پی۔ ایچ۔ سی۔ بی۔ ڈی ایس۔ او

۲ بٹیلین۔ کنگز رایل رائفل کور

لفٹننٹ کرنیل۔ ایچ۔ گوری برون

۳ بٹیلین۔ رائفل برگیڈ

لفٹننٹ کرنیل۔ جی۔ کاکبرن۔ ڈی۔ ایس۔ او

۱۔ بٹیلین۔ ۲ گورکھا

لفٹننٹ کرنیل۔ ڈی۔ سی۔ ایف میسنٹایر

۱ بٹیلین۔ ۳۹ گڑھوال رائفلز

لفٹننٹ کرنیل۔ ایل۔ سی۔ او ڈونل

۶۔ انفینٹری برگیڈ

ماسٹر بینڈز

بہ سرکردگی بینڈ ماسٹر الیف اینڈ روز۔ ۲ یارک شایر رجمنٹ

آرڈرلی آفسر
کپتان۔ کے۔ ایل۔ ڈبلیو میکنزی

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
کپتان۔ اے۔ بی۔ وائٹ مین
ڈی۔ ایس۔ او

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل
کپتان الیف۔ اے سمتھ

آفسر کمانڈنگ

کرنیل اے۔ اے۔ پیرسن

۲۔ بٹیلین یارک شایر رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ جے۔ اے۔ فیرن

۱ بٹیلین نارتھ سٹیفورڈ رجمنٹ

لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ ایس۔ بی۔ ہاکنسن

۲۸۔ مدارس انفنٹری

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ ایچ۔ لاری

۴ انفنٹری۔ حیدرآباد کنٹنجنٹ

لفٹنٹ کرنیل۔ ایم۔ ٹی۔ شون

فرنٹیر بٹیلین

کرنیل اے۔ اے۔ بارٹ

۸ بریگیڈ

ماسٹر بینڈز

بسرکردگی بینڈ ماسٹر ایف اینڈ روز-۲ یارک شایر رجمنٹ

آرڈرلی آفسر لفٹنٹ جے۔ فیرلی

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل میجر ڈبلیو۔ ایل۔ کانرن

ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل میجر ٹی۔ پی۔ انگلینڈ

جنرل آفسر کمانڈنگ

بریگیڈیر جنرل جی۔ ایچ۔ مور۔ مولینو۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او

والینٹر کنٹنجنٹ

لفٹنٹ کرنیل ایف گڈون

۲۸ پنجاب انفینٹری

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ ای فلپس

امپیریل سروس انفینٹری

الور انفینٹری

ناتھ سنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

بھرتپور انفینٹری

گردھر سنگھ (کمانڈنٹ)

جیند انفنٹری
گرنام سنگھ۔ سردار بہادر (کمانڈنٹ)

کپورتھلہ انفنٹری
نراین سنگھ۔ (کمانڈنٹ)

کشمیر انفنٹری
سردار سمندر خان (کمانڈنٹ)

نابھا انفنٹری
ہردا س سنگھ (کمانڈنٹ)

پٹیالہ انفنٹری
سنڈا سنگھ بہادر (کمانڈنٹ)

۲۹۶۱۶۔ آدمیون کا عرض لشکر جو نامی گرامی کمانڈر اور انکے شاندار سٹاف کی نگرانی مین ہوا تھا ایک ایسا بڑا نظارہ تھا جو یقین کر لینا چاہیے کہ شاید ہی کسی نے ایسے میدان مین دیکھا ہو جسکو مریخ کے رقص و سرود کا محل کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ تمام ناظرین پر اور خاص جنگجو قومون کے افراد پر جو میدان قواعد مین آئے تھے اسکا بہت ہی اثر پڑا۔ سوار۔ توپخانے۔ اور پیادہ فوجین بڑی تمکنت اور شوکت کے ساتھ سامنے سے ہو کر گزرین ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف و ایسرائے کو سلام کرنے کے بعد اپنے ایک مشیر فوج کے ساتھ داہنی طرف کو مڑ کر وایسرائے کی پارٹی مین شامل ہو گئے اور ڈیوک آف کانات کے گھوڑے کے

پاس اپنا گھوڑا کھڑا کرلیا بعد مین رسالون کو دیکھنا اور بھی زیادہ بھلا معلوم ہوتا تھا جب آہستہ آہستہ وہ گزر رہے تھے۔ اُنکی تلوارین سورج کی کرنون مین چمک رہی تھین برچھیونکے پھریرے ہوا مین اُڑ رہے تھے۔ انگریزی ڈریگون ہزار زلانسرز جو انڈین لایٹ ہارس کے سربرآوردہ سوارون کے آگے اور رایل ہارس آرٹیلری کے تین شاندار توپخانون کے پیچھے تھے تو سوارون کا نظارہ ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ شاید ہی دنیا کے کسی اور حصے مین دیکھنا نصیب ہو۔

امپیریل سروس کیولری نے بھی اچھی شان دکھائی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ امپیریل سروس انفنٹری کیطرح اس فوج کی عمدگی مین بھی پچھلے چند برسون مین نمایان ترقی ہوئی ہے اور وہ نہ صرف ہندوستان کی سرحد پر بلکہ چین اور شمالی ایسٹ مین بھی اپنے کارآمد ہونے کا بین ثبوت دے چکی ہے۔

ہز ہائینس بیگم صاحب کے دو فرزند نواب نصر اللہ خان و صاحبزادہ عبداللہ خان سالار فوج کی حیثیت سے بھوپال لانسرز کے آگے آگے سوار تھے۔

مہاراجہ صاحب جودھپور لانسرز کے سرگروہ ہوتے مگر ہز ہائینس علیل ہوگئے۔ آنریری کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا نے اپنے گوالیار لانسرز کے چالاک دستے کی سرکردگی کی۔ پٹیالے کے نوعمر مہاراجہ صاحب عربی گھوڑے پر سوار ہلکے زرد رنگ کی ریشمی پوشاک پہنے آبی رنگ کی پگڑی پٹیالہ کیولری کے آگے آگے تھے۔ مہاراجگان میسور و الور اپنے اپنے دستون کے پیش پیش تھے۔ رام پور لانسرز کی سرکردگی ریاست کے نواب صاحب

کرتے مگر وہ اپنے خاندان کے کسی صاحب کی علالت کی وجہ سے پریڈ پر نہ آسکے۔

امپیریل سروس کیولری کے بعد میدان کی اور قلعے کی پہاڑی توپین آئین۔ اگلے وقتون مین جو لڑائیان ہمکو ہندوستان مین لڑنی پڑین اُن مین ہمیشہ یہ معاملہ پیش آیا کیا ہے کہ دشمن شمار فوج اور توپون کے وزن مین انگریزون سے بڑھے چڑھے ہوتے تھے باین ہمہ انگریز اس ترتیب سے لڑائی جیت لیتے تھے کہ مہلک آگ مین گھسے چلے گئے اور سنگینون کے زور سے دشمن کی توپین چھین لین۔ ایک مورخ نے مہدپور کی لڑائی کی یہی کیفیت لکھی ہے۔ یہ مہدپور وہ جگہ ہے جہان سرجان میلکم نے ہلکر کی فوجون کو شکست دی تھی۔ اب جو توپخانے وائسیرائے کے سامنے سے ہوکر گزرے تو اِن مین زیادہ تر انگریزی توپین تھین اور انپر توپچی بھی انگریز تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اثنا مین کسقدر حالت بدل گئی ہے۔ ایشیا مین تو کہین اسکا مقابلہ ہو نہین سکتا۔ گھوڑونکی جوڑیان جو رایل گیریزن آرٹیلری کے اکھترین اور بہترین توپخانون کی لمبی ۳۰ پونڈر توپون کو کھینچ رہے تھے اُنکو دیسی توپچی ہانکتے تھے۔ کشمیر کے پہاڑی توپخانونکو مہاراجہ کے بھائی راجہ امر سنگھ کمانڈران چیف فوج کشمیر اپنے ساتھ لیکر سامنے سے گزرے۔ نمبر ۹۱ و ۱۰۴ و ۴۲ و ۵۱ توپخانون کی بھاری توپونکو بیل کھینچ رہے تھے پانچ انچی توپ کو ۱۲ بیل اور چھ انچی توپ کو ۱۸۔ دیسی ہانکنے والے جوڈن پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سرمور کی سفرمینا کو کپتان راجکمار بیر بکرم سنگھ ساتھ لیئے ہوئے سامنے سے گزرے اور مالیر کوٹلے کی سفرمینا کو نواب صاحب کے اکلوتے فرزند صاحبزادے محمد ابراہیم علی خان بہادر۔ مہاراجہ بیکانیر اپنے شتر سوارون کے

ایک دستے کے آگے آگے تھے اسلیئے کہ اس مشہور رسالے کا بڑا حصہ تو شمالی لینڈ کو جارہا تھا صرف باقیماندہ دہلی مین تھا۔ اسکے بعد انگریزی اور دیسی پیدلون کی دو ڈویژنین آئین۔ دیکھنے والے پسندیدگی کے ساتھ ہر ایک رجمنٹ کی ممتاز ظاہری حالت اور انکی چلت پھرت کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ان مین سے بہتیری رجمنٹون کے نام نہ صرف ہندوستان کی بلکہ مملکت کی تاریخ مین مشہور ہین۔ اور امپیریل سروس انفنٹری نے لمبے سلسلے کا خاتمہ کردیا۔ اور پھر تپور جیند نابھا پٹیالے کے رئیس خود اپنی اپنی کنٹنجنٹ کو ساتھ لیئے ہوئے سامنے سے ہوکر گزرے۔ ایک راجہ سرامر سنگھ اپنے بھائی کی کشمیر انفنٹری کے پیش رو تھے۔ جنھون نے جیند کے راجہ کو اپنی فوج کے آگے آگے سوار چلے جاتے دیکھا اُن مین سے بعض کو یاد آیا ہوگا کہ جب غدر ہوا تو ان ہی راجہ صاحب کے دادا راجہ سروپ سنگھ واقع مین سب سے پہلے فوج لیکر انگریزون کیطرف سے لڑنے کے لیئے دہلی کے سامنے آموجود ہوئے تھے اور وہ اُسوقت ہراول کیطرح ہتھیار لیئے ہوئے فوج کے آگے آگے تھے۔ نوعمر مہاراجہ پٹیالہ کا گھوڑے پر سوار دوبارہ سلامی کے جھنڈے کے برابر آنا تھا کہ لوگون نے بڑے زور سے نعرۂ تحسین بلند کیا۔ اسکے بعد ہز ہائینس وائسرائے کی پارٹی مین جا شامل ہوئے۔ اس سے بھی زیادہ زور کی چیرز اُسوقت دی گئین جب نابھا کے معمر رئیس ایک عمدہ گھوڑے پر سوار سامنے آئے۔ یہ اُسوقت اگلے وقتون کے سکھون کی بہادری کی مجسم تصویر بنے ہوئے تھے۔ یہ بھی سلامی کے جھنڈے کے پاس وائسرائے سے جاملے۔ راجہ صاحب کے اخلاق تو مشہور ہین اسلیئے سے گھوڑے پر سے

بھی اُتر پڑے سامنے سے گذر جانے کے بعد پیدل پلٹنین پریڈ کے میدان سے نکل کر وائسرائے کے خیمہ گاہ تک سڑک کے برابر برابر صف باندھ کر کھڑی ہوگئین۔

اَب سوار دلکی کی رفتار سے گزرنے لگے۔ کیولری ٹولی ٹولی بنکر اور توپخانے اُسیطرح پر جیسے آئے تھے۔ پھر تمام کیولری بریگیڈ کی چار صفین بنا کر ایک کے پیچھے ایک کھڑے ہوگئے اور باری باری تیز دلکی کی رفتار سے دوڑ کر سلام کرنے کی جگہ سے.. اگز کے فاصلے پر ٹھہر کر شاہی سلامی دی اور سوارونکو باہر کیطرف کو گھما کر دوسرے بریگیڈ کے لیئے راستہ خالی کردیا۔ رایل ہارس آرٹیلری نے بھی یہی طرز اختیار کیا۔ اِسکے بعد تمام کیولری جماعتونکی قطارون مین تیز دلکی کی رفتار سے آگے بڑھا اور رایل ہارس آرٹیلری اُسکے داہنے ہاتھ پر تھا اَب کمانڈران چیف ہیڈ کوارٹر کے سٹاف کے ساتھ کیولری کو لے کر اُسیقدر فاصلے پر وائسرائے کے سامنے جاکر کھڑے ہوئے اور ایک شاہی سلامی دی۔ تمام قواعد مین یہ نہایت ہی موثر لمحہ تھا۔

اَب وائسرائے نے گھوڑے کو آگے بڑھا کر لارڈ کچنر کو فوج کی طیاری اور چستی پر جو اُنکے زیر حکم تھی اور نیز بحالت قیام دہلی انکے چال چلن کی عمدگی پر مبارکباد دی۔

۳۱ توپونکی آخری سلامی سر ہوئی۔ قومی گت بجی۔ اور ہز اکسلنسی وائسرائے مع دیگر رایل ہائنس ڈیوک آف کانات و گرینڈ ڈیوک آف ہسی گھوڑون پر سوار پیدل پلٹنون کی دو رویہ صفون مین سے گزرتے ہوئے کیمپ کو روانہ ہوئے۔

عرض لشکر جو تقریباً ڈھائی گھنٹے تک ہوتا رہا ہر پہلو سے پوری کامیابی کے ساتھ

ختم ہوا۔ اور انگریزی اور دیسی آزمودہ کار بہادر سپاہیونکی لمبی قطار جو دُور تک دونون طرف جھٹ پٹے مین ایسے ناقابل تشخیص کُہر اور دُھندلے رنگ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی کہ ایسی کیفیت صرف ہندوستان ہی مین دیکھی جاسکتی ہے جہان آفتاب ریتیلے میدانونپر چمکتا ہے غرض ایسی حالت مین سپاہیون کی لمبی قطار کا نظارہ ایک ایسا نظارہ تھا جسنے اُن لوگون کے حافظے پر جو موجود تھے ضرور اپنا گہرا نقش بٹھایا ہوگا۔ ایسا اتفاق ہوا تھا کہ اِتنے انبوہ کثیر کی نقل و حرکت سے غبار کے ایسے غٹ کے غٹ ہونگے کہ فوجین نہین دیکھ پڑینگی مگر عین وقت پر دو دن پہلے ایک ہلکا چھینٹا پڑگیا جس سے غبار دب گیا اور سقون کی ایک بڑی جماعت زمین پر پانی چھڑکتی رہی یہانتک کہ ہر ایک حرکت ایسی صاف دکھائی دیتی تھی کہ جیسے لافن کے میدان مین سب کچھ ہو رہا ہے۔

اُسی شام کو پیشگاہ کمانڈران چیف سے ذیل کا جنرل آرڈر شائع ہوا۔

ہز اکسلنسی کمانڈران چیف بڑی خوشی سے فوج کو اطلاع دیتے ہین کہ آج جو پریڈ ہوئی ہز اکسلنسی وائسرائے نے فوج کی حالت ظاہری اور عملدرآمد کی نسبت اپنا بڑا استحسان ظاہر فرمایا ہے اور فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانٹ نے مجھسے استدعا کی ہے کہ مین فوج کو اس بات سے مطلع کردون کہ اُنھون نے فوج کی چستی اور سپاہیانہ ادا کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور جس سے نہ صرف اُنکا بلکہ تمام ہندوستانی فوج کا بھروسے کے قابل ہونا ظاہر ہوا ہے۔ ہز اکسلنسی کمانڈران چیف کو اس بات سے مسرت حاصل ہوئی ہے کہ وہ فوجونپر اُن شاباشیونکا اظہار کردین جو ہز اکسلنسی کمانڈران چیف کی رائے مین خود انکی کوشش کا نتیجہ ہے اور جسمین پوری کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔

باب دہم

کھیل - تماشے - محفلین

تمام زیادہ ضروری مراسم جو دربارِ دہلی کے تعلق سے دہلی مین بجالائی گئین اُنکا بیان صفحاتِ سابقہ مین آچکا ہے - ایک تو ایوننگ پارٹی کا بیان باقی ہے - جو ۹ - جنوری کو وائسرائے نے ہندوستانی رئیسونکی خاطر دی - اور ایک اگلے دن سرکاری شان و شوکت کے ساتھ روانگی - سو اِنکا حال آخری باب مین تحریر کیا جائے گا - لیکن سرکاری تقریبات اور واقعاتِ پانزدہ روزہ کے علاوہ تماشون اور عام پسند مشغلون اور میلون پولو کرکٹ فٹ بال میچون اور دوسری قسم کے کھیلون اور مذہبی یا نیم پولیٹکل مجمعون کا ایک سلسلہ تھا جنکو اِس باب مین مورخانہ طور پر قلمبند کرنا ہے - ۲ - جنوری جمعہ کی شب کو شہرِ دہلی مین روشنی کی گئی اور جامع مسجد اور الگن روڈ کے درمیان مین جو پریڈ کا میدان ہے اسمین بڑی شاندار آتشبازی چھوڑی گئی - قلعے کی فصیل اور دروازے شاہجہانی جامع مسجد کے بغلی دالان سرکاری کچہریان اور چاندنی چوک کی دوکانین اور شہر کے دوسرے مقامات مین دفاتر اور مکانات سب کی بیرونی دیوارون پر ہزارہا چراغ روشن تھے کہ باشندگانِ ہندوستان اسطرح کی روشنی مین ہمیشہ سے نامور رہے ہین البتہ

آتشبازی ایک ایسی چیز تھی جسکو تماشائیون کے جم غفیر نے بڑے شوق سے دیکھا۔

آتشبازی کا ہنر مدتون سے ہندوستان مین مروج رہا ہے اور بہت کم تقریبات اور عام پسند خوشیان ہین جنکو مقامی آتشباز کے سلیقے کیطرف رجوع کیئے بدون منایا جاتا ہو اور اس قسم کے ہنرمند ہندوستان کے ہر ایک قصبے مین چاہے اُسکی آبادی کتنی ہی ہو میسر آتے ہین لیکن اسموقع پر مناسب سمجھا گیا کہ گو اس جشن کو خاصکر ہندوستانی طور کا بنانا منظور ہے مگر کوئی چیز انکو ایسی بھی دکھانی چاہیئے جسکو انھون نے اپنے ملک مین کبھی نہ دیکھا ہو اور ہو بھی ایسی کہ دیسی ہنرمند کے بس کی نہ ہو۔ پس لندن کے کرسٹل پیلیس کے مشہور سوداگران مسرز سی ٹی براک اینڈ کو سے فرمایش کی گئی کہ ایسی آتشبازی کے دکھانیکا انتظام کرین کہ اس ملک مین جتنی آتشبازیان لوگون نے پہلے دیکھی ہین سب پر فوق لے جائے۔

وائسراے اور لیڈی کرزن نے اپنے مہمانون اور چند دوسرے صاحبون کے ساتھ جو کیمپ مین فروکش تھے جامع مسجد کی غلام گردشون پر سے آتشبازی دیکھی سول ہسپتال کی چھت پر بھی انگریز تماشائیون کی بڑی بھیڑ تھی اور شاہانہ جلوس کے داخلے کے لیئے خاص روڈ پر جو مچان بنائے گئے اُن مین سے کچھ مچان فرمانروا رئیسون کے لیئے محفوظ تھے ہندوستانیون کے جم غفیر نے کھڑے کھڑے اسموقع پر آتشبازی کا تماشا دیکھا اور وہ ہر مرتبہ بڑے زور کے نعرہاے تحسین سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ آتشبازی مین شاہ قیصر اور ملکہ الگزینڈرا لارڈ اور لیڈی کرزن ڈیوک اور ڈچس آف کانا ٹ۔ اور لارڈ

کچھ زکی خاص مجسم شکلین بھی تھین اور انکے علاوہ باتون اور گولون کی رَوا اور رنگین آتشبازی اور سٹار آف انڈیا اور مختلف اقسام کے تمغون کی بوچھار دیکھکر کسی دل والے کے دل مین ذرا سا بھی شبہہ نہ رہا ہوگا کہ آتشبازی مین بھی یہ لوگ بلاشک بڑے ماہر ہین۔

جو شخص آتشبازی مین موجود تھا وہ اِس سیر کو بھول نہین سکتا کہ بان آسمان مین بڑی دور جاکر پھٹ رہے ہین اور تھوڑی سی دیر کے لیے ظلمتِ شب کی عوض قریب قریب دن ہو جاتا ہے۔ شاہجہانی قلعے کی لال لال فصیل اور برجیان تصویر کا ایک سالم رُخ بنی ہوئی تھین دوسری طرف جامع مسجد کے سفید سنگ مرمر کے گنبد دفعتًا تاریکی شب کی سیاہ عقب مین سے ایسی برق کے ساتھ چمک اُٹھتے تھے کہ اُنپر آنکھ نہین ٹھہرتی تھی اور قلعے اور جامع مسجد کے بیچ مین ہزارہا دستار بند سرون اور اوپر کو اُٹھے ہوئے مونہون کا ایک وسیع سمندر تھا اور ایک غل تھا جو طوفان کے شور کیطرح کبھی بلند اور کبھی پست ہوتا تھا

۲-جنوری روز چہارشنبہ کو یعنی تھیٹر مین ایک اور سیر وقوع پذیر ہوئی جو اپنی تاریخی دلچسپی اور نیز غیر متوقع اور خالص شیائی طرز کی نمائش کی وجہ سے دہلی کی تمام تقریبات مین نہایت عجیب و غریب خیال کیجاسکتی ہے۔ یہ ہندوستانی رئیسون کے لاؤلشکر کا معائنہ تھا جو اسی دن صبح کے وقت ہوا۔ اِسموقع پر ہندوستانی درباروں کی شان و شوکت اور متوسط زمانے کی نمود اور فضولخرچی کا اظہار تھا جسکو یہ لوگ ابھی تک بنائے چلے جارہے ہین اور مغربی انتظام و ترتیب کے ساتھ مقابلہ کرنا مقصود نہ تھا۔

وائسرائے نے رئیسونکو دہلی کا بلاوا دیتے وقت اُنکو ایما کردیا تھا کہ اپنے ساتھ اپنے

پرانے وقتون کے لاؤ لشکر اور وہ ساز و سامان لائین جو ابھی تک برتے جاتے ہین اور انسے اقرار کرلیا تھا کہ ایک خاص موقع ایسا بچا رکھا جائے گا - جو موجودہ ہندوستان یا برطانیہ عظمیٰ کے لیے نہین بلکہ رئیسون کے ہندوستان اور گزشتہ زمانے کے لیئے وقف ہوگا - کم ویش چالیس ریاستون نے اپنی کنٹنجنٹ فوجین بھیجنے سے بلاوے پر عمل کیا اور دو ہزار سوار اور ایکہزار پانسو پیدل اور ۱۶۰ ہاتھیون اور اسیقدر اونٹون کے ساتھ سامنے سے ہوکر گزرے - ان مین زرہ پوش جنگی سپاہی تھے - لڑائی کے ہاتھی جنپر بکتر کے چار آئینے تھے یا برچھیون اور چھریون کے کانٹے - آدمی ڈھال - تلوار - بھالے اور برچھیان تیر کمان یا گرز اور بلم لیے ہوئے - آدھے ننگے ناگا یعنی لڑنے والے برہنہ فقیر راجپوتانے کی لمبی لمبی کیتون سے مسلح - اکالی یعنی سکھونکی ریاستونکے عابد سپاہی ڈھول بجانیوالے ترمچی - بانسلی بجانیوالے پیدل یا گھوڑون ہاتھیون اونٹون پر سوار وحشی نما عرب جو لڑائی کا ناچ ناچتے ہوئے چلے جارہے تھے - بندوقچی جزائلین اور توڑے دار بندوقین لیئے ہوئے نٹ سپاہی زین پر سیدھے کھڑے ہوئے تھے - سوار جنکے گھوڑے جو اپنے پچھلے پیرون پر کود رہے تھے - کہار جو پالکیان نالکیان اٹھائے ہوئے تھے اور وہ سونے چاندی یا مخملی اور زربفت اور ریشم مین پڑی جگمگا رہی تھین - گویے جو سینگرون اور ترہیون سے مستانہ سُر نکال رہے تھے - ناچنے والے جو ناچتے ہوئے چلے جارہے تھے - بھاٹ جو گیت گاتے تھے پنکھا بردار عَلَم بردار بہت سے گھوڑون یہانتک کہ کتون اور شکاری کتون کو ساتھ لیے ہوئے - غرض بانیطور ایک کنٹنجنٹ دوسری کنٹنجنٹ کے بعد حلقۂ دربار مین چکر لگاتی ہوئی اپنی عجیب عجیب

پوشاکین پہنے ہوئے سامنے سے گزری۔ ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے الفلیلہ کا ایک قصہ جو خاص ہندوستان کی شان مین لکھا گیا ہے۔ دیکھنے والے کی آنکھون کے سامنے لایا جارہا ہے۔ کبھی کبھی مشرقی شان و شوکت کے متحرک نظارے مین جوانانِ امپیریل سروس کے پیرون کے دھماکے سے تخلل واقع ہو ہو جاتا تھا مگر اسکا اکثر حصہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا گزشتہ زمانے کے واقعات مین سے ایک واقعہ از سرِ نو اُٹھا کھڑا کیا گیا ہے۔ بڑے وسیع الفنی تھیٹر کی نشستین تماشائیون سے بھری ہوئی تھین اور وائسرائے اور لیڈی کرزن دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ اور تقریباً کل فرمانروائیس اور لارڈ کچنر اور گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور دوسرے اعلیٰ عہدہ دار سب موجود تھے۔ مختلف کنٹنجنٹ فوجین اپنے رسیون کے رتبے کے لحاظ سے حلقۂ دربار مین داخل نہین ہوئین بلکہ اُن فاصلون کے لحاظ سے جو اُنکو اپنی فرودگاہون سے طے کرنے تھے زیادہ دُور کے آنے والے پہلے آپہونچے۔ یون جو سب سے پہلے سامنے سے گزرنے والے تھے مہاراجہ کولھاپور کے خدم و حشم تھے۔ اُنکا جھنڈا ایک ہاتھی پر تھا جسکو عجب طرح سے رنگا گیا تھا نشان بردار جو اونٹون پر سوار تھے راؤ صاحب کچھ کے نشان لیئے ہوئے تھے۔ ان مین سے ایک نشان تو راؤ صاحب کے ایک مورث کو شاہ عالم مغل شہنشاہ نے دیا تھا اور دوسرا ۱۸۷۷ء کے دربارِ قیصری مین لارڈ لٹن نے اُسوقت کے راؤ صاحب کو۔ ریاستِ کچھ نے چار جوان ایسے بھی پیش کیئے جو بڑی اونچی کھڑانون پر چلتے تھے اور یہ اُن وقتون کی یادگار تھی کہ اس ساز و سامان کے ساتھ جنگِ آزما فیل سوار دن سے لڑا کرتے تھے۔ راؤ صاحب کچھ کے پاس اُن مراسم

کی ایک کاغذی تصویر ہے جو اُنکے بزرگ عمل مین لایا کرتے تھے۔ راو صاحب نے اس جلوس مین بلاکم و کاست اُسکی نقل اُتار دی تھی۔ سلطان شہر و مکلّا کے سواردن کے بعد میسور کے بھالے بردار اور چتر بردار تھے۔ بڑودہ کے گائیکواڑ نے اپنی سونے چاندی کی توپین بھیجدی تھین۔ گوالیار کی کنٹنجنٹ کے ساتھ پندرہ ہاتھی تھے جنکے مستک اور سونڈ شوخ سبز رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور ان ہی مین کچھ سوار سیواجی کے وقت کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ہولکر کے ہاتھیون کے بعد اُنکی طلائی نقرئی راج کی کرسیان آئین اور اُنکے زرد کوٹ پہنے ہوئے باڈی گارڈ کے سوار۔ بھوپال کے ہاتھیون پر زرہ پوش آدمی خود اوڑھے ہوئے جنمین کیلین جڑی ہوئی تھین ایک بڑا سبز جھنڈا جسپر قرآن کی آیتین تھین لیئے چلے جارہے تھے۔ ممالک متوسطۂ ہند کے رئیسون مین مہاراجہ ریوا نے سب سے زیادہ بہادری کے آثار دکھائے اور انکے بعد دتیا اور اورچھا کی ریاستین آئین۔ ایک درجن چاندی کی نالکیان راج ریوا کی تھین جنمین سے ایک شیر کی شکل تھی اور ایک بڑی گاڑی سُنہری چھت کی تھی جسمین دو ہاتھی جُتے ہوئے تھے۔ ریواہی کے سپاہی ان سب چیزون کے محافظ تھے۔ ریواہی سے ہاتھی پر سوار ایک زرہ پوش جوان بھی آیا اُسنے زرہ مین بیشمار کیلین باہر کو نکلی ہوئی جڑ رکھی تھین۔ اورچھا کی کنٹنجنٹ کی ایک خاص اور مشہور چیز ایک ہاتھی تھا جسکی پیٹھ پر اژدہا کی ملمع کی ہوئی مورت تھی۔ دتیا کے ہاتھیون مین ایک پر بکتر کی جھول تھی اور اسکا ہودہ بھی آہنی تھا ایک اَور ہاتھی تھا جسنے شہ نشین کے پاس کو گزرتے وقت پچھلے پیرون ہٹ کر وائسرائے کی جماعت کو سلام کیا راجپوت

رئیسون نے بہت سی خوشنما اور دلچسپ نشانیان دکھائین - ساٹھ برچھی بردار سوار زرہ پوش جیپور کی کنٹنجنٹ کے ساتھ تھے - رئیس بوندی کے خدم مین ایک سوار تھا جو پوتر گنگا جلی کی عمدہ صراحی لیئے ہوئے تھا - بیکانیر نے زرہ پوش شتر سوار بھیجے اونٹون کی جھولین زرد تھین اور شتر سوار چھوٹی چھوٹی زنبورکین لیئے ہوئے تھے - پندرہ ناگا کوٹا سے آئے - اُنھون نے ننگے بدن پر گیرو ملکر اوپر سے شیر کیطرح دھاریان بنالی تھین اور دربار کے چکر مین اُچھلتے کودتے ڈھال تلوار سے جھوٹ موٹ کی لڑائی لڑتے چلے جا رہے تھے - مہاراجہ کشن گڑھ کے سوارون کی ایک علیحدہ تصویر کتاب مین دی گئی ہے - اُنھون نے چند پیدل سپاہی ایسے بھی بھیجے جو لمبے لمبے بھاری قلعی کیئے ہوئے کرتے اور خاص طرح کے خود پہنے ہوئے تھے جنپر تلوار یقیناً کاٹ نہین کرسکتی اور گینڈے کی کھال کی ڈھالین لیئے ہوئے تھے - الور کی کنٹنجنٹ مین بہت ہی مختلف طرح کی چیزین تھین ازانجملہ ایک دو منزلہ ہاتھی گاڑی تھی اور اُسمین آئینہ دار کھڑکیان تھین اور بہت سے گھوڑے تھے جو طرح طرح کے کرتب کرتے تھے - چنانچہ ایک گھوڑا شہ نشین کے پاس سے ہوکر گزرا تو وہ برابر پچھلی ٹانگون پر کودتا ہوا چلا جا رہا تھا - اِن جانورون کو یہ کرتب کچھ تماشے کے لیئے تو سکھائے نہین گئے تھے بلکہ پرانے وقتون مین انکو اس غرض سے اِن کرتبون کی تعلیم دیجاتی تھی کہ عین لڑائی مین ایسی حرکتین کرین -

راجپوتون کی کنٹنجنٹ فوجون کے بعد مندرون کی سرزمین کے شان لوگ آئے جو تنکون کی بنی ہوئی لمبی لمبی ٹوپیان پہنے ہوئے تھے اور مہین آواز کی گھنٹیان بجاتے تھے - انکے بعد

مہاراجہ بنارس اور ٹہری کے راجہ صاحب کے ملازم تھے مہاراجہ بنارس نے اپنے ہاتھیون کے شمار اور اُنکے بہودون کے قیمتی ہونے کے اعتبار سے اس نمایش مین ایک بہت ہی ممتاز مدد دی۔ اُنکے بعض پیدل جوان گرزون سے مسلح تھے اور ہاتھ سے پھینکنے کے گولے لیئے ہوئے تھے پنجاب کی ریاستون مین سے ریاستِ فرید کوٹ نے ایک اونٹ گاڑی بھیجی جسکے ساتھ باڈی گارڈ کے سوار تھے۔ نابھا نے سات ہاتھی بھیجے ایک ہاتھی دانتون پر جھاڑ لیئے ہوئے تھا اور ہاتھیون کے علاوہ بہری اور باز اور شکاری کتے۔ جیند نے سوار جو جھنڈیان اور طنبور لیئے ہوئے تھے اور ترمچی جو بے اصول سینگڑے بجاتے چلے جاتے تھے اور وحشی صورت شکل کے اکالی جنمین کا ہر ایک ہتھیارون کا ایک چھوٹا سا اسلحہ خانہ اپنے اوپر لادے ہوئے تھا اور پٹیالے نے ایک کنٹنجنٹ فوج بھیجی جسکے آگے آگے تین ہاتھی تھے تیسرے پر مقدس مذہبی کتابین تھین۔ سب سے آخر مین کشمیر کے لوگون کا ناچتا آیا جسمین گلگٹ اور یاسین کے سوار تھے اور لدّاخ کے بھٹنو کا ناچ ناچنے والے بودھ مذہب کے لوگ جو بدھ نما نقاب ڈالے ہوئے تھے اور دو سیچ مچ کے دیو ایک ۱۴ فٹ ۸ انچھ لمبا اور دوسرا پورے ۸ فٹ۔ کیا اچھا ہوتا کہ انکو نابھا کے پست قامت بونے کے مقابل کھڑا کر دیا جاتا۔

یہ موجودات جو لی جا رہی تھی اسمین دیدہ و دانستہ کوئی چیز بیہودہ یا تمسخر کی داخل نہین کیگئی۔ ہر ایک جداگانہ جماعت نے جو سامنے سے ہو کر گزرتی تھی حتی الامکان للتصنع اِن جلوسون کی وہی ترتیب اور وہی ترکیب پیش کی تھی جو ابھی تک مختلف ریاستون مین بڑی تقریبات پر دیکھی جا سکتی ہے۔ بیش بین نیست کہ دہلی کی غیر معمولی اور غیر متوقع

موجودات مین صرف اتنی بات تھی کہ مشرقی جاہ وجلال جو بتدریج مگر بالیقین مٹتا چلا جارہا ہے اُسکی یہ خوشنما یادگارین جو محض قدامت اور مورخ کے لیئے بڑی دلچسپی کی چیزین ہین ایک جگہ جمع کیجائین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہندوستانی روساء کے خدم وحشم کی اس منفرد نمائش مین جو غالبًا پھر کبھی نہین ہوگی تمام عجیب نظارون کو جنھین ٹام کاریٹ اور پیٹر وڈلاوال کے وقت سے لے کر ہندوستان کے تمام سیاح لکھتے چلے آئے ہین اکٹھا کر دیا ہے ہمنے اس نمائش کی نسبت کہا کہ غالبًا پھر کبھی نہ ہوگی کچھ تو اسوجہ سے کہ ہندوستان مین ہر جگہ انقلاب اپنا اثر کر رہا ہے اور زمانہ گزشتہ کی بچی کھچی چیزین معدوم اور متروک ہوتی چلی جارہی ہین اور کچھ بے تعلقی کی وجہ سے کہ بے تعلقی بعض اوقات دہلی مین بھی ظاہر ہو ہی جاتی تھی جیسے کہ بعض ہاتھی اور خدم حشم آخری یورپین گت کی آواز پر چل پڑتے تھے۔ بڑی بڑی ریاستون کی ہر ایک جماعت جنکے لاؤلشکر موجودات مین تھے اُنکے پولیٹکل افسرون نے اس قابل دید نظارے کے لیئے ایک کمیٹی بنا رکھی تھی مگر عام نگرانی ریاستہاے پھولکیان کے پولیٹکل ایجنٹ میجر ڈنلاپ سمتھ کو سپرد تھی اور وہ اور اُن کے شرکا، قابل تحسین انتظامات کی داد کے مستحق ہین ہفتے اور دوشنبہ کے دن یعنی ۳ و ۵ جنوری کو ایفی تھیٹر مین زور آزمائی کی بازیان ہوئین۔

ہز اکسلنسی وائسرائے نے ٹولی ٹولی کر کے گھوڑے دوڑانے اور کودانے اور میخ اکھاڑنے پر انعامی پیالے دینے کیئے سو گھوڑے دوڑانے اور کودانے کا انعام تو بشمول دستہاے سواران والینٹر ہندوستان کے تمام انگریزی رسالون کے نان کمشنڈ افسرون اور سوارون مین

دائر تھا اور میخ اکھاڑنے کا تمام ہندوستانی رسالون کی رجمنٹون اور امپیریل سروس کے رسالون مین - امفی تھیٹر مین شنبہ اور دوشنبہ کے دن جنوری کی ۲ اور ۵ - تاریخ کو ایک مسلح مصنوعی جنگ ہوئی - ہز اکسلنسی وائسرائے نے ٹولی ٹولی ہوکر کودنے اور گھوڑے دوڑانے کے لیئے پیالے انعام دینے کیئے تھے اس انعام کا دروازہ نان کمیشنڈ افسران اور تمام برٹش کیولری کے سپاہیون کے لیئے جنمین والینٹر مونٹڈ کور بھی شامل تھے کھلا ہوا تھا ٹولی ٹولی کرکے میخ اکھاڑنے کے لیئے بھی ہز اکسیلنسی وائسرائے نے پیالہ دینا کیا - اس انعام کا دروازہ ہندوستان کی تمام نیٹو کیولری رجمنٹون اور امپیریل سروس کیولری کے لیئے کھلا ہوا تھا - ان انعامات کے جیتنے کے لیئے ابتدائی ٹولیون نے اس ملک کے مختلف کیولری سٹیشنون مین مقابلہ کیا تھا - لیکن ۴ ٹولیون کو کودنے اور گھوڑے پر سوار ہونے اور پانچ ٹولیون کو میخ اکھاڑنے کے لیئے دہلی کے آخری مقابلے کے لیئے چھوڑ دیا تھا - ان مقابلون کے علاوہ مسلح مصنوعی جنگ کے پروگرام مین یہ ہنر بھی شامل تھے - آئی وجے بیٹریز اور رایل ہارس آرٹیلری کا توپون کے ہانکنے کی حالت مین آلات موسیقی سے کام لینا ۴ ڈریگون گارڈز اور ۱۵ ہزارز کا سواری کی حالت مین آلات موسیقی سے کام لینا ۸ بنگال لینسرز (بنگال کمانڈ) ۹ بنگال لینسرز (پنجاب کمانڈ) پونا ہارس (بمبئی کمانڈ) - اور سنٹرل انڈیا ہارس کے سوارون کے کرتب - ۱۵ سکھ کا بیٹھی ہلانا اور دوڑتے ہوئے قواعد کرنا - آرمی جمناسٹک سٹاف اور مختلف کمانڈ کی خاص چیدہ جماعتون کے نٹون کے سے کرتب - انڈین کیولری کی ۳۰ ٹولیون نے میخ اکھاڑنے کے

لیئے مقابلہ کیا۔

آخری مقابلے کا نتیجہ جو ایمفی تھیٹر مین ۳- جنوری کو ہوا یہ تھا۔

(۱) ۱۵ بنگال لینسرز۔ اول انعام (۳) دوم پنجاب کیولری۔

(۲) ۳ بنگال کیولری۔ دوسرا انعام (۴) حیدرآباد امپیریل سروس لینسرز

(۵) ۱۳ بنگال لینسرز

گھوڑے پر سوار ہونے اور کودنے کے انعامات کے لیئے برٹش کیولری کی ۱۶ ٹیمون نے مقابلہ کیا۔ آخری مقابلے کا نتیجہ جو ایمفی تھیٹر مین مسلح مصنوعی جنگ کے دوسرے دن ہوا یہ تھا۔

(۱) ۵ ڈریگون گارڈ۔ اول انعام (۳) ۱۵ ہزارز۔

(۲) جے بیٹری رائل ہارس آرٹیلری دوسرا انعام (۴) "آئی بیٹری"۔ رایل ہارس آرٹیلری

وائسرائے نے ایسوسی ایشن فٹ بال کے لیئے پیالہ دینا کیا تھا اسکا دروازہ تمام انگریزی افواج ہند کے لیئے کھلا ہوا تھا۔ اور ایک پیالہ ہاکی کے لیئے بھی دینا کیا تھا جسکے لیئے تمام ہندوستانی فوجین مقابلہ کرسکتی تھین۔ اِن مقابلون کے لیئے ہر ایک کمانڈ مین ٹورنمنٹ ہوئی تھین۔ ہر صورت مین جیتنے والی ۴ ٹیمون کو دہلی مین آخری مقابلے کے لیئے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

فٹ بال کے مقابلون مین پنجاب کمانڈ کی طرف سے ۲ بٹیلین گارڈن ہائی لینڈرز کھیل رہے تھے۔ بنگال کیطرف سے رائل آئرش رائیفلز مدراس کیطرف سے ۲ بٹیلین

اسکس رجمنٹ - اور بمبئی کی طرف سے اول بٹلین چشائر رجمنٹ - ۲۳ دسمبر کو رایل آئرش رائیفلز نے ایک گول سے چشائر رجمنٹ کو ہرایا اور انھون نے کوئی گول نہین کیا اور اگلے دن گارڈن ہائی لینڈرز نے اسکس رجمنٹ کے خلاف تین گول کیئے اور انھون نے ایک بھی نہین کیا - ۶ - جنوری کو ہائی لینڈرز اور رایل آئرش رائیفلز کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن بسبب ضیق وقت کے اُس دن مقابلہ ملتوی ہوگیا دوسرے دن ۲ بٹلین گارڈن ہائی لینڈرز کی ٹیم نے تین گول سے ایک گول کے مقابلے مین پیالہ جیت لیا - ہاکی ٹورنمنٹ مختلف کمانڈ کے مقابلے کے بعد ۳۸ ڈوگرا (پنجاب) ۳۳ پنجاب انفنٹری (بنگال) ۱۱ مدراس انفنٹری اور ۲۲ بمبئی انفنٹری کو دہلی مین مقابلہ کرنے کے لیئے چھوڑ دیا گیا تھا آخری مقابلے مین جو ۳۳ پنجاب انفنٹری اور ۲۲ بمبئی انفنٹری کے درمیان ۵ جنوری کو ہوا پنجابیون نے ۴ گول کے مقابلے مین ایک گول سے پیالہ جیت لیا - لیکن دہلی کے تمام کھیلون مین صرف یہی پولو ٹورنمنٹ تھی جسکے دیکھنے کے لیئے سب سے زیادہ ناظرین جمع ہوئے - اور فی الحقیقت یہ بات ہر طرح سے مناسب اور شایان تھی کہ تمام رسومات متعلقہ دربار مین اس شاہی ہندوستانی کھیل پر سب کی نظرین پڑین - ابوالفضل بیان کرتا ہے کہ اکبر کے زمانے مین ایسے ظاہر بین تماشائی موجود تھے جو چوگان کو صرف تضییع وقت سمجھتے تھے لیکن وہ کہتا ہے کہ روشن دماغ آدمی اُسکو استقلال مزاج قوت فیصلہ پیدا کرنے اور لیاقت کی جانچ کا ایک ذریعہ اور اُسکو موجب استحکام محبت سمجھتے تھے - چوگان سے تمام دربار کی شان و شوکت زیادہ ہوگئی تھی - اور اس سے بہت سی مخفی ہوشیاری ظاہر ہوتی تھی - اپنی وجوہ سے

اکبر کو اس کھیل کے ساتھ خاص دلچسپی تھی - ابوالفضل کے بیان کی رو سے خود شہنشاہ اس کھیل مین بڑا ماہر تھا - اور بسا اوقات گیند کو ہوا مین بلے سے روک دیتا تھا جس سے درباری بہت متحیر ہوتے تھے - کبھی کبھی وہ پالس کی گیندون مین آگ لگا کر رات کو بھی چوگان کھیلا کرتا تھا - تاریخ مین قطب الدین ایبک سلطان دہلی کے کارنامے موجود ہین جسکو چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑا لیکر گر پڑا اور کاٹھی کے کنارے سے اُسکی پسلیان چور چور ہوگئین اور آخر کار اسی صدمے سے مرگیا -

یہ بازی ۱۵۹۶ء مین بمقام لاہور کھیلی گئی تھی اُسی مین یہ حادثہ واقع ہوا تاہم اسمین بھی شک نہین کہ آٹھ یا نو صدیان ہوئین کہ یہ بازی دہلی مین کھیلی گئی تھی لیکن ہمکو اشتباہ ہے کہ دربار تاج پوشی کے ہفتے مین جس تکمیل کے ساتھ یہ کھیل کھیلا گیا شاید ہی کبھی کھیلا گیا ہو - دہلی پولو ٹورنمنٹ مین ہندوستان کی سب سے زیادہ عمدہ ٹیمین جمع ہوئین اور دیسرے کے انٹرنیشنل کپ کے لیئے جسکے مقابلے کے واسطے تمام دنیا کے لوگونکو اجازت تھی ایک ٹیم انگلستان سے آئی تھی - دو مقابلے کے میدان اسموقع کے لیئے تیار کیئے گئے تھے اور مشق کے میدان ایسے صاف تھے جیسے بلیرڈ کھیلنے کی میز - ہر روز تیسرے پہر شہری اور تماشائی پولو کلب ہوس کی نشست گاہون مین آکر جمع ہوجاتے تھے -

پولو کے متعلق تمام انتظام مفصلِ ذیل کمیٹی کے متعلق تھے۔

پریزیڈنٹ

کرنیل سی۔ ڈبلیو۔ میور

ممبران

ہز ہائینس مہاراجہ ایدر۔ کپتان ڈبلیو جی۔ ایم۔ کیمپبل ۹ لینسرز

لفٹنٹ کرنیل آنریبل ای بارنگ فوجی سکرٹری لفٹنٹ کرنیل ٹی۔ او۔ ڈبلیو۔ سی ڈی جے۔ ڈی۔ وسٹ اسکوائر کرسپگنی۔ ۱۵ ہزارز

ڈی۔ این۔ گراہم۔ اسکوائر میجر ایس۔ ایچ۔ کلیمو۔ ۲۴۔ پنجاب انفنٹری

برگیڈیر جنرل سٹوارٹ ٹیٹین } لفٹنٹ کرنیل جے۔ ایچ۔ ای۔ ریڈ۔

لفٹنٹ کرنیل جے۔ اے۔ منی۔ ۸ بنگال لینسرز } کنگز اون سکاٹش بارڈررز

میجر اے۔ بی۔ مین۔ سنٹرل انڈیا ہارس

کپتان۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ جی مینرمین

آنریری سکرٹریان

میجر آر۔ سینٹ لگی۔ رایل ہارس آرٹیلری کپتان۔ جی۔ سی۔ ڈی۔ نے سنٹرل انڈیا ہارس

زمینین نہایت احتیاط سے درست کی گئین۔ چونکہ قلیونکی ایک فوج کی فوج نے برسات کے ختم ہونے سے پہلے اُنپر کام کرنا شروع کر دیا تھا ایسی توقع کی گئی تھی کہ بڑے دن تک لنگھم کو بھی میدان پر رشک ہو تو عجب نہین۔ دونون دونون بازی گاہون کے بیچ مین ایک

مرتفع زمین پر ایک اچھے نقشے کے مطابق کلب ہوس کی عمارت بنائی گئی۔ اسمین ملاقات کا ایک بڑا کمرہ تھا۔ کھانے پینے کے کمرے تھے اور پورب پچھم وسیع برآمدے تھے۔ دونو طرف چوڑے چوڑے چبوترے تھے جنکو ڈھال دیکر میدانون کی بیل مین کردیا تھا تماشائیون کے لیئے نشست گاہون کی قطارین تھین اور نشست گاہون کے علاوہ اور جگہین بھی تھین جن مین سے ہر ایک مین دو ہزار کرسیون کی گنجایش تھی۔ چار کمرون پر چورس چھتین تھین جہان سے وائسرائے اور اُنکے شاہی مہمانون نے اُن کھیلونکا تماشا دیکھا جنمین ایک سے زیادہ دفعہ سخت مقابلہ ہوچکا تھا مکان کے بنانے زمین کے ہموار کرنے سبزہ جمانے اور اُسکو تر و تازہ رکھنے وغیرہ مین کل ۶۰۰۰۰ روپے خرچ ہوئے مگر اس سے زیادہ چند دن اور داخلے کی فیس سے وصول ہوگیا۔ ۱۵۔ دسمبر سے ۱۵۔ جنوری تک تمام ملکی اور فوجی افسر والیان ریاست اور اُنکے سردارون مین سے گنتی کے چند آدمی اور تمام شرفاء جنکے نام گورنمنٹ ہوس کی فہرست مین داخل تھے بیس روپے دینے سے کلب مین آنیکے مجاز تھے۔ لیڈیون سے دس روپے لیئے جاتے تھے۔ تماشائی جو کلب مین داخل نہ تھے پوری مدت کے لیئے دس اور فی یوم ڈھائی روپے دینے سے دونون احاطون مین سے ایک مین آسکتے تھے۔ پولو کے میدان کے دوسرے حصے جو تماشائیون کے لیئے علیحدہ تھے۔ اُن مین وردی پوش سپاہی بلا فیس اور دوسرے لوگ فی یوم آٹھ آنے دینے سے آنے پاتے تھے۔

تمام اقوام کے پولو کے انعامی پیالے کے علاوہ ایک بازی پر ہز اکسلنسی وائسرائے نے

ایک پیالہ اور بھی ہندوستان کی تمام دیسی فوج مین دیا گیا۔

مفصل ذیل ٹیمون نے انٹرنیشنل کپ کے لیئے مقابلہ کیا

حیدرآباد۔ بھاؤنگر۔ امپیریل سروس لینسرز۔ رایل ہارس گارڈز (بلو) بیکانیر۔ بھوپال امپیریل سروس لینسرز۔ جودھپور۔ شاہ پور ٹوانا ز۔ پٹیالہ۔ امپیریل کیڈٹ کور۔ کوچ بہار۔ الور۔ ۳ بٹیلین۔ رائیفل بریگیڈ۔ ۴ ڈریگون گارڈز۔ ۱۵ ہزارز۔

اول جوڑون کے نتیجے یہ تھے

حیدرآباد اور بھاؤنگر امپیریل سروس لینسرز کا مقابلہ

حیدرآباد ۸ گول اور ۹ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

بھوپال امپیریل سروس لینسرز اور جودھپور کا مقابلہ

جودھپور ۲ گول اور ۲ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

شاہ پور ٹوانا اور پٹیالے کا مقابلہ

پٹیالہ ۴ گول اور ۳ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

رایل ہارس گارڈ (بلو) اور بیکانیر کا مقابلہ

بیکانیر ۴ گول اور ۲ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

امپیریل کیڈٹ کور اور کوچ بہار کا مقابلہ

امپیریل کیڈٹ کور ۲ گول سے ۴ کے مقابلے مین جیتا۔

رائیفل بریگیڈ نے (جسکو الور ٹیم سے کھیلنا تھا) کھیلنے سے انکار کیا۔ ۴ ڈریگون گارڈز

اور پندرہ ہزار زآیندہ کھیلنے کے لیئے خاص کیئے گئے۔

دوسری جوڑون کا نتیجہ

جودھپور اور پٹیالے کا مقابلہ

جودھپور ۶ گول اور ۲ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

حیدرآباد اور بیکانیر کا مقابلہ

بیکانیر ۵ گول اور ۶ سبسیڈری سے ۵ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

امپیریل کیڈٹ کور اور الور کا مقابلہ

الور ۷ گول اور ۳ سبسیڈری سے ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

۴ ڈریگون گارڈ اور ۱۵ ہزار زکا مقابلہ

ڈریگون ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۳ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

نصف فیصلے کا سکور حسب ذیل تھا۔

الور اور ۴ ڈریگون گارڈ کا مقابلہ

الور چھ گول سے ۲ کے مقابلے مین جیتا

جودھپور اور بیکانیر کا مقابلہ

جودھپور ۶ گول اور ۵ سبسیڈری سے ایک گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

وائسرائے کے انٹرنیشنل کپ کے لیئے آخری میچ ۹ جنوری کو ہوا جسمین الور ٹیم جودھپور کے مقابلے مین ۷ گول اور ۷ سبسیڈری سے ۲ گول کے مقابلے مین جیتا۔

اَب تک ان دونون ٹیمون مین مفصل ذیل کھیلنے والے تھے۔ اور غالب یہ ہے کہ الور ٹیم کے چار آدمیون سے کوئی عمدہ ترٹیم نہین دیکھی گئی۔

الور ٹیم	جودھپور ٹیم
(۱) موتی لال	(۱) ٹھاکر اَوگیم سنگھ
(۲) ہز ہائینس مہاراجہ الور	(۲) ٹھاکر دھونکل سنگھ
(۳) کپتان آر۔ ایل۔ رکٹس	(۳) ٹھاکر گھمان سنگھ
(بیک) راؤ راجہ امر سنگھ	(بیک) ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور

مفصل ذیل رجسٹون نے انڈین آری کپ کے لیئے جو ایسوسی ایشن نے دیا تھا مقابلہ کیا۔

۸ بنگال لینسرز	۲ سنٹرل انڈیا ہارس۔
۲ گورکھا۔ کھیلنے سے انکار کیا	پونا ہارس
۱ بنگال لینسرز	۱۹ بنگال لینسرز
۳ بنگال کیولری۔	۱۹ بنگال لینسرز
۲ پنجاب کیولری۔ کھیلنے سے انکار کیا	(۱) لینسرز حیدرآباد کنٹنجنٹ کھیلنے سے انکار کیا۔
۱۸۔ بنگال لینسرز	۱۱ بنگال لینسرز
۳ بمبئی کیولری۔	(۱) سنٹرل انڈیا ہارس۔
۴ بنگال لینسرز	

پہلی جوڑ بندیون کا نتیجہ یہ ہوا

۸ بنگال لینسرز اور ۴ بنگال لینسرز کا مقابلہ

۸ بنگال لینسرز ۹ گول اور ۷ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

۳ بنگال کیولری اور ۹ بنگال لانسرز کا مقابلہ

۳ بنگال کیولری ۱۱ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ۵ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

۳ بمبئی کیولری اور ۱۱ بنگال لانسرز کا مقابلہ

۳ بمبئی کیولری ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۲ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

دوسری جوڑ بندیون کا نتیجہ یہ تھا

۱۸ بنگال لانسرز اور ۱۹ بنگال لانسرز کا مقابلہ

۱۸ بنگال لانسرز ۵ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

۳ بمبئی کیولری اور ۱ دل سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

بمبئی ۵ گول اور ۳ سبسیڈری سے ۲ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

۸ بنگال لانسرز اور ۲ سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

سنٹرل انڈیا ہارس ۶ گول اور ۳ سبسیڈری سے ۵ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا

پونا ہارس اور ۳ بنگال کیولری کا مقابلہ

پونا ہارس ۱۱ گول اور ۹ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۳ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

نصف فیصلے مین مفصل ذیل مقابلے ہوئے

پونا ہارس اور ۲ سنٹرل انڈیا ہارس کا مقابلہ

پونا ہارس ۵ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

۱۸ بنگال لانسرز اور ۳ بمبئی کیولری کا مقابلہ

بنگال ۵ گول اور ۵ سبسیڈری سے ۲ سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

آخری فیصلہ یہ ہوا

پونا ہارس اور ۱۸ بنگال لانسرز کا مقابلہ

پونا ہارس ۴ گول اور ۴ سبسیڈری سے ۳ گول اور ایک سبسیڈری کے مقابلے مین جیتا۔

وائسرائے اور لیڈی کرزن نے دیر رایل ہائینسز ڈیوک اور ڈچس آف کانات اور ایک ممتاز جماعت کے ساتھ مختلط اقوام کے انعامی پیالے کی اخیر بازی کو گنبد دار محل کی چھت پر سے ملاحظہ کیا جہان راجپوتانہ کے رئیسون اور پولیٹکل افسرون نے کلب کے ممبرون اور دوسرے ملاقاتیون کو دعوت دی تھی۔ فٹ بال کے پیالے کے لیئے آخری مقابلہ پاس کے زمین پر ہوا جہان کیمپ کے اکثر سپاہی گارڈن ہائی لینڈرز اور رایل آئرش رائفلز کا مختتم مقابلہ دیکھنے کے لیئے جمع ہو گئے تھے۔ اسی دن سہ پہر کے وقت گلگٹ۔ ہنزا اور منی پور کی پولو کی ٹیمون نے اسطرح پولو کھیلا جیسا ہندوستان کی دور ترین اور مقابل یکدگر سرحدون پر یہ کھیل کھیلا جاتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ غالبًا یہ کھیل ان دونون جگہون مین کئی صدیون سے کھیلا جاتا تھا۔ جسکو مغل بادشاہون نے پہلے کشمیر مین جاری کیا اور وہان سے چھوٹی چھوٹی ریاستہائے

ہندوکش سے ہوتا ہوا ان علاقون مین جا پہونچا۔ سنہ ۱۸۶۸ء مین یہ کھیل ان دونون مقامات سے ہندوستان مین پھر آگیا اور ایک سرے پر تو سری نگر کے اور دوسرے سرے پر کلکتے کے شوقین انگریزون مین رواج پا گیا۔ چھوٹے چھوٹے ٹٹو جو ہندوستانی پہاڑی ریاستون مین کام آتے ہین۔ کھیلنے والون کی بے انتہا تعداد۔ زمینون کی غیر معمولی تنگی۔ ٹٹوؤن اور سوارون دونون کی موٹی جھوٹی وردی اور قاعدون کا ایک مدت تک عمل مین نہ آنا۔ یہ سب باتین ایسی تھین جنسے کھیل نے بالکل ایک نیا ڈھنگ اختیار کر لیا تھا جسکے دیکھنے کے ہم خوگر نہین۔ لیکن اِن سب باتون سے سلیقہ مندی اور جرأت ظاہر ہوتی تھی جو کسی حالت مین یورپ کے کھیل سے کم نہین۔ پیالون کی بازی کے اختتام پر وائسراے نے ایک مختصر سی تقریر کی جسمین اُنھون نے یہ فرمایا کہ مجھے مقابلون کے لیئے پیالے دینے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے اور مین اُن پیالون کے جیتنے والون کو اُنکی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہون پھر ڈچس آف کاناٹ نے مختلف مقابلون کے انعامات تقسیم کیئے۔

انٹرنیشنل پولو کپ۔ الور سٹیٹ ٹیم

آرمی پولو کپ پونا ہارس

کودنے کا مقابلہ۔ ۵ ڈریگون گارڈز (اول انعام) ۳ بیٹری رایل ہارس آرٹیلری (دوسرا انعام)

میخ اکھاڑنا۔ ۵ بنگال لینسرز (اول انعام) ۳ پنجاب کیولری (دوسرا انعام)

ہاکی ۳۳ پنجاب انفنٹری

والینٹرون مین سب سے بہتر مسلح جوان۔ ۔ ۔ سارجنٹ کالنس۔ کانپور لایٹ ہارس۔

۵ و ۶ و ۷ جنوری کو جنٹلمن آف انڈیا اور آکسفرڈ یونیورسٹی آتھلٹکس کے درمیان جو موسم سرما میں ہندوستان میں دورہ کر رہے تھے پولو کی زمین پر گیند بلے کا مقابلہ ہوا جسکو آتھلٹکس نے جیت لیا۔ سکور حسب ذیل تھا۔

جنٹلمین آف انڈیا

اول اننگ		دوم اننگ	
ایچ۔ سی۔ چیدم (سی) ہالنز (بی) ولیمز	۱۱	(بی) پوا نیر کک۔	۳
ایس۔ آر۔ مگنل (بی) سمپسن۔ ہیورڈ	۱۸	(سی) ہڈلم (بی) پوا نیر کک۔	۰
کے۔ او۔ گولڈی۔ (بی) پوا نیر کک۔	۳۷	(سی) ہارن بی (بی) ولیمز۔	۶
بی۔ این۔ باسو رتھ سمتھ (بی) سمپسن ہیورڈ۔	۲	(بی) ولیمز	۳۰
ڈبلیو ٹروپ چوٹ کھا کر واپس آگیا۔	۵	کھیل سے غیر حاضر ہا چوٹ کی وجہ سے	۰
ڈبلیو۔ جے۔ مارشم (بی) ولیمز۔	۷	ایل بی۔ ڈبلیو۔ (بی) پوا نیر کک	۶۸
سی۔ ٹی۔ سٹڈ۔ (سی) ہڈلم بی پوا نیر کک	۱۱	(بی) پوا نیر کک	۴
ایچ۔ ایف۔ فرنچ۔ (سی) ہاربنی۔ (بی) ولیمز	۱۱	(بی) ولیمز	۱
جے۔ ڈی۔ گائیز (بی) ولیمز	۰	(بی) پوا نیر کک	۶
اے۔ ایف۔ فاکس (بی) ولیمز	۰	(سی) و بی سمپسن۔ ہیورڈ	۵
ایچ۔ آر۔ ہور۔ ناٹ آوٹ	۳	ناٹ آوٹ	۰
مزید	۱۳	مزید	۲۰
میزان	۱۱۸	میزان	۱۴۳

آکسفرڈ یونیورسٹی آنھنٹکس

ایچ - بی - چنی - ہٹ وکٹ	۹	(بی) ہور -	۵
اے - ایچ - ہارنبی - (بی) گائینز	۵۴	ناٹ آوٹ	۷۳
ایف - ایچ - ہالنز - (بی) گائینز	۲۲	(بی) ہور	۷
آر - اے - ولیمز - (بی) سنڈ			
آر - ایچ - رافیلزرن آوٹ	۱۰	(بی) گائینز	۱۱
کے - جے - کی سینٹ فرنچ (بی) ہور	۱۷	ناٹ آوٹ	۲
جی - ایچ سمپسن ہیورڈ (بی) ہور	۷	(بی) ہور	۳۱
جی - ای ٹاکنس (سی) کولڈی (بی) ہور	۱۲		
جے - این - رڈلی - (سی) (بی) ہور			
سی - ہڈلم - ہٹ وکٹ			
ایچ - جے - پوانیر کک ناٹ آوٹ			
مزید	۳	مزید	
میزان	۱۳۵	میزان	۱۲۹

اسمقام پر یہ بات بھی بیان کرنے کی ہے کہ مسٹر جیمس کنز سکنر نے مرحومہ مغفورہ کوئین وکٹوریا قیصر ہند کا ایک بت شہر دہلی کو تحفۃً دیا ہے وہ بت جس جگہ اب نصب ہے ڈھنکا ہوا رکھا تھا سر چارلس رواز لفٹنٹ گورنر پنجاب نے اُسپر سے پردہ اُٹھا دیا - مسٹر جیمس سکنر مشہور

کرنیل جیمس سکنر کے پوتے ہین جو ڈابین اور پرن سندھیا کے فرانسیسی جرنیلون کے ہاتھ کے تلے نوکری کرتے رہے پھر اُنھون نے کمپنی کی نوکری اختیار کرلی اور بے قاعدہ رسالے کی افسری مین بڑا نام پایا یہ اپنے نام کے رسالے کے کرنیل سکنر ہندوستان فوج کے ایک سکاچ انسائن کے بیٹے تھے اِنکی ما ایک راجپوت لیڈی تھی۔ لیکن باوجودیکہ یہ ہندوستانی عورت کے بطن سے تھے اور انکا رنگ بھی گندمی تھا اِنکے دوست سرجان میلکم اِنسے کہا کرتے تھے کہ جیسا مین انگریز ہون ویسے ہی تم بھی اچھے خاصے انگریز ہو۔ ملکہ قیصر ہند کا بت جو مسٹر جیمس سکنر نے تحفۃً دیا ہے مسٹر ایلبرٹ ٹرنر کا بنایا ہوا ہے اور اب ٹون ہال کے سامنے وسط چاندنی چوک مین نصب ہے۔

ان ہی دنون دہلی مین سکھون کی قابل فخر اور آزمودہ وفاداری آشکارا طور پر ایک مذہبی رسم کے ضمن مین ظاہر ہوئی اور ہر چند اسکو صرف معدودے چند انگریزون نے دیکھا اور سرکاری منصوبون مین داخل بھی نہ تھی تاہم اس قابل ہے کہ بالتخصیص اسکا ذکر کیا جائے۔ یہی دن سکھون کے دسوین اور آخری گرو گوبند سنگھ کی پیدائش کی سالگرہ کے تھے۔ سس گنج مین جو سکھون کا ایک چھوٹا سا مندر ہے یہ رسم ادا کی گئی۔ یہ وہی جگہ ہے جہان گوبند سنگھ کا باپ اور مورث تیغ بہادر ۱۶۷۵ء مین بحکم شہنشاہ اورنگ زیب قتل کیا گیا تھا۔ سکھون کی تاریخون مین لکھا ہے کہ جب تیغ بہادر جسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دلیر شمشیر زن تھا اپنی شہادت سے چند روز پہلے قید تھا ایک دن صبح کو اپنے مجلس کے بالاخانے پر چڑھ کر شہر کو دیکھ رہا تھا۔ پہرے والون نے

بادشاہ کو اسکی خبر کردی اورنگ زیب نے اپنے قیدی کو الزام دیا کہ اُسنے نقض آداب مشرقی کے جرم کا ارتکاب کیا اسلیئے کہ اسکی نظر شاہی محلسرا کیطرف کو تھی اور ممکن ہے کہ اسنے بادشاہ کی بیگیات کو دیکھا ہو یا دیکھنا چاہا ہو۔ کہتے ہین کہ تیغ بہادر نے اسکا یہ جواب دیا کہ اے بادشاہ اورنگ زیب مین اپنے محبس کے بالاخانے پر تھا مین نے زنان خانے کیطرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہین دیکھا مین تو دکھن کیطرف گورے مُنھ والونکو دیکھ رہا تھا جو ایک دن سمندر پار سے آکر تیرے پردے کے پرخچے اُڑا دینگے اور تیری سلطنت کا تختہ اُلٹ دینگے۔ یہ پیشین گوئی تیغ بہادر کے بیٹے گوبند سنگھ نے اور اُن لوگون نے جو بعد کو آئے اچھی طرح یاد رکھی اور اِن ہی لفظون نے سکھ سپاہیونکو شعار جنگ کا کام دیا کہ ۱۸۵۷ء مین دہلی کے محاصرے اور فتح مین ہمارے اپنے سپاہیون کے پہلو بہ پہلو لڑے۔ آگے چلکر معلوم ہوجاے گا کہ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو جو دہلی مین سالگرہ کی محفل منعقد ہوئی اسکی اغراض مین کیسے عمدہ طور سے تیغ بہادر کا نام شامل کیا گیا۔ کپورتھلہ کے راجہ کے سوائے تمام سکھ رؤسا یعنی مہاراجہ پٹیالہ راجگان جیند و نابھا و فرید کوٹ و سردار ریاست کلیسا گاڑیون مین سوار ہوکر سسگنج آئے۔ ساتھ مین عصا بردارون نیزہ دارون طنبورچیون ترمچیون اور سکھ بھاٹونکا بڑا لمبا تانتا تھا۔ گرنتھ جو سکھون کی مقدس کتاب ہے سوری دروازے تک تو ہاتھی پر لائی گئی وہان سے مندر تک اکیلی گاڑی مین۔ جہان فرسٹ جنید امپیریل سروس انفنٹری نے فوجی تعظیم کے ساتھ گرنتھ کا استقبال کیا درآنحالیکہ رجمنٹ کے باجے والے گاڈ سیو دی کنگ کی

گت بجا رہے تھے۔ گرنتھ کو ادب سے مندر مین لے گئے جہان مرد و زن پوجاریون کی بڑی بھیڑ تھی رؤسا برہنہ پا پیچھے پیچھے تھے اور ایک مختصر سی پوجا ہوئی۔ سکھون کی مقدس کتابون سے کچھ جملے پڑھے گئے۔ انند اپور ضلع ہوشیار پور کے گرو نے وعظ کہا اور بزرگ راجہ صاحب نابھا نے جماعت کو خطاب کرکے تقریر کی۔ اور دلی جوش کے ساتھ تا بدیر بتیغ بہادر کے واقعے اور اُنکی پیشین گوئی اور شہادت کا بیان کرتے رہے۔ ہز ہائینس نے کہا کہ سکھ اگر خدا کی اور اپنے بزرگون کی مہربانی کے مستحق بننا چاہتے ہین تو انکو چاہیئے کہ گورے مُنھ والون کے بادشاہ کی وفاداری کے عہد و پیمان کو از سرِ نو تازہ کرین جسنے اُنکے لیئے اتنا کچھ کیا ہے۔ راجہ صاحب کی تقریر نے اُسوقت بڑا عمدہ اثر کیا اور معلوم ہوا ہے کہ جب سے سس گنج کے مجمع مین بڑے جوش کے ساتھ وفاداری کا اظہار ہوا ہے سکھون کی ساری جماعت پر وفاداری کا نقش اور بھی گہرا بیٹھ گیا ہے۔

باب یازدہم

مقامات مختلفہ کے جشن

اِدھر تو وائسرائے اور نظم و نسق کے اعلیٰ عہدہ دار اور فرمانروائیس اور تمام قطاعِ مملکتِ ہندوستان کے سرآوردہ اشخاص قدیم دارالسلطنت دہلی مین شاہنشاہ کے جشنِ تاج پوشی کے لیئے جمع ہین اور اُدھر ملک کے سرتاسر طول و عرض مین انگریزی عملداری اور ہندوستانی ریاستون دونون علاقون کے تمام باشندے اِن دنون مین تیوہار کی سی خوشیان منا رہے ہین - گورنمنٹ آف انڈیا نے سکریٹری آف سٹیٹ کو ایک مراسلہ بھیجا تھا اور وہ اِس کتاب کے ضمیمے نمبر ۴ مین چھپا ہوا موجود ہے اُسمین اِن کھیل تماشون وغیرہ کی تفصیلی کیفیت مندرج ہے - انگریزی علاقے مین تو یہ ہوا کہ تمام لوکل گورنمنٹون اور دارالحکومتون اور ہر ضلع کے صدر مقام مین اعلان علیٰ رؤس الاشہاد انگریزی اور ملکی زبان مین پڑھا گیا جہان جہان قلعون مین فوج تھی موجوداتِ لشکر لی گئی جس جگہ ہو سکا ایک سو ایک توپون کی شاہانہ سلامی سرہوئی سرکاری عمارتون مین روشنی کی گئی غریبونکو کھانا کھلایا گیا اور وائسرائے کے خاص ایما سے سکول کے بچون کی خوشی کے سامان مہیا کیئے گئے تاکہ اِس مبارک واقعے کا خیال کانشنس نے ابھر آدمیون کی نئی پود کے ذہن نشین

ہو جائے۔ مرحمتِ عامہ کا اظہار اسطرح پر کیا گیا کہ انگریزی علاقے کے جیلخانونسے ۱۶۱۸۸ قیدی رہا کیئے گئے اور اسیطرح کا رحم تمام ہندوستانی ریاستون مین قیدیون کے حال پر مبذول ہوا۔ جہان کہین کسی انگریز یا ہندوستانی کو کسیطرح کا اعزاز بخشا گیا تو لوگون مین اچھی طرح اسکا اعلان کیا گیا اور اکثر تو ایسا ہوا کہ جن لوگون نے کسیطرح کی ممتاز کارگزاری کی تھی اُنکو اسناد لیاقت بڑے ملکی عہدہ دار کے ہاتھ سے دلوائی گئین۔ ہر جگہ لوگون کی متفقہ جماعتون اور خاص خاص شخصون نے مقامی تفریحات کے لیئے بڑی خوشدلی سے کل خرچ یا بقدرِ معتد بہ اپنے پاس سے دیا یہ ان ہی کی فیاضی کا طفیل تھا کہ عامۂ خلائق مین شاذ و نادر ہی کوئی متنفس رہ گیا ہوگا جسکو اتحاد مملکت اور اہل وطن ہونے کے عام استحقاق کا احساس نہ ہوا ہو اور دہلی کے شاہنشہی دربار کے منعقد کرنے سے اسی نکتے کا سمجھانا مقصود بھی تھا۔

دار السلطنتِ کلکتہ اور دار الحکومتِ مدراس و بمبئی اور صوبون کے صدر مقامات الہ آباد لاہور رنگون ناگپور شلانگ پشاور مین خاصکر خیر خواہی کا اظہار بڑی دھوم سے کیا گیا لیکن فوج کی صف آرائی اعلان کا لوگون کو پڑھ کر سنانا اعزازی اسناد کا دینا ۴۶۲ قیدیون کا پریزیڈنسی اور علی پور کے جیلخانون سے رہا کرنا یہ صرف چند سرکاری رسمین نوروز کے دن کلکتے مین ادا کی گئین باقی عام رسمون کا ادا کرنا اسوقت تک ملتوی کیا گیا کہ لفٹنٹ گورنر اور وائسرائے دہلی کی بڑی تقریب سے واپس آجائین۔

۲۶۔ جنوری سے ۲۹ جنوری تک کلکتے مین جو شاندار محلون کا شہر کہلاتا ہے اور دریا

ہمگلی پر واقع ہے بڑی رونق رہی - پچاس ہزار روپے سے زیادہ عام لوگون نے جمع کیا جسمین سے ۲۸۶۷ طالب العلمونکو جو مدارس مین پڑھتے تھے خوش کرنے کے لیے خرچ کیا گیا بابو بھجن لال لوہیے نے میدان مین ۲۵۰۰۰ ہندو غریبون اور ۲۰۰۰۰ مسلمانونکو کھانا کھلایا ۲۶ جنوری کو لارڈ ولزلی نے جو اُسوقت گورنر جنرل تھے نو تعمیر ایوان گورنری کو کھولنے اور امین لوگون کی صلح کے انعقاد کی خوشی مین جسکی خبر ہندوستان مین تھوڑے ہی عرصے پہلے آچکی تھی ایک بڑا رقص و سرود کا جلسہ کیا تھا - ۲۶ جنوری کو وائسرائے حال نے بھی گورنمنٹ ہوس مین رقص و سرود کا جلسہ کیا جسمین لوگ سو انگ بھر کر آئے تھے - یہ اُس بڑے رقص و سرود کے جلسے کے سوین سالگرہ تھی اُس مشہور رقص و سرود کی تفصیلی کیفیت لارڈ ولنشیا کے سفرنامے مین جو اُسوقت اُن مین موجود تھے مرقوم ہے وائسرائے اور اُنکے تمام مہمانون نے اب سے سو برس پہلے کی طرز وضع کی پوری پوری نقل اُتاری تھی لارڈ ولزلی کی اُسوقت کی تصویر ایوان گورنری مین موجود ہے تو جو لباس اُسوقت لارڈ ولزلی پہنے ہوئے تھے لارڈ کرزن ہو بہو اُسیطرح کا لباس پہنکر آموجود ہوئے اور اُنکے اہالی موالی بھی ٹھیک اُن وقتون کے اہالی موالی کی وردیون مین تھے لیکن عوام الناس کی دلبستگی کے تو دو سامان تھے آتشبازی اور روشنی - سو آتشبازی تو مسز سی ٹی براک نے گھڑدوڑ کے میدان مین ہندوستانیون کے ایک جم غفیر کے سامنے چھوڑی اور اسمین کئی چیزین وہی تھین جو دہلی مین چھوڑی گئی تھین روشنی کی شب کو کلکتے کی تمام سرکاری عمارتین اور یورپین اور ہندوستانیون کے بڑے بڑے گلی کوچے ایک بقعۂ نور بنے ہوئے تھے - دیسیون نے اپنے رہنے کے مقامات مین

اپنے طور کی خوشنما روشنی کر رکھی تھی وائسرائے اور لیڈی کرزن اور اُنکے رفقا جلوس کی شکل مین رات کے دس بجے بازارون مین سے ہوکر گزرے آنکے گزرنے کا رستہ پہلے سے تجویز کرلیا گیا تھا اور اُسکی مجموعی مسافت ۵ میل سے کچھ اوپر ہی اوپر تھی۔ بمبئی مین سرکاری مراسم کے علاوہ اسپلینیڈ پر لوگون نے اپنا ایک میلہ جمایا اور وہ ۲۶ دسمبر سے ۴ جنوری تک برابر ہوتا رہا۔ یکم جنوری کو بڑی بھاری روشنی ہوئی۔

اور ۶ جنوری کو آتشبازی چھوڑی گئی۔ اور ساتھ ہی لوگون کے متعدد فرقون مین سے ہر ایک فرقے نے اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک متفقہ جماعت نے خاص خاص تماشے اور خاص خاص مجمعے قرار دیے۔ یکم جنوری کو تمام لوگون نے عام خوشی کا دن منایا ہر ایک اور تمام اشخاص اسی فکر مین تھے کہ شاہنشاہ کی وفاداری کے اظہار مین دوسرون پر سبقت لے جائین۔ شاہی اعلان دوپہر کے وقت ٹون ہال مین مسٹر لزلی کرافرڈ شرف نے لوگون کو پڑھ کر سنایا۔

مدراس مین یکم جنوری کو دعوت کے بڑے کمرے مین ایک دربار منعقد ہوا اور آنریبل مسٹر گیبرل سٹوکس نے جو مدراس گورنمنٹ کے چیف سکریٹری ہین۔ لوگونکو اعلان پڑھکر سنایا۔ سارے دن مذہبی عبادتین ہوتی رہین۔ گانے بجانے کے مشغلے رہے۔ نقالیون کی محفلین گرم رہین غربا کو کھانا کھلایا گیا حاجتمندون کو کپڑے دیے گئے۔ مدرسون کے لڑکون کو مٹھائیان کرائی گئین۔ شہر کی گزرگاہین سرکاری عمارات کارخانہ جات آراستہ کیے گئے اور شام کے وقت جزیرۂ سینٹ تھامس مین روشنی ہوئی آتشبازی چھوٹی

الہ آباد مین مسٹر برسی گرے کمشنر قسمت نے میوہال مین ایک دربار منعقد کرکے ایک بڑے مجمع کی موجودگی مین شاہی اعلان سُنایا۔ مجمع مین شہر اور اضلاع ملحقہ کے سرآوردہ لوگ حاضر تھے تیسرے پہر ہاتھیون کے جلوس نے گشت کیا اور شام کے وقت خسرو باغ مین اہل شہر کا مجمع ہوا اور آتشبازی چھوڑی گئی۔

پنجاب کے صدر مقام لاہور مین فرسٹ پنجاب و النٹیرز کے قواعد کے میدان مین مسٹر سی ایچ ایٹکنسن ڈپٹی کمشنر نے شاہی اعلان لوگون کو پڑھ کر سُنایا۔ شہر اور رسول سٹیشن مین روشنی ہوئی اور کئی ایک ہندوستانی سرآوردہ لوگون نے غربا مین کھانا بھی تقسیم کیا

رنگون مین قلعے کی فوج کا عرض لشکر لیا گیا چیف کورٹ کے اول درجے کے جج نے شاہی اعلان لوگونکو پڑھ کر سُنایا۔ اعزازی اسناد لوگون کو دی گئین۔ غریب یورپینون اور دیسیونکو دعوت دی گئی اُن مین سے ہر ایک کو کچھ تھوڑی سی نقدی بھی ملی... ۱۴۰ کے قریب مدرسون کے بچون کی آؤ بھگت کی گئی اور دن روشنی اور آتشبازی کے ساتھ ختم ہوا اگلے دن شام کو چینیون نے کلکتے کے چینیون کیطرح ایک خاص قسم کی آتشبازی چھوڑی جسکا رواج ایک ہزار برس سے چین کی سلطنت مین ہے۔

ہندوستان کے دوسرے امصار اور بلاد اور مفصلات مین جس جس طرح لوگون نے خوشیان منائین اُنکا تفصیلی بیان امکان سے خارج ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عامہ خلائق کی خیرخواہی اور مالدار بلکہ نامستطیع لوگون کی فیاضی اور جس سرگرمی کے ساتھ سرکاری اور غیرسرکاری لوگون نے اِس تقریب کے شاندار بنانے مین کوشش کی ہر جگہہ بخوبی ظاہر تھی۔

خبرین جو متعدد صدر مقامات سے آئین اُنسے اور مقامی اخبارون کی تحریر سے بھی یہ بات اچھی طرح پایۂ ثبوت کو پہونچی کہ عموماً اکثر لوگ اور خاصکر غربا اور بچے ضرور سہموقع کو احسانمندی کے ساتھ یاد کیا کرینگے - اس کتاب مین تو اتنی ہی گنجائش ہے کہ دار الحکومتون کے علاوہ ہر ایک صوبے کے خاص مقامات مین اور نیز ہندوستانی ریاستون مین جس جس طرح پر خوشی منائی گئی اُسکی مختصر سی کیفیت لکھدیجائے - بمبئی پریزیڈنسی کے علاقے مین حرفت اور صنعت کا ایک سکول سورت مین ہے اُسمین طالب العلمون کے چار وظیفے شاہنشاہ اور ملکۂ الگزنڈرا کے نام سے جاری کیئے گئے باسین اور رتناگری اور کنارا اور کئی مقامات مین شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم کی تصویرین منظر عام مین لٹکا کر اُنکو ہار پہنا دیے تھے - شاہپور مین برہمن شاہنشاہ اور شاہنشاہ بیگم کی درازی حیات کے لیے سنسکرت کے منتر پڑھتے تھے اُنکو لوکل کمیٹی نے دکشنا دی - احمد نگر کے قلعے مین جہان بورلوگ قید تھے روشنی کی گئی - پونا مین ضلع کے مجسٹریٹ نے کونسل ہال مین دربار کیا اور مسٹر کالورام بھاؤ منسارام کے خرچ سے جو شہر کے بڑے دولتمند رئیس ہین ہزارون غریبون کو کھانا کھلایا گیا اور گرد نواح کے اونچے مقامات پر اظہار مسرت کے لیئے آگ روشن کی گئی ضلع رتناگری مین تمغے حضور شاہنشاہ اور ملکہ کی تصویرین اور مرہٹی زبان مین ملکہ معظمہ کی زندگی کا مختصر حال یہ چیزین مدرسون کے لڑکونکو تقسیم کی گئین - بہت سے گانؤن مین شاہنشاہ معظم اور ملکۂ الگزنڈرا کی بڑی بڑی تصویرین ہوادارون مین رکھکر جلوس کے طور پر نکالی گئین - ایک شہر سے یہ رپورٹ آئی کہ جہان پر فوج نہین تھی پولیس نے قواعد کی اور

ایک خاص طرح کی باڑسر کی جو صرف خوشی کے مواقع پر ہوا کرتی ہے۔ غیر سرکاری آدمیون نے جنکے پاس بندوقون کے لائسنس تھے اُنھون نے ایک سلامی اُتاری۔ کراچی مین فریر ہال کے گرداگرد جو زمین ہے اُسمین ایک قطعہ کو سُنزلان کے لیئے علیحدہ کردیا گیا ہے اسی قطعے مین دو ہزار آدمی کے قریب اعلان کے سُننے کے لیئے جمع ہوئے۔ اعلان انگریزی مین کلکٹر نے اور مرہٹی زبان مین مسٹر ٹھل رام کھیم چند نے جو میونسپیلٹی کے پریزیڈنٹ ہین پڑھکر سنایا۔ اور اُس دن کی رسومات کے علاوہ اس تقریب کی یادگار اسطرح پر قائم کی گئی کہ لیڈی ڈفرن ہسپتال مین اچھی معقول رقم دی گئی۔

علاقۂ دار الحکومت مدراس مین ہر ضلع کے مقامات صدر مین کلکٹرون نے دربار منعقد کیے حضور شاہنشاہ اور ملکہ کی تصویرین یا تو ہاتھیون پر جلوس کے ساتھ نکالی گئین یا آراستہ گاڑیون مین رکھی گئین۔ کرنول مین لوگ خود اُنکو کھینچکر لے گئے۔ دہان روشنی بھی کیگئی اور آتشبازی بھی چھوڑی گئی ہر جگہہ غریبون کو کھانا کھلایا گیا اور مدارس کے لڑکون کے لیئے کھیل تماشے مہیا کیئے گئے۔ مدورا مین دربار وسطی گنبد کے نیچے ٹرمولا نایک کے محل مین منعقد کیا گیا۔ جہان بڑے مندر کے موروثی پجاریون نے اُس رسم کے موافق جو پرانے پانڈے راجاؤن کی تاجپوشی کے موقع پر ہوا کرتی تھی پھول چڑھائے۔ اسپر لیڈنسی کی بہت سی جگہون مین اس تقریب کی یادگار سرکاری عمارتون اور دوسری قسم کی یادگارون کے ذریعے سے قائم کیجائے گی جو وفادار شہریون اور سوسائیٹون کے روپے سے تعمیر کیجائینگی مثلاً کریکال مین اڈوارڈ ریڈنگ روم۔ اننت پور مین ایک پبلک ہال۔

سیدا پٹ مین کارونیشن ولز۔ نندیال مین اڈوارڈ لائبریری۔ کرشنا گری مین کارونیشن ہال اور ضلع ٹناولی کی بہت سی جگہون مین کارونیشن لیمپ۔

جس جس طرح تمام بنگال مین خوشیان منائی گئین اُن مین سے ایک خاص بات یہ تھی کہ اُنسے بڑے شد و مد کے ساتھ دلی خیر خواہی ظاہر ہوتی تھی۔ قسمت صدر کے اکثر مقامات مین لوگ کئی کئی دن تک خوشیان مناتے رہے۔ اضلاع مین خوشحال لوگون نے اپنے گھرون مین روشنیان کین دوستون کو دعوتین دین غریبون مین خیرات تقسیم کی ہندوون اور مسلمانون نے ہر جگہ بادشاہ اور بادشاہ بیگم کی درازی عمر اور سلامتی کی دعائین مانگین۔ مدرسون کے لڑکون کے غول جھنڈیان لیئے ہوئے بستی مین گشت لگاتے اور خاص اسموقع کے لیئے دیسی زبان کے کچھ گیت بنائے تھے گاتے پھرے ثواب کے کامونکے لیئے بڑی بڑی رقمین جمع کی گئین۔ ہوگلی مین جو دربار ہوا اُسکے صدر نشین بردوان کے صاحب کمشنر تھے اور اُسمین فرانس کی عملداری چندرناگور کے ناظم بھی موجود تھے۔ نارا جول ضلع مدناپور مین راجہ نرندر لال خان نے اٹھارہ ہزار سے زیادہ ہی زیادہ غربا کو کھانا کھلایا اوڑیسے مین تمام ضلع کٹک کے لیئے ایک صدر دربار منعقد ہوا جسمین ۱۴ یا جگیردار والیان ریاست موجود تھے کمشنر ۴ ہاتھیون کے جلوس مین مقام دربار تک گئے۔ چٹاگانگ مین بابو ریوتی رمن راے نے جو ایک ہندو زمیندار اور سوداگر ہین طالب العلمونکی ہر طرح خاطر مدارات کی۔ قیدیون کو جیلخانے مین اور عیسائی یتیمون اور غریبون کو جو رومن کیتھلک مشن کے ماتحت تھے کھانا کھلایا اور مفلس عیسائی بیوہ

عورتون اور بچون کو کپڑے تقسیم کیے ایک مسلمان سوداگر منشی یعقوب علی دوباش نے اپنے مذہب کے تمام غربا کو تین دن تک برابر کھانا کھلایا۔

ممالکِ متحدہ مین لوکل کمیٹیون نے ہر ضلع کے مقام صدر پر عام پسند مراسم کے لیئے نہایت ہی عمدہ انتظام کیے جنکی وجہ سے سرکاری مجامع کے علاوہ اس تقریب کو امتیاز خاص حاصل ہوا۔ نوابصاحب والیِ ریاست رامپور نے لگان کے ۱۷۶۲۵۵ روپے جو کاشتکارون کے ذمے باقی تھے معاف کردینے سے ایک عمدہ مثال قائم کی جسکی تقلید بہت سے زمیندارون نے کی کہ اُنھون نے بھی آسامیونکو بہت سی رقمین معاف کردین بہت سے رئیسون نے غریبون اور مصیبت مند پردہ نشین عورتون کو کمبل تقسیم کیے۔ تمام صوبے مین روشنی کی گئی اور آتشبازی چھوڑی گئی دریاے گنگا مین جو کانپور کے نیچے بہتا ہے اُسمین اتفاق سے ایک ٹاپو نکل آیا ہے اُسپر جو آتشبازی چھوڑی گئی لوگ کہتے ہین کہ بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ بہت سے پُرانے سپاہی اُن درباروں مین جو کمشنرون اور حکام ضلع نے کیئے موجود تھے فیض آباد کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پنشن یافتہ ہندوستانی افسر جسکی عمر ۸۵ سال کی تھی اسکا سینہ تمغون سے لپا ہوا تھا۔ اور وہ پُرانے وقتون کی وردی پہن رہا تھا جسوقت اسکو ڈپٹی کمشنر کے سامنے لے گئے تو بڑے لمبے اور زور کے نعرہ ہاے خوشی سے اُسکا خیر مقدم کیا گیا۔

جس وقت کوئین وکٹوریا تخت نشین ہوئین پنجاب زیر فرمان رنجیت سنگھ تھا اور اُسکے جانشینون نے انگلستان کی فوجی قوت کو بے حقیقت سمجھا اور کچھ سال بعد انگریزی علاقے پر

حملہ آور ہوئے پنجاب کے سارے علاقے مین جو اب انگریزی حکومت کے تحت مین ہے اور اُسکو ایسی خوشحالی میسر ہے جو کبھی نصیب نہین ہوئی تھی لوگون کے دل بادشاہ کی خیر خواہی سے ایسے لب ریز تھے کہ جشن تاجپوشی کا اشارہ پاتے ہی اُبل پڑے یعنی عیسائیون کے گرجون کیطرح ہندوؤنکے مندرون سکھون کے گرودوارون مسلمانون کی مسجدون مین ہر جگہ ملک معظم کی سلامتی اور دوام سلطنت کے لیے صمیم قلب سے دعائین مانگی گئین - ہر ایک ضلع کے صدر مقام مین تمام مذہبون کے غریبونکو کھانا کھلایا گیا مدرسون کے بچون کے خوش کرنے کو ہر طرح کے سامان مہیا کیئے گئے - تمام سرکاری عمارتون اور بہتیرے بود و باش کے گھرون مین روشنی کی گئی - روشنی کے متعلق جو رپورٹین آئی ہین - اُن مین دو روشنیون کا مذکور خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے ایک تو سکھون کے سنہرے مندر واقع امرتسر کی پُرتکلف روشنی کا اور دوسرے کوہ ٹلا واقع ضلع جہلم کی روشنی کا کہ وہان چار سو من لکڑی کا انبار دو دن رات برابر مشتعل رہا اسمین شک نہین کہ ضلع جہلم نے بڑی کشادہ دلی سے خیر خواہانہ فیاضی کا اظہار کیا کیونکہ وہان سے جو رپورٹین آئی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات مین مدرسون کے بچونکی خوشی کے لیئے اسقدر مٹھائیان بنوائی گئین کہ وہ کھا نہ سکے - گجرات مین کئی مجرم جرمانے کے عوض مین قید تھے - ایک دیسی مرد آدمی نے اُنکا جرمانہ از خود اپنے اوپر اوٹ لیا - مانٹگمری مین دوسرے چار آدمیون نے اپنا واجب الوصول قرضہ معاف کردیا - سیالکوٹ مین سردار بگیل سنگھ نے سول ہسپتال مین اوڑھنے بچھونے سمیت ایک پلنگ عنایت کیا - امرتسر مین شہر کے ایک متمول رئیس نے غربا کی امداد کے لیئے ایک لنگر جاری کیا - علاوہ اسکے ہمدردی

عامۂ خلائق کی اَور بھی بہت سی شکلین نکل آئین جنمین لوگون نے کشادہ دلی سے کام لیا۔
مناسب مقام یہ بات بھی لکھنے کی ہے کہ پنجاب کے مردانہ وار کھیلون مین قریب قریب
ہر جگہ جہان زور آوری کے کھیل تھے کشتیون کی بازیان مینح اُکھاڑنے کے کرتب گھڑ دوڑین
کرکٹ اور چوگان بھی تھے۔

ملحق الحدود شمالی مغربی سرحدی صوبے مین کھیل تماشے زیادہ تر اسی قسم کے تھے مگر کوہاٹ
مین خٹک لوگون کا تلوار کا ناچ اور بنو مین وزیریون کا ناچ خاصکر قابل تذکرہ ہے۔
صدر مقام پشاور مین فوج کی صف آرائی ہوئی ڈپٹی کمشنر نے ایک دربار منعقد کیا اور شہر
کی مختلف جماعتون نے تہنیت نامے گزرانے۔

برما مین کئی طرح کے عام پسند میلون کے علاوہ جو اُسی صوبے کے ساتھ خاص ہین
پوس یعنی نقالی کی محفلین قابل تذکرہ ہین جو بعض مقامات مین کئی کئی دن متواتر ہوتی
رہین اور علیٰ ہذا القیاس کئی کئی ڈانٹر کی دیسی ڈونگیون مین ناؤ کھینے کی بازیان اور
بُودھ مذہب کے مانکون کی دعوتین کہ قدیم الایام سے اس دستور کو بڑا متبرک مانتے
چلے آئے ہین۔ منڈلے مین فوج کی صف آرائی کے علاوہ جو ڈیشل کمشنر نے شاہی اعلان
پڑھکر سنایا ایک سو ایک توپ کی شاہی سلامی سر ہوئی تقریباً دس ہزار غریبون کو کھانا
کھلایا گیا سارے شہر مین روشنی ہوئی اور غریب سے غریب باشندون نے بھی گھر کے
آگے چند تبیان روشن کین یا ایک معمولی تیل کا چراغ ہی جلا دیا۔ ۲۔ جنوری کو مدرسون کے
چھ ہزار بچون کو دعوت دی گئی اور اگلے دن خندق پر کشتیون کی بازی ہوئی۔ ماؤبن

ضلع پرو م مین برمیون کے دستور کے مطابق شاہی تاجپوشی کی رسمین بجالائی گئین۔ اور ایک جلوس کو برمیون کے پُرانے دربار کی رسم کے موافق ترتیب دے کر دربار ہال تک لے گئے جہانکہ اعلان پڑھا گیا۔ ٹونگو مین رحمدل برمیون نے نہایت ہی شفقت سے اُن قیدیونکو جو ابھی چھوڑ دیے گئے تھے ایک شامیانے مین جو اسی غرض کے لیئے بنایا گیا تھا لیجاکر بٹھایا اور اُنکو مرغوب کھانے کھلائے۔

ممالکِ متوسطہ کے مراسم مین ایک ممتاز بات یہ تھی کہ ہر شخص کو جو حاضر دربار تھا شاہنشاہ معظم کی ایک ایک عکسی تصویر ہدیہ دی گئی یہ ایسا تحفہ تھا جسکی ہر شخص نے قدر کی۔ جبلپور مین طاعون کے سبب سے بہت آدمیون کو جمع کرکے غریبونکو کھانا کھلانا عام لوگون کی تندرستی کے لیئے خطرناک تھا۔ اِسلیئے یہان پر کبل تقسیم کیئے گئے لیکن اَور مقامات مین غریبونکو کھانا کھلایا گیا اور ہر جگہہ لوگ عام خوشیون مین بڑے شوق سے شریک ہوئے جبلپور کے راجہ گوکل داس نے اِس خوشی مین پانچ لاکھ روپے سے زیادہ قرضدارون کو معاف کردیے۔ ناگپور مین شرمتی گنگا بائی نے دو ہزار روپے نیڈہم رمنے مین ایک فوارہ بنانے کے لیئے دیے انھون نے کچھ رقم اَور بھی دی تاکہ شہر مین بجلی کی روشنی اول بار کیجائے۔

آسام مین حکام ضلع کو اِس بات کی کوشش مین کہ وہ اِس رسم کی وقعت اچھی طرح لوگون کے ذہن نشین کردین بڑی کامیابی ہوئی اور یہ خوشیان زمانۂ دراز تک اقوام لوشیا ناگس۔ گردس۔ اور کاس کو یاد رہینگی جنمین سے بہت سے آدمی دور دراز کے فاصلے

طے کرکے حضور شاہنشاہ کی نسبت اپنی اطاعت ظاہر کرنے کے لیئے آئے۔ صدر مقام شلانگ مین معمولی رسمین اور جشن ہوئے اور اضلاع مین اس تقریب کی جو خوشیان منائی گیئن اُن مین انعقادِ دربار غریبون کو کھانا کھلانا۔ مدرسے کے لڑکون کو دعوتین دینا۔ قومی ناچ اور کھیل تھے۔ شام کے وقت شہرون مین روشنی کی گئی اور پہاڑون کی چوٹیون پر آگ روشن کی گئی۔

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے رپوٹ کی کہ یکم جنوری کو کوئٹا۔ سبی۔ ڈوکی۔ فورٹ سینڈیمن اور دیگر مقامات مین دربار منعقد ہوئے۔ سبی مین جو کھیل تماشے ہوئے اُن مین افغانستان کی سرحد پار کے بہت لوگ آکر شریک ہوئے۔ اکثر مقامات مین گھوڑدوڑین ہوئین آدمیون نے دوڑنے کی بازیان بدین اور طرح طرح کی شرطین ہوئین۔ غربا کو کھانے تقسیم کیئے گئے۔ بچون کی ہر طرح خاطر مدارات کی گئی۔ آتشبازی چھوڑی گئی۔ روشنی ہوئی مسجدون اور مندرون مین بادشاہ اور ملکہ کے لیئے دعائین مانگی گیئن۔

جزائر انڈمان مین جو قیدیون کی بستی ہے وہ تک بھی خوشی منانے مین شریک تھی۔ بلکہ کتنے قیدیونکو شاہنشاہ کی تاج پوشی کی تقریب کے مدت العمر یاد رکھنے کی خاص وجہ تھی کہ ۲۶۱ دائم الحبس اور ۱۲۱ میعادی قیدی مطلقاً رہا کردیے گئے۔ اس بستی مین نوروز کا دن ہر شخص کے لیئے تعطیل کا دن تھا یہانتک کہ جیلخانے کے قیدیون اور پابزنجیرون کے لیئے بھی۔ فوجی سپاہی لاسکر پولیس قیدی اور باشندگان انڈمان سب کو بادشاہ کیطرف سے کھانا دیا گیا۔ جو آزاد لوگ جزیرے مین بستے ہین اُنھون نے خوب دل کھولکر روشنی

اور کھیل تماشون کے لیئے چندے دیے۔ پولیس کے دیسی افسرون نے چندہ کرکے ایک رقم جمع کی تاکہ نہایت غریب اور نہایت درماندہ سابق سزایاب لوگون مین تقسیم کیجائے۔ آزاد باشندون نے چندے سے تین سو روپے اس غرض سے جمع کیئے کہ پورٹ بلیر مین جو لڑکون لڑکیون کے مکتب ہین اُنکو ہر سال چاندی کے دو تمغے دیے جائین۔ انڈمان کے اصلی باشندے وحشی لوگ ہین اور اُنکا دستور ہے کہ شائستہ لوگون کے اختلاط سے گریز کرتے ہین باین ہمہ اُنکو بھی دعوت دی گئی اور اُن ہی کے مذاق کے مطابق دعوت کا انتظام کیا گیا۔ کرنیل سر آرچی بٹمل بارسٹر چیف کمشنر انڈمان و نکوبار دعوت مین موجود تھے اور اُنھون نے انڈمنی لوبی مین تقریر کی۔ ہر چند اُنکے مخاطب انسانیت کے اعتبار سے بہت ہی فروتر درجے کے وحشی تھے اور کرنیل صاحب کا مقصود اپنی باتون کا اُن ہی لوگون کے ذہن نشین کرنا تھا تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکی سعی بہت کچھ مشکور ہوئی۔

اگرچہ دیسی والیان ریاست کے علاقون مین جشنون کا انتظام ویسا باقاعدہ نہ تھا جیسا کہ انگریزی علاقون مین تاہم عام خیرخواہی کا ظہور اور از خود جوش مسرت کا تراوش کرنا بہت کچھ حسب دلخواہ تھا۔ جو کچھ بھی ہوا گویا شاہنشاہی دربار دہلی اور انگریزی علاقون کی گونج کی صدائے بازگشت تھی مگر دم دار اور اُسمین بڑی گمک تھی۔ اگرچہ اس کتاب مین اتنی گنجائش نہین کہ جو کچھ دیسی ریاستون مین ہوا اُسکی پوری کیفیت لکھی جائے مگر رزیڈنٹون اور ایجنٹون نے جو رپوٹین بھیجی ہین ہم اُن کے کچھ کچھ خلاصے لکھے دیتے ہین اِنسے وہان کے لوگونکی سرگرمی اور خلوص کا کسیقدر اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

نظام کی دارالسلطنت اور اُنکی سلطنت مین جو جشن ہوئے اُنکے بارے مین نظام نے ابتدا سے دسمبر مین ایک جریدہ جاری کیا جسکی کما حقہ تعمیل کی گئی۔ اور وہ احکام جریدہ حسب ذیل تھے۔

(۱) ۵ شوال لغایت ۸ شوال سنہ ۱۳۲۰ھ یعنی ۵ جنوری سے ۸ جنوری تک تمام دفتر خواہ شہر مین ہون یا اضلاع مین دربار ہمایون کی وجہ سے بند رہینگے۔

(۲) گورنمنٹ کے خرچ سے تمام سرکاری دفترون اور شہر کے دوسرے مقامات مین روشنی کا انتظام کیا جائیگا۔ غریبون اور بیکسون کو صیغۂ امور مذہبی سے کھانا تقسیم کیا جاے گا اور مدرسون کے بچون کے خوش کرنے کے لیئے صیغۂ تعلیم سامان مہیا کرے گا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ تمام جاگیردار۔ اُمرا۔ سوداگر اور دوسرے آدمی بھی اپنے مکانون اور عمارتون مین اس مبارک تقریب کے موقع پر روشنی کرینگے۔

ہر صوبے کے صدر مقام مین سرکاری خرچ سے غریبون اور بیکسون کو کھانا کھلایا جائیگا اور مدرسے کے بچون کی ہر طرح سے خاطر مدارات کیجائیگی۔ ہز ہائینس کی گورنمنٹ تمام رعایا سوداگرون اور دوسرے لوگون کو جو صدر مقام کے باہر دیگر مقامات مین رہتے ہین بڑی خوشی سے اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جو چاہے اِن خوشیون کے منانے مین شریک ہو۔

مذکورۂ بالا دن کو جو بڑی خوشیون اور تہنیتون کا دن ہوگا وہ قیدی جنکا چال چلن اچھا رہا ہے رہا کردیے جائینگے اور ہز ہائینس کی سلطنت کے باقی قیدیون کے

حق مین یہ رعایت ہوگی کہ اس مبارک دن کے سبب سے اُنکو بہ نسبت روز کے زیادہ عمدہ خوراک ملے گی۔

روزِ ہمایون مذکورۂ بالا پر مساجد کے متولّی اور امام اور دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے معابد مین جمع ہوکر بادشاہون کے بادشاہ یعنی خدائے تعالی جل شانہ کی بارگاہ مین حضور معظم شہنشاہ کی درازی عمر اور اقبالمندی کی دعائین مانگین۔ خاصکر اہل اسلام کو ایسی دعا کے لیئے ایک مناسب موقع پیش آئیگا۔ کہ دربار غالبًا عین عید کے دن منعقد ہوگا اور مسلمانون کا جمِ غفیر بلدے اور اضلاع کی ہر ایک مسجد مین ادائے دوگانۂ عید کے لیئے جمع ہوگا پس یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان شہنشاہِ ہند کی خیر و عافیت کی دعا کے لیئے اسموقع کو ہاتھ سے جانے نہ دین کیونکہ دنیاوی برکات کے لحاظ سے جو ملک معظم کے عہد مین لوگون کو میسر ہین ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے ہم مذہبون کے ساتھ شریک ہوکر دعا کے ذریعے سے اپنی احسانمندی کا اظہار کرے۔

سکندرآباد مین انگریزی فوج کی چھاؤنی نظام کی حدودِ مملکت مین واقع ہے وہان کی فوج صف آرا ہوئی اور اعلان شاہی پڑھا گیا۔ سینٹ جارج چرچ واقع حیدرآباد خاص مین ایک مذہبی نماز جماعت ادا کی گئی۔ تیسرے پہر رزیڈنسی مین دربار ہوا اور اُسمین تقریبًا ۴۴۔ اُمرا اور ریاست حیدرآباد کے عہدہ دار موجود تھے اور نظام کی فوج باقاعدہ کی جماعتون کے کمانڈنگ افسر۔ اور سکندرآباد اور بولارم مین جو فوج اور توپخانے تعینات ہین اُنکی جماعتون کے انگریز افسر۔ اور دونون چھاؤنیون کے سٹاف افسر اور صیغون کے

بالادست اور پادری اور ساتھ غیر سرکاری لوگ۔ اس مجمع مین میجر ڈبلیو ہیگ فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ نے شاہی اعلان پڑھ کر سنایا اور اعلان کے علاوہ اُن لوگون کے نام جنکو جشن تاجپوشی کی تقریب مین اعزازی اسناد عطا کی گئی تھین۔ برار مین یہ ہوا کہ امراؤتی خاص مین اور تمام اضلاع اور تحصیلات کے صدر مقامات مین دربار ہوئے اور روشنی کی گئی۔

بڑودہ مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو رزیڈنسی مین ایک دربار ہوا اور کادی اور نوساری اور امریلی قسمتون کے صدر مقامات مین دربار بھی منعقد ہوئے اور شاہی اعلان بھی پڑھکر سنایا گیا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ۱۳۷ مجرم قیدی رہا کیئے گئے۔ ہز ہائینس گیکواڑ نے اپنی راجدھانی مین واپس آکر اپنے محل واقع بڑودہ مین ایک بڑا دربار منعقد کیا اور دربار مین بموجودگی رزیڈنٹ و یوروپین عہدہ داران و مجمع کثیر عہدہ داران ریاست و سرآوردہ باشندگان بڑودہ شاہی اعلان علی رؤس الاشہاد پڑھا گیا اور توپ خانۂ ریاست نے شاہی سلامی اُتاری۔

میسور مین ڈپٹی کمشنرون نے تمام اضلاع کے صدر مقامات مین اور عملدارون نے تمام تعلقون کے صدر مقامات مین دربار کیئے اور شاہی اعلان بھی پڑھکر سنایا۔ جن شہرون مین میونسپل کمیٹیان ہین وہان غربا کو کھانے کھلائے گئے مدرسون کے بچون کو مٹھائیان تقسیم کی گئین۔ کشتیون کے دنگل ہوے۔ رات کے وقت روشنی ہوئی آتشبازی چھوڑی گئی ریاست کے جیلخانون سے ۶۶ قیدی رہا کیئے گئے اور ۴۳۲ قیدیون کی سزائین کم کردی گئین۔ ہندوون کے تمام مندرون اور مسلمانون کی تمام مسجدون مین ملک معظم

اور ملکۂ معظمہ کی درازی عمر اور اقبالمندی کے لیئے دعائین کی گئین۔

کرک کے خوشنما صدر مقام مرکز امین معمولی کھیل تماشون کے علاوہ شہر مین ایک جلوس نے بھی گشت لگایا جسمین شہنشاہ اور ملکہ کی دو بڑی تصویرین تھین جنپر سب کی نظرین پڑتی تھین۔

کشمیر مین ملکِ معظم کی واقعی تاریخ تاجپوشی یعنی ۹- اگست کی خوشی قیامگاہ گرما گلمرگ مین دن کے دن منائی جاچکی تھی کہ اُس دن ریاست کیطرف سے بڑی بھاری دعوت دی گئی تھی اور دعوت مین لیڈی کرزن بھی رونق بخش تھین۔ دعوت کے بعد آتشبازی چھوڑی گئی اور گلمرگ کے عقب مین ۱۴۴۰۰ فٹ کا بڑا بلند پہاڑ افاروت واقع ہے اُسپر روشنی کی گئی۔

مہاراجہ اور اُنکے بھائی راجہ سر امر سنگھ دونون جلسے کے وقت موجود تھے- ۲۶- جون کو تقریباً دس ہزار غربا کو سری نگر مین کھانا کھلایا گیا۔ پھر یکم جنوری کو کشمیر کی خوبصورت دارالسلطنت مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ نے پولو کے میدان مین ایک دربار کیا جسمین شہر کے تمام سربرآوردہ یورو پینیز اور دیسی موجود تھے اور ریاست کی فوج اُسوقت صف بستہ کھڑی تھی۔ تین پہر کو کھیل کرتب دکھلائے گئے اور شام کے وقت سری نگر مین روشنی کی گئی۔ جمو مین قلعۂ باہو گڑھ سے ایک سو ایک ضرب توپ کی شاہی سلامی اُتاری گئی اور پانچہزار غربا کو کھانا کھلایا گیا۔

مہاراجہ صاحب کے حکم سے منڈی مبارک مین ایک دربار منعقد ہوا جہان ایک بڑی جماعت کے روبرو شاہی اعلان پڑھا گیا اسیطرح کی اور رسمین ریاست کے دوسرے حصون مین بھی ہوئین۔

راجپوتانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سرگرمی کے ساتھ راجپوتانہ مین اس تقریب کی خوشیان منائی گئین ایسی گرمجوشی کے ساتھ تمام سلطنت مین کہین بھی نہین منائی گئین۔ اُدے پور

مین جو صدر مقام میواڑ ہے شاہی اعلان بڑے بڑے عہدہ دارانِ ریاست اور شہر کے باشندگان کے سامنے وکٹوریا ہال مین پڑھا گیا اور شاہی سلامی اُتاری گئی۔ اُس دن ایک عام چھٹی منائی گئی۔ غریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ اور گیارہ قیدی چھوڑے گئے۔ جیپور مین سکریٹری کونسل نے ایک دربار مین جو محل سرہٹہ مین منعقد ہوا تھا ایک اعلان پڑھا گیا اور ایوان نابرگڑھ سے ایک شاہی سلامی اُتاری گئی۔ جودھپور مین ۱۰۱ قیدی سلامی کے سر ہونے پر چھوڑے گئے۔ بوندی مین اُن باتون کے علاوہ حضور شاہنشاہ اور ملکہ کے لیئے ہندوؤن نے مندرون مین اور مسلمانون نے مسجدون مین دعائین مانگین تمام بیکانیر مین بہت سی خوشیان منائی گئین۔ غریبونکو خیرات دی گئی۔ بیکانیر کے شہر اور قلعے مین روشنی کی گئی۔ اور ایک دربار منعقد ہوا۔ مہاراجہ صاحب تو دہلی مین تھے مگر اُنکی جگہہ راجپوتون کی رسم کے موافق ڈھال اور تلوار گدّی پر رکھدی گئی۔ مہاراؤ کوٹا نے اس تقریب کی تعظیم مین ۱۸۹۹ء سنہ ۱۹۰۰ء کے آخر تک کی تمام بقایاے مالگزاری معاف کردی اور صرف اسی ایک سال کی بقایا ۱۵۹۲۰۰۰ روپے تھی۔ کشن گڑھ مین بڑے تکلف کے ساتھ خوشیان منائی گئین منجملہ اُنکے پھول محل مین دربار ہوا راجدھانی اور اُسکے گردنواح مین روشنی کی گئی اور تاج پوشی کا ایک میلا ہوا جسمین ناچ گانا نقالی لڑائی کی اُچھل کود سب طرح کے مشغلے تھے۔ ڈونگرپور مین جو کھیل تماشے ہوئے اُن مین تقریباً ایک ہزار بھیل بھی اندرون علاقے سے آکر شامل ہوئے اور اپنے ابتدائی طور سے گائے ناچے۔ چھ سو غریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳۶ قیدی رہا کیئے گئے اور اُنکو اچھی طرح سمجھا دیا گیا کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے صدقے مین تمپر رحم کیا گیا ہے

اور ایک دربار منعقد کیا گیا اور اسمین شاہی اعلان لوگونکو پڑھ کر سنایا گیا اور ملک معظم اور انگریزی راج کی مدح مین سنسکرت کے شلوک اور گجراتی زبان کے اشعار پڑھے گئے۔ اسیطرح کی خوشیان اجمیر میروارا کے تمام اضلاع مین منائی گئین اور نیز ریاستہاے الور و بانسواڑا و بھرتپور و دھولپور و جیسلمیر و جھالاوار و قرولی و پرتاب گڑھ و شاہ پور و سروہی و ٹونک مین

اندور رزیڈنسی مین گورنر جنرل کے ایجنٹ کی عدم موجودگی مین اُنکے ایک اسسٹنٹ نے سنٹرل انڈیا ایجنسی کے صدر مقام مین ایک دربار منعقد کیا۔ بہت سے تہنیت نامے آئے اور ایجنسی جیل سے ۲۱۵ قیدی چھوڑ دیے گئے۔

گوالیار کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان شاہی شلک سرکی گئی۔ یکم جنوری سے ۴ جنوری تک سرکاری دفتر بند رہے اور ۵۰ قیدی ریاست کے جیل سے رہا کیے گئے۔ ریاست اندور مین ۵۵ لاکھ روپے سے زیادہ بقایاے مالگزاری اور ۷ لاکھ روپے سے زیادہ وہ قرضہ جو تجار سے لینا تھا معاف کر دیا گیا۔ ۸۱ قیدی رہا کیے گئے راجدھانی کے محل اور بہت سی عمارتون مین روشنی کی گئی اور شہر اندور مین ٹون ہال کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ بھوپال مین قلعے سے شاہی شلک سر ہوئی ایک عام دربار مین شاہی اعلان پڑھا گیا دفاتر چار روز تک بند رہے اور غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ وسط ہند کی ریاستون سے بھی اسیطرح کی رپوٹین آئین۔

یکم جنوری کو تمام ٹراونکور مین اس تقریب کا جشن منایا گیا اور بہت سے شہرون مین اس تقریب کی خوشی مین مستقل یادگارین جاری کی گئین۔ یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ

اسموقع پر تقریبًا دس لاکھ آدمیون کو کھانا کھلایا گیا۔ صدر مقام ٹرینڈرم کے دربار مین انگریزی اور ملایالم زبانون مین شاہی اعلان پڑھا گیا۔ ۳۵۰۰ مدرسے کے لڑکون اور ۲۰۰۰ مدرسے کی لڑکیون کی خوشی کے لیئے سامان مہیا کیا گیا اُنھون نے حضور ملک معظم اور ملکہ اور ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کی درازیِ عمر اور اقبالمندی کے لیئے دعائین مانگین گیت گائے اور شلوک پڑھے۔

کوچین کے تمام مشہور شہرون مین یہ جشن منایا گیا صدر مقام ارنکولم مین شاہی اعلان دربارِ عام مین پڑھا گیا تقریبًا چالیس ہزار غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ کشتیون کی دوڑ ہوئی اور روشنی کی گئی مندرون اور مسجدون و من کیتھلک اور سرین گرجاؤن مین حضور ملک معظم اور ملکہ کے لیئے دعائین مانگی گئین اس ریاست مین ایک چوتھائی آبادی صرف عیسائیون کے مختلف فرقون کی ہے۔ شہر چیتوڑ مین ایک جلوس نکلا جسمین سب سے آگے پانچ ہاتھی تھے جنپر حضور ملک معظم اور ملکہ کی تصویرین تھین اور نمیر بریگیڈ کے سپاہی بمنزلہ خدم وحشم ساتھ تھے ایک ہال کا بنیادی پتھر رکھا گیا جو اس تقریب کی خوشی مین بنایا جائیگا۔

کولھاپور کی رزیڈنسی مین ایک دربار منعقد ہوا اور اسمین تمام سردار اور عہدہ دارانِ ریاست جو مہاراجہ کے ساتھ دہلی نہین گئے تھے شریک ہوئے اور ریاست کے توپ خانے سے شاہی سلامی سر ہوئی۔ غربا مین نقدی تقسیم کی گئی اور سرکاری عمارتون مین روشنی کی گئی۔

کچھ کی دار السلطنت مین یہ ہوا کہ الفرڈ ہائی اسکول مین عام لوگ جمع ہوئے اور اُنکے

روبرو شاہی اعلان پڑھا گیا۔ علاوہ بریں بھوج کی چھاؤنی مین جو انگریزی اور ہندوستانی فوج رہتی ہے اُنکی صف بندی کرکے اعلان شاہی اُنکو بھی سنایا گیا۔ خان بہادر پستن جی سہراب جی بھوج والے نے بھوج صدر بازار مین ایک مدرسے کے مکان کا بنوا دینا اپنے ذمے لیا اور یکم جنوری کو اُسکا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ ریاست خیرپور کی دارالسلطنت اور دیگر مقامات مین مدرسے کے بچّون اور غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ جوناگڑھ کی دارالسلطنت مین ایک دربار ہوا مدرسون کے ۲۵۰۰ بچّون کی ضیافت کی گئی۔ غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ محل اور دوسرے سرکاری مکانات مین روشنی کی گئی۔ بھاؤنگر کے ٹھاکر صاحب کے حکم سے اُنکی راجدھانی کے موتی باغ محل مین ایک دربار منعقد ہوا۔ غریبون کو کھانا کھلایا گیا اور مدرسون کے ۱۵۰۰ بچونکو دعوت دی گئی۔ کیمبے کے دارالسلطنت مین اسی تقریب کی یادگار کے طور پر ایک باغ لگایا جائے گا اور اُسکا نام ہوگا اڈوارڈ ہفتم کی تاجپوشی کا باغ۔ قلعۂ جنجیرا مین ایک دربار ہوا اور سر دربار نواب صاحب کی خاندانی سلامی کے اضافے کا اعلان کیا گیا۔ اور غربا کو کھانا تقسیم کرنے اور روشنی وغیرہ کے علاوہ ملک معظم اور ملکہ کی تصویرین مدرسون کے بچّون مین تقسیم کی گئین۔

ریاست پٹیالہ مین یکم جنوری کو دارالسلطنت اور پانچ ضلعون کے بڑے شہرون مین دربار کیے گئے اور سر دربار شاہی اعلان سُنایا گیا۔ تہنیت نامے گزرانے گئے تقریر کرنے والون نے انگریزی عملداری کی برکات اور مہاراجا دراجگان ریاست کی خیرخواہی کے حالات شرح وبسط کے ساتھ بیان کیے۔ پٹیالہ اور بھٹنڈا اور رکناڈ کے قلعون سے ۱۰۱ توپونکی

شاہی شلک سرہوئی۔ ریاست کے خرچ سے غریب لوگون اور پردہ نشین عورتون کے گروہ کثیر کو کھانا دیا گیا اور بہت سے قیدی رہا کیئے گئے اور اُنکو اُنکے گھر تک پہونچنے کا خرچ دیا گیا سوا لاکھ۔ راجدھانی مین روشنی کی گئی۔ اور پہاڑون پر آگ روشن کی گئی۔ اسمقام پر اُس فیاضانہ امداد و اعانت کا تذکرہ کرنا ضرور ہے۔ جو تاج پوشی کی خوشی مین ریاست پٹیالہ کے مصیبت مند کاشتکارانِ علاقۂ نارنول کے حق مین کی گئی کہ یہ لوگ مدّت دراز کی گرانی کی وجہ سے بہت تکلیف مین رہے ہین ۳ ۳/۴ لاکھ کی قدر تو بقایاے مالگزاری معاف کردی اور نارنول سے چرکھی دادری تک عمدہ سڑک بنانے کے لیئے دو لاکھ کا خرچ منظور کیا۔

ریاستِ بھاولپور مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو خود بھاولپور کے میونسپل ہال مین دربار ہوا اور بموجودگی مجمع کثیر شاہی اعلان پڑھ کر سنایا گیا۔ یکم جنوری سے ۸۔ جنوری تک تمام دفاتر سرکاری بند رہے۔ غربا کو اور قیدیون کو کھانا تقسیم کیا گیا۔ ۲۵ قیدی جیلخانون سے رہا ہوئے۔ اور باقیون ہی کی سزا مین بقدرِ مناسب کمی کردی گئی۔ مدرسے کے بچون مین مٹھائی تقسیم کی گئی اور ریاست کے تمام مندرون اور مسجدون مین ملکِ معظم اور خاندانِ شاہی کی درازی عمر اور سلامتی کے لیئے دعائین مانگی گئین۔

ریاستِ جیند کی راجدھانی سنگرور مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دیوان خانۂ ریاست مین دربار ہوا اور اُسمین شاہی اعلان پڑھا گیا۔ مندرون مین خاندان شاہی کے لیئے دعائین مانگی گئین۔ سنگرور اور ریاست کے بڑے شہرون مین روشنی کی گئی۔ ۲۱ قیدی رہا کیئے

گئے اور ۱۰۹۷ روپے کی قدر جرمانے اور ۲½ لاکھ کی قدر قرضے جو ریاست کو لوگون سے لینے تھے معاف کر دیے گئے۔

ریاست نابھا مین یہ ہوا کہ خود نابھا مین دربار ہوا اور سر دربار شاہی اعلان پڑھا گیا۔ ۲۷ قیدی چھوڑ دیے گئے۔ شہر مین روشنی ہوئی اور علیٰ ہذا القیاس ریاست کے دوسرے قصبات مین۔ خاص نابھا مین تین دن تک غریبون کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ایک دن ہر ضلع مین۔ عہدہ داران ریاست جو راجہ صاحب کے ساتھ دہلی گئے تھے اُنکو خلعت دیے گئے اور چھ ہفتے کی تنخواہ خلعتون کے علاوہ۔

فرید کوٹ مین بادشاہ سلامت اور خاندان شاہی کے لیے جو دعائین مانگی گئی تھین اُنکے علاوہ وائسرائے اور پنجاب گورنمنٹ کی کامیابی کے لیے بھی خدا سے التجا کی گئی۔ ۵۱ قیدی فرید کوٹ کے جیلخانے سے رہا کیے گئے۔

نواب لوہارو نے تاجپوشی کی خوشی مین ایک انگریزی شفاخانہ جاری کیا اور یہ اُنکی ریاست مین اس قسم کا پہلا ہی شفاخانہ تھا۔

نواب رامپور نے تاجپوشی کی خوشی مین تقریبًا دو لاکھ روپیہ مطالبہ مالگزاری معاف کر دیا اور جیلخانے سے چند قیدی بھی رہا کیے۔

مہاراجہ کوچ بہار کے حکم سے یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو اُنکے محل مین دربار ہوا اور اُسمین تمام عہدہ داران ریاست جو اُس وقت دارالریاست مین موجود تھے بلائے گئے اور اُنکے ساتھ راجگن اور پنڈت سربرآوردہ جوت دار اور سوداگر۔ مہاراجہ نے ایک

اعلان اپنی طرف سے جاری کیا تھا وہ پڑھا گیا اور اُسکے بعد باجے والون نے جو دربار ہال کے سامنے کھڑے تھے قومی گت بجائی اور ۱۰۱ توپون کی شاہی شلک سر ہوئی۔

نیپال کی راجدھانی کھٹمنڈو مین ایک شاہی شلک سر کی گئی برما کی ریاستہاے شان نے جو دور دست واقع ہین اپنے طور پر اس تقریب کی خوشی منائی اور جن کے پہاڑون مین ہر ایک بڑی مرتفع چوٹی پر سو میل سے زیادہ طول تک آگ روشن کی گئی لوگ کہتے ہین کہ یہ نظارہ بڑا دلچسپ تھا۔

خلیج فارس کے ایجنٹ نے یہ رپوٹ کی کہ یکم جنوری کو رزیڈنسی مین اور بوشائر کی رعایاے برطانیہ نے عام تعطیل منائی۔ سربرآوردہ پارسی عہدہ دارون سوداگرون اور بندر عباس کی ہندوستانی انگریزی رعایا نے برٹش وائس کانسل کو مبارکباد دی اور ڈپٹی گورنر نے وائس کانسل کے یہان کھانا تناول فرمایا۔ مسقط مین مختلف کانسلونکے دفاتر پر جو جھنڈے لگے ہوے تھے اُنپر پھیریرے چڑھا دیے گئے تھے سلطان کے حکم سے ۱۰۱ توپون کی شاہی شلک سر ہوئی۔ سلطان بعد مین برٹش ایجنسی کو مبارک باد دینے کے لیئے تشریف لے گئے اور انگریزی رعایا کی دو کانون پر روشنی کی گئی ہز ہائینس سلطان نے ہز ایکسلنسی وائسرائے کو مفصل ذیل تار بھیجا۔

مین یور ایکسلنسی سے التماس کرتا ہون کہ آپ اس مبارک موقع پر میری دلی مبارکباد کو قبول فرمائین اور حضور ملک معظم کو بھی اسکی اطلاع دین مسقط کے ہندوون کی جماعت نے ایک مبارکباد کا تار پولیٹکل ایجنٹ کو جو اسوقت دہلی مین تھے بھیجا۔ مشہد مین ایک

عہدہ دار رہتا ہے جو خراسان وسیستان کے علاقے کے لیئے حضور ملک معظم کا کانسل جنرل اور گورنر جنرل کا ایجنٹ بھی ہے اُسکے صدر مقام مین یہ جشن سرکاری طور پر اگست سنہ ۱۹۰۲ء مین منایا جا چکا تھا لیکن یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو کانسل نے یورپین لوگون کو دعوت دی اور ۱۲۰ ہندوستانی انگریزی رعایا اور افغانون اور ایرانیون کو ہندوستانی ایلچی نے دعوت دی جہان کانسل جنرل نے تقریر بھی کی جسمین پہلے اُنھون نے دربار دہلی کا تذکرہ کیا اور چونکہ عبدالله خان والی افغانستان کے ایجنٹ بھی موجود تھے اسوجہ سے اُنھون نے امیر کابل اور حضور ملک معظم کی سلطنت مین جو باہمی قوی ربط و اتحاد ہے اُسکا بھی تذکرہ کیا۔

عرب کے اُس علاقے مین جو ترکون کے زیر حکومت ہے یہ ہوا کہ بغداد اور کربلا مین کانسل جو حضور ملک معظم کی نیابت کرتے ہین اور سربرآوردہ انگریزی رعایا اِن سب کے مکانات مین روشنی کی گئی اور اُس دن ایک عام تعطیل منائی گئی دونون جگہ انگریزی کانسل نے ممالک غیر کے کانسلون کو دعوت دی۔

یہ جشن جو یکدلی کے ساتھ کیئے گئے اور ایسے مشہور عام ہوئے اِنکا نتیجہ یہ تھا کہ تمام سلطنت ہندوستان مین کوئی چھوٹے سے چھوٹا بھی گانون نہ تھا جسمین دہلی کے جشن کی اور اُس تقریب کی خبر نہ پہونچی ہو جسکی وجہ سے یہ منعقد ہوا تھا۔ جب خوش نصیب تماشائی جو دہلی مین آئے تھے اپنی اپنی جگہ کو واپس گئے تو اُن تعجب انگیز نظارون کی بابت جو اُنھون نے دیکھے تھے سوالات کی بوچھار ہونے لگی اور چند مقامات مین خاصکر ڈھاکے مین جو بنگال کا قدیم دارالخلافت ہے عام لوگون کے خیالات مین اسطرح کی تحریک پیدا ہوگئی کہ وہان کے باشندگان اُسوقت تک

چین سے نہ بیٹھے جب تک اُنھون نے دہلی دربار کی اپنے ہان نقل نہ اُتاری جسمین ہاتھیون کے جلوس کے علاوہ اعلیٰ عہدہ دار اور روسار ہندوستانی بھی شریک تھے۔ ہندوستان کے بہت سے حصّون مین مہینون تک اسی امر کا تذکرہ رہا اور ایک افسر نے جو اپنے کام پر ممالکِ متحدہ مین ایک برس کے بعد واپس آئے یہ رپورٹ کی کہ میرے ضلع مین ابھی تک اسی کا چرچا ہوتا رہتا ہے یہ کہنا حق بجانب ہے کہ ہندوستان کی تاریخ مین آجتک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسنے ۳۰۰۰۰۰۰۰ آدمیون مین سے اکثر کے دلون پر ایسا گہرا نقش بٹھایا ہو۔

باب ۱۲ دوازدہم

خاتمہ

دہلی کے جلسون مین سے اب اخیر جلسے کی کیفیت لکھنے کو باقی ہے ۹ جنوری ۱۹۰۳ء روز جمعہ کی شام کو وائسرائے رخصت ہونے والے تھے اسی شام کو وائسرائے کے خیمون مین ایک ایوننگ پارٹی دی گئی اور اسمین تمام والیان ریاست اور اعلیٰ حکام اور ممتاز اصحاب جو سیر و سیاحت کے لیئے دہلی آئے ہوئے تھے مدعو کیئے گئے یہ بات پہلے بیان کیجا چکی ہے کہ اس محفل کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وائسرائے اور والیان ریاست کی ذاتی ملاقات کا ایک موقع نکالا جائے ورنہ معمولی حالتون مین تو اسکی یہی صورت تھی کہ والیان ریاست ہز اکسلنسی سے ملنے آئین اور ہز اکسلنسی تمام مستحقان بازدید کی بازدید کو جائین - مگر وائسرائے کو صرف دس دن کی مہلت تھی اور اس محدود وقت مین دید بازدید کا ہونا کسی طرح ممکن نہ تھا - حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اگر تمام والیان مستحق بازدید کے ساتھ دید بازدید کا معاملہ کیا جاتا تو اسی مین دس دن اور لگتے - ایک تو مختلف فرودگاہین اتنے بڑے دور و دراز فاصلے پر تھین کہ اسکے طے کرنے مین وقت صرف ہوتا دوسرے دید بازدید کے لیئے والیان ریاست کثرت سے تھے یعنی ایسی رسمی اخلاقی دید بازدید کی ملاقاتین ۱۶۰ سے کم نہ تھین - لارڈ کرزن کو اس

رسمی تکلف کے برطرف رکھنے کا ایک عذرِ معقول یہ بھی تھا کہ وہ چار برس سے ہندوستان مین تھے اور وائسرائے کی حیثیت سے قریب قریب ہر ایک فرمانروائے ریاست کے ساتھ رسمی دید بازدید کر چکے تھے اور اسطرح کی ملاقاتین اُنکے حق مین چندان ضروری بھی نہ تھین اور بنظر مزید احتیاط اُنھون نے والیانِ ریاست کو اُس ذمہ داری سے بھی سبکدوش کر دیا تھا کہ ریاست کی شان و شوکت کے ساتھ اُنسے ملنے کو آئین۔ اسصورت مین رخصتی پارٹی سے جو وائسرائے کے خیمہ گاہ مین جمع کی گئی عمدہ طور سے اس فروگزاشت کی تلافی ہوگئی۔ چونکہ ہندوستانی گورنمنٹ کے انگریزی اور ممالک غیر کے اکثر مہمانون نے فرمانروایانِ ریاست کو صرف جلوس شاہی مین دیکھا تھا تو پھر اُنکو اس انتظام کی وجہ سے ایک خانگی مجمع مین ملنے جلنے کا موقع ملگیا۔

یہ مجمع جو وائسرائے کے عالی شان ملاقات کے خیمے مین ہوا تھا کئی اعتبار سے بیمثل تھا اس سے پہلے کبھی ایسا موقع نہین ہوا کہ ہندوستان مین تقریبًا تمام فرمانروایان راجپوت پٹھان۔ مرہٹے۔ عرب اور شان ایک کمرے مین جمع ہوئے ہون۔ روسا اپنے مختلف قومی لباسِ فاخرہ مین جسکے اکثر حصون پر جواہرات ٹنکے ہوئے تھے اپنے امیر مصاحبونکے ساتھ جسوقت یورو پینیز لیڈیز مین جو اپنے دستور کے مطابق پوشاکین پہنے ہوئے تھین اور افسرون مین جو وردی پہنے ہوئے تھے چلتے پھرتے تھے تو بہت ہی بھلے معلوم ہوتے تھے۔ شام کی مراسم مین سے وہ مختصر مگر مؤثر رسم بھی کچھ کم دلچسپ نہ تھی جسمین ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات نے نہایت معزز طبقۂ باتھ کے گرینڈ ماسٹر ہونے کی حیثیت سے

نظام حیدرآباد کو اسی طبقے کے گرینڈ کراس کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور نیز میجر جنرل اڈوارڈ ڈلاک ایلیٹ رسالون کے انسپکٹر جنرل اور میجر جنرل چارلس کمن اجرٹن کو جو اسوقت پنجاب فرانٹیئر فورس اور فرانٹیئر ڈسٹرکٹ کے کمانڈر تھے اسی طبقے کے نائٹ کا تمغہ عنایت کیا۔ اسکے بعد ہز رایل ہز ہائینس نے ہز ہائینس مہاراجہ کولھاپور کو رایل وکٹوریا طبقے کے نائٹ گرینڈ کمانڈر کے خلعت سے سرفراز فرمایا اور خاص خاص والیان ریاست کو جو سنہ ۱۹۰۹ء مین تاجپوشی کی تقریب پر لندن مین موجود تھے سونے کے تمغے عنایت کیئے۔ وہ خاص خاص والیانِ ریاست مہاراجگان کولھاپور وایدر وکوچ بہار تھے۔ ہز ہائینس آغا خان کو بھی انکا تمغہ اسی موقع پر ملا۔ اس رسم کے خاتمے پر ہز اکسلنسی وائسرائے حسب الارشاد ملک معظم اصحاب مفصلۂ الذیل کو خطاب نائٹ کا اعزاز بخشنے کے لیئے آگے بڑھے۔

آنریبل مسٹر ولیم اوڈنز کلارک چیف جج پنجاب چیف کورٹ۔ آنریبل مسٹر منٹیگو کارنش ٹرنر پریزیڈنٹ بنگال چیمبر کامرس۔ لفٹنٹ کرنیل جیمس لوئس واکر منشنر کمانڈنٹ ۲ پنجاب رائفل والینٹرز و مسٹر جارج واٹ ڈائرکٹر نمایش حرفت وصنعت اہل ہند۔

اگلے دن یعنی ۱۰ جنوری روز شنبہ کو ہز اکسلنسی وائسرائے اور دیر رایل ہائینس ڈیوک اوڈچس آف کانٹ دہلی سے رخصت ہوئے۔ لارڈ کرزن تو دورے پر روانہ ہوئے اور دیر رایل ہائینس نے سفر پشاور طے کرنا شروع کیا۔ روانگی سرکاری طور کی تھی اور ریلوے سٹیشن پر بالکل ویسا ہی انتظام تھا جیسا کہ آمد کے دن تھا وائسرائے کے خیمہ گاہ سے لیکر ریلوے سٹیشن تک سارے رستے فوج قطار باندھے کھڑی تھی بایں طور کہ

لینسڈون روڈ پر اُس مقام تک جہان وہ علی پور کی سڑک سے ملی ہے وائیسرائے کے خاصے کی پیدل پلٹن تھی اور باقی رستے پر علی پور اور قدسیہ کی سڑکونسے ہوتے ہوئے موری دروازے مین سے گذر کر ڈفرن برج پر اور پھر کوئین روڈ کی برابر سکنڈ ڈویژن کی پیدل پلٹن اور اسی ڈویژن کے باجے والے جا بجا رستے کے مختلف مقامات پر کھڑے کر دیئے گئے تھے - وائیسرائے کی ملاقات کے خیمون کے سامنے دوسری پلٹن یعنی منسٹر فیوزیلیرز کا ایک گارڈ آف آنر اپنی پلٹن کے باجے والون کے ساتھ صف باندھے کھڑا تھا - دن کے پونے گیارہ بجے ایک گاڑی مین وائیسرائے اور ڈچس آف کاناٹ اُنکے پیچھے ایکدوسری گاڑی مین ڈیوک آف کاناٹ اور لیڈی کرزن ریلوے سٹیشن کو روانہ ہوئے - ساتھ مین اُنکے اہالی موالی تھے اور اردلی مین امپیریل کیڈٹ کا دستہ اور وائیسرائے کا باڈی گارڈ اور وائیسرائے کے خاصے کا رسالہ ایک فیلڈ بیٹری نے جو پشتے پر تعینات تھا ۱۳ ضرب توپ کی ایک شاہانہ سلامی اُتاری - جون ہی ہز اکسلنسی اور دیرریل ہائنس سٹیشن مین داخل ہوئے نارتھیمپٹن شایر رجمنٹ کے ایک گارڈ آف آنر نے جو سٹیشن کے باہر باجے والون کے ساتھ کھڑا تھا پریزنٹ آرم کی سلامی دی اور جون ہی پلیٹ فارم پر پہونچے نارفارک رجمنٹ کے باجے والون نے قومی گت چھیڑی -

تمام اعلیٰ حکام شمول گورنران مدراس و بمبئی و کمانڈران چیف و لفٹنٹ گورنران و سرکردگان نظامت اور علیٰ ہذا القیاس ایک یا دو رئیسون کو چھوڑ کر جو علالت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تمام والیان ریاست جو دربار مین حاضر تھے اور ممالک غیر کے قایم مقام

سبھی تو سٹیشن پر جمع تھے۔ فوجی افسر اور ملکی عہدہ دار جو وردی پہننے کا استحقاق رکھتے تھے۔ فل ڈریس مین تھے اور ہندوستانی راجے اور نواب دہلی مین دوبارہ اور آخری بار اپنے شاہانہ لباس پہنکر آئے تھے۔ پہلے سپیشل ٹرین مین دیر رایل ہائینس ڈیوک اور ڈچس آف کانا ٹ پشاور جانے والے تھے۔ ہز رائل ہائینس نے روانگی سے پہلے والیان ریاست اور اعلی حکام کے ساتھ جو موجود تھے مصافحہ کیا اور اسکے بعد وائسرائے اور لیڈی کرزن کو خدا حافظ کہکر گاڑی مین داخل ہوئے۔ باجے والون نے قومی گت بجائی اور جون ٹرین نے چلنا شروع کیا قلعے کی فصیل پر سے توپخانہ نے شاہی سلامی سر کی۔

اَب وائسرائے نے جو پاؤ گھنٹے بعد جانب مقابل مین جانے والے تھے ہر ایک والی ریاست اور حکام اعلیٰ اور نیز امپیریل کیڈٹ دستے کے افسرون اور ممبرونکو خدا حافظ کہا جون ہی ہز اکسلنسی کی ٹرین نے پلیٹ فارم چھوڑا باجے والون نے قومی گت بجائی اور دوسری شاہی سلامی سر ہوئی اور تمام حاضرین نے ہز اکسلنسی کو دلی جوش سے تین چیرز دیئے۔

وہ چہل پہل کا پندرواڑہ جسمین حضور شاہنشاہ معظم کی تاجپوشی کی تقریب بڑی شان و شوکت سے منائی گئی تھی جسمین لوگون نے بڑے شدّ و مد سے اظہار خیر خواہی کیا اور جو تمام ہندوستان کے طول و عرض مین جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے گونج اُٹھی اَب ختم ہو گیا۔ اور اَب صرف یہ بات باقی رہ گئی کہ جو ہندوستانی اور انگریز دربار کے دیکھنے کے لیئے دہلی آئے تھے اور بجاے خود اُنکا ایک جم غفیر تھا جسقدر جلد ممکن ہو سکے

منتشر ہوجائین اور سرکاری عہدہ دار جو بہت محنت کرتے رہے ہین خیمہ گاہ کو بالکل صاف کردین اور دہلی کو اُسکی اصلی حالت پر لوٹادین - وائسیرائے کی روانگی کے دن مفصل ذیل سرکاری حکم شائع اور مشتہر کردیا گیا -

ہز اکسلنسی وائسیرائے رخصت ہوتے وقت اُن تمام فوجی اور ملکی افسرون کا شکریہ ادا فرماتے ہین جو دربار تاجپوشی اور اُسکی تقریبات کے متعلق مختلف رسمونکی بجاآوری اور اُنکے انتظام کرنے مین خوب سرگرمی اور بڑے زور اور دلسوزی سے کام کرتے رہے ہین اور اُنکو اُس پوری کامیابی پر جو اُنکی محنت کیوجہ سے ہوئی ہے مبارکباد دیتے ہین - ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانات نے براہ وفور کرم یہ استدعا کی ہے کہ اِس پیام تہنیت مین اُنکا نام بھی شریک کردیا جائے -

ملکی اور فوجی افسرون کی جماعت نے جیسے جیسے کام کیئے اور حق یہ ہے کہ اِس بڑے ازدحام کا حُسن انتظام اِن ہی لوگون کی مساعیِ جمیلہ اور پیش بینی کیطرف منسوب کیا جانا چاہیئے اُن خدمات کا اعترافِ مزید گورنمنٹ آف انڈیا کے مراسلہ، مئی ۱۹۰۳ء موسومہ سکرٹری آف سٹیٹ مین لکھا گیا - اِس مراسلے مین گورنمنٹ آف انڈیا نے دہلی کی اِس یادگار کی پولیٹیکل صورت حال اور اُسکے نتائج سے بالتفصیل بحث کی ہے وہ مراسلہ بشمول دیگر کاغذات ضمیمے مین چھپا ہوا موجود ہے اور وہ خود ناظرین کو دربار کے ضروری حالات بخوبی بتا سمجھا دیگا - اُسمین بالتخصیص سنٹرل اور ایگزیکیوٹو کمیٹیون کا اور علے سبیل التعیین متعلق سنٹرل کمیٹی سر ہیو بارنز اور میجر جنرل ہنری کا اور متعلق ایگزیکیوٹو کمیٹی

میجر ایچ ہڈسن اور کپتان اے ڈی مینیرمن کا تذکرہ ہے سر ہیو بارنز کو جو فی الحال برما کے لفٹنٹ گورنر ہین تمام معاملات رسمی تکلفات کا بھی اہتمام سپرد تھا اور اُنکی کامل طیاریان اُنکا جان کاہی کے ساتھ چھوٹی سی چھوٹی جزئیات کی طرف متوجہ ہونا اور اُنکی احتیاط کہ کوئی ممکن الوقوع فروگزاشت بھی نہ ہونے پائے یہ باتین ہر ایک دیکھنے والے کو بادی النظر مین دیکھ پڑتی تھین جبکہ ہر ایک تقریب مابعد تقریبات سابقہ کے ساتھ انتظام کی کامیابی مین ہمسری کا دم بھرتی تھی۔ سر ہیو بارنز کو اُنکے نہایت محنت طلب کام مین تمام ہندوستان کے پولیٹکل افسرون کی بڑی جماعت نے جنکے نام ضمیمہ ۶ مین مندرج ہین بڑی لایق قدر مدد دی۔ اُن افسرون نے ایکطرف تو سر ہیو بارنز مین اور اُن حکام مین جنکو دربار کا انتظام سپرد تھا متوسط کا کام دیا اور دوسری طرف والیان ریاست اور مقامی حکام مین جنکے ساتھ اُنکو تعلق تھا۔ اُن مین کا ہر ایک عہدہ دار ایک یا چند والیان ریاست کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اور اُسکو ہر روز اُس والی ریاست کے خیمہ گاہ پر جانا پڑتا تھا جو بعض صورتون مین سات میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ یہ بھی اُسیکا کام تھا کہ تمام سرکاری مراسم کو دوہرائے اور اُنکی بجاآوری کے وقت موجود رہے والیان ریاست کی آمد و رفت کے وقت اور جب کبھی ریاست کی حیثیت سے کہین جائین مناسب طریقے سے اُنکا استقبال کرے اُنکو رخصت کرے۔ اور عموماً ہر ایک چیز جو اُنکی آسائش اور منزلت کے لیئے ضرور ہو اُسکی خبر رکھے۔ والیان ریاست کے خیمون کا نصب کرنا اُنکو ترتیب دینا یہ بھی کچھ ایسا آسان کام نہ تھا جو اُن عہدہ دارون سے متعلق کیا گیا تھا اور اکثر صورتون مین ہندوستانی

ریاستون کے باہمی محاسدات کی وجہ سے اِن عہدہ دارون کو بڑی دقتین پیش آتی تھین اور وہ ایسے معاملات ہوتے تھے جنکا یہ لوگ بزرگون کے وقت سے بڑا خیال رکھتے چلے آئے ہین اور بسا اوقات چھوٹی چھوٹی باتون سے جیسے قرب اور حق مرور اور آب کشی چاہ وغیرہ پر نوکر چاکرون کی ضد سے بات کا تبنگڑ بن جایا کرتا ہے اور اُنکا تصفیہ تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔

جو کام اور جو تردد حکام صدر و مفصل پر عائد کیا گیا تھا اُسکا بوجھ بھی بجاے خود بھاری بوجھ تھا کہ یہ لوگ امن عام کے قائم رکھنے اور پولیس اور ضوابط صفائی کی درست کارروائی اور فرودگاہ کے اندر اور ہندوستان کے دوسرے مقامات مین لوگون کی آمد و رفت کی نگرانی کے ذمہ دار قرار دیے گئے تھے۔ اور یہی حال تھا اُن خاص عہدہ دارون کا جو کمسٹریٹ اور ڈاک اور تار اور عام تندرستی اور روشنی اور آب رسانی وغیرہ کی نگرانی پر مامور تھے۔ منجملہ اُن لوگون کے جو ایسے نازک وقت مین شرائط خدمت بجا لائے اور بعد کو گورنمنٹ نے اُنکا شکریہ ادا کیا مسٹر گارڈن واکر کمشنر اور میجر ڈگلس ڈنپی کمشنر دہلی جو سنٹرل اوراگنزیکیو ٹو کمیٹیون کے مستعد ممبر تھے کرنیل۔ ایچ۔ ایف لانیز منٹگمری۔ ڈائرکٹر محکمہ رسد و روانگی۔ لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ جے بیمبر کمشنر حفظان صحت۔ لفٹنٹ کرنیل تھارنہل۔ ایگزیکیو ٹو افسر حفظان صحت۔ راے بہادر گنگا رام تعمیرات عامہ کے نگران حال۔ راے بہادر دولت رام سوپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات۔ مسٹر۔ او۔ لینز۔ محکمۂ تار برقی و مسٹر سی۔ برون انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔

ملازمانِ پولیس جو تمام خدمات متعلقۂ دربار پر مامور تھے اُن مین ۳۶ - انگریز افسر تھے ۱۶۵ - انگریز اور ہندوستانی انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر اور ۳۶۶۱ سارجنٹ اور کانسٹیبل پولیس نے مسٹر سی - برون اور اُنکے ماتحت افسرون کی لائق نگرانی مین سڑکون کا جنپر ہمہ وقت گاڑیان اور سوارون کی آمد و رفت لگی رہتی تھی اور خوف تھا کہ اُنکو اونٹونکی کسی قطار یا ہاتھی یا چھکڑون کے سلسلے سے گزند نہ پہونچ جائے بہت ہی اچھی طرح بندوبست کیا اور ایمفی تھیٹر - قلعے - پولو کلب کے باہر اور آتشبازی کے چھٹنے کی رات گاڑیون کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے کیا اور تمام مراسم کے ختم ہونے پر مجمع کو اسطرح منتشر کرنے مین کہ کسیطرح کا جرم واقع نہ ہو بڑا کام کیا - جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ اکثر کانسٹبل جو دہلی مین طلب کر لیے گئے تھے ایسے لوگ تھے جنھون نے بیرونی اضلاع مین عمرین تیر کردی تھین اور جس کام کے سرانجام کی اُنسے اب توقع کی گئی تھی اُسکا اُنکو مطلق تجربہ نہ تھا تو پولیس کے انتظامات کی کامیابی زیادہ تر قابلِ تحسین پائی جاتی ہے پندرھواڑے مین کلیتاً جرمون کا واقع نہ ہونا زیادہ تر دارو گیر کے محکمۂ خاص کی ہوشیاری کی وجہ سے تھا جو صیغۂ ٹھگی و ڈکیتی کے مسٹر ایچ ایل کمبل کے تحت مین تھا کہ یہ لوگ دہلی کے ہر ایک نامی چور اور مشتبہ اشخاص کو بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی نظر مین رکھتے تھے اور علاوہ برین اُنھون نے ہندوستان کے تمام علاقون کے اسی قسم کے بہت سے لوگون کو جو دہلی کی تاک مین تھے ریلوے کی سڑکون پر روک رکھا تھا -

دور دراز کے پڑاؤ کے بہتر انتظام اور خاص طرح کی بے آرامی اور اُس خطر کے انسداد کے لیئے جو امنِ عام اور لوگون کی آسایش پر عائد ہوسکتا ہے اور ہندوستان کے معمولی قانون کی رُو سے جرم نہین ہے درخواست کر کے اِس امر خاص کی قانونی منظوری حاصل کی گئی اور دہلی دربار پولیس ایکٹ سنہ ۱۹۰۲ء کے نام سے خاص قانون نافذ ہوا جو پنجاب کے قوانین مین داخل ہے کرنیل ایچ بی تھارنہل کیمپ کے خاص مجسٹریٹ مقرر ہوئے اور زیادہ سنگین مقدمے جو پولیس کی دست اندازی کے لائق ہوتے اِن ہی کے روبرو پیش کیئے جاتے تاکہ جرایم صغیرہ کا فیصلہ تڑپڑ ہوسکے۔ پنجاب گورنمنٹ نے کئی عہدہ دارونکو مجسٹریٹ درجۂ اول اور ازروے دفعہ ۲۶۰ مجموعۂ ضوابط فوجداری سرسری سماعت کے اختیارات دیدیے تھے اُن لوگون کے ذمے کتنا ہلکا کام تھا یہ بات مراسلۂ مذکورۂ بالا کے ملاحظے سے ظاہر ہوگی جو اِس کتاب کے ضمیمہ ۳ مین چھپا ہوا موجود ہے۔

درباری خیمہ گاہون کی ڈاک کے انتظامات مکمل پیمانے پر رائے بہادر دولت رام نے چلائے۔ دربار کے تعلق سے کل ۲۷ ڈاکخانے کھولے گئے جنکے کارپرداز ایک تو چیف سوپرنٹنڈنٹ تھے۔ ۷ سوپرنٹنڈنٹ ۵ انسپکٹر ۲۵ پوسٹماسٹر ۱۸۱ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر اسسٹنٹ پوسٹماسٹر اور کلرک ۴۵ اچھی رسان ۴۵ پارسلون کی بندش کرنے والے ۳۰ سائکل اور اردلی کے چپراسی ۱۲۔ اوورسیر اور ۳۷ شاگرد پیشہ۔ دربار کے صدر ڈاکخانے مین جو تلاش کا دفتر تھا اُسکے ذمے بڑا بھاری کام تھا۔ اُن لوگون نے ہزارون دہلی کے آنے والون کے نام اور پتے جمع کیئے خطوط وغیرہ کے ٹھیک پہونچانے کے بارے

مین جو جو ہدایتین جاری ہوتی رہتی تھین یہی لوگ اُنکو لیکر ماتحتونکو اُنکی اطلاع دیتے رہتے تھے اور لاپتہ خطوط کے دفتر سے جو تلاش کا صیغہ متعلق تھا اُسمین جتنے کام کرنے پڑتے تھے یہی لوگ کرتے تھے۔ ڈاک مین ایسے لوگ رکھے گئے تھے جو فارسی اور کتنی غیر زبانونکا تو کیا مذکور ہے کشمیری سے لیکر برمی زبان تک ہندوستان کی سلطنت مین جتنی دیسی زبانین بولی جاتی ہین بقدرِ معلوم ہر ایک زبان کو پڑھ سکتے تھے اور صورتین جو ڈاک والونکو حل کرنی پڑتی تھین اکثر عجیب اور پیچیدہ ہوتی تھین۔ ڈاک والے ایسا اندازہ کرتے ہین کہ غیر معمولی بلا رجسٹری خط و کتابت کا سارا انبار جو دہلی مین تقسیم کیا گیا اور جسکو پرتے کی رو سے انعقاد دربار کی طرف منسوب کر سکتے ہین خط پارسل ملاکر ۳۰ لاکھ تک پہونچا ہوگا۔ غیر معمولی پارسل ویلیو پیبل پیکٹ رجسٹری شدہ چیزین جو دربار مین آئین اُنکا شمار ۷۶۰۰۰ سے زیادہ ہی زیادہ تھا۔ غیر معمولی منی آرڈر جو دہلی سے جاری ہوے تقریبًا ۵۰۰ ۶۶۸ روپے کے ۲۸۰۰۰ منی آرڈر تھے ڈاک کی کل آمدنی جو دربار کی وجہ سے بتائی گئی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزید خرچے سے آمدنی بہت زیادہ ہوئی۔ انڈین ٹیلیگراف ڈپارٹمنٹ نے مراسلت کی غیر معمولی کثرت خیال کرکے اسکے لیئے فی الوقت سامان کرلیا تھا دہلی بمبئی۔ کراچی۔ لاہور۔ سکّر۔ الٰہ آباد۔ کانپور اور کلکتے کے درمیان مزید تار لگا دیے گئے تھے دہلی مین ۵ مستقل تار گھر پہلے سے تھے لیکن دربار مین مہمانون اور عہدہ دارون کے آرام کے لیئے گیارہ مقامی تار گھر مفصلِ ذیل مقامات مین کھول دیے گئے۔ سنٹرل کیمپ۔ دوسرا کیمپ۔ کانسلر اینڈ پریس کیمپ۔ میڈنز ہوٹل (نمبر اوز ٹیر کیمپ) بادلی سپلائی ڈپو۔ سنٹرل سپلائی آزاد پور۔ بمبئی چیفس کیمپ۔ سنٹرل انڈیا

چیفس کیمپ - میسور کیمپ - راجپوتانہ چیفس کیمپ - یہ گیارہ تار گھر بڑے سنٹرل کیمپ کے ذریعے سے اور اُسکی زیر نگرانی کام کرتے تھے - ٹیلیفون کے تارون کا ایک جال تمام کیمپون مین پھیلا دیا تھا جسنے عہدہ داران دربار کو عجلت اور آسانی مین بیش بہا مدد دی - دربار کی ضروریات متعلقہ تار پوری کرنے کے لیئے تقریباً ۵۰۰۰ میل لمبا تار تمام ہندوستان مین نصب کیا گیا تھا - فوجی تار دینے والے سگنلر کی خدمت پر کثرت سے مامور کیئے گئے تھے اور فوجی بائیسکل پر چڑھنے والے تار تقسیم کرنے کے لیئے اردلیون کا کام دے رہے تھے - سنٹرل کیمپ مین جو تار گھر تھا اُسکا ایک بازو سارے کا سارا اُن کلون کے لیئے خاص کر دیا گیا جو بے کُوکے آپ سے آپ چلتی رہتی ہین سب چیزون سے بڑھکر اِن کلون نے تار کے ملازمونکو بڑی مدد دی کہ وہ مراسلت کے طوفان کو جو اخبارون کی چستی نے برپا کر رکھا تھا سنبھال سکے پچاس خاص کارسپانڈنٹ بالالتزام بڑے طول طویل تار دیتے رہتے تھے اور ہر حال مین اُنکی ضرورتین ایسی مستعدی کے ساتھ پوری کیجاتی تھین کہ سب خوش تھے علی ہذا القیاس سرکاری عہدہ دار اور عوام الناس بھی ہر طرح پر تار کی کارروائی سے رضامند تھے اور وائسرائے نے مسٹر الیف میکلین ڈائرکٹر جنرل کو اپنی چٹھی مین کارنمایان پر جو بالکل غیر معمولی ہجوم کی حالت مین بجا لایا گیا مبارکباد دی -

دربار کی سبک ریلوے کا خاص تذکرہ کرنا ضرور ہے کہ دربار کی عظیم الشان چھاونی کے بڑے بڑے مقامات کے درمیان ۲ فٹ ۶ - انچھ کی چوڑی دخانی ٹریمے بچھادی گئی تھی ریلوے کی مدین ایک بڑی لین تھی جو کشمیری دروازے کے پاس پولو کے میدان تک پہنچی

بچھائی گئی تھی اور اسکی دو شاخین تھین ایک تو ایفی تھیٹر تک گئی تھی اور دوسری عرض لشکر کے میدان تک۔ اِکہری لیک جو بچھائی گئی تھی اُسکا طول ۲۳ ر ۱۱ میل تھا۔ دربار کے دنون مین پندرہ پندرہ منٹ کے فاصلے سے صبح کے ۸ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک ریل چھوٹتی رہتی تھی۔ ایک لاکھ سے زیادہ ہی زیادہ لوگون نے اِس ریل پر آمد و شد کی ہوگی رایل انجنیرون کی پلٹن کے کپتان ہپر نے یہ ریل بنائی اور اسی پلٹن کے سٹاف کے چند افسرون نے اُسکو چلایا۔

طبقۂ سٹار آف انڈیا اور طبقۂ انڈین امپائر کے گرینڈ ماسٹر نے اِن دو طبقون کی خلعتون کے لیئے دیوانِ عام مین ایک دربار کیا تھا تو جہان ہمنے اُس دربار کا حال لکھا ہے وہین اُن بڑے بڑے اعزازی خطابات کا بھی تذکرہ کر دیا ہے جو ترقیاتِ طبقۂ باتھ متذکرۂ باب ہذا کے علاوہ دیے گئے دوسرے مراتب اور دوسری عنایات اور رعایات جنکا اعلان دربار کے دِن کیا گیا یہ سب باتین سرکاری کاغذات کے ضمیمے مین ملینگی اور اُنکے شمول مین وہ خطابات بھی جو تاجپوشی کی تقریبات کی تجویز اور ترتیب کے صلے مین خاص طور پر بعد کو دیئے گئے۔ حضور شہنشاہ معظم کے حکم سے دربار تاجپوشی کی یادگار مین ایک چاندی کا تغمہ ٹھپّہ کرایا گیا اور وایسرائے نے اُن عہدہ دارونکو جو تعلق دربار خدمتِ خاص پر مامور تھے اور گورنمنٹ کے سرکاری مہمانونکو جو موجود تھے اور اُن عہدہ دارون اور دوسرے لوگونکو جو فوج کیطرف سے دہلی مین موجود تھے اور جنکو کمانڈر اِن چیف نے منتخب کیا تھا تقسیم کیئے وائسرائے اور ڈیوک آف کانات اور والیانِ ریاست اور خاص خاص حکام اعلیٰ نے اسی

تمغے کی نقل سنہرے تمغے پائے۔ ۲۵۰۰ کے قریب کل تمغے تقسیم ہوئے۔ حضور ملک معظم سے یہ تمغہ تمام لڑائی کے تمغون پر شرف رکھے گا اور تاجپوشی کے انگریزی تمغے کے بائین طرف پہنا جاے گا۔ تمغے کے سامنے کے رخ پر جو حضور شاہنشاہ کے سر مبارک کی شبیہ ہی اُس شبیہ کی نقل ہی جو ہندوستان اور انگریزی علاقون کے سکے کے لیئے کھینچی گئی تھی۔ تمغے کے دوسری طرف فارسی کی تاریخ ہے۔ بفضل مالکِ ملک اڈوارڈ سابع قیصرِ ہند۔

یہ بات بیان کردینی ضرور ہے کہ یہ ابجد کا طغرا ہے جسمین ہر ایک حرف کے لیئے ایک عدد مقرر ہے سب اعداد کو جمع کرنے سے ۱۹۰۱ حاصل ہوگا کہ یہی حضورِ ملک معظم کی تاجپوشی کا سال ہے۔ اسطرح کی تاریخین عربی فارسی اُردو کے علم ادب مین کثرت سے ہین اور چونکہ یہ ایک طریقہ ضبطِ تاریخ کا ہے مشرقی مورخون نے کثرت سے اسکا استعمال کیا ہے۔

تاریخ جو اسموقع پر اختیار کی گئی کرنیل رنکینگ آئی ایم ایس بورڈ آف اگزمینرز کے سکرٹری کی تجویز کی ہوئی ہے۔ یہ تاریخ رومی خط مین لکھی گئی ہے اور ایسا خیال کیا گیا کہ عجمی یا فارسی کی نسبت زیادہ مناسب ہے اور جیسا کہ اس کتاب کی بڑی تقطیع کی جلد سے ظاہر ہوگا مشرقی طغرا کا عمدہ نمونہ ہے۔ تمغے کی پشت پر جو نقوش ہین اُنکا سارا نقشہ سری نگر مین راحت جو کشمیری مہرکن نے مسٹر ڈین کی ذاتی نگرانی مین طیار کیا جو اُسوقت کشمیر کے رزیڈنٹ تھے اور تاریخی طغرے کی راے بھی ابتداءً اُنھین کو سوجھی تھی۔ گرداگرد کی بیل مین گلاب۔ اونٹ کٹارا۔ چمپا اور کنول بنے ہوئے ہین۔

وائسراے کے تشریف لیجانے کے بعد کیمپون کا توڑ دینا چند روز کا کام تھا خیمے

اکھاڑ دیے گئے۔ فوجین اپنے قیامگاہ سرمائی مین چلی گئین۔ والیانِ ریاست اور اُنکے خدم وحشم سلطنتِ ہند کے ہر حصے مین پھیل گئے۔ ہر ایک ریل گاڑی جو دہلی سے روانہ ہوئی اُسمین گنجایش سے زیادہ مسافر ہوتے تھے۔ ایک مہینے سے کم مین ایفی تھیٹر کا سامان بالائی اُتار لیا گیا اور اُس بڑے کیمپ مین جسنے زمین کا اتنا بڑا رقبہ گھیر رکھا تھا صرف متفرق دُوکش ہی باقیماندہ نشان رہ گئے جو علیٰ حالہا چھوڑ دیے گئے تاکہ برسات مین خود بخود گر پڑین۔ وہ خوشنما باغ جنکے طیار ہونے مین مہینے لگے تھے بہت ہی جلد ویران ہو گئے۔ وہ جو سڑکون اور ریلون کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور صرف اس پندرواڑھے کے استعمال کی غرض سے پھیلایا گیا تھا۔ کہین اُسکا پتا بھی نہین تھا۔ اسکے بعد سے تو رقبے کا اکثر حصہ غریب کاشتکار اور اُسکے ہل کا تختۂ مشق بنا لیکن ظن غالب یہ ہے کہ ۱۸۷۷ء اور ۱۹۰۲ء کے دو شاہنشاہی درباروں کے منعقد ہونے کی جگہ پر کوئی نہ کوئی دیرپا یادگار بنا دی جائیگی۔ کیونکہ وائسرائے کی نیت مین ہے کہ اگر ممکن ہو تو دو بڑی تقریبون کے اسموقع کو ایک باغ کی شکل مین تبدیل کر دیا جائے اور اُسپر ایک بلند مینار تعمیر کیا جائے اور اُسپر مناسبِ حال کوئی عبارت کندہ ہو۔

تماشائیون کا جمِ غفیر جو آخر کار دنیا کے اطراف و جوانب مین منتشر ہو گیا اُنکے دلون پر اُن نظارون کی شان و سنجیدگی کا نقش جنمین وہ خود بھی شریک تھے اور نیز دیرپا اور قوی الاثر عظمت کا نقش جس سے مردہ دل بھی جوش مین آجاتا تھا اتنا گہرا تھا کہ بیان مین نہین آسکتا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے انگریزون کی ہندوستانی سلطنت کی خیالی سمو چی عمارت

بنیاد سے لے کر چوٹی کی پھننگ تک مراسم دہلی کی شان وشوکت کے ذریعے سے دکھائی جارہی ہے۔ انصاف اور انصاف کے ساتھ تحمل اسکی جڑ ہے اور رعایا کی خیر خواہی اور خوشنودی عمارت کا اوپر کا حصہ ہے جو بتدریج مگر بالیقین اُس بنیاد پر بلند ہوتا چلا گیا ہے۔ ایشیا مین بڑی بڑی سلطنتین قائم ہوئین۔ پھلین پھولین اور نیست و نابود ہوگئین۔ میدی اور پٹھان ترک اور مغل سب نے بڑی بڑی وسیع سلطنتون پر حکمرانی کی جو اپنی اپنی نوبت مین لڑکھڑا کر پاش پاش ہوگئین خود پرانی دلی گزشتہ زمانے کی تاریخ کے کئی بابون کا خلاصہ ہے۔ اب یہ ہندوستان کی سلطنت گزشتہ افسانون کی میراث پر قائم ہے اگرچہ یہ سلطنت فی حدذاتہا بڑی طاقتور ہے اور کوئی اسکا مدمقابل بھی نہین تاہم جو خطرات اِس سے پہلی سلطنتون کو پیش آئے اُنسے کلیتًا محفوظ بھی نہین مگر استحکام کے ذرائع جو اسکو اب میسر ہین پچھلی سلطنتون کو نصیب نہین ہوئے اِن ذرائع مین کسی سے کم نہین بلکہ واقع مین سب سے بڑا ذریعہ تو تمام ہندوستان کے منفرد بادشاہ کی خیر خواہی ہے۔ بادشاہ اگرچہ باعتبار قومیت کل رعایا کے مقابلے مین جنپر خدا نے اُسکو مسلط کیا ہے غیر ہے اور تقریبًا ہندوستان کے تمام بڑے بڑے سلاطین غیر ہی ہوا کیے ہین مگر ایک تو انگریزی سلطنت کی دوسو برس کی یادداشت اور دوسرے وہ عقیدت مندی جو خاندان شاہی کیطرف سے لوگون کے دلون مین ہے اِن دو باتون کی وجہ سے تمام رعایا کی فرمانبرداری اور محبت مین بادشاہ ایک وجودِ مقدس مانا جاتا ہے۔ شاہنشاہی دربار کا بڑا مقصد تو لوگون پر اِس بات کا ظاہر کرنا تھا کہ ہندوستان خیر خواہی اور ارادتمندی

مین باقی اقطاع مملکت سے کسیطرح کم نہین۔ سو دربار نے ساری دُنیا کو دکھادیا کہ ہندوستان کے کروڑون رعایا مین آخر کار یکجہتی کا مدعا حاصل ہوگیا اور یہ کہ وہ اقتدار جسکی وجہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوا وہ صرف تاج انگلستان کا اقتدار ہے لاغیر۔ دربار نے کیا انگریز اور کیا ہندوستانی تا حد تیقن سب کے ذہن نشین کردیا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اتفاقی اور عارضی نہین ہے بلکہ پہلے سے دکھائی دے رہا تھا کہ شدنی اور دیرپا ہے۔

گورنر جنرل آف انڈیا کی کونسل واضع قوانین و ضوابط کی کارروائی
ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریرین

کونسل جو ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء کو جمعے کے دن بمقام شملہ وائسریگل لاج مین منعقد ہوئی اسکے اجلاس مین کارروائی سے پہلے ہز اکسلنسی پریزیڈنٹ نے آنریبل ممبرون سے اسطرح خطاب کیا۔

کونسل کے اس انعقاد کو موقع مناسب خیال کرکے مین اُن بڑی خدمت یا مجموعۂ خدمات کے بارے مین چند لفظ کہنے چاہتا ہون جو دہلی مین بجالانی ہونگی۔ یہ خدمات اگلے چند مہینون مین ہماری توجہ کے بڑے حصے کو مصروف رکھینگی۔ اگلی جنوری کو مغلون کی پُرانی دارالسلطنت مین ہندوستان کی خلقت کا اتنا بڑا ہجوم ہوگا کہ غالباً ایسا بھیڑ بھڑکا پہلے کبھی نہین ہوا ہوگا۔ انگلستان مین خوشی اور خرمی کے ساتھ حضور ملکِ معظم کی تاج پوشی ہوچکی ہے اور حضورِ ممدوح جیسے ملکہ معظمہ مرحومہ قیصر ہند کی وفات کے اگلے دن ہمارے بادشاہ اور شاہنشاہ تھے ویسے ہی اب بھی ہین کوئی رسم نہ اُنکے خطابات مین اضافہ کرسکتی ہے اور نہ اُن کے استحقاقِ منصبی کو کسیطرح کی مزید تقویت دے سکتی تو اسمقام پر یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سرے سے تاجپوشی کے لیئے اس سارے دھوم دھڑکے کی ضرورت ہی کیا ہے میرا خیال یہ ہے کہ عموماً لوگون نے اپنے اطمینان کی قدر آپ ہی اس سوال کا جواب بھی دے لیا ہے۔ مگر شاید مین بھی جواب کی تائید مین چند لفظ کہہ سکتا ہون۔ اہل مشرق کے نزدیک تو یہ کچھ انوکھی چیز نہین ہے بلکہ عملاً کسی قدر مانوس اور مانوس ہونے کے علاوہ متبرک بھی ہے کہ جب بادشاہ یا راجے بقاعدہ وراثت اپنی حکومت

کی گدی پر بیٹھتے ہین تو عام مذہبی اور خوشی کی رسم مین اُنکو اپنی رعایا سے ملنے کا موقع ملتا ہے
ہندوستان یا جزو ہندوستان کا ہر ایک بادشاہ یا راجہ ایام ماضیہ مین ایسا ہی کرتا رہا ہے
ہندوستان مین ہر ایک والیِ ریاست حتیٰ کہ خطابی امیر اور زمیندار سب ایسا کر رہے ہین -
ملک کے اِس سرے سے اُس سرے تک مسند نشینی کا دربار رسمی زندگی کی ایک پسندیدہ اور
مقبول نشانی ہے جبکہ ہماری تمدنی معاشرت کے تمام طبقات مین یہ صورت ہے تو چاہیئے کہ
اعلیٰ ترین مرتبے مین بدرجۂ اولیٰ ضروری اور مناسب ہو - مین تو اپنی جگہ ایسا خیال کرتا ہون
کہ معمولی طور پر اِس بات کے تسلیم کر لینے سے کہ ایک بادشاہ نے وفات پائی اور دوسرا اُسکی
جگہ تخت نشین ہوا اِس رسم مین بہت زیادہ مصلحتین مضمر ہین - لاکھون آدمیون کی علیحدہ اور
منقبض زندگی پر تو اِسکا بہت ہی تھوڑا اثر ہوگا - لیکن بادشاہ اور اُسکی رعایا مین تعلقِ
اغراض کا ہونا نہایت ضروری اور لابد ہے اور یہی وہ چیز ہے جسکی ایسی رسمین تاکید اور تجدید
کرتی رہتی ہین - سوسائٹی ہر زمانے مین ایک سردھرے کی محتاج رہی ہے جسکی سب تعظیم کرین اور
سلطنت ایک عام پسند طریقہ ہے جسکو لوگون نے بتقاضائے فطرت اختیار کیا - مگر جیسے جیسے
یہ برتری جسکو رعایا نے بطوع خاطر تسلیم کر لیا ہے معمولی اور خطابی برتری ہونے مین کم ہوتی جاتی
ہے اور جیسے جیسے بادشاہ رعایا کا قائم مقام اور ہمدرد ہوتا جاتا ہے اُسیقدر یہ تعلق بادشاہ اور
رعایا دونون کے حق مین سودمند ہوتا جاتا ہے - دنیا کی نظر مین قومی زندگی اور قومی طاقت
بادشاہ کی ذات مین منحصر ہوتی ہے - اُسی کی ذات قومی اتفاق کی شناخت ہے اور وہ
لسان القوم کا کام دیتا ہے یہان ہندوستان مین یہ پہلا مرتبہ ہے کہ زیر سایہ تاج برطانیہ

یہ اتفاق نصیب ہوا ہے کہ تمام برِ اعظم نے ایک منفرد فرمانروا کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس اجتماعی قوت کی وجہ سے قوم کی پولیٹیکل طاقت اور اخلاقی عظمت نامتنازع فیہ حد تک بڑھ گئی ہے اور اظہارِ اصلیت کے ذریعے سے دنیا مین اسکی قدر و وقعت بہت ہونے لگی ہے ایک اَور پہلو سے دیکھا جاتا ہے تو مین اس نام و نمود کو بڑا گران بہا خیال کرتا ہون۔ اس ملک مین قوم اور جتھے اور رسم و راہ اور مذہب کے بہتیرے تفرقے پڑے ہوئے ہین اتنے سارے تفرقون مین ایسی چیز جو ہمکو جمع رکھے اور پراگندہ نہ ہونے دے اور جو امور جدائی کے متقاضی ہین انکو اتفاق کی زبردست قوت کا مطیع کیئے رہے یہی ہے کہ ہم ایک راس الرئیس کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہین مدبران امورِ مملکت کی جماعت مین شریک ہین ایک سلطنت کے متوطن ہین جسقدر ہم اس خیال کو نصب العین کیئے رہینگے اُسیقدر ہماری شخصی زندگی خوش و خرم گزرے گی اور اُسیقدر ہماری قومی تقدیر قابلِ اطمینان ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ مین اُس تقریب کو جو دہلی مین ہونیوالی ہے اُس قسم کی رونق خیال نہین کرتا کہ اُسکو دیکھکر چند گھنٹے یا چند روز چشمِ نظارگیان خیرہ رہی اور پھر بھولی بسری ہوگئی بلکہ مین اُسکو ایک اعلیٰ درجے کا سنجیدہ کام سمجھتا ہون جسکے ذریعے سے ہمکو ہماری یکجہتی اور دنیا کو ہماری طاقت برای العین معلوم ہو جائیگی میرے نزدیک لارڈ لٹن جنھون نے انگریزی عہد مین اول بار اسیطرح کا قیصری دربار کیا تھا جیسا کہ ہم کرنا چاہتے ہین اگرچہ اُسوقت کے حالات اَور تھے اور وہ دربار مختصر پیمانے پر بھی تھا۔ تاہم لارڈ لٹن حسنِ تدبیر اور وسعتِ خیال کے اعتبار سے ایک عمدہ مثال قائم کر گئے ہین۔ مجکو اسمین ذرا سا بھی شک نہین کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے اجتماع پر بڑا فائدہ مترتب ہوا

اور مین کامل یقین رکھتا ہون کہ فضلِ خدا شاملِ حال رہا تو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کی تقریب سے بھی ویسے ہی بلکہ اُنسے بڑھکر نتائج پیدا ہونگے۔

اگر شہنشاہ معظم بہ نفس نفیس یہان تشریف لاکر تمام ہندوستان کا تاج زیبِ سر کرتے تو یقیناً یہ تقریب بہت ہی زیادہ عظیم الشان اور قابلِ یادگار رہوتی۔ مُدت ہوئی جب ہم اِن تقریبات کا منصوبہ کر رہے تھے تو مین نے حضور ملکِ معظم کے روبرو اِس بات کے تحریک کرنے کی جرأت کی تھی۔ اِس تحریک کو اُنھون نے نہایت پسند فرمایا اور اگر وہ یہان خود رونق افروز ہوسکتے تو یقیناً بہت ہی محظوظ ہوتے۔ اُنکو اِس ملک سے خاص محبت ہے اور مین اِس بات کے کہنے کی جرأت کرتا ہون کہ اُنکو اول قیصر ہند ہونے سے اتنا ہی فخر ہے جتنا ملکہ معظمہ مرحومہ کو اول قیصرہ ہونے سے تھا لیکن فرائضِ سلطنت اسقدر اُنکو مصروف رکھتے ہین کہ حضور ملکِ معظم انگلستان سے چند ہفتے کے لیے بھی جو یہان تشریف لانے مین صرف ہوتے علٰحدہ نہین ہوسکتے تھے اور اسوجہ سے وہ اپنی خواہش پوری نہ کرسکے جو بصورتِ دیگر بڑی محرک ثابت ہوئی ہوتی اندریں صورت لوگ اِس خبر کو سُنکر بہت ہی خوش ہونگے کہ حضور ملک معظم نے خود اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کانائٹ کو مامور فرمایا ہے تاکہ خاندان شاہی کیطرف سے دربار دہلی مین شریک ہون ڈیوک اور ڈچس کئی سال اِس ملک مین خوشی کے ساتھ گزار چکے ہین اور یہان کے ہر قسم کے لوگ اِنکے ساتھ دلی محبت رکھتے ہین اِنکی شرکت سے ہماری کارروائی کو ایک امتیازِ خاص حاصل ہوگا جو اور طرح پر نہ ہوتا اور سب لوگ بچشمِ سر بادشاہ سلامت کے ذاتی تعلق کو بھی دیکھ لینگے۔ ہمکو ایسا معلوم ہوگا کہ بھائی کے ہوتے گویا خود بادشاہ سلامت موجود ہین اور چونکہ

آپ تشریف لانا یا ولیعہد بہادر کو بھیجنا اُنکی اختیاری بات نہ تھی اُنھون نے ہندوستان کو اپنی ہمدردی اور التفاتِ خاص کے باور کرادینے کا بہترین طریقہ اختیار کیا اور کسیوقتِ مابعد مین ہمکو ولیعہد بہادر کے خیر مقدم کہنے کا موقع ملے ہی گا۔

اگر ایک اَور اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ مجمع جو دہلی مین ہونے والا ہے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ہندوستان کے انتظام مین کمزوری یہ ہے کہ ایک حصے کو دوسرے حصّون سے کچھ بھی تعلق نہین۔ ہر ایک صوبے اور ہر ایک ہندوستانی ریاست مین اور اُسکے ہمسایے مین گویا کہ ایک سدِّ روئین حائل ہے۔ ریلون کا پھیلاؤ ذات برادری کی قیود مین کسیقدر آسانی یہ باتین ہین جو ان کمزوریون کی کسیقدر تلافی کرتی ہین لیکن تاہم ہنوز وہ بہت سخت ہین۔ والیانِ ریاست جو جنوب مین رہتے ہین اُنھون نے شاید ہی تمام عمر مین بھی کبھی شمالی ریاستونکو دیکھا ہو یا کبھی وہان قدم رنجہ فرمایا ہو شاید شمالی رئیسون نے تو اپنے گھر سے کبھی قدم بھی باہر نہین رکھا۔ یہ بات خالی از مفاد نہین ہوسکتی کہ یہ لوگ ایک دوسرے سے ملین۔ ایک دوسرے سے شناسائی بہم پہونچائین اور باہم خیالات کا مبادلہ کرین۔ مگر بڑی وسعت کے ساتھ انکا ملنا جلنا بے اسکے ممکن نہین کہ سرکار ہی کی طرف سے انکو اس دربار کیطرح کا موقع دیا جائے۔ اگر ہم یورپ کے برِّ اعظم پر نظر کرین تو پائینگے کہ جب سے فرمان روایان یورپ نے ضروری مواقع پر ایک دوسرے سے ملنے کا طریقہ اختیار کیا ہے مفادِ مشترک اور اسباب امن مین بے انتہا ترقی ہوئی ہے۔ یا تو اگلے وقتون مین یہ لوگ ذرا ذرا سی بدگمانی پر اپنی فوجونکو کوچ کا حکم دیدیا کرتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ سلطنت کیطرف سے دعوتین ہوتی ہین ایک دوسرے سے

بالمشافہہ گفتگو کرتے ہین ایک کا ایک جامِ صحت نوش فرماتا ہے۔ یونان مین بھی پرانے وقتون مین وہان کے خاص طریقے سے ایسی ہی باتین ہوتی رہتی تھین کیونکہ اسمین تو ذرا بھی شبہہ نہین کہ اُن لوگون مین جو کھیل تماشون کے مجمع ہوتے تھے اور جو اُلمپک گیمز کے نام سے مشہور ہین یہ اُن ہی کھیل تماشون کا طفیل تھا کہ وہ لوگ قومی رُوح کو جسکے بل پر چھوٹی چھوٹی ریاستین متفق ہوکر پرانی دنیا کی بڑی سے بڑی باشوکت سلطنتون کے ساتھ تازہ دم نبرد آزمائی کرتے رہتے تھے۔ علاوہ برین مین خیال کرتا ہون کہ ایک دوسرے سے ملنا ملاقات کرنا مختلف صوبون کے حکامِ انگریزی کے حق مین بھی برابر مفید ہوگا۔ مدراس مین ایسے بہت حاکم ہین جنھون نے پنجاب کی کبھی شکل تک نہین دیکھی۔ علیٰ ہذا القیاس بمبئی مین کتنے ایسے ہین جو بنگال کے حال سے بالکل ناواقف ہین ہندوستان مین تقریباً وائسرائے ہی ایک ایسا شخص ہے جسکو تمام ملک سے واقفیت پیدا کرنے اور مقابلے کی جانچ پرتال کا موقع ملتا رہتا ہے۔ لوگ اگر یکسانیِ انتظام کے لیئے غل شور مچائین تو کچھ بیجا نہین۔ مین آپ صاحبونکو یقین دلا سکتا ہون کہ بے شک ہندوستان مین انتظام کے طور طریق کا اختلاف بڑا حیرت انگیز ہے۔ مین ایسا شخص تو ہون نہین کہ مین اس اختلاف کو مٹا دینا چاہتا ہون مگر اتنا تو مین وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ دہلی کے دربار جیسا موقع جسمین تمام ہندوستان کے اہلِ سیف واہلِ قلم چند گھنٹون یا ایک دن کے لیئے نہین بلکہ دو ہفتون کے لیئے ایک دوسرے سے ملینگے اور اس اثنا مین اپنی اپنی یادداشتون کا ایک دوسرے سے مقابلہ اور خیالات کا مبادلہ کرینگے ایسا موقع سرکارِ دربار اور نیز ملک کے انتظام کے لیئے جسکے وہ خدمتگزار ہین بیشمار فائدون پر مشتمل ہوگا

یہ ہین بڑے فائدے جو بادشاہ سلامت کی اطاعت و انقیاد کے علاوہ میری رائے مین ہندوستان کو من حیث المجموع دربار سے حاصل ہونگے۔ مین نے جیسا کہ سب کو معلوم ہے عملی حیثیت سے اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ ساتھ کے ساتھ دہلی مین ہندوستان کی صنعت و حرفت کی ایک بڑی نمائش کیجائے تاکہ اس تقریب پر مزید فائدہ مترتب ہو۔ مین عام لوگونکو پورے اعتماد کے ساتھ اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ لوگ اس نمائش کی آراستگی اور چیزونکی کثرت اور خوبی کو دیکھکر بہت ہی متعجب ہونگے۔ چاہے یہ بات سچ ہو کہ ہندوستان کی پرانی صنعتین یورپ کے مقابلے کیوجہ سے معدوم ہوتی چلی جارہی ہین کہ اکثر وہی لوگ جو ان صنعتونکے زندہ رکھنے کے لیئے خود ذرا سی بھی کوشش نہین کرتے یہی اُلاہنا دیا کرتے ہین خیر تو چاہے ہندوستان کی صنعتین اس بے اعتنائی کی وجہ سے معدوم ہوتی چلی جارہی ہون یا جیسا کہ مین شبہہ کرتا ہون ہندوستان ایک عالم گیر قانون کی صرف ایک نظیر پیش کررہا ہے اور بس غرض کچھ بھی ہو واقعی بات یہ ہے کہ ابھی جیسا بہت سے لوگ خیال کرتے ہین کہ یہ صنائع تقریبًا بالکل معدوم ہوگئی ہین غلط ہے لیکن ان دنون مین بھی جنمین تاجرانہ ادہام اور عیاشانہ مذاق عالمگیر ہورہے ہین ہندوستان مین ایسے صنائع موجود ہین جو ابھی تک صنعت و حرفت خوبصورتی اور نادر چیزونکی طلب کو اگر فی الحقیقت لوگون مین ہو رفع کرسکتے ہین۔ مین اس بات کا دعوے نہین کرتا کہ صرف ایک نمائش سے مین ان صنعتون کی تجدید کردونگا لیکن اگر واقع مین یہ صنعتین زندہ ہون تو مین اس بات کا خیال کیئے بغیر نہین رہ سکتا کہ اگرچہ یہ پژمردہ اور افسردہ ہوگئی ہین لیکن تاہم ہم اسموقع سے یہ فائدہ اٹھا سکتے ہین کہ ان صنعتون کی تجدید کرین اور اُن مین

ایک تازہ روح پھونک دین کیونکہ مین امید کرتا ہون کہ ایک تو ہم تمام دنیا کو جتا بتا دینگے کہ ہم کیسے کیسے کام کر سکتے ہین اور اسکے علاوہ بڑی ضروری بات یہ ہوگی کہ لوگون کو ہنرمندی کی ترغیب دینگے اور اپنے لوگون کے مذاق کی اصلاح کرینگے سو الگ۔

اور اب مین زیادہ تر معاملے کی عملی صورت حال کے بارے مین کچھ کہنا چاہتا ہون یعنی وہ مصارف جو اس تقریب کی بابت ہندوستان کے محاصل پر عائد کیے جائین گے۔ مین نے اس مضمون کے متعلق لوگون کے ایسے بیانات دیکھے ہین کہ انکو دیکھکر مجھ جیسا سخت دل آدمی بھی چونک اٹھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگون نے ایک مشغلہ بنا رکھا ہے کہ خاص خاص مقامات مین بے تامل کہہ دیا کرتے ہین کہ ہندوستان کو دربار مین کم سے کم ایک کروڑ روپے خرچ کرنے پڑینگے اور مین نے ایک ذمہ دار اخبار مین پڑھا ہے کہ لارڈ کرزن سابق نمود و نمائش مین دو کروڑ سٹرلنگ اڑا دیے ہین۔ حتیٰ کہ بالخصوص مجھے خوش کرنے کے لیے اکثر ہمارے پرانے دوست نیرو کے ساتھ مجھے تشبیہ دیتے ہین جسکی نسبت مشہور ہے کہ روما مین آگ لگی ہوئی تھی اور وہ مزے سے سرنگی بجا رہا تھا۔ مین اپنی ذات سے اسطرح کی کُرپزی کو بہت ہی ذلیل سمجھتا ہون کہ سلطنت کے ہر ایک کام کو بڑا ہو یا چھوٹا دنارت کے ساتھ پیسون آنون روپیون مین جانچا جائے۔ بعضے کام ایسے ہوتے ہین کہ اُن مین کتنا ہی خرچ کرو اُسکو داخل اسراف نہین کہا جا سکتا علیٰ ہذا القیاس بہتیرے کام اس قسم کے بھی ہوتے ہین کہ اُنپر جو خرچ کیا جائے اُسکو کوئی ناکافی نہین کہہ سکتا۔ تاہم مین اسکو بالکل تسلیم کرتا ہون کہ اسطرح کے قطعی خیالات ہر شخص کے ذہن مین نہین گزرے ہونگے اور نزاع مین اتنی وجیہیت اور صداقت بھی ہے کہ کام کیسا بھی ہو یہ بات

مناسب بلکہ ضروری ہے کہ رعایا کی کمائی بے ضرورت ضائع نہ کیجاے - یہ اعتراض البتہ مجکو ایسا معقول معلوم ہوتا ہے کہ مین اسکا جواب شافی دینا چاہتا ہون -

مین خیال کرتا ہون کہ یہ اعتراض دو قسم کے لوگون سے پیدا ہوا ہے ایک اُن لوگون کی طرف سے جو خیال کرتے ہین کہ جس صورت مین اقطاع ہندوستان قحط اور گرانی کی وجہ سے مبتلاے مصیبت ہین دہلی مین مطلقاً کچھ بھی خرچ کرنا نہین چاہیئے دوسرے اُن لوگون کی طرف سے جو فکرمند ہین کہ کچھ تو چار و نا چار خرچ کرنا پڑے گا تو بہت زیادہ نہ خرچ کیا جائے تو مین چاہتا ہون کہ پہلے اول قسم کے لوگون سے بُھگت لون -

یہ سچ ہے کہ اب سے چند ہفتے پہلے ہم بہت ہی فکرمند اور خائف تھے کہ دیکھیے گجرات مین اقطاع دکن مین اجمیر مین اضلاع ممالک متوسطہ مین اور پنجاب مین ہمکو کیسی دقت پیش آتی ہے لیکن مین سچے دل سے کہتا ہون کہ جب سے مین ہندوستان آیا ہون فی الجملہ میرے پچھلے تین ہفتے سب سے زیادہ خوش گزرے ہین اسلیئے کہ جہان جہان مینھہ کی سخت ضرورت تھی وہان بارانِ رحمت کی جھڑی لگنے سے مین یقین کرتا ہون کہ ہم آیندہ موسم سرما کے حقیقی اور دُور دراز قحط کے خدشون سے محفوظ ہوگئے ہین اور اگرچہ کہین کہین مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑے تاہم قوی عذاب کی شکل مین کوئی ڈرنے کی جگہ نہین لیکن بالفرض اگر یہ بارش نہ بھی ہوئی ہوتی یا میری اس وقت کی پیشین گوئی غلط ہے تاہم کوئی شخص ایک لمحے کے لیئے بھی ایسا خیال کرسکتا ہے کہ صرف اسوجہ سے کہ ہم چند لاکھ روپے دہلی مین خرچ کرنا چاہتے ہین ہندوستان کے دوسرے اقطاع کے محتاجون کی امداد و پرورش مین ایک

پائی کی بھی کمی کی جاے گی - مین نے ۱۸۹۹ء کے قحط کے آغاز مین گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ ایسا ایک روپیہ بھی پس انداز نہین کیا جائیگا اور نہ اُسکے خرچ کرنے مین کسیطرح کا مضائقہ کیا جائے گا جس سے قحط کی مصیبت مین تخفیف ہو اور اُس سے انسان کی جان بچائی جاسکے - چنانچہ ایمانداری سے اِس وعدے کا ایفا کیا گیا اور اگر اب بھی خدانخواستہ بلاے قحط ہمپر ٹوٹ پڑے یا اب نہین دربار کی کارروائی ہو رہی ہو اور بلا آنا زل ہو ہم رعایا کے روپے سے ایسا ایک آنہ بھی نہین لینگے جو بصورتِ دیگر وقفِ خدمتِ مساکین ہوسکتا ہے ہمکو اول اُنکے استحقاق کا خیال رکھنا ہے اور اُنکے استحقاق کو ہم ایسا سمجھین گے کہ اُسکے لیے ہم اپنا قول دے چکے ہین -

پھر معترضین کی ایک دوسری جماعت ہے یہ لوگ اتنا تو مانتے ہین کہ دربار مین کچھ نہ کچھ تو خرچ کرنا پڑے ہی گا مگر انکو خدشہ یہ لگا ہوا ہے کہ یہ خرچ کہین زائد از ضرورت نہ ہو جائے - مجھے یہ بات بخوبی یاد ہے کہ یہی اعتراض لارڈ لٹن کے عہد مین اُس اجتماع پر ہوا تھا جو ۱۸۷۶ء کے موسمِ خریف مین منعقد ہوا - اُسوقت ہندوستان مین قحط تھا اور اُنکی ناعاقبت اندیشی اور فضول خرچی پر ہندوستانی اخبارون نے یہان اور پارلیمنٹ نے ولایت مین بہت سخت ملامت کی - اور تاہم مین نے لارڈ لٹن کا لگایا ہوا حساب دیکھا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب تمام مصارف ادا کر دیے گئے تو مجمع دہلی کا ہندوستان پر صرف ۵۰۰۰۰ پونڈ خرچ پڑا اور بشمولِ دہلی تمام ہندوستان کی تقریب مین جو خرچ ہوا وہ ایک لاکھ پونڈ تھا -

ایک اعتبار سے اب ہماری حالت کسی قدر مختلف ہے ۱۸۷۷ء کا مجمع قریب قریب

صرف سرکاری عہدہ دارون کا مجمع تھا مین نے اِس بات کی کوشش کی ہے کہ آنے والے دربار مین باشندگان ہندوستان مین سے ہر ایک حصے کی سربرآوردہ جماعتونکے قائم مقامونکو جمع کرون۔ مین دربار کو عامۂ خلائق کا جشن بنانا چاہتا ہون نہ صرف سرکاری عہدہ دارونکا اِسکے یہ معنی ہین کہ سرمائے آیندہ مین ہمارے یہان بہت بڑے بڑے ہونگے زیادہ مہمان آور اِسکا ضروری نتیجہ ہے کہ ۱۸۷۷ء کے مقابلے مین خرچ بھی زیادہ ہو۔ ہمارے انتظام سے بالکل الگ پچھلے کیپین برس مین لوگونکی باہمی آمد و رفت آپس کا میل جول بہت بڑھ گیا ہے اِسکی وجہ سے بھی لوگونکا ہجوم بہت ہوگا۔

قریب قریب ہر شخص چاہے گا کہ وقت پر موجود رہے اور جو واقع مین موجود ہونگے اُنکا شمار بہت ہی زیادہ ہوگا۔ یہ تمام باتین کارروائی کے پیمانے کی توسیع کی متقاضی ہونگی۔ باوجود اِن خیالات کے مین لوگون کو اِس بات کا یقین دلانا چاہتا ہون اور اُنکو اِس بات کے معلوم کرنے کا حق بھی ہے کہ جتنے انتظام سوچے گئے ہین سب تاجرانہ اور حزرسی کے اصول پر چلینگے میرے انگلستان سے روانہ ہونے سے پہلے لارڈ سالسبری نے مینشن ہوس مین ایک تقریر کی تھی مجھے اچھی طرح یاد ہے مین نے اُنکو لارڈ کچنر کی جو ہمارے کمانڈر اِن چیف ہونے والے ہین اِس لیاقت کی تعریف کرتے سُنا کہ اُنھون نے اصول تجارت کے مطابق ایک جنگ کا انتظام کیا۔ مین خیال کرتا ہون کہ دربار کے متعلق بھی ہم اپنے تئین اسیطرح کی دل خوش کن تسلی دے سکینگے۔ تمام مکانات اور عمارات جو خاص اغراض دربار کے لیئے بنائی جارہی ہین اُن مین ایسا مال مسالا لگایا جارہا ہے جسکی قیمت استعمال اول کے بعد

برقرار رہے گی اور وہ مجمع عام مین نیلام کر دیا جائے گا اور اکثر صورتون مین توقع کیجاتی ہے
کہ ساٹھ سے اسّی فیصدی تک اصلی قیمت وصول ہو جائیگی۔ اسیطرح خیمے گاڑیان گھوڑے
جو دریا کے آنے والون کی آسائش کے لیئے بہت کچھ بنوائے اور خریدے جائینگے اُنکی
بھی نکاسی ہو جائیگی اور اِن چیزون مین مجکو صد فی صد لاگت کے وصول ہونے کی توقع
ہے۔ بجلی کا لوازمہ جو خیمہ گاہون اور قلعے کی روشنی کے لیئے ہے تمامتر اُن کلون کے پُرزے
ہین جو ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے بجلی کے ذریعے سے ہندوستان کی بارکون کی روشنی اور اُنکے
ہوادار رکھنے کے لیئے بفرمائش منگوائی ہین۔ بسبیل تنزل ہم چھوٹی سی چھوٹی چیز کے لیئے بھی
ایسا بندوبست کر رہے ہین کہ روپیہ ضائع نہین ہوگا بلکہ کسی نہ کسی صورت سے واپس آجائیگا
اب مین روپے کی بازیافت کے دوسرے پیرایئے کو لیتا ہون جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے
اِس ملک مین جتنی ریلین ہین اکثر گورنمنٹ کی ملکیت ہین اور چاہے ریلون کو ہم بذاتِ خود
چلاتے ہون یا ہماری طرف سے دوسرے چلاتے ہون فائدہ سارے کا سارا یا اُسکا
معتدبہ حصہ ہمارے ہاتھ مین آتا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ معترضین کو بلایا جائے اور
اُنسے کہا جائے کہ غل شور مچانے سے پہلے آیندہ دسمبر جنوری فروری تک صبر کرو اور اِن
مہینون کے مال کی آمدنی کو دیکھو اگر ان نقشون کی رو سے جتنا کچھ خرچ ہوا ہے اُسکا اکثر
حصہ گورنمنٹ کی جیب مین واپس نہ آیا تو مجکو یہ دیکھکر بڑا تعجب ہوگا۔ اسیطرح ڈاک اور
تار کے مدات ہین کہ انکی منفعت بھی گورنمنٹ کے خزانے مین جاتی ہے اور جس سے ہمکو
بہت زیادہ یافت ہوگی۔ آخر کار مین اُن لوگون کو بُلاتا ہون جو مصرفِ بے سود سے

خائف ہین کہ آنکھین کھولکر دیکھین تو سہی کہ ہندوستان کے تمام حصون مین مہینون سے ابھی تک کیا ہو رہا ہے۔ مین اس بات کا دعویٰ کرتا ہون کہ لاکھون ہندوستانی صناع اور حرفت پیشہ لوگونکو اس دربار کی چیزین طیار کرنے کی وجہ سے کافی کام اور معقول مزدوریان مل رہی ہین کانپور جبلپور اور لاہور مین کپڑا بننے کی کلین ہین ان مین جاکر دیکھوگے کہ خیمے بن رہے ہین کارخانون مین جاکر دیکھو جہان ساز اور زین طیار ہو رہے ہین گاڑی بنانے والونکے پاس جاؤ جہان سینکڑون لینڈو اور وکٹوریا گاڑیان بنائی جارہی ہین۔ قالین بننے کے کارخانون مین جاؤ جہان دریان اور غالیچے بنے جارہے ہین اثاث البیت بنانے والون کے پاس جاؤ جہان کیمپ کے لیئے ساز و سامان طیار ہو رہے ہین۔ ہر ہندوستانی ریاست مین جہان کہین بھی جاؤگے درزی اور زردوز دوہری دھیانگی پر کام کرتے ہوئے ملینگے۔ ہندوستان کے کسی قصبے بلکہ گانون مین بھی جانکلو جہان کسیطرح کی ہندوستانی دستکاری کا کام ہوتا رہا ہو اور مدت سے اس کام کا مندا ہو تو تم وہان پاؤگے کہ ٹھٹیرے اور سنار اور خراد ی اور سنگ تراش اور سادہ کار اور رنگ ساز اور کھٹیک بڑے زور سے کام کر رہے ہین۔ ان سب کارخانون مین جاؤ اور تب ایک رائے قائم کرنا کہ دہلی کے دربار نے ہندوستان کی محنت مزدوری پر کیا اثر کیا ہے۔ فرض کرو کہ ہم اپنے ان بعض دوستون کی صلاح پر کاربند ہون اور ڈھنڈورا پٹوادین کہ کل سے تمام کارروائی موقوف تو مین مشین گوئی کرتا ہون کہ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک داد فریاد کا ایک غل مچ جائیگا اور بدون اسکے کہ ہم کسی ایک فرد بشر کو بھی فائدہ پہونچائین ہندوستان کے کاریگرون کو ایک سب سے

بڑے موقع سے محروم کردینگے جو پشتون مین جاکر اُنکو نصیب ہوا ہے اور اُنکو ایک ظالمانہ اور احمقانہ نقصان پہونچائینگے سو الگ۔

غرض مین نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ جو کچھ دہلی مین خرچ کرنا پڑیگا اُسکا اکثر حصہ صرف برائے نام ہوگا۔ جس قدر ہم ایک ہاتھ سے خرچ کرینگے اُسیقدر دوسرے ہاتھ سے واپس لینگے یا ہندوستان کو واپس دینگے۔ اب ذرا مجکو واقعی رقمون سے بحث کرنے دیجیے۔ مارچ گزشتہ کے بجٹ مین ہمنے دربار کے لیئے ½ ۲۶ لاکھ کی رقم الگ نکالدی ہے۔ یہ ہے وہ رقم جسکو بعض لکھنے والون کی مضمون آفرین طبیعتون نے بڑھا کر ایک کروڑ بلکہ دو کروڑ سٹرلنگ کردیا ہے مین اس رقم مین اُس چار لاکھ کی رقم کو تو شامل کرتا نہین جو صنعت و حرفت کی نمائش کے لیئے رکھی گئی ہے اس لیئے کہ میرے عندیے مین کوئی بھی یہ حجت پیش نہین لائیگا کہ یہ رقم دربار کی بابت ہے اسکا اکثر حصہ تو واپس آجائے گا اس رقم کو دربار سے کچھ تعلق نہین۔ جب چاہو نمائش کرو اُسکا صرفہ عاقلانہ اور قابل بازیافت ہے علیٰ ہذا القیاس مین ½ ۸ لاکھ کی رقم کو بھی جو فوج کے نام سے داخل بجٹ ہے حساب سے خارج رکھتا ہون کیونکہ یہ رقم اسوجہ سے تو خرچ نہین کیجاتی کہ صرف دربار کے لیئے اتنی کثیر فوج دہلی مین جمع کی گئی اکثر کرکے تو یہ رقم بڑی فوجی مصنوعی جنگون مین جو زمانۂ حال کی فوجی تعلیم کے ضروری لوازم مین ہین خرچ کیجاتی ہے اور مصنوعی جنگ دربار سے ایک مہینہ پہلے ہوگی جیسی ۱۸۸۶ء مین دہلی کے آس پاس لارڈ ڈفرن کے عہد مین بھی ہوئی تھی اور اُسکو دربار اور تاجپوشی سے کچھ بھی تعلق نہ تھا ان رقمونکو مجرا کرکے ½ ۲۶ لاکھ کی رقم باقی رہتی ہے اور اسمین بطور ضمیمہ

وہ رقمین بھی ہین جو لوکل گورنمنٹین اپنی اپنی طیاری مین خرچ کرینگی اور وہ آخر کار اُن ہی کے ذمے عائد کیجائینگی۔ اور مجموعی رقم کی بابت مین کہہ ہی چکا ہون کہ اُسکا بڑا حصہ یقیناً بھرتی کردیا جائیگا البتہ اُسوقت ممکن نہین کہ واقعی خرچ کا ٹھیک حساب لگا دیا جائے یا اُسکی نسبت پیشین گوئی کیجائے لیکن مین امید کرتا ہون کہ مین نے کافی طور پر اتنی بات بتا دی ہے کہ جس مقدار تک مشرقی خیالات نے خرچ کی رقم کو وسعت دی ہے اُس سے بیحد خرچ کم پڑیگا اور نیز یہ کہ ہندوستان مین شاہی تقریب کا سرانجام اس سے زیادہ کفایت شعاری کے ساتھ کیطرح نہین ہوسکتا تھا۔

مین اس خیال کو روک نہین سکتا کہ شورش جو مصارف کے بارے مین یہان لوگون نے مچا رکھی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ مین نے اُسکو فرو بھی کردیا ہے کسی قدر اُسکو اس خیال سے بھی اشتعالک ہوئی ہے اور یہ خیال ابھی چند روز پہلے تک عام تھا کہ بہت دن نہین ہوئے ہندوستان سے کچھ لوگ اور کنٹجنٹ فوج تاجپوشی کی تقریب مین شریک ہونے کے لیئے انگلستان گئے اور وہان اُنکی مہانداری ہوئی عجب نہین اُس خرچ کا کچھ حصہ ہندوستان پر عائد کیا جائے۔ پچھلے دنون گورنمنٹ آف انڈیا نے اِسکے بارے مین ہوم گورنمنٹ کے ساتھ خط و کتابت کی اور اس رد و کد کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمنے بڑی خوشی سے یہ خبر سُنی کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے خزانۂ شاہی سے منظوری کرالی ہے کہ جو لوگ ہندوستان سے گئے ہین اُنکے متعلق انگلستان مین جو کچھ بھی خرچ ہوا ہے سب شاہی خزانے سے دیا جائے اُن مصارف مین ہندوستان کے رسالہ اور قائم مقامون اور کنٹجنٹ کی مہانداری جو فوج اور والنٹیر کے قائم مقام تھی اور علی ہذا القیاس انڈیا آفیس مین جو تقریب ہوئی تھی اُسکا سارا خرچہ داخل ہے یہ اصول کہ

ہر ایک ملک کے مہمانون کا خرچہ اُسی ملک پر ڈالا جائیگا میری راے مین بالکل ٹھیک ہے اور اُسمین کسیطرح کی تکرار کی گنجائش نہین مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ منظور ہو جائے گا اور آیندہ سے اسپر عمل بھی کیا جائے گا۔

مین اُمید کرتا ہون کہ مین بقدر ضرورت بیان کر چکا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو رومامین آگ لگی ہوئی ہے بلکہ اُسکے برعکس مین یقین کرتا ہون کہ روما بڑی خوشحالی کی دہلیز پر کھڑا ہوا ہے اور نہ یقیناً نیرو سارنگی بجا رہا ہے۔ مین ہندوستان کے بارے مین پیشین گوئی کرکے لوگون کو خوش کرنے کے لیئے زیادہ کہنا نہین چاہتا اور مین کہہ بھی نہین سکتا کہ کیسے کیسے انقلابات خواہ وہ داخلی ہون یا خارجی ہماری تقدیر مین لکھے ہین۔ لیکن مین حد انسانیت مین رہ کر اتنا کہہ سکتا ہون کہ آیندہ کے چند مہینون مین جو اسوقت سے لیکر جنوری تک حایل ہین کوئی خدشہ ایسا نہین ہے جو ہمکو دہلی دربار مین اطمینان و خوش دلی کے ساتھ شامل ہونے سے مانع ہو۔ اب صرف اتنی بات باقی رہ گئی کہ ہم اس بات کی کوشش کرین کہ یہ جشن ہندوستان مین کسیطرح انگلستان کے جشن سے خوش اسلوبی مین کم نہ ہو۔ اکثر اقطاع روے زمین کے اکثر لوگون کی آنکھین آیندہ جنوری مین دہلی کیطرف لگی ہونگی اور ہمکو نہ صرف حضور ملک معظم کے بھائی کی موجودگی مین ہندوستان کی پرجوش خیرخواہی کے تصدیق کرادینے کا موقع ملے گا بلکہ اسکا بھی کہ ہندوستان ایک جسد بے روح اور بے حس و حرکت نہین ہے بلکہ جاندار ہے اور اسکی قوت اور توانائی ہر وقت بڑھتی جا رہی ہے میری یہی دعا ہے کہ سارا ہندوستان ایک دل ایک خیال اور ایک آواز سے ان تقریبات

مین شریک ہوا اور جو لوگ دہلی کی تقریبات مین شریک نہین ہو سکتے اُنکو بھی چاہیئے کہ اپنے گھرون کے قرب وجوار مین اسیطرح کی خوشیان منائین اور اسیطرح کے چین کرین ہم امید کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسکا انتظام کیا جائے۔

ایک اَور چھوٹی سی بات ہے اور وہ میری ذات سے متعلق ہے مین چاہتا ہون کہ اپنی تقریر کے ختم کرنے سے پہلے آپ صاحبون کی اجازت سے اسکو بھی بیان کردون اسلیئے کہ اُسکو بھی اس دربار سے ایک طرح کا تعلق ہے گو دُور کا ہے مین نے اخبار مین دیکھا ہے کہ بہت جگہ لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ دربار ختم اور یہ تردد رفع ہوا اور مین نے غالباً ذاتی یا پولیٹکل بلند نظری کی جستجو مین خدمت سے استعفا دیا اور انگلینڈ کو چلتا بنا۔ مین واقع مین کہہ نہین سکتا کہ پچھلے دو برسون مین کتنی بار ایسی افواہین مشہور ہوئی ہین۔ جو لوگ ایسی افواہین بیٹھے گڑھا کرتے ہین اور جو لوگ یقین کر لیتے ہین مجھپر دونون ظلم کرتے ہین اور اُنکو احساس نہین ہوتا کہ مین ہل چلا رہا ہون جب تک کھیت مین دھاریان پڑی نہ دیکھ لون ہل کو کیسے چھوڑ سکتا ہون۔ باستثناء اُن خاص حالتون کے جنکا علم قبل الوقت نہین ہو سکتا میرا ارادہ ہرگز ایسا کرنے کا نہین۔ بہت سے کام جنکو مین نے اور میرے ساتھیون نے ہاتھ لگایا ہے ابھی اَدھورے پڑے ہین جبتک مجکو اپنے ساتھیون سے سہارا ملتا رہے گا جو کسی وقت مین متزلزل یا کم نہین ہوا اور جب تک مجھ مین کام کو لپٹے رہنے کی تندرستی اور توانائی ہے مین کام کے چھوڑ دینے کو ترکِ فرض سمجھونگا۔ رہی یہ بات کہ یہ کام ملک کی بہتری کے لیئے کرنے کے لائق ہے یا نہین اسکا فیصلہ مین دوسرون پر چھوڑتا ہون مگر مین

اتنی بات اور کہنے کی اجازت چاہتا ہون کہ مین تو اپنے حق مین اسکو بڑی بھاری اور نہایت متدین ذمہ داری سمجھتا ہون۔

کونسل کے ایک اجلاس مین جو گورنمنٹ ہوس مین بمقام کلکتہ ۲۵۔ مارچ ۱۹۰۵ء کو منعقد ہوا ہز اکسلنسی پریزیڈنٹ نے ۱۹۰۴-۵ء کے بجٹ کے مباحثے کے وقت اثناء گفتگو مین فرمایا۔ یہ بات ہم ایک اور پہلو سے بھی دیکھ سکتے ہین جسکی وجہ سے مین کونسل اور اور لوگون کو تھوڑی دیر کے لیئے تخفیف ٹیکس کیطرف جسکا اعلان بجٹ مین ہو گیا ہے توجہ دلاؤنگا کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ اس بیان سے شاید اُن اعتراضات کی جو بے وقت ہو رہے ہین مفید اصلاح ہو گزشتہ تین ماہ مین ہمنے خاص خاص اخبارون مین کتنی دفعہ دیکھا ہے کہ دہلی دربار بیہودہ اور ایذا دہ اسراف ہے کیونکہ ہلوگون کا روپیہ (اسکی زیادتی اور کمی کو مین آگے چلکر کہونگا) معاوضے مین کوئی اصلی فائدہ دیئے بغیر ضائع کیا جا رہا ہے۔ میرے دلکو اسکی طرف سے بھی یکسوئی نہین کہ میرے آنریبل دوست مسٹر چارلو کو خود اس معاملے مین کچھ تھوڑی غلط فہمی نہین ہوئی اسلیئے کہ اُنھون نے براہ کریم النفسی ہمسے فرمایا ہے کہ گزشتہ را صلوات جیسے کہ ہم مین کہین پانی مرتا تھا اور اب ہمکو اُسے بھول جانا چاہیئے۔ ہماری ہرگز یہ رائے نہین ہے۔ مین اتنا کہہ سکتا ہون کہ دربار مین بجٹ کی رقمون کا اعلان کرنے سے مین بہت خوش ہوتا مگر زمانۂ حال کی گورنمنٹون کا مستمر دستور ہے کہ ٹیکس مین کچھ رعایت کرنی ہوتی ہے تو بجٹ کے ساتھ سال حسابی کے شروع یا آخر مین اسکو ظاہر کیا کرتے ہین۔ مین نے ایسا خیال کیا کہ میری دربار کی سپیچ سے یہ بات اچھی خاصی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے

جلد بازار اور بے اعتبار دوستون سے تین مہینے بھی صبر نہ ہوسکا اُنکے نزدیک گورنمنٹ نے عمدہ موقع کھو دیا اور کھو دینے سے لوگون پر یہ بات ثابت کردی کہ اُسکو لوگون کے تردد کی مطلق پروا نہین - بات یہ ہے کہ جن لوگون نے دربار کو دیکھا ہے یا اُنکو دربار کے حال کی کچھ خبر ہے اُن مین سے ۹۰ فیصد بلکہ مین کہسکتا ہون کہ ۹۹ فیصد تو یقیناً اُسکو بے نظیر کامیابی سمجھتے ہین اور معدودے چند ایسے بھی ہین جو اُسکو ابھی تک ناکامیابی بتاتے ہین اور ناکامیابی کا الزام اِس بات کے سر تھوپتے ہین کہ جس رعایت کو وہ جنوری مین محفوظ کرنا چاہتے تھے اُسکا اعلان مارچ مین ہوا - سو مین تو اسکا یقین کرتا نہین - کہ یہ لوگ اِس ایک شکایت کے رفع ہوجانے سے دربار کو الزام ناکامیابی سے سبکدوش کردینگے - جب آیندہ زمانے مین دربار کا حال تاریخ کی کتابون مین لکھا جائیگا تو گو کامیابی اور ناکامیابی کو تنگ چشمی سے مالی نتیجے پر مبنی کیا جائے مین پوچھتا ہون کہ جو لوگ دربار کو کامیاب بتاتے ہین کیا وہ لوگ صرف اِسوجہ سے کامیاب کہہ دینگے کہ یہ رعایت جسکا اعلان اب کیا جاتا ہے دربار کے وقت پہلے سے اِسکی خبر کردی گئی تھی یا جو لوگ دربار کو ناکام بتاتے ہین وہ صرف اِسوجہ سے اُسکو ناکام کہہ دینگے کہ امید دلائی گئی تین مہینے پہلے اور اعلان کیا گیا تین مہینے بعد مین نہین خیال کرتا کہ اِس سوال کا جواب زیادہ غور طلب ہو -

یہ جو کچھ مین نے بیان کیا خواہی نخواہی مجکو راغب کرتا ہے کہ خود دربار کی نسبت بھی کچھ کہون اور مین پہلے چند لفظ خرچ کے بارے مین کہنے چاہتا ہون - جیسا کہ مین نے اپنی گزشتہ ستمبر کی سپیچ مین کہا تھا کہ ہرچند خرچ ایسی چیز نہین ہے جسکو مین خواب و خیال مین بھی

ایسی تقریب کے نفع و نقصان کے پرکھنے کا معیار قرار دون جسکو مین سمجھتا ہون کہ ہر طرح پر اُسمین بڑی پولٹیکل مصلحتین اور بے انتہا پولٹیکل نتائج مضمر ہین تاہم مجکو اُن لوگون پر جو اسیطرح پر جانچنا چاہین اعتراض کرنے کا کوئی حق نہین اور مین دیکھتا ہون کہ بہت سے لوگ روپیون اور پائیون کے ہندسون سے بُرے بھلے کی شناخت کرتے ہین لیکن اگر ہم اِس معیار پر جانچین تاہم مین بے تامل دعویٰ کرتا ہون کہ جو کچھ مین نے پچھلے موسم خریف مین کہا تھا واقعاتِ مابعد سے اُسکی پوری پوری تصدیق ہوگئی۔ اُسوقت مین نے یہی کہا تھا کہ ۲۶ ½ لاکھ جو شاہی خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے اُسکا اکثر حصہ واپس آجائیگا اور اسکے علاوہ مین نے یہ بھی کہا تھا کہ ہندوستان مین اِس سے زیادہ جُزرسی کے ساتھ ایسی بڑی شاہانہ تقریب کا سرانجام ممکن نہین۔ اُسوقت لوگ عموماً ان پیشین گوئیون کو تسلیم نہین کرتے تھے مگر وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئین اور دراصل بجاے اسکے کہ واقعی خرچ سے گھٹا کر تخمینہ کیا جائے بڑھا کر تخمینہ کیا گیا تھا منہائی دے دلا کر حساب لگایا جاتا ہے تو خالص خرچہ جو شاہی مداخل پر عاید ہوا ۱۲ ½ لاکھ یا ۸۴۰۰۰۰ پونڈ سے کچھ زیادہ بیٹھتا ہے اگر اِس رقم مین وہ خرچہ بھی جوڑ دیا جائے جو لوکل گورنمنٹون کو اپنے اپنے قیامگاہون پر کرنا پڑا اور جسپر بوجہ خاص گورنمنٹ آف انڈیا کسی طرح کی نگرانی عمل مین نہین لاسکتی تھی اور بجاے خود اُسکی مجموعی میزان کچھ اوپر ۱۴ ½ لاکھ یا ۹۹۰۰۰۰ پونڈ کی قدر ہے تو شاہی خرچے اور صوبون کے خرچے ملا کر دربار کے کل خالص خرچے کی آخری میزان ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ کے قریب ہوتی ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستانی ریاستین چھوڑ کر صرف برٹش انڈیا کے ۲۳ کروڑ باشندون نے اپنے بادشاہ کی تاج پوشی کے جشن پر

اتنا خرچ کردیا تو بہت زیادہ خرچ کردیا۔ برطانیہ عظمیٰ مین ۴ کروڑ ایک لاکھ کی آبادی ہے اُنھون نے مین یقین کرتا ہون اسیطرح کی تقریب کے لیئے ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنا منظور کیا یعنی مجموعۂ آبادی پر فی کس آدھی پنی۔ علاوہ برین جو لوگ شریکِ تقریب ہونے کے لیئے ہندوستان سے قائم مقام بنکر گئے تھے اُنکی مہانداری مین ستر ہزار پونڈ خرچ کیا سوا الگ۔ ہندوستان مین باوجود ۳۰ کروڑ آبادی کے ہمنے ۱۸۰۰۰۰ پونڈ صرف کیئے یعنی مجموعۂ آبادی پر فی کس پنی کا چھٹا حصہ۔ کیا لوگون کو اپنے شہنشاہ کے جشن کے لیئے اتنا دینا بھی بارِ خاطر ہوگا کیا اتنا روپیہ ہندوستان مین بیاہ بارات یا ہندوستان کی مسند نشینی پر کبھی خرچ نہین ہوا۔ یہ مقدار اُس تخفیفِ ٹیکس کی جو ہم ہندوستان کے باشندون کے لیئے آیندہ سال مین دینے والے ہین اور وہ بھی ایک سال کے لیئے نہین بلکہ ہر آیندہ سال کے لیئے یہ اُسکا صرف ایک سا توان حصہ ہی تو ہے باشندگان ہندوستان نے جنوری مین اپنے شہنشاہ کی تاج پوشی کی تقریب پر فی کس ایک پیسے سے بھی تو کم خرچ کیا ہے اور جو خرچ کیا تھا مارچ مین اُس سے ہشت گونے پیسے زیادہ سالانہ اپنی جیب مین لیئے ہوئے گھر جاتا ہے۔ اِس عطیے کو اتنے بڑے جمِ غفیر پر پھیلاؤ تو رسدی فی کس کم معلوم ہوگا مگر لینے والے سے پوچھو تو مین یقین کرتا ہون کہ وہی سب سے پہلے تسلیم کریگا کہ کہانتک اُسکو فائدہ پہونچتا ہے اور اگر اُس سے صلاح لیجائے تو مین امید کرتا ہون کہ وہ فوراً یہی جواب دیگا کہ اگر دربار پر غالباً ایسے ہی نتیجے مترتب ہوا کرین تو ہر سال دربار ہونا چاہیئے۔ مین جانتا ہون کہ بعض اشخاص ایسے بھی ہین جو یہ سنکر کہینگے کہ ہان یہ سب سچ ہے مگر ہمکو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ دربار کی وجہ سے والیانِ ریاست

اور اُنکی رعایا کو کیا کچھ خرچ کرنا پڑا۔ مین اسکا جواب یہ دیتا ہون کہ مجھے خبر نہین اور کسی کو بھی خبر نہین کہ اُنکو کیا خرچ کرنا پڑا اگرچہ مین نے بہت سے مبالغہ آمیز اور اٹکل پچو حساب دیکھے ہین مگر مین اتنا جانتا ہون کہ جو کچھ بھی خرچ کیا لوگون نے اپنی خوشی رضا سے کیا اور جو کچھ خرچ ہوا ملک ہی مین خرچ ہوا۔ اور اسکی وجہ سے چارون طرف کام کاج کی چہل پہل رہی اور لوگ اپنی اپنی جگہہ راضی اور خوش رہے اور ممکن نہین کہ کسی ایک ہندوستانی ریاست یا برِ اعظم ہندوستان کے کسی حصّے مین کوئی شخص اسپر اعتراض کرنے کھڑا ہو یا فریاد کرے۔

لیکن مین ممبران کونسل سے درخواست کرتا ہون کہ کیا مناسب نہین کہ ہم اس لایعنی بحث کو چھوڑ کر ایک لمحے کے لیئے یہ دیکھین کہ خود دربار کا کیا اثر پڑا مالی معیار کی تو مین تردید کر ہی چکا ہون اب مین مراسمِ ظاہری کے معیار کی بھی تردید کرتا ہون مین نے جنوری سے لیکر اب تک شان و شوکت اور دُھوم دھڑکے کی نسبت اخبارون مین بہت کچھ پڑھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ دربار سے صرف سلطنت کی عظمت اور مشرقی طمطراق کا دکھانا منظور تھا۔ دنیا مین ہمکو ایک دوسرے کی نسبت کسقدر غلط فہمیان واقع ہوتی ہین۔ مین فرض کیئے لیتا ہون کہ دربار کی رونق کے بیان کرنے مین بہتیرے ریم کاغذ اور بہتیرے گیلن سیاہی خرچ ہو گئی ہوگی۔ مگر مین مجبوری اسکا اقرار کرتا ہون کہ مین نے ہمیشہ ان بیانات کو افسوس کے ساتھ پڑھا ہے تو اُسوقت مین کچھ اور ہی سوچتا رہا ہون۔ مین امید کرتا ہون کہ مین بیہودہ بکواس نہین کرتا اور نہ خواب مین بڑبڑا رہا ہون۔ مگر میرے اور ہم مین سے اکثر کے نزدیک دربار کا مقصودِ اصلی جلوس اور نمائش نہ تھا بلکہ وہ اِس ملک کے لوگونکی

تاریخ مین ایک بڑے باب کا آغاز تھا اور سلطنت کے دستور العمل مین ایک باب جداگانہ کی ابتدا ہے
اسکی غرض اصلی کیا تھی۔ اسکا مقصود تمام والیانِ ریاست اور سلطنت ایشیا کے باشندون کو
جو زیرِ حکومتِ برطانیہ ہین اس بات کی یاددہانی تھی کہ اب وہ ایک نئے اور منفرد شہنشاہ کے
زیرِ حکومت ہین تاکہ وہ اس قابل ہون کہ اس بڑے اور عظیم الشان جشن کو مذہبی تقریب سمجھکر
سنجیدگی کے ساتھ منائین اور افضالِ شاہنشاہی اور تہنیتین اُنکے شامل حال ہون۔ اسکا
نتیجہ کیا تھا۔ اُنکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ منفعت رسان اقتدار کے زیرِ حکومت گویا کہ ایک
ہین اور وہ مختلف الطبائع اور تکلیف دہ انبار کے منتشر عنصر نہین ہین بلکہ ہم آہنگ اور
شاندار مجموعے کے متحد المیلان افراد ہین علیحدگی اور تعصب اور بدگمانی کے پردے اُنکی
آنکھون پر سے اُٹھ گئے اور مغرب مین عدن کے شیوخ عرب سے لیکر سرحدِ چین کے
شان سرداران مکانگ تک ایک ہی طرح کی خیرخواہی اور ایک ہی طرح کی اُمنگ سب کے
دلون کو گدگدا رہی تھی۔ کیا یہ عام حالت کچھ بڑی بات نہ تھی کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ
بادشاہ کی تاجپوشی کے جشن مین اُسکے باجگزار جمع ہون اور اُنکے ساتھ عہد و پیمان کی توثیق
کیجائے ایک طرف سے حمایت اور رعایت کا پیمان ہو اور دوسری طرف سے بخوشی خاطر
وفاداری کا۔ کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ رؤسائے مملکت معلوم کرین کہ سلطنت کے معنی کیا
ہین۔ اگر ہم باقیماندہ اہلِ ہند کے حال پر نظر کرین جو دہلی مین حاضر نہ ہوسکے اور اُنھون نے
اپنی جگہ مین اپنے طور پر خوشی منائی تو کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ تمام خلقت کو اُنکی زندگی کی
تنگ لیک اور لکیر کے فقیر طریقے سے ابھار کر ذرا باہر نکالین تاکہ وہ اعلیٰ نمونونکو ایک نظر دیکھین اور

اُن قوانین کی پروا کرین جنکی رو سے قومون کی رفتار تیز یا سست اور لوگون کی تقدیر اچھی یا بُری ہوتی رہتی ہے مین یقین کرتا ہون کہ زمانۂ حال کے واقعات مین سے دربار سے بڑھکر کسی نے وہ رستہ نہین دکھایا جسپر وہ خدا کی رہنمائی سے پڑ لیئے ہین اور نہ مملکتِ ہندوستانکو اسکے متحد ہونے کی تعلیم دی اور نہ ہندوستان کی اخلاقی اور مادّی طاقت کو دُنیا کے ذہن نشین کیا۔ اب یہ سبق بھولنے والا نہین۔ شہنائیون کی آواز بند ہوگئی۔ فرمان روا اور سلاطین رخصت ہوگئے ہین لیکن نقش جو اتحاد اور حب الوطن کے زبردست اظہار نے بٹھایا ہے وہ ہنوز بدستور نمایان ہے اور مٹنے والا نہین۔ ہر جگہ معلوم ہوگیا ہے کہ مشرق کے تخت پر ایک ایسی طاقت متمکن ہے جسنے ۳۰ کروڑ ایشیا کے باشندون کے خیالات اور امیدون اور فائدون سے ایک زندہ چیز بنا کھڑی کی ہے اور اُس بڑے مجمع کے افراد نے جان لیا ہے کہ اُنکی طاقت اتحاد ہی مین منحصر ہے۔ جیسا کہ دربار کا ایک بے تعلق تماشائی بول اُٹھا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی بھی یقین نہین کیا تھا کہ مشرق کی تقدیر جیسے ہمیشہ سے ہندوستان کی مُٹھی مین رہی ہے اَب بھی ہے۔ مین بھی خیال کرتا ہون کہ دربار نے نہ صرف طاقت کا سبق دیا بلکہ فرض کا بھی۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا عہدہ دار حاضرِ دربار نہ تھا۔ ایسا کوئی فرمانروا نواب یا راجہ نہ تھا۔ کوئی ایسا سوجھ سمجھ والا تماشائی نہ تھا جسنے کسی نہ کسی وقت خیال نہ کیا ہو کہ ایسے بڑے مجمع کی شرکت مین فخر اور ناز کے ساتھ کچھ ذمّہ داری بھی ہے اور یہ کہ جو عزّت و آبرو اور امن و عافیت اُسکو سلطنت کی بدولت حاصل ہے اِسکو بھی اُسکے معاوضے مین کچھ کرنا ہے۔

دربار کے تذکرے سے گزر کر آنریبل ممبران غالباً یہ بات پسند کرینگے کہ صنعت و حرفت کی نمائش کے نتائج کو معلوم کرین جو ان ہی دنون مین دہلی مین ہوئی تھی۔ اِس نمائش کی غرض اصلی یہ تھی کہ دیسی حرفون اور اِس ملک کی صنعتون کو ترقی دے۔ نمائش کا اثر ہندوستان کے حرفون اور صنعتون پر آئندہ زمانے مین کیا ہوگا۔ اسوقت بتا دینا یقیناً ناممکن ہے۔ لیکن مین خیال کرتا ہون کہ اسکو باہر والون کی توجہ خواہ وہ اِس ملک کے باشندے ہون یا نہ ہون ہندوستان کی جیتی جاگتی قابلیت کیطرف مصروف کرنے مین یقیناً بڑی کامیابی حاصل ہے اگرچہ نمایشگاہ صرف تھوڑے عرصے کے لیئے کھلی رہی اِسپر بھی ۔۔۔ ۴۸ سے بھی زیادہ لوگون نے داخلے کی فیس ادا کی اور تین لاکھ روپئے سے اوپر ہی اوپر کا مال نقد فروخت ہوا اور نمایش کی مجموعی آمدنی چار لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ عمارت پر ۱½ لاکھ سے کسقدر زیادہ خرچ پڑا اِسکے علاوہ نمائش کا خالص خرچ صرف ½ لاکھ تھا۔ لہذا مین خیال کرتا ہون کہ ہم از روے انصاف دعوی کرسکتے ہین کہ ہمنے نمایش پر بہت اعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور ہندوستانی صنعت و حرفت کو ایسا زور سے چلتا کر دیا کہ اُسکو مدھم نہین ہونا چاہیئے۔ اسکے علاوہ اِتنے سارے عجایب خانون اور لوگون کے ذاتی انبار خانون مین خوبصورت چیزون کی فراہمی جو نمائش مین خریدی گئین چاہیئے کہ ہمارے کاریگرون کی ہنرمندی کے لیئے جسمین ہنوز دَم خم باقی ہے وقتی اشتہار کا کام دے۔

شرکاء دربارِ دہلی مین فرمان روایانِ ریاست ہاے ہندوستان نہایت درجے

خوش تھے اور مین بلا خوفِ تردید کہتا ہون کہ اعلیٰ درجے کے فرمان روا ہز ہائینس نظام حیدرآباد بھی کسی طرح کم خوش نہ تھے یہ میری خوش قسمتی تھی کہ دربار سے چند روز پہلے مجھ مین اور اُن مین ایک معاہدہ ہوا جسکے تذکرے کا مجکو اس سے پہلے موقع نہین ملا اور اب مین آپ صاحبون کی خاطر اُسکا مختصر سا تذکرہ کرتا ہون -

وہ معاہدہ حیدرآباد کے چند اضلاع کے آئندہ انتظام کے بارے مین تھا جو اضلاع مفوضہ کہلاتے اور علاقہ برار کے نام سے مشہور ہین - کاغذات متعلقہ معاہدہ مشتہر کردیے گئے ہین اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ جو انتظام قرار پایا اور جس طریق سے ہم اس نتیجے کو پہونچے جیسی چاہے اپنی راے قائم کرے - مین یقین کرتا ہون کہ لوگون نے عموماً اس معاہدے کو بحق فریقین معزز تسلیم کیا ہے جس سے معاملے کی ایسی صورت کا جو نصف صدی سے کسی فریق کے حق مین نہ لائق اطمینان ثابت ہوئی اور نہ مفید خوبصورتی سے خاتمہ ہوجاے گا - مین اس مقام پر صرف اتنی بات اور کہتا ہون کہ جیسا کہ اس خط و کتابت سے ظاہر ہے جو اس بارے مین ہوئی ہے پہلے ہز ہائینس نظام کے اور میرے درمیان دوستانہ گفت و شنود ہوئی اور اسکے بعد فریقین کی آزاد اور مطلق العنان خواہش کے مطابق معاہدہ لکھا گیا - نامہ و پیام کے دوران مین کسی وقت خلاف طبع دباؤ کا دخل نہین ہونے پایا - جس قدر ہم اس معاہدے سے رضامند ہین ہز ہائینس اُس سے کم رضامند نہین ہین اور جس صورت مین ہر دو فریق یکسان طور پر راضی ہین تو یہ کچھ بیجا نہین کہ اور لوگون کو بھی ہم اپنی مسرت مین شریک ہونے کو کہین - ہندوستانی

ریاستون کے متعلق چند مسئلے نازک اور مشکل ہین مگر مین اس سے مطمئن نہین ہون کہ والیانِ ریاست بھی اُنکی بابت نہایت صاف دلی اور خوش اخلاقی سے گورنمنٹ آف انڈیا کے افسرِ بالادست کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیئے آمادہ ہین۔

ضمیمہ ۲

گزٹ آف انڈیا

دہلی پنجشنبہ - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

فارن ڈپارٹمنٹ

اشتہارات

کمپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

دیسی رؤسا اور امرا کے لیے حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے مزید سلامیان حسب تفصیل ذیل منظور فرمائی ہین اور عام اطلاع کے لیے مشتہر کیجاتی ہین -

دائمی سلامیان

نواب جنجیرا	۱۱ ضرب توپ سلامی
سابوا کنگ ٹنگ	۹ ضرب توپ سلامی
سابوا مونگ نئی	۹ ضرب توپ سلامی
سابوا ہسی باو	۹ ضرب توپ سلامی

ذاتی سلامیان

مشنکر راؤ چمناجی پنت ساچو بھور	۹ ضرب توپ سلامی
مہاراناجسونت سنگھ جی ہری سنگھ جی ڈنٹا	۹ ضرب توپ سلامی
نواب سر امیرالدین احمد خان بہادر کے - سی - آئی - ای - لوہارو	۹ ضرب توپ سلامی

حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم و بطیب خاطر نہایت معزز طبقۂ ہاتھ مین مفصلۂ الذیل تقررات اور ترقیات منظور فرمائی ہین۔ اول درجے کے سول ڈویژن کے آنریری ممبر یا نہایت معزز طبقے کے نائٹ گرانڈ کراس ہز ہائینس آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ نواب سر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ حیدر آباد

دوم درجے کے ملیٹری ڈویژن کے معمولی ممبران یا نہایت معزز طبقے کے نائٹ کمانڈران میجر جنرل چارلس کوئین ایجرٹن۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ انڈین سٹاف کور کمانڈنگ پنجاب فرانٹیر فورس و فرانٹیر ڈسٹرکٹ۔ کرنیل۔ آرتھر جارج ہیمنڈ۔ دی۔ سی۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ آن امپلائڈ سوپرنیومریری لسٹ انڈین سٹاف کور۔

ایل۔ ڈبلیو۔ ڈین

قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

سٹار آف انڈیا

اشتہارات

کمپ دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے براہ وفور کرم و بطیب خاطر اپنی تاجپوشی کی یادگار مین دربار کے انعقاد کے وقت جو تاریخ امروزہ مین بمقام دہلی واقع سلطنت ہند منعقد ہوگا۔ طبقۂ اعلی مرتبت سٹار آف انڈیا مین مفصلۂ الذیل تقررات و ترقیات منظور فرمائی ہین۔

نائٹ گرینڈ کمانڈران

رائٹ آنریبل جارج فرینسس ہملٹن - ایم - پی - حضور ملک معظم کے سکرٹری سٹیٹ آف انڈیا جو لارڈ جارج فرینسس ہملٹن کے نام سے مشہور ہیں -

ہز ہائینس راجہ سر راما ورما - کے - سی - ایس - آئی - کوچین -

نائٹ کمانڈران

آنریبل مسٹر ڈنزل چارلس جلف اٹبسن - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - گورنر جنرل کی کونسل کے معمولی ممبر -

ریر ایڈمیرل چارلس چارٹر ڈوری - رایل نیوی - سپہ سالار افواج بحری حضور ملک معظم متعینہ ایسٹ انڈیز -

آنریبل مسٹر ہنری مارٹن ونٹر باتھم - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس قلعہ سینٹ جارج کے گورنر کی کونسل کے ممبر -

آنریبل مسٹر جیمز مینٹیتھ - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - گورنر بمبئی کی کونسل کے ممبر -

آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈانلڈ رابرٹسن - سی - ایس - آئی - انڈین سٹاف کور رزیڈنٹ میسور و چیف کمشنر کورگ -

آنریبل مسٹر اینڈرو ہنڈرسن لیتھ فریزر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس چیف کمشنر علاقہ متوسط - پریزیڈنٹ پولیس کمیشن -

ہیوشیکسپیر بارنز اسکوایر - سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - سکرٹری

گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ۔

سرجن جنرل ولیم روہو پرسی۔ایس۔آئی۔انڈین میڈیکل سروس (پنشنر) پریزیڈنٹ میڈیکل بورڈ۔انڈیا آفس۔

کرنیل سرکالن کیمپبل سکاٹ منکریف کے سی۔ایم۔جی۔سی۔ایس۔آئی۔رایل انجینیرز (پنشنر) پریزیڈنٹ انڈین ارگیشن کمیشن۔

ہز ہائینس راجہ کرتھی شاہ۔سی۔ایس۔آئی۔ٹری۔گڑھوال۔کنور رنبیر سنگھ پٹیالہ۔

کمپینین

آنریبل سر اڈوارڈ فٹز جرالڈ لا۔کے۔سی۔ایم جی۔گورنر جنرل کی کونسل کے معمولی ممبر۔

آنریبل مسٹر چارلس سٹوارٹ بیلی۔انڈین سول سروس۔ایجنٹ گورنر جنرل ممالک متوسطۂ ہند۔

آنریبل مسٹر اڈوارڈ ٹونشنڈ کینڈی۔انڈین سول سروس۔پیون جج عدالت عالیۂ ہائی کورٹ بمبئی۔پولیس کمیشن کے ممبر۔

آنریبل مسٹر گیبریل سٹوکس۔انڈین سول سروس۔چیف سکرٹری گورنمنٹ مدراس و گورنر قلعۂ سینٹ جارج کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے اڈیشنل ممبر۔

میجر جنرل ٹریور بروس ٹائیلر۔رایل آرٹیلری۔انسپکٹر جنرل توپ خانہ جات ہند۔

ہاروے ایڈمنسن اسکوائر۔انڈین سول سروس۔جوڈیشل کمشنر ایبر برما۔

آنریبل مسٹر ولیم ہنری لاکنگٹن ایم۔ اے۔ انڈین سول سروس۔ قائم مقام چیف سکرٹری گورنمنٹ ممالکِ متحدہ۔ اور لفٹنٹ گورنر ممالکِ متحدہ کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر۔

آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن۔ انڈین سول سروس۔ قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ بنگال۔ وجنرل وردنیو ڈپارٹمنٹ ولفٹنٹ گورنر بنگال کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر۔

کرنیل سینٹ جارج کاربٹ کور۔ رایل انجنیرز۔ سرویر جنرل ہند۔

لفٹنٹ کرنیل جیمز الگزنیڈر لارنس منٹگمری۔ انڈین سٹاف کور۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن پنجاب اور پولیس کمیشن کے ممبر۔

رجنالڈ ہنری کریڈک اسکوایر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر جبلپور ڈویژن سنٹرل پراونسز

کرنیل ہنری ڈوپٹن ہچنسن۔ انڈین سٹاف کور۔ نائب ملیٹری سکرٹری (امورات متعلقہ ہند) وار آفس۔

میجر ہیوڈیلی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سٹاف کور۔ ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔ فارن ڈپارٹمنٹ۔

راجہ بن بہاری کپور۔ بردوان

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان رئیس پہاسو ضلع بلند شہر۔ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے سابق ممبر۔

سردار بدن سنگھ بلو ضلع لدھیانہ پنجاب۔

حضور ملکِ معظم کا یہ ارادہ تھا کہ وہ ہز ہائینس راجہ بجے سین بہادر رئیس مانڈی کو نہایت اعلیٰ مرتبتِ طبقۂ سٹار آف انڈیا کا نائٹ کمانڈر بنائین لیکن راجہ بجے سین کا ۱۰۔ دسمبر کو انتقال ہوگیا۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایچ۔ ایس۔ بارنز

نہایت اعلیٰ مرتبت طبقۂ سٹار آف انڈیا کے سکریٹری

انڈین امپائر

اشتہارات

کمپ دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملک معظم نے اپنی تاجپوشی کی خوشی مین دربار کے موقع پر جو بتاریخ امروزہ بمقام دہلی واقع سلطنت ہند مین منعقد ہوگا نہایت اعلیٰ مرتبت طبقۂ انڈین امپائر مین مفصلۂ الذیل تقررات و ترقیات بطیب خاطر منظور فرمائی ہین۔

نائٹ گرینڈ کمانڈران

ہز ہائینس سری پدمنابھا داس وینجی سر بالا رام ورما کلاشیکھارا کرتاپتی مانی سلطان مہاراجہ راجہ راما راجہ بہادر شمشیر جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ٹراونکور۔

ہز ہائینس فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ برارنس سرمور راجۂ راجگان راجپوتانہ

سر ہیرا سنگھ ملوندر بہادر۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نابھا۔

نائٹ کمانڈران

آنریبل سر لارنس ہوجنکنز نائٹ چیف جسٹس عدالت عالیہ ہائی کورٹ بمبئی۔

آنریبل مسٹر ہربرٹ تھرکل وائٹ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس۔ چیف جج چیف کورٹ جنوبی برما۔

آنریبل مسٹر چارلس لوئس ٹپر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ فنانشل کمشنر پنجاب و لفٹنٹ گورنر پنجاب کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے ممبر۔

سرجن جنرل بنجمین فرینکلن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین مڈیکل سروس۔ آنریری طبیب حضور ملک معظم۔ ڈائرکٹر جنرل۔ انڈین مڈیکل سروس و گورنمنٹ آف انڈیا کے کمشنر حفظان صحت

آنریبل مسٹر فرڈرک آگسٹس نکلسن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس۔ اول ممبر بورڈ آف ریونیو مدراس۔ اور گورنر قلعہ سینٹ جارج کی کونسل واضع ضوابط و قوانین کے اڈیشنل ممبر

آرتھر اپٹن۔ فینشا اسکوایر۔ سی ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات ہند

والٹر روپر لارنس اسکوایر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس (پنشنر) پرائیوٹ سکرٹری ہز ایکسلنسی وائسرائے۔

جان الیٹ اسکوایر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ میٹرولوجیکل رپورٹر گورنمنٹ آف انڈیا و ڈائرکٹر جنرل رصد خانہ جات۔

راجہ دھیراج ناہر سنگھ جی۔ شاہ پورہ۔ راجپوتانہ۔

گنگا دھر راؤ گنیش عرف بالا صاحب پٹوردھن - رئیس مراج (اعلیٰ) جنوبی مرہٹواری -

سردار زعوث بخش رئیسانی - سراونون کے رئیس اعظم - بلوچستان -

مہاراجہ ہربلب نراین سنگھ بہادر - سی - آئی - ای - سن برسا - بنگال -

مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد - وزیر ہز ہائینس نظام حیدر آباد -

پرنا نر سنگھ راؤ - کرشنا مورتی - سی - آئی - ای - دیوان میسور -

مہاراجہ گودنراین گجپتی راؤ - سی - آئی - ای - ورنگا پٹم -

کمپینین

کرنیل ارنسٹ ڈی برتیھ - انڈین سٹاف کور - جائنٹ سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا ملیٹری ڈپارٹمنٹ -

آنریبل مسٹر پرتول چندر چیٹرجی - رائے بہادر جج چیف کورٹ پنجاب -

فرڈرک گرمک لین اسکوائر - ایم - آئی - ای - ڈائرکٹر جنرل ٹیلیگراف ہندوستان

والٹر برنرڈ ڈی ونٹن اسکوایر چیف انجنیر و سکرٹری گورنمنٹ مدراس صیغہ تعمیرات عامہ -

کرنیل ٹریور ڈین ریشلے وِن - ایجنٹ و چیف انجنیر بنگال ناگپور ریلوے -

آنریری ایڈ ڈی کانگ و اسیرائے و کمانڈنٹ بنگال ناگپور ریلوے والنٹر رائفل کور -

ایلگزین ایلیٹ اسکوایر قائم مقام کمشنر اضلاع مفوضہ حیدر آباد -

میجر (عارضی لفٹنٹ کرنیل) چارلس آرنلڈ کیبل - انڈین سٹاف کور - قائم مقام پولیٹیکل رزیڈنٹ خلیج فارس -

ہربرٹ ولیم کیمرن کارنڈف اسکوایر۔ انڈین سول سروس۔ ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ۔ سابق قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے۔

لفٹننٹ کرنیل ولیم لاک۔ جنرل لسٹ انفنٹری۔ پرنسپل میو کالج اجمیر۔

لفٹننٹ کرنیل جرالڈ بامفرڈ۔ ایم۔ ڈی۔ انڈین میڈیکل سروس۔ پرنسپل میڈیکل کالج کلکتہ۔

لفٹننٹ کرنیل جان ہاڈنگ۔ دی۔ ڈی۔ آنریری ایڈ ڈی کانگ لفٹننٹ گورنر بنگال۔ کمانڈنٹ بہار لائٹ ہارس۔

اڈورڈ گائلز اسکوایر۔ ایم۔ اے۔ ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم بمبئی۔

ہنری کنگ بیوکیمپ اسکوایر۔ اڈیٹر مدراس میل و شرف مدراس۔

ہرجی بھائی مانک جی رستم جی اسکوایر۔ شرف کلکتہ۔

ہیولینڈ لمزر اسکوایر۔ انڈین سول سروس۔ سابق مجسٹریٹ و کلکٹر پٹنہ و چیرمین پٹنہ میونسپلٹی۔

رابرٹ ناتھن اسکوایر۔ انڈین سول سروس۔ سابق انڈر سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ و سکرٹری انڈین یونیورسٹی کمیشن۔

میجر ایلفرڈ ولیم الکاک۔ ایم بی۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ انڈین میڈیکل سروس۔ سوپرنٹنڈنٹ انڈین میوزیم۔

آرتھر ہل اسکوایر۔ ایف۔ سی۔ ایچ۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای۔ ایگزیکیوٹو انجنیر فرسٹ گریڈ بمبئی پریزیڈنسی۔

ڈگلس ڈانلڈ اسکوایر۔ کمانڈنٹ بارڈر ملیٹری پولیس و سمانا رائفل کوہاٹ۔

جگدیش چندر رابوس اسکوایر۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ایس۔ پروفیسر پریذیڈنسی کالج کلکتہ۔

نواب محمد شریف خان۔ خانِ دیر۔

مہتر شجاع الملک چترال۔

میر محمد ناظم خان میرِ ہنزہ۔

راجہ سکندر خان۔ نگر۔

ولیم ڈکسن کروکشینک اسکوایر سکرٹری و خزانچی بنک بنگال۔

تھامس جویل نبٹ اسکوایر۔ اڈیٹر ٹائمز آف انڈیا بمبئی۔

جان اوبرائن سانڈرس اسکوایر۔ مالک و اڈیٹر انگلشمین کلکتہ۔

ہنری ونڈن اسکوایر۔ ایجنٹ گریٹ انڈین پنینشلا ریلوے۔

چارلس ہنری ولسن اسکوایر۔ منیجر ہانگ کانگ و شانگ ہائی بینکنگ کارپریشن و وائس پریذیڈنٹ رنگون میونسپل کمیٹی۔

خان بہادر مولوی خدا بخش پٹنہ۔

راؤ بہادر شیام سندر لال دیوانِ کشن گڑھ راجپوتانہ۔

راو بہادر منشی بالمکند داس دیوان بہادر ممبر کونسل ریاستِ الور۔

رابرٹ ہربرٹ ہنڈرسن اسکوایر۔ سوپرنٹنڈنٹ تاراپوری کمپنی باغات ضلع کچھار آسام۔

نواب حافظ محمد عبد الصمد خان علی زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان آنریری کمانڈنٹ ۵ انجنگال کیولری۔

بکم کے۔ آئی۔ کے۔ ایس۔ ایم۔ سابو امانگ نی جنوبی ریاستہائے شان۔

میر مہراللہ خان پسانی ناظم مکران بلوچستان۔

نواب فتح علیخان قزلباش لاہور۔

مہاماہوپادیا پنڈت گنگا دھر شاستری پروفیسر سنسکرت کالج بنارس۔

فرمدون جی جمشیدجی اسکوایر۔ وزیر ہز ہائینس نظام حیدرآباد کے پرائیوٹ سکریٹری۔

چارلس ہنری وسٹ اسکوایر۔ پرسنل اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ انڈیا۔

حضور ملک معظم کا منشا سر جان وُڈبرن۔ کے۔سی۔ایس۔آئی۔ کو انکی ممتاز اور ممتاز خدمات کے صلے مین جو انھون نے انڈیا مین کی تھین نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کا نائٹ گرینڈ کمانڈر بنا دینے کا تھا۔ مگر سر جان وُڈبرن ۲۱ نومبر کو کلکتے مین انتقال کر گئے اور اُسوقت وہ لفٹنٹ گورنری بنگال کے منصب عالی پر متمکن تھے۔

حضور ملک معظم کا منشا مسٹر ہنری چارلس ہل کو بجلد و اُس قابلانہ طریق کے جسکے مطابق وہ صیغۂ جنگلات انڈیا مین اپنی خدمات مدید بجالائے نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے کمپینین کا اعزاز بخشنے کا تھا مگر مسٹر ہل ۷ نومبر کو جسوقت وہ بھول رخصت انگلستان مین تھے انتقال کر گئے۔ اُسوقت وہ ضروری خدمت انسپکٹر جنرل جنگلات پر مامور تھے۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایچ۔ ایس۔ ہارنر

سکریٹری نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپایر

فارن ڈپارٹمنٹ

اعلان

کیمپ دہلی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

حضور ملکِ معظم نے برایہ عطوفت اصحابِ مفصلۃ الذیل کو نائٹ ہڈ کا اعزاز بخشا ہے

آنریبل مسٹر جیمس آکورتھ ڈیوس۔ انڈین سول سروس۔ پیون جج عدالت عالیہ ہائیکورٹ فورٹ سینٹ جارج۔

آنریبل مسٹر ولیم ارونز کلارک۔ انڈین سول سروس۔ چیف جج چیف کورٹ پنجاب۔

آنریبل مسٹر منٹیگیو کارنش ٹرنر۔ پریزیڈنٹ بنگال چیمبر آف کامرس و اڈیشنل ممبر کونسل گورنر جنرل واضع قوانین وضوابط۔

لفٹننٹ کرنیل ولیم ارنشا کوپر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کمانڈنٹ کانپور والنٹیر رائفل۔

لفٹننٹ کرنیل جیمس لوئس واکر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سابق ۲ پنجاب والنٹیر رائفل۔

جارج واٹ اسکوایر۔ ایم بی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے کم خرچ پیداوار کے رپورٹر۔

ہرکشن داس نروتم داس اسکوایر۔ سابق شرف بمبئی۔

ولیم گاڈسل اسکوایر۔ انڈیا آفس کے اڈیٹر آف اکونٹس۔

ایل ڈبلیو ڈین

قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

قیصر ہند تمغے

اعلان

کیمپ دہلی یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل ہند بطیب خاطر اعلان کرتے ہین کہ حضور شاہ قیصر نے ازراہ کرم قیصر ہند کے اول درجے کے تمغے اصحاب ذیل کو عنایت فرمائے ہین۔

ہز اکسلنسی لیڈی کرزن آف کڈلسٹن۔ سی۔ آئی۔

رورنڈ سموئل سکاٹ آلنٹ۔ ایم اے۔ کیمبرج مشن دہلی۔

البرٹ فرڈرک ایشٹن اسکوایر۔ ڈپٹی کمشنر صیغہ محصول نمک شمالی ہندوستان۔

لفٹنٹ کرنیل چارلس ٹھن ڈاسن۔ انڈین سٹاف کور۔ پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ قطاع کوہستانی میوار۔

کپتان الین سی جولی ڈی لاٹ بنیسر۔ آر ای۔ ڈپٹی چیف انجنیر میسور۔

جیمس ڈگلس اسکوایر۔ بمبئی۔

رورنڈ جے اے گراہم۔ ایم اے۔ کلیانگ۔ بنگال۔

پنڈت جوالا پرشاد۔ مجسٹریٹ و کلکٹر جالون۔ اضلاع متحدہ۔

کلارنس کرکپیٹرک اسکوایر۔ بارسٹرایٹ لا۔ ممبر میونسپل کمیٹی دہلی۔

لفٹنٹ کرنیل رابرٹ ولیم سٹیل لینز۔ ایم ڈی۔ انڈین میڈیکل سروس۔ سول سرجن

وسو پرنٹنڈنٹ لیونٹک اسائلم دھارواڑ بمبئی پریزیڈنسی۔

مردان جی کواس جی اسکوایر۔ میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ رنگون۔

جان لنسبٹ اسکوایر۔ سابق کنسرویٹر جنگلات برما۔

میجر ڈیوڈ سمپل۔ ایم ڈی۔ آر اے ایم سی۔ ڈائرکٹر پیسچر انسٹیٹیوٹ کسولی۔

رورنڈ جے ڈی ڈبلیو سوئل۔ ایس جے۔ مینجر سینٹ جوزف کالج ترچناپلی مدراس پریزیڈنسی۔

رورنڈ ڈیوڈ وہٹن۔ پرنسپل ہلاپ کالج ناگپور ممالک متوسطہ۔

ہز ایکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر ہندوستان مین بجا آوری خدماتِ سرکاری کے صلے مین اصحابِ ذیل کو قیصرِ ہند کے دوسرے درجے کے تمغے عنایت فرماتے ہین۔

مسس ایڈ مزدایلی۔ بیوۂ ایڈ مزدایلی متوفی۔ انڈین مڈکل سروس بمبئی۔

رورنڈ ایڈم اینڈرو۔ مشنری یونائٹڈ چرچ سکاٹلینڈ و چنگلپٹ مدراس پریزیڈنسی۔

عزیز حسن آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ اٹاوہ اضلاع متحدہ۔

بابو بیجناتھ گوئنکا۔ مہاجن و زمیندار مونگیر بنگال۔

اڈوارڈ رابرٹ کے اسکوایر۔ انڈین سول سروس۔ مہتمم بندوبست رائے پور اضلاع متوسطہ۔

راو بہادر چندا سنگھ کان سنگھ۔ آنریری مجسٹریٹ حیدرآباد سندھ۔

ٹھاکر درجن سنگھ ممبر کونسل ریاست الور۔ راجپوتانہ۔

جارج ایگلسم اسکوایر۔ ہڈ ماسٹر لارنس سکول آبو۔ راجپوتانہ۔

رورنڈ فاور ایٹین فرنیٹ۔ سوپرنٹنڈنٹ رومن کیتھلک لیپراسائلم رنگون برما۔

رورنڈ رابرٹ جونس۔ بے اے۔ ویلش مشن کھاسیا پہاڑ۔ شلانگ آسام۔

مس ایف جاس۔ چرچ آف سکاٹلینڈ مشن۔ گجرات پنجاب۔

مس ایلن الزبتھ مچل۔ ایم ڈی۔ امیریکن بپٹسٹ مشن۔ مولمین برما۔

مس محسن۔ زنانہ مڈکل مشن۔ پشاور۔ صوبہ سرحدی شمالی مغربی۔

مس مارگرٹ اوہارا۔ ایم ڈی کینڈین پریسبیٹرین مشن۔ دھار ممالک متوسطہ ہند۔

ڈاکٹر ٹی ایل نپل۔ مڈکل مشنری۔ چرچ مشنری سوسائٹی۔ بنو صوبہ سرحدی شمالی مغربی۔

بھائی رام سنگھ۔ وائس پرنسپل آرٹ میو سکول لاہور پنجاب۔

سنتوکھ سنگھ کرمی۔ مالگزار ضلع رائے پور ممالک متوسطہ۔

بی بی صغریٰ۔ بہار پٹنہ بنگال۔

محمد ظہور الحسین۔ ممبر میونسپل بورڈ الہ آباد ممالک متحدہ۔

ایچ ایچ رزلے

قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا

ہوم ڈپارٹمنٹ

ملیٹری ڈپارٹمنٹ

کیمپ دہلی یکم جنوری ۱۹۰۳ء

خاص و متفرقات

وائسرائے و گورنر جنرل باجلاس کونسل بڑی مسرت کے ساتھ مفصلۂ الذیل عنایتون اور رعایتونکا اظہار فرماتے ہین جو تعلق تاجپوشی شاہ قیصر ہند فوج ہندوستانی کے مختلف فرقون کے ساتھ کی گئی ہین۔

(۱) حضور ملک معظم نے براہ کرم یہ بات منظور فرمائی ہے کہ انڈین سٹاف کور کا لقب موقوف کرکے جو افسر اُس سے متعلق ہین اُنکو آیندہ افسران انڈین آرمی کے لقب سے بُلایا جائے۔

(۲) حضور ملک معظم براہ کرم و بطیب خاطر ارشاد فرماتے ہین کہ فوج ہندوستان کے ہندوستانی افسرون کی ایک محدود جماعت ہر سال حضور ممدوح کی حاضرباش اردلی کی خدمت کے لیے منتخب ہوا کرے اور شروع ۱۹۰۳ء سے اسکا عملدرآمد ہو۔ جن قاعدون کی رو سے ان ہندوستانی افسرون کی ماموری ہوا کرے گی حسب ذیل ہین۔

(۱) ہر سال چھ ہوا کرینگے۔ ہر ایک کو ایک میڈین دیا جائیگا۔ یہ لوگ اپریل سے اگست تک ایک موسم بھر لندن مین رہینگے اور ہر سال نو منتخب شدہ انکی جگہ بلائے جائینگے نصف ہندوستانی افسر رسالون سے لیئے جایا کرینگے اور نصف پیدل پلٹنون اور توپخانون اور سفر مینا سے۔

(۲) ان لوگونکو ایوان بکنگہم کے قرب وجوار مین بود و باش کے لیئے جگہ دیجائیگی۔

(۳) یہ لوگ اسسٹنٹ ملیٹری سکرٹری صیغۂ معاملات ہندوستان کے عام ربط و ضبط اور نگرانی مین اور زیر شخصی حکم مصاحب حاضر باش خدمت بادشاہ رہینگے۔

(۴) خدمت خاص پر تعینات ہونے کے وقت اِن لوگون کو رجمنٹ کی وردی اور ایک خاص ایگیولٹ پہننا ہوگا۔

(۳) آئندہ سے پنشن لینے پر تمام رسالدار میجرون اور صوبہ دار میجرون کو آنریری کپتان کا اور تمام دوسرے ہندوستانی افسرونکو آنریری لفٹنٹ کا درجہ عطا کیا جائیگا بشرطیکہ اُنکے پاس طبقۂ برٹش انڈیا کے اول درجے کے تمغے ہون۔

(۴) حضور ملک معظم نے ہندوستانی فوج کی خدمات کے لحاظ سے طبقۂ برٹش انڈیا مین عارضی طور پر اول درجے کے تقرر مزید دس اور دوسرے درجے کے مزید تقرر چالیس یعنی کل مزید تقرر پچاس منظور فرمائے ہین۔

یہ تقرر یا بندۂ اعزاز کے مرنے یا ترقی پانے سے اصلی شمار مین کھپتے چلے جائینگے۔

(۵) حضور ملک معظم نے امپیریل سروس فوج کی خدمات کے لحاظ سے طبقۂ برٹش انڈیا مین عارضی طور پر اول درجے کے تقرر مزید دس اور دوسرے درجے کے تقرر مزید بیس منظور فرمائے ہین۔ اِن تقررات مین پنشن یافتہ اور برسرکار دونون قسم کے لوگ داخل ہین۔ یہ تقررات آنریری یعنی اعزازی ہونگے اور برٹش گورنمنٹ سے کچھ بھتہ نہین ملے گا مگر ہان جو لوگ ابھی تک بھتے پا رہے ہین اُنکے حین حیات وہ بھتے جاری رہینگے۔ یہ تمغے ویسے ہی ہونگے جیسے فوج باقاعدہ کے افسرون کو دیے گئے ہین۔

(۶) صرف دفعداروں اور حوالداروں کو خدمت شایستہ کا ایک تمغا اور پچیس روپے انعام ذیل کے اندازے سے دیا جائیگا۔

رسالے کی ہر ایک رجمنٹ۔ سفر مینا قسم کی فوجین اور پیدل پلٹنین (بشمول افواج مقامی)*	۱
ہر سہ باڈی گارڈ و عدن ٹروپ یکجائی	۱
ہر چہار پنجاب سرحدی فوج باٹری اور سرحدی گیرزن آرٹلری	۲
چھ دوسرے ہندوستانی کوہستانی باٹری	۳
چار حیدرآباد کنٹنجنٹ باٹری	۱
برٹش کوہستانی باٹری کے ہندوستانی ہانکنے والوں کی جماعت	۱

(۷) ہندوستانی فوج کے سپاہیوں کو خدمت دراز اور اچھے چال چلن کے زائد تمغے اور پچیس روپے بطور انعام ذیل کے اندازے سے دیے جائینگے۔

رسالے کی ہر ایک رجمنٹ۔ سفر مینا کی فوجین اور پیدل پلٹنین (بشمول افواج مقامی)*	۲
ہر سہ باڈی گارڈ و عدن ٹروپ یکجائی	۱
ہر چہار پنجاب سرحدی فوج باٹری اور سرحدی گیرزن آرٹلری	۲
چھ دوسرے ہندوستانی کوہستانی باٹری	۳
چار حیدرآباد کنٹنجنٹ باٹری	۱
برٹش کوہستانی باٹری کے ہندوستانی ہانکنے والوں کی جماعت	۱

* ملٹا رجیمنٹ فوج اور نیپال اسکارٹ ایک جماعت قرار دیجائینگی۔

باٹریون اور کمپنیون کے تمام ہندوستانی لڑنے والے۔ رایل ہارس آرٹلری۔ رایل فیلڈ آرٹلری
اور سازوسامانِ حرب والی فوجین جو ہندوستان مین ہین ۴
سب مرین مائننگ لاسکرون کے دستے بشمول سرنگان وٹنڈلان ۱
(۸) ۶ و ۷ فقرون کے تمغون کا دینا خاص ۱۹۰۳ء کے لیئے ہوگا اور انسے وہی شرائط
متعلق ہونگی جو آرمی رگیولیشن انڈیا جلد اول حصۂ دوم آرٹکل ۳۳۴ تا ۳۴۰ و آرمی رگیولیشن
انڈیا جلد دوم حصۂ الف فقرۂ ۱۰۷ وغیرہ مین مذکور ہین۔
(۹) تمام انگریزی اور ہندوستانی فوجون مین حسب تفصیل ذیل نقد انعام بھی دیے جائینگے
اور زر انعام بہر صورت حسب صوابدید کمانڈنگ افسر خرچ کرنا ہوگا۔

رائل ہارس آرٹلری باٹری		۵۰
رائل فیلڈ آرٹلری باٹری		۵۰
رایل گیرزن آرٹلری کمپنی		۲۵
مونٹین آرٹلری باٹری		۵۰
ہوی آرٹلری باٹری		۵۰
برٹش کیولری رجمنٹ		۳۰
برٹش انفنٹری بٹالین		۱۵
سفرمینا (یورپین)	فی کس	۲
نیٹو مونٹین باٹری		۵۰

فرنٹیر گیرزن آرٹلری	۵۴
فیلڈ باٹری حیدرآباد کنٹنجنٹ	۵۴
برٹش مونٹن باٹریون کے ہندوستانی ڈرایور	۵۴
باڈی گارڈ	۴۵
نیٹو کیولری رجمنٹ	۱۵۴
گائڈ کور	۱۴۵
نیٹو انفنٹری بٹالین	۱۴۵
دیولی وارنپورہ ارگیولر کیولری	۱۵۴
ملوار بھیل کور	۱۵۴
عدن ٹروپ	۴۴
نیپال اسکارٹ	۴۴
لوکل فوجین - مصرحۂ بالا کے علاوہ	۱۴۵
سفر مینا کی کمپنی	۱۵۴
ہوی باٹری کے ہندوستانی ڈرایور	۵۴
فوج سب مرین مائننگ ولاسکران	۵۴
کوسٹ ڈفنس لاسکران	۴۵
ہیڈ کوارٹر کی ساز و سامان حرب والی جماعتون کے ہندوستانی ڈرایور	۴۵ فی جماعت

سازوسامانِ حرب والی جماعتین	صہ	فی جماعت
ہندوستانی سب مرین مائننگ کمپنی کے نان کمشنڈ آفسر فی کس	عہ	

(۱۰) نیٹو مونٹن آرٹلری کی عمدہ خدمات کے لحاظ سے ۶ مصرحۃ الحاشیہ* باٹریون کا ایک مجموعہ قرار دیا جائیگا اور جو مفصلۃ الذیل حقوق سرحدی فوج پنجاب کی مونٹن باٹریونکو حاصل ہین انکو بھی عطا کیئے جائینگے۔

*کوئٹہ مونٹن باٹری	
جالندھر	ایضاً
گجرات	ایضاً
لاہور	ایضاً
مری	ایضاً
ایبٹ آباد	ایضاً

(الف) چھوٹون باٹریون کے سینیر صوبہ دار کو صوبہ دار میجر کا درجہ اور مشاہرہ دیا جائیگا اور سینیر یا منتخب ٹرمپٹر کو ٹرمپٹر میجر کا درجہ اور مشاہرہ

(ب) برٹش افسر اگر ڈیرہ اسماعیل خان یا بنو یا دادی ٹوچی مین تعینات ہون تو آیندہ ساٹھ دن کی رعایتی رخصت کے عوض بیس مین نوے دن کی رعایتی رخصت کے مستحق ہونگے۔

(۱۱) اس مبارک موقع پر اظہار مراحم خسروانہ کے لیئے انگریزی اور ہندوستانی سپاہ کے خاص قسم کے فوجی مجرم یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو علی الصباح ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف کے

حکم مشتہر کے مطابق رہا کر دیے جائینگے یا اُنکی سزامین تخفیف کر دیجائیگی۔

(۱۲) ہز اکسلنسی کمانڈران چیف حکم متذکرۂ بالا کی عمل آوری کے لیئے تتمے کے طور پر احکام ضروری صادر فرمائینگے ہندوستانی فوج مین مفصلۂ الذیل خاص ترقیان اور طبقۂ برٹش انڈیا کے تقرر مشتہر کیئے جاتے ہین۔

(الف) صوبہ دار میجر کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

صوبہ دار شیر سنگھ۔ سردار بہادر۔ لاہور مونٹن باٹری

(ب) رسالدار میجر کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

رسالدار رام چندر راو مہادک۔ سردار بہادر۔ فرسٹ (ڈیوک آف کانات اون) بمبئی لانسرز

(ج) رسالدار کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

جمعدار عجب خان بہادر۔ ۹ بنگال لانسرز (ہاڈسن ہارس)

جمعدار دھنگری۔ ۱۱ (پرنس آف ویلز اون) بنگال لانسرز

(د) صوبہ دار یا رسالدار کے درجے پر زائد ترقی کے لیئے

جمعدار گل نواز خان۔ ۱۸ بنگال لانسرز

جمعدار میر ہدایت علی۔ فرسٹ لانسرز۔ حیدر آباد کنٹنجنٹ

جمعدار کھر سنگھ گورنر جنرل باڈی گاڈ

جمعدار بہادر سادنت۔ ۳ بمبئی لائٹ انفنٹری

جمعدار بنّا۔ میر واڑہ بٹالین

جمعدار گنگا دین پانڈے۔ فرسٹ برہمن انفنٹری

(۵) طبقۂ برٹش انڈیا مین ترقی اور داخلے کے لیئے

(الف) اول درجے کی ترقی کے لیئے سردار بہادر کے خطاب کے ساتھ

(۱) رسالدار محمد بیگ۔ بہادر۔ فرسٹ مدراس لانسرز

(۲) رسالدار میجر معزالدین خان۔ بہادر۔ ۱۵ (کیورٹن ملتانی) بنگال لانسرز

(۳) صوبہ دار غلام محمد۔ بہادر۔ گجرات مونٹن باٹری

(۴) رسالدار میجر شیخ فرید۔ بہادر۔ فرسٹ مدراس لانسرز

(۵) رسالدار میجر بلدیو سنگھ۔ بہادر۔ ۱۴ بنگال لانسرز (مرے جاٹ ہارس)

(۶) صوبہ دار بھولا تواری۔ بہادر۔ فرسٹ برہمن انفنٹری

(۷) صوبہ دار طرہ باز خان۔ بہادر۔ ۲۰ (ڈیوک آف کیمبرج) پنجاب انفنٹری

(۸) صوبہ دار جنگ سنگھ۔ بہادر۔ بنگال سفرمینا

(۹) صوبہ دار میجر دیو سہایم۔ بہادر۔ کوئین اون مدراس سفرمینا

(۱۰) صوبہ دار میجر ہیرا سنگھ۔ بہادر بنگال سفرمینا

(ب) دوم درجے کے داخلے کے لیئے بہادر کے خطاب کے ساتھ

(۱) صوبہ دار رام سنگھ ۱۵ (لدھیانہ) سکھ انفنٹری

(۲) رسالدار میجر فیض طلب خان۔ کوئین اون کورآف گائڈ (کیولری)

(۳) رسالدار میجر نیاز محمد خان۔ ۱۵ کیورٹن ملتانی بنگال لانسرز

(۴) رسالدار میجر وزیر علیخان۔ فرسٹ (ڈیوک آف یارک اون) بنگال لانسرز

(۵) رسالدار بشیر سنگھ۔ کوئین اون کور آف گائڈز (کیولری)

(۶) رسالدار میجر ملک غلام محمد خان۔ ۲ سنٹرل انڈیا ہارس

(۷) صوبہ دار ہنبیر تھاپا۔ ۲ بٹالین۔ فرسٹ گورکھا رائفل

(۸) صوبہ دار پریم سنگھ۔ ۳۲ پنجاب پایونیر

(۹) رسالدار میجر عمدہ سنگھ۔ ۲ پنجاب کیولری

(۱۰) صوبہ دار میجر کرنبیر تھاپا۔ ۴۳ گورکھا رائفل

(۱۱) صوبہ دار میجر مولرام۔ ۶ جاٹ لائٹ انفنٹری

(۱۲) صوبہ دار میجر جان محمد۔ ۲۹ (ڈیوک آف کاناٹ اون) بلوچ انفنٹری

(۱۳) صوبہ دار بلدیو سنگھ۔ ۸ راجپوت انفنٹری

(۱۴) صوبہ دار مولاداد خان۔ ۲۶ بلوچ انفنٹری

(۱۵) صوبہ دار ناتھو سنار۔ فرسٹ بٹالین۔ ۳۹ گڑھوال رائفل

(۱۶) صوبہ دار زرگن شاہ۔ فرسٹ پنجاب انفنٹری

(۱۷) رسائیدار سبحت خان۔ ۳ (کوئین اون) بمبئی لائٹ کیولری

(۱۸) صوبہ دار میجر قلندر خان ۲۸ پنجاب انفنٹری

(۱۹) رسائیدار میر باز خان۔ ۱۱ (پرنس آف ویلز اون) بنگال لانسرز

(۲۰) رسائیدار مظہر علیخان۔ فرسٹ (ڈیوک آف یارک اون) بنگال لانسرز

(۲۱) صوبہ دار کندا سامی۔ فرسٹ مدراس پایونیر

(۲۲) رسائیدار مرزا امراؤ بیگ۔ فرسٹ (ڈیوک آف کاناٹ اون) بمبئی لانسرز

(۲۳) صوبہ دار شیخ ابراہیم۔ ۱۶ بمبئی انفنٹری

(۲۴) سکنڈ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ دیبی دتا سیٹھی انڈین سبارڈنٹ مڈکل ڈپارٹمنٹ

(۲۵) صوبہ دار میجر کبراج گرکی۔ ۲۴ گورکھا رائفل

(۲۶) صوبہ دار میجر شیوبرن سنگھ۔ ۲ (کوئین اون) راجپوت لائٹ انفنٹری

(۲۷) رسالدار میجر ہرجی رام۔ ۷ بنگال لانسرز

(۲۸) صوبہ دار بہاری سنگھ۔ ۲۔ انفنٹری حیدرآباد کنٹنجنٹ

(۲۹) رسالدار گوپال سنگھ۔ ۱۰ (ڈیوک آف کیمبرج اون) بنگال لانسرز (ہاڈسن ہارس)

(۳۰) صوبہ دار میجر رام کشن بشٹ۔ ۲ بٹالین ۴۹ گڑھوال رائفل

(۳۱) صوبہ دار بالاجی مول۔ فرسٹ بمبئی گرینڈیر

(۳۲) صوبہ دار محمد سلیمان۔ ۲۰ مدراس انفنٹری

(۳۳) فرسٹ کلاس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ تپی رام۔ رائے بہادر۔ انڈین سبارڈنٹ مڈکل ڈپارٹمنٹ

(۳۴) صوبہ دار دوست محمد۔ ۲۴ (ڈچیس آف کاناٹ اون) بلوچستان انفنٹری

(۳۵) صوبہ دار بلونت سنگھ۔ ۲۳ پنجاب پایونیر

(۳۶) رسائیدار ویوا سنگھ۔ ۹ بنگال لانسرز (ہاڈسن ہارس)

(۳۷) صوبہ دار ادھار سنگھ۔ ۷ (ڈیوک آف کاناٹ اون) راجپوت انفنٹری

(۳۸) صوبہ دار شیخ اسماعیل - فرسٹ انفنٹری حیدرآباد کنٹنجنٹ

(۳۹) صوبہ دار عاشق علیخان - ۱۷ (مسلمان) راجپوت انفنٹری

(۴۰) صوبہ دار احمد کٹی - ۲۰ مولپہ رائفل

طبقہ برٹش انڈیا مین امپیریل سروس ٹروپ کے ہندوستانی افسرون کی مفصلۂ الذیل ترقیان اور تقرر مشتہر کیے جاتے ہین

سردار بہادر کے خطاب کے ساتھ ترقی اول درجے مین آئے

مرزا کریم بیگ کمانڈنٹ بھوپال لانسر

سُندر سنگھ کمانڈنٹ پٹیالہ انفنٹری

گرنام سنگھ کمانڈنٹ جیند انفنٹری

جس سنگھ کمانڈنٹ جودھپور لانسر

نتھا سنگھ سردار بہادر کمانڈنٹ الور انفنٹری

نند سنگھ کمانڈنٹ پٹیالہ لانسر

بہادر کے خطاب کے ساتھ دوم درجے مین آئے

نراین سنگھ کمانڈنٹ کپورتھلہ انفنٹری

محمد بخش خان اسسٹنٹ کمانڈنٹ مالیر کوٹلہ سیپرز

ہرداس سنگھ کمانڈنٹ نابھا انفنٹری

اے پی ایڈی بم کمانڈنٹ گوالیار ٹرانسپورٹ

فرمان علیخان جنرل کشمیر انفنٹری

ایڈجوٹنٹ جنرل فوج کشمیر

بھگوان سنگھ لفٹنٹ کرنیل کشمیر انفنٹری

سید حافظ کمانڈنٹ میسور لانسرز

حضور شاہ قیصر ہند براہ دفور کرم و بطیب خاطر نابھا کے ہز ہائینس فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ برارنبس سرمور راجہ راجگان سر ہیر اسنگھ ملوندر بہادر۔ جی سی ایس آئی۔ کو ۱۴ (فیروز پور) سکھ انفنٹری کے آنریری کرنیل کا اعزاز عطا فرماتے ہین۔

حضور شاہ قیصر ہند براہ دفور کرم و بطیب خاطر کوٹہ کے ہز ہائینس مہاراؤ سرامید سنگھ بہادر کے سی ایس آئی کو دیولی آرگیولر لشکر مین آنریری میجر کا اعزاز عطا فرماتے ہین۔

ای جی بیرو میجر جنرل

سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اشتہارات

کیمپ دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر گنڈا واڑی مشرقی کرنی کے میوزاسالوی کو سابوا کا خطاب عطا فرماتے ہین کہ نسلاً بعد نسل رئیس کے نام کے ساتھ منضم کیا جائے۔

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیب خاطر زمیندار بردوان کو مہاراجہ دھراج کا خطاب

عطا فرماتے ہین کہ ریاست کے نام کے ساتھ منضم کیا جائے۔

ہز اکسلنسی وائسراے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر ریاستِ موہر بھنج واقع اوڑیسہ باجگزار محال کے رئیس راجہ سری رام چندر بھنج دیو کو ذاتی امتیاز کے طور پر مہاراجہ کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسراے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر ریاست بروائی واقع ممالک متوسطہ کی رانی دھن کنور باصاحبہ کو بطور امتیاز ذاتی مہارانی کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسراے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر ڈھاکہ واقع بنگال پریزیڈنسی کے نواب خواجہ سمیع اللہ کو بطور امتیازِ ذاتی نواب بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسراے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیازِ ذاتی رجہ کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

راؤ بہادر چھترپتی۔ سی ایس آئی۔ جاگیردار علی پورہ۔ ممالک متوسطہ

راؤ بہادر ٹھاکر منگل سنگھ۔ لادا۔ راجپوتانہ

یوکائن سنگھ۔ سیم نانگ کھلاو۔ کوہستانی کھاسی۔ آسام

راؤ جوگیندر ازاین راؤ۔ زمیندار لال گولہ۔ ضلع مرشد آباد

لال رگھوراج سنگھ۔ منکاپور ضلع گونڈا۔ ممالک متحدہ

ہز اکسلنسی وائسراے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیازِ ذاتی نواب کا خطاب عطا فرماتے ہین

خان بہادر سردار خیر بخش۔ رئیس گروہ مری۔ بلوچستان

سردار قیصر خان - رئیس گروہ مگاسی - بلوچستان

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر پرنس آرکاٹ کے بھائی خان بہادر نواب غلام محمد غوث کی زوجہ بسم اللہ بیگم صاحبہ کو بطور امتیاز ذاتی نواب بیگم کا خطاب عطا فرماتے ہین -

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحابِ ذیل کو بطور امتیازِ ذاتی شمس العلماء کا خطاب عطا فرماتے ہین -

خان صاحب مولوی سعادت حسین - کلکتہ مدرسہ

مفتی مولوی عبد اللہ - اورنٹیل کالج لاہور

مولوی عبد الحکیم - اورنٹیل کالج لاہور

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر بھاٹ پاڑہ ضلع چوبیس پرگنہ پریزیڈنسی بنگال کے پنڈت شیو چندر اسروا بھام کو بطور امتیازِ ذاتی خطاب مہاما ہوپادھیایا عطا فرماتے ہین -

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحابِ ذیل کو بطور امتیاز ذاتی دیوان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین -

این سوبرامنیم ایڈیٹر پیٹریٹ جنرل و آفشل ٹرسٹی مدراس و کمشنر مدراس میونسپلیٹی

ایم آر ری - راو بہادر امبلاونکٹارامنا پوئی اورگل قائم مقام ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنول مدراس پریزیڈنسی

راے بہادر سیٹھ کستول چند ڈاگہ۔ بیکانیر

ہز اکسلنسی وائسراے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی سردار بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

راے بہادر گوپال سنگھ نائب کمانڈنٹ بھاموٹا لین برما ملیٹری پولیس

رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

ہز اکسلنسی وائسراے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر راے بہادر مہتا جگجیون جیون دیوانِ جیسلمیر کو بطور امتیاز ذاتی دیوان کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ہز اکسلنسی وائسراے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر بطور امتیازِ ذاتی اصحابِ ذیل کو خان بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

خان صاحب دین محمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ قصور ضلع لاہور پنجاب

خان صاحب حاجی قلندر خان۔ گنڈاپور صوبہ شمالی مغربی سرحدی

حاجی محمد عبدالہادی بادشاہ صاحب کمشنر مدراس میونسپیلٹی

مولوی شمس الضحیٰ۔ آنریری مجسٹریٹ صدر بینچ وواٹس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بیربھوم بنگال پریزیڈنسی

جان محمد نواز ولد غلام محمد داہر۔ زمیندار تعلقہ اوبار ضلع سکھر بمبئی پریزیڈنسی

اردشیر دراب جی داویر والہ۔ زمیندار عنبر گانون ضلع تھانہ بمبئی پریزیڈنسی

چودھری امیر حسین خان سہنس پور ضلع بجنور ممالک متحدہ

مولوی مجید بخت معظم دار آنریری مجسٹریٹ ضلع سلہٹ آسام

ہرمزجی مانک جی - بھونڈی والہ آبکاری کنٹراکٹر و سوداگر نمک بمبئی

نوروجی کواس جی کلیان والہ - اسسٹنٹ سرجن احمد آباد بمبئی پریزیڈنسی

اردشیر دنشاجی چنائے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر برار

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیبِ خاطر بطور امتیازِ ذاتی اصحابِ ذیل کو راؤ بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین -

چوبے جگت راج - جاگیردار بالدیو ممالک متوسطہ

راو صاحب بلونت راؤ بھکے چیرمین میونسپیلٹی برہانپور ممالک متوسطہ

راو صاحب نربھے سنگھ منڈلوئی - سہاگپور ممالک متوسطہ

بابو سنسار چند رسین ممبر کونسل ریاست جے پور

تلاگنی کوٹھنڈرامانیڈو دیوان ریاست سانڈور

دیابھائی ہرجیون داس ناناوتی اکونٹنٹ جنرل ریاست بڑودہ

لال دھن سنگھ سکریٹری ہز ہائینس مہاراجہ ریوا ممالک متوسطہ

پنامالائی صوبہ چاری کرشنا راو ڈسٹرکٹ جج سول ملیٹری سٹیشن بنگلور

بسو پالٹی ونکٹا کرشنیا نیڈو گارو - وائس پریزیڈنٹ تعلقہ گنٹور بورڈ و چیرمین گنٹو میونسپل کونسل مدراس پریزیڈنسی

کھنڈو بھائی گلاب بھائی ویسائی - نپشنر اگزیکیوٹو انجنیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ

بمبئی پریزیڈنسی

وادھومل چندی رام۔ پنشنر ڈپٹی کلکٹر تالقی ضلع ترکانہ بمبئی پریزیڈنسی

بیلا رام سچانند۔ پنشنر اسسٹنٹ جج شکارپور سندھ

جی۔ سی ہنومنتھ گوڈ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بلاری مدراس پریزیڈنسی

اناجی اینگر کرشنا سوامی اینگر۔ اسسٹنٹ کمشنر نمک و آبکاری ڈپارٹمنٹ مدراس پریزیڈنسی۔

درویستی شیشاگری راو نپتلو گارو۔ ہائی کورٹ وکیل کوکوناڈا مدراس پریزیڈنسی

ایم آر۔ آر ایم۔ رنگا چاریار۔ پروفیسر سنسکرت پریزیڈنسی کالج مدراس

مورلیشور رگھوناتھ پاڈے۔ سوپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات بمبئی پریزیڈنسی

پنڈت وشنو سداشیو باپت۔ سب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف

نراین کیشو۔ سٹیشن ماسٹر گریٹ انڈین پنشلا ریلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بطیبِ خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو راے بہادر کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

راے صاحب بنا مالی چکربتی۔ سوپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ گورنمنٹ آف انڈیا

راے صاحب بھیک چند۔ آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل کمیٹی کوئٹہ

صوبہ دار میجر ہر سنگھ تھاپا۔ شمالی شان سٹیٹ بٹالین برما ملیٹری پولیس۔

صوبہ دار میجر کہر سنگھ رانا روبی۔ مائنز بٹالین برما ملیٹری پولیس۔

انسپکٹر ہری سنگھ - انڈمان ونکوبار ملیٹری پولیس

بابو جگدیش چندر متر - سابق ڈسٹرکٹ وسشن جج ڈھاکہ بنگال پریزیڈنسی

لالہ نند کشور - انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر پنجاب

لالہ موتی رام - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان پنجاب

اننت لال - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسطہ

بابو سیتا ناتھ رائے کلکتہ

بابو راجندر اچندر اشاستری - محافظ کتب خانہ بنگال

منشی تخت سنگھ ہٹا - ممالک متوسطہ

بابو سورج کمار چودھری - سینیر سوپرنٹنڈنٹ فنانس وکامرس ڈپارٹمنٹ

بابو کدار ناتھ مکرجی - ہوس ہولڈ وائڈ ڈی کانگ آفس گورنمنٹ ہوس

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو خان صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین -

مولوی محمد مجیب اللہ - وائس چیرمین میونسپل بورڈ گورکھپور ممالک متحدہ

محمد نعیم خان - کیلاسپور ضلع سہارنپور ممالک متحدہ

میر رحیم خان گروہ کرد - بلوچستان

حاجی ملا مستک - جوگی زئی زہوب بلوچستان

منشی محبوب عالم سوپروائزر الہ آباد - فیض آباد - کارڈ ریلوے

میر عالم قاضی - پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہری پور ضلع ہزارہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ

شیخ امام الدین - سوپرنٹنڈنٹ پولیس جمو -

میر اکبر شاہ - پنشنر تحصیلدار پشاور

پستن جی دوراب جی - انجن ڈرائیور گریٹ انڈین پنینشلار یلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو

راؤ صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین -

گنپت رام گوریشنکر شاستری - پنشنر ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر احمد آباد بمبئی پریزیڈنسی

گنیش ہری سگویکر - ممبر ووائس پریزیڈنٹ تعلقہ لوکل بورڈ کرجت زلا بمبئی پریزیڈنسی

آنندراو توکارام دیکھ جرور ضلع امراوتی برار

دجاراگر الوچٹی پرمنٹ دے انسپکٹر مدراس ریلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر بطور امتیاز ذاتی اصحاب ذیل کو

رائے صاحب کا خطاب عطا فرماتے ہین -

بابو ہران چندر رکشت کلکتہ

درشن سنگھ - زمیندار ضلع بیلی بھیت ممالک متحدہ

دینیدیال - آنریری میجسٹریٹ وووائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنؤ

لالہ رلا رام - آنریری اسسٹنٹ اگزمینر پبلک ورکس اکونٹس پنجاب

لالہ شوپرشاد اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ نارودرن انڈیا سالٹ ریونیو ڈپارٹمنٹ -

لالہ رادھا کشن۔ ممبر میونسپل کمیٹی پشاور

لالہ کنج بہاری تھاپر۔ سکرٹری پنجاب پبلک لائبریری لاہور

بابو سرندرا ناتھ گپتا۔ آنریری اسسٹنٹ انجنیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ آسام

بابو چارو چندر متر۔ خزانچی و محاسب فارن ڈپارٹمنٹ

بابو فنندر اموہن باسو۔ ہیڈ کلرک میٹیرولاجکل آفس کلکتہ

لالہ جانکی پرشاد۔ سوپرڈائزر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ

رکھی رام نائک۔ مالگزار ملہیری ممالک متوسطہ

تارک ناتھ گھوس۔ سول اسسٹنٹ سرجن پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس

بابو کیلاش چندر داس سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ سلہٹ آسام

کمود بہاری سمنتو۔ سول ہاسپٹل اسسٹنٹ بنگال پریزیڈنسی

بابو درلب چندر معظم دار۔ پنشنر سب اسسٹنٹ آڈیٹر ایسٹ انڈین ریلوے

بابو ہری چند۔ سب انجینیر کالکا شملہ ریلوے

منشی گووند جیون۔ خزانچی و میسر منشی فرسٹ بنگال لانسر

ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل لبطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی

کیٹ تھائی زونگ شوی سالوی ہن کا خطاب عطا فرماتے ہین۔

ساد مونگ کاک۔ وزیر اعظم ریاست کنگ ٹنگ

لبنگ ماگرانگ ٹونگوک۔ جنوبی علاقہ بھامو کا چن پہاڑ

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل بطیب خاطر اصحاب ذیل کو بطور امتیاز ذاتی احسن کو نگ ٹائٹک زامن کا خطاب عطا فرماتے ہین

ہکن شوی کیانگوگن ہمولوئی ائی میلاٹ جنوبی ریاست شان

مونگ نیو ہلینگ نگوگن ہموا میلاٹ جنوبی ریاست شان

ہز اکسلنسی وائسرائے وگورنر جنرل نے باجلاس کونسل مفصلۃ الذیل رعایتین بجلدوے خدمات ممتاز منظور فرمائی ہین۔ اور آگہی عام کے لیئے مشتہر کیجاتی ہین۔

آزبل سروی ہاشم امینگر نائٹ سی۔ آئی۔ ای۔ جج ہائی کورٹ مدراس	جاگیر مالگزاری اراضی بقدر پانچہزار روپے سال حین حیات
بی سری نواس پنشنر انسپکٹر پولیس مدراس	جاگیر مالگزاری اراضی بقدر بارہ سو روپے سال حین حیات
بھوراؤ مادھوراؤ۔ پونس اول درجہ سردار دکن۔	عطیہ سرانجام بقدر تین ہزار روپے سال حین حیات
مسٹر جے۔ پی وار برٹن سابق ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب	معافی نذرانہ بیس مربع اراضی نہر چناب
رائے بہادر دولت رام سی۔ آئی ای۔ سوپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات شملہ ڈویژن	معافی نذرانہ پندرہ مربع اراضی نہر جہلم۔

خان بہادر احمد یار خان وزیر جام لسبیلا	معافی نذرانہ پندرہ ربع اراضی ہنر جہلم
خان بہادر قاضی جلال الدین خان	ساڑھے بارہ سو روپے سال حین حیات
سی۔ آئی۔ ای۔ مشیر ہز ہائینس خان قلات	موضع سریلہ واقع پیشین

ایل ڈبلیو ڈین
قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا

ہوم ڈپارٹمنٹ

جیلخانے

کمپ دہلی - یکم جنوری ۱۹۰۳ء

رزولیوشن

گورنر جنرل باجلاس کونسل حضور ملکِ معظم قیصرِ ہند کی تقریب تاجپوشی کے مبارک موقع پر ازراہ مرحمت و مکرمت فوجداری اور دیوانی کے بعض قیدیون کی رہائی اور بعض کی تخفیفِ سزا کے بارے مین جو برٹش انڈیا کے تمام جیلخانون اور پورٹ بلیر کی آبادیِ سزایافتگان مین محبوس ہین احکامِ ذیل صادر فرماتے ہین -

(۲) لوکل گورنمنٹون اور نظامتون سے استدعا ہے کہ آج تمام قیدیون مین سے جو سزاے قید بھگت رہے ہین ۱۰ فیصد کو رہا کردین بشرطیکہ دوران قید مین اُنکا چال چلن اچھا رہا ہو اور اُنکی رہائی غالباً مخاصمتِ خون ریزی یا جرائم پیشگی کو از سرِ نو تازہ نکرے اُن احکام کی رو سے ۹۱۲۳ قیدی رہا کردیئے جائینگے - برما کے اونچے علاقے کے الحاق کے بعد جو بدنظمی ہوئی اور اُسوقت لوگ ڈکیتی اور اسی قسم کے دوسرے جرائم کے مرتکب ہوکر سزایاب ہوئے اُنکی رہائی کے مسئلے کا خاص طور سے خیال کرلیا گیا ہے اور یہ بات قرار پائی ہے کہ ایسے قیدیون مین سے ۱۲۷ کو چھوڑ دیا جائے - متذکرۂ بالا رعایتون کے علاوہ ہز اکسلنسی باجلاسِ کونسل ازراہِ مزید مرحمت و مکرمت ان لوگون کے بھی چھوڑ دینے کا حکم دیتے ہین

(۱) ۱۲۳۸ قیدی عورتین جنکے جرائم سنگین قسم کے نہ رہے ہون (۲) ۹۰۹۴ ایسے اشخاص جو ایک ماہ یا اُس سے کم کی سزاے قید بھگت رہے ہون اور آج کے دن نصفِ سزا بھگت چکے ہون (۳) ۲۷۶ وہ اشخاص جنکی نسبت ۶ ماہ سے زیادہ کی قید کا حکم نہ ہوا اور اُنکے جرائم کم بیش گرانی کی حالت سے متعلق ہون۔ گورنر جنرل باجلاسِ کونسل یہ بھی حکم دیتے ہین کہ ۳۵۲ مرد و زن قیدی جو انڈمان مین ہین۔ مطلقاً چھوڑ دیئے جائین اور ۳۱ قیدی جو ڈکیتی کی علت مین قید ہین اُنکو شرطی رہائی دیجائے پس ہر قسم کے تمام قیدی جو پورٹ بلیر مین ہین اور اُنکو حضور ملکِ معظم قیصرِ ہند کی تاجپوشی کے جشن کی تقریب مین رہائی دیجائیگی اُنکا کل شمار ۴۰۰۰ کے قریب ہوگا۔

(۳) گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اُن قیدیون کے حق مین بھی عفو و درگزر کی توسیع فرمادی ہے جو ہندوستان کے جیلخانون مین ہین اور جنکو اَور لوگون کی بہبود کے خیال سے سردست رہائی نہین دیجاسکتی کہ اُنکی سزا مین بھی اسطرح پر تخفیف کیجائے کہ ہر ایک سزا کی حالت خاص کے لحاظ سے تخفیف کو درجہ وار تقسیم کیا جائے اور منتہاے تخفیف یہ ہو کہ جتنے برس کسی قیدی نے قید مین گزارے ہین برس پیچھے ایک مہینا کم کردیا جائے۔ گورنر جنرل نے باجلاسِ کونسل بطیبِ خاطر یہ بھی منظور فرمایا ہے کہ پورٹ بلیر کی فوجداری کے قیدیون کے حق مین جنکا برتاؤ عمدہ رہا ہے خاص خاص رعایتین کیجائین جو اُنکی سزا کی سختی کو کم کردین۔ اگر اُن کا برتاؤ آیندہ بھی عمدہ رہا تو اُنکو اَور بھی چند مزید رعایتون کا استحقاق ہوگا۔

(۴) گورنر جنرل نے باجلاسِ کونسل بہ طیبِ خاطر یہ بھی حکم دیا ہے کہ تمام آدمی جو دیوانی

کی ڈگریون مین قید ہین اور جنکے قرضے سو روپے سے زیادہ نہین ہین مگر شرط یہ ہے کہ وہ غریب ہون اور فریبی نہ ہون چھوڑ دیے جائین اور گورنمنٹ اُنکے قرض یا قرضے جنکے واسطے وہ قید ہین ادا کردے گی پس ۱۳۲ دیوانی کے قیدی رہا کر دیے جائینگے اور اُنکے قرضون کو جنکا مجموعہ ۸۵۹۰ روپے ہے گورنمنٹ ادا کردے گی۔

(۵) قیدی جو آج انگریزی جیلخانون سے رہا کر دیئے جائینگے بشمول قیدیانِ انڈمان اُنکا کل مجموعہ ۱۶۱۸۸ ہے۔

ضمیمہ ۳

نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۰۳ء

گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اندرونی

رائٹ آنریبل لارڈ جارج ایف ہملٹن جی سی اس آئی ہز میجسٹیز سکریٹری آف سٹیٹ فار انڈیا

شملہ، ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

مائی لارڈ

ملکِ معظم قیصرِ ہند کی تاجپوشی کی خوشی مین جیسے جیسے جشن گزشتہ دسمبر اور جنوری مین مقام دہلی منائے گئے ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی آگہی کے لیئے ہم نیازمند اُنکی کیفیت کے پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتے ہین سرکاری تجاویز کی نقلین ملفوف ہین اور جیسا کہ یور لارڈشپ کو معلوم ہے کارروائی کی سرکاری تاریخ لکھنے کی خدمت مسٹر سٹیفن وھیلر کو تفویض کی گئی ہے چونکہ یہ مراسلہ بیانِ مجمل ہے اسمین قصداً اختصار سے کام لیا گیا ہے اور یہ زیادہ تر بخصوص اُس عظیم واقعے کی پولیٹیکل حیثیت سے متعلق ہے۔

۲- نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کا مذکور ہے کہ مقصدِ متذکرۂ بالا کی غرض سے اولاً ایک شاہنشاہی دربار منعقد کرنے کے ارادے کا عام طور پر اعلان کیا گیا۔ اسکی صورت یہ ہوئی کہ ملکِ معظم قیصرِ ہند نے معدودے چند والیانِ ریاست ہائے ہندوستان کو بُلاوے دیے تھے کہ اُنکی تاجپوشی کے

موقع پر انگلستان مین حاضر ہون اور اُسیوقت یہ بھی ظاہر کردیا گیا تھا کہ جو باقیماندہ رئیس لندن نہین آسکتے تاکہ اُنکو بھی اِس بات کا موقع دیا جائے کہ ملکِ معظم کے تخت اور اُنکی ذاتِ خاص کے ساتھ اپنی خیر خواہی کی توثیق کرین ملکِ معظم نے وائسرائے کو ہدایت فرمائی ہے کہ انگلستان کی رسم تاجپوشی کے بعد کسی دن ہندوستان مین ایک جشن منعقد کرین فروری ۱۹۰۲ء مین گزٹ آف انڈیا کے ذریعے سے مشتہر کردیا گیا کہ دہلی دربار کی جگہ اور یکم جنوری ۱۹۰۳ء اجتماع کی تاریخ قرار پائی ہے۔ اسکے بعد ہز اکسلنسی وائسرائے کی طرف سے لوکل گورنمنٹون اور فظامتون کے حکامِ بالادست اور فرمانروایانِ ریاستہاے ہندوستان کے نام بُلاوے کے خطوط جاری ہوئے۔ ستمبر ۱۹۰۲ء مین یہ خبر مشتہر کردی گئی کہ ملکِ معظم نے براہِ مزید عنایت ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کانائٹ کو مامور فرمایا ہے کہ اِس ضروری موقع پر دودمانِ شاہی کی نیابت کرین۔ جب لوگون نے یہ خبر سُنی اور جانا کہ ملکِ معظم کو اِس پیش آنے والی تقریب سے کسقدر ذاتی تعلق خاطر ہے اور ہندوستان پر کتنی کچھ نظرِ عنایت ہے جو اِس انتخاب سے ظاہر ہے تو ہر جگہ اظہار مسرت کیا گیا۔

۳-۹-اگست ۱۹۰۲ء کو ملکِ معظم کی تاجپوشی کی رسم خیر و خوبی کے ساتھ لندن مین منائی جاچکی تو اُسکے بعد گرمی بھر بلکہ اور زیادہ دیر تک ہندوستان مین پیش آنے والے واقعے کے لیئے ہماری طیاریان سرگرمی کے ساتھ جاری رہین۔ اور سال کے اختتام سے پہلے وہ طیاریان ایک ایسی حد تک پہونچ گئی تھین کہ اُن مین سے بڑی بڑی مشہور تقریبات کی بار بار پہلے سے مشق کرلی گئی تھی اور اب صرف گویا بارایتون کے آنے کی دیر تھی اور اِس

بات کا خیال تھا کہ موسم اچھا ہو تو ہم اپنے منصوبون کو یقینی طور پر واقع کر کے دکھلادین۔

(۴) ۲۷۔ دسمبر تک فرمانروایان ریاستہاے ہندوستانی مین سے بڑے بڑے رئیس ممالک غیر کے اکثر وکلاء۔ ہماری گورنمنٹ کے سربرآوردہ حکام اور ہندوستانی فوج کا زبردست لشکر سب دہلی مین جمع ہوگئے اور ۲۹ ماہ مذکور کو ہز اکسلنسی وائسراے اور دیر رائل ہائینس ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ کے شاہانہ جلوس کے ساتھ داخل شہر ہونے سے تقریبات کا آغاز ہوا۔ ہز اکسلنسی دیر رائل ہائینس سے کچھ دیر پہلے پہونچے اور فرمانروایان ریاست اور وکلاء ممالک غیر اور سربرآوردہ حکام سے سٹیشن پر ملاقات ہوئی اور ان سب کی معیت مین دیر رایل ہائینس کا استقبال کیا گیا جو براہ راست بمبئی سے تشریف لارہے تھے داخلے کا رستہ شہر کے بڑے بڑے بازارون مین سے ہو کر اختیار کیا گیا جلوس مین سب سے پیش پیش شاندار شاہی ہاتھیون پر سوار ہز اکسلنسی اور دیر رایل ہائینس تھے انسے آگے جلو مین شاہی کیڈٹ سوارون کا دستہ۔ وائسراے کا باڈی گارڈ اور ہز اکسلنسی اور دیر رایل ہائینس کے اہالی موالی۔ جلوس کی ترتیب اس طرح پر تھی کہ ہز اکسلنسی اور دیر رایل ہائینس کے پیچھے ۱۵ والیان ریاست دو دو پہلو بہ پہلو اسی طرح ہاتھیون پر سوار۔ پھر ہز رایل ہائنس گرینڈ ڈیوک آف ہسی جنکا وائسراے کے یہان مہمان ہونا اور دہلی مین تشریف لانا دو دمان شاہی کی دلچسپی کا ثبوت مزید تھا اور انکو بہ دل سے سب نے مرحبا کہا۔ پھر مملکت ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور چیف کمشنر اور کمانڈر انچیف اور ہر ایک کے ساتھ انکے سواران خاصہ پھر وائسراے کی کونسل کے ممبر۔ پھر لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال پھر بلوچستان اور شمالی مغربی سرحد کے رئیس۔ پھر سب کے بعد والیان ریاست کے فیل نشین

مصاحب۔ اِس ترتیب سے جلوس آہستہ آہستہ ایسے وقت مین کہ آسمان مین کہین ابر کا نام نہ تھا شہر کے درختون کی دورویہ قطار مین سے ہوکر گزرا۔ فرمانروایان ریاست جو جلوس کے ساتھ نہ تھے اُنکے لیئے ٹون ہال کے عین سامنے اُنکی شان کے مناسب نشستگاہین بنادی گئی تھین۔ جامع مسجد کے باہر کے دالان مسجد کی سربراہ کارکمیٹی نے از راہِ عنایت انگریز اور اہل یورپ مہمانون کی نشست کے لیئے وایسرائے کو سپرد کردیئے تھے بازارون کے طول مین سرتاسر فوج صف بستہ کھڑی تھی اور فوج کے پیچھے تماشائیون کا بیشمار ہجوم تھا۔ بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ دہلی مین کبھی پہلے لوگون کا اتنا انبوہ کثیر جمع نہ ہوا ہوگا۔ مال کی آمد و رفت سویرے ہی سے بند کردی گئی تھی اور چار میل تک بازار اور مسجدین اور مندر اور مچان جو لوگون نے خاص جلوس کی سیر دیکھنے کے لیئے بنا لیئے تھے اور تمام چھتین اور برآمدے جو سرِ راہ واقع تھے لوگون سے پٹے پڑے تھے اور اہلِ شہر کے رہنے کے مقامات مین ملکِ معظم اور ملکۂ معظمہ کی تصویرین اور دعائیہ قطعات کثرت سے آویزان تھے۔ اگر کوئی چیز منظر کی شان و شوکت کی مساوات کا دعویٰ کرسکتی تھی تو وہ ہر چیز کی باقاعدگی تھی اور لوگون کا عام ولولہ جسطرح پر لوگون نے دیرِ رایل ہائینسز کا خیر مقدم کیا ہے خاصکر قابلِ لحاظ تھا۔ بات یہ ہے کہ دیرِ رایل ہائینسز اِس ملک مین پہلے بھی آچکے ہین اور لوگ اِس بات کو بڑی محبت سے یاد رکھتے ہین۔ اب جو ہر قسم کے لوگون نے خاندانِ شاہی کے ایسے جلیل القدر قائم مقام کا خلوص کے ساتھ خیر مقدم کیا تو اُس سابقہ محبت نے اُس خلوص کو اضعافاً مضاعفہ بڑھا دیا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد جلوس جو شہر کے باہر

پہونچ گیا تھا اپنے مختلف خیمہ گاہون مین اپنے اصلی ٹھکانے پر پہونچکر منتشر ہوگیا۔

(۵) اب مین روزنامچے کیطرح واقعے کے ساتھ ساتھ چلتا ہون کہ ۳۰ دسمبر کو وائسرائے نے قدسیہ باغ مین نمائش گاہ صنعت و حرفت ہندوستان کو کھولا۔ نمایشی چیزین ایک خوشنما عمارت مین رکھی ہوئی تھین جو اسی غرض کے لیئے مغلیہ وضع پر بنائی گئی تھی۔ چیزون کا جمع کرنا اور اُنکا انتظام یہ کام سر جارج واٹ نے بڑی لیاقت کے ساتھ سرانجام دیئے۔ ہندوستانی رئیسون کے ملازمون کی ایک سرسری موجودات بھی لی گئی تھی۔ واقعی نتائج ہماری اپنی خاطر خواہ پیشین گوئیون سے بھی بڑھے ہوئے ثابت ہوئے۔ قدیم صنعت کے نایاب نمونے جو اکثر ہندوستانی ریاستون کے خزانون سے انتخاب کیئے گئے تھے زمانۂ حال کے بہترین ساز و سامان صنعت کے پہلو بہ پہلو لگا دیے گئے تھے اور اس سے جیسا کہ ہز اکسلنسی وائسرائے کی تسبیح مین مذکور ہے جسکی نقل ملفوف مراسلہ ہے مقصود یہ تھا کہ ایک طرف ملکی کاریگری کی قابلیتون کو دکھایا جائے اور دوسری طرف موجودہ معیار کو بمقابلۂ نمونۂ زمانۂ سابق ترقی دیجائے۔ ہم بہت سے رئیسون اور شریفون کے دل سے ممنون ہین جنھون نے ہمکو نمائش کے لیئے چیزین مستعار دین اور انعام و اکرام سے کاریگرون کی حوصلہ افزائی کی بہت سے شریفون اور تمام ملک کے چیدہ ہندوستانی عہدہ دارون کی امداد بھی کی گئی تاکہ نمائش کے ملاحظے کے لیئے تشریف لائین اور ہم خوشی سے اس بات کا اظہار کرتے ہین کہ عامۂ خلائق نمائش کے دیکھنے کے لیئے آپ سے آپ کھنچے چلے آتے تھے ۸ ہزار لوگون نے داخلے کی فیس ادا کی اور ۳۶۲۳۳۲ روپیے کا

مال خرید کیا۔ مستقل نتائج کے اعتبار سے ہمکو قوی امید ہے کہ ہندوستانی کاریگری کے قابل قدر شعبونکو نمائش سے بڑی تقویت پہونچی ہے اور کاریگرون اور اُنکے قدردانون دونونکو کافی ترغیب دی گئی ہے کہ قدیم وضع کو دوبارہ زندہ کرکے اُسکو زمانۂ حال کی زندگی کی ضروریات مین اختیار کرین۔

(۶) دربار کے بیان کو ملتوی رکھکر کہ اسکی کیفیت ہم بعد کو لکھین گے دوسرا ضروری معاملہ یہ تھا کہ ۳ جنوری کو شاہ جہان بادشاہ کے ایوانِ قلعہ مین دیوانِ عام کے موقع پر سٹار آف انڈیا اور انڈین امپائر کے دو معزز طبقون کا اجلاس ہوا اور بے اسکے کہ اس عالیشان عمارت کو ذرا سا بھی نقصان پہونچایا جائے یا اسکی شکل وصورت مین کسیطرح کی تبدیلی کیجائے عارضی مزید عمارت اضافہ کرکے اصلی وسعت سے سہ چند اور اسی تقریب کے لیے چھتا پاٹ کر سفید مرمر کے دیوانِ خاص سے منضم کردیا گیا تھا۔ کرنیل جے ڈبلیو تھربرن آرای سکرٹری پنجاب گورنمنٹ صیغۂ تعمیراتِ عامہ اور رائے بہادر گنگا رام سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات کی نگرانی مین یہ مزید عمارتین ایسی خوش سلیقگی سے بنائی گئین کہ اجنبی آدمی روشنی کی جگمگاہٹ مین جو اجلاس کے وقت پڑی دیکھ رہی تھی مشکل سے نئی اور پرانی عمارت مین تمیز کرسکتا۔

طبقۂ سٹار آف انڈیا کے ۱۱ نائٹ گرانڈ کمانڈر۔ طبقۂ انڈین امپائر کے ۵ گرانڈ کمانڈر طبقۂ سٹار آف انڈیا کے ۱۴ نائٹ کمانڈر اور طبقۂ انڈین امپائر کے ۱۶۔ اور اول طبقے کے ۴۱۔ اور دوسرے کے ۱۸ کمپینین شریکِ اجلاس تھے تقریباً ۲۰۰۰ تماشائی تھے۔ دونون

طبقون مین ترقیان ملاکر جدید داخلے ۴، سے کم نہ تھے۔ اِن صاحبون مین جنکو یہ اعزاز حاصل ہوئے والیانِ ریاستہاے چار کھاری و کوچین و میراج (شاخِ کلان) و نابھا و شاہ پور دسر مور و سروہی و ٹھری و ٹراونکور و خان دیر و میرانِ ہنزا و نگر و مہتر چترال تھے۔

۶۔ جنوری کو ایوان مین پھر شاہی رقص و سرود کا جلسہ تھا۔ ممتاز لوگ جو اِس جلسے مین موجود تھے اُنکی کثرت اور دیگر حالات کے اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ اِس ملک مین اِس جیسا جلسہ کبھی نہین ہوا۔ اکثر والیانِ ریاست شریک جلسہ تھے اور سب ملاکر ۔۔۔ ۴ سے زیادہ ہی زیادہ لوگ موجود رہے ہونگے۔

(۷) ۴۔ جنوری کو اتوار تھا۔ مٹروپولیٹن نے بہ مدد بشپ آف لاہور رسم شاہی کے مطابق جسکا انتظام پہلے سے کر دیا گیا تھا کھلے میدان مین نماز پڑھائی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے۔ دیر رایل ہائینس اور تمام سرکاری عہدہ داران اور ولایتی فوجین جو دہلی مین تھین سب اِس نماز مین شریک تھے۔

(۸) ۸۔ جنوری کو کیمپ کے قریب ایک ہموار میدان مین تمام افواجِ مجتمعہ کا ایک بڑا عرضِ لشکر ہوا۔ ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف کے زیر حکم تقریبًا ۔۔۔ ۳۴۰۰ ہر درجے کے سپاہی موجود تھے۔ ناظرین کے آرام کے لیے نشست گاہین بنادی گئی تھین اور کئی ہزار آدمی گاڑیون مین۔ گھوڑون پر اور پیدل کھڑے دیکھ رہے تھے۔ دن کے گیارہ بجے ہز اکسلنسی وائسرائے دیر رایل ہائینس ڈیوک آف کانات اور گرینڈ ڈیوک آف ہسی کو ساتھ لیے ہوئے گھوڑے پر سوار میدان مین تشریف لائے۔ فوجین سامنے سے ہو کر گزرتی جاتی تھین

اور اُنکے سلام لیتے جاتے تھے۔ عرضِ لشکر بین من کل الوجوہ نہایت اعلیٰ درجے کی کامیابی ہوئی اور بہتیری جنگجو قومون پر جو عرضِ لشکر کے وقت موجود تھے اُسنے نمایان اثر کیا۔ امپیریل سروس فوج کے لوگ بقدرِ معتدبہ موجود تھے۔ الور۔ بھوپال۔ بیکانیر۔ گوالیار۔ جیند۔ نابھا۔ پٹیالہ۔ سرمور کی فوجون کے آگے آگے فرمانروایانِ ریاست خود ہوتے تھے یا اُنکے کوئی عزیز قریب اور وہ اپنی فوج کو سلامی کی جگہ تک لے جاکر سلام کرواتے اور سامنے سے گزرتے جاتے تھے۔ جوش جو نوجوان رئیس پٹیالہ سے لے کر جو بالفعل پٹیالے کی گدی پر ہین نابھا کے بزرگ صورت تجربہ کار سکھ رئیس تک ہر ایک عمر کے رئیس کی موجودگی کی وجہ سے لوگون کے دلون مین موج زن تھا خود رئیسون اور عامۂ خلائق کو مدتون یاد رہے گا۔ اور اسکا ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ مختلف اقطاع کے فوجی تعلقات جنھون نے ہندوستان کو مملکتِ متحدہ بنا رکھا ہے زیادہ ترقوی اور مستحکم ہو جائینگے۔

لارڈ لٹن نے جو ۱۸۷۷ء مین قیصری دربار کیا تھا اُسمین فوج کے عرض لشکر سے پہلے ہندوستانی رئیسون کے ملازمون کی ایک سرسری موجودات بھی لی گئی تھی۔ اِس دربار کے موقع پر اُن ملازمون کی موجودات کے لیئے ایک خاص دن الگ مقرر کردیا گیا تھا اور یہ رسم جو ۷ جنوری کو وقوع پذیر ہوئی دربار کے پندرھوا ڑے کی سب سے زیادہ خوشنما اور دلچسپ تقریبات مین سے تھی۔ تقریباً ۴۰ ریاستون نے اپنی اپنی کنٹنجنٹ فوجین بھیجین اور اسکے لیئے خاص اہتمام کیا گیا تھا کہ پرانی وضع کے ہتھیار اور ساز وسامان جو اب متروک الاستعمال ہوتے جاتے ہین ہو بہو دکھائے جائین۔

(۹) اُدھر تو متعدد فرودگاہین بڑے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھین اور اِدھر ہز اکسلنسی وائسرائے کو ہر روز بلکہ ہر گھڑی کسی نہ کسی کام مین مشغول رہنا پڑتا تھا تو یہ امکان سے خارج تھا کہ اتنے سارے رئیس اور امیر جو اس کثرت سے کبھی پہلے ایک جگہ جمع نہین ہوئے ہز اکسلنسی سے ملنے آئین اور وہ اُنکی بازدید کرسکین لہذا ہز اکسلنسی نے ہندوستانی مہمانونکو دو جلسون مین مدعو کیا تاکہ جتنے ممتاز لوگ دہلی مین موجود ہین اُن سب سے ملاقات کرنے کا موقع ہاتھ آئے اور یہ لوگ آپس مین بھی ایک دوسرے سے ملین جلسین ایک تو قدسیہ باغ مین ۲ جنوری کے تیسرے پہر ہندوستانی رئیسون کے علاوہ سرکاری مہمانون کا جلسہ دوسرے وائسرائے کی فرودگاہ مین ۹ جنوری کی شام کو فرمانروایان ریاست کا جلسہ۔

اِسی متاخرالذکر موقع پر عطاے خطابات بھی عمل مین آیا کہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ نے طبقۂ موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ کے گرینڈ ماسٹر ہونے کی منصبی حیثیت سے نظام حیدرآباد کو اُسی طبقے کے گرینڈ کراس کا خلعت پہنایا جسکو ہز ہائینس نے بڑے فخر کے ساتھ پہنا اور مہاراجہ کولھاپور کو طبقۂ رایل وکٹوریا آرڈر کے گرینڈ کراس کا۔ ہز رائل ہائینس نے اُن رئیسون کو جو ملکِ معظم کی تاجپوشی کے وقت انگلستان مین حاضر تھے طلائی تمغے بھی عنایت کیے اور ملکِ معظم کے ارشاد کے مطابق ہز اکسلنسی وائسرائے نے کئی کو خطاب نائٹ کا اعزاز بخشا۔

(۱۰) عمال سرکاری کے علاوہ لوگون نے بجاے خود اظہار مسرت کے لیے طرح طرح کی شکلین اختیار کی تھین کہ ۲ جنوری کو شہر مین روشنی ہوئی اور آتشبازیان چھوڑی گئین

۳- اور ۵ جنوری کو فوجی زور آزمائی کے کھیل تماشے ہوئے اور اکثر دنون مین پولو اور فٹ بال اور ہاکی کی بازیان ہوا کین اور انمین کثرت سے لوگ جمع ہوتے رہے اور وائسرائے نے کھلاڑیون کو انعام بھی دیئے۔ پولو کھیل کا حال یہ ہے کہ ایک طرف ہنزا اور نگر ہندوستان کے دور دست کوہستانی علاقون مین اور دوسری طرف منی پور مین یہ کھیل ابھی تک کھیلا جاتا ہے جس سے ثابت ہے کہ اصل مین یہ ہندوستانی کھیل تھا۔ ہندوستان مین تو اسکا رواج جاتا رہا اور اسکو انگریز اڑا لے گئے اور انھون نے اسکو انگلستان اور ہندوستان دونون جگہ خوب رواج دیا اب ہندوستان کی تاریخ مین یہ پہلا واقعہ ہے کہ وہ کھیل اپنی اصلی جگہ مین پھر کھیلا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۰ فوجی باجے والون نے بھی جو دہلی مین آکر جمع ہوئے تھے بسر کردگی کپتان جی بی سینفرڈ نے کئی جلسے کیئے۔

(۱۱) وقت پر احتیاط کے ساتھ جو تحقیقات کی گئی تھی اُسکی رُو سے ہم اندازہ کرتے ہین کہ شہر کی آبادی پچھلی مردم شماری کی رو سے ۲۰۸۰۰۰ تھی اس دربار کی کشش نے ۳۰۰۰ سے کم آدمیون کو فراہم نہین کیا کہتے ہین کہ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری کی وجہ سے صرف ۶۸۰۰۰ آدمی جمع ہوئے تھے۔ اب ہم اپنے عدد کو اُس عدد سے مقابلہ کرتے ہین تو بڑا ہی تعجب ہوتا ہے۔ اُن اشخاص کی فہرست جنکو یا تو گورنمنٹ نے دربار مین مدعو کیا تھا یا وہ سرکاری طور پر از خود دربار مین آئے تھے اس مراسلے کے ملفوفات مین ملے گی لیکن مفصل ذیل مزید تفصیل لکھنا خالی از لطف نہین۔ ۱۰۳ بڑے بڑے والیان ریاست مدعو کیے گئے تھے اور اُن مین سے ۱۰۰ تشریف لائے۔ چھوٹے چھوٹے والیان ریاست کو

حسب معمول مدعو نہین کیا گیا اور والیان ریاست جنکی مالی حالت یہان آنے کی اجازت نہین دیتی تھی آنے سے معاف کر دیے گئے۔ بنظر اُن مطالبات کے جو کئی والیان ریاست پر قحط کی وجہ سے پڑ گئے تھے ہمنے اُنکو اس بات کی ہدایت کر دی تھی کہ کچھ زیادہ ٹیکس ٹاپ کی ضرورت نہین اور چند حالتون مین ہمنے عارضی زیر باری کے رفع کرنے کے لیے اُنکو کچھ پیشگی بھی دے دیا۔

ہز میجسٹی شاہ فارس اور ہز میجسٹی شاہ سیام اور دیر ہائینس امیر افغانستان و سلطان مسقط و مہاراجہ دھیراج نیپال کو بھی بُلاوے بھیجے گئے کہ خود تشریف لائین یا اپنی طرف سے سفیر روانہ فرمائین۔ آخر کار ان ممالک کی طرف سے اصحاب ذیل وکالۃً شریک دربار ہوئے سیام کی طرف سے شاہ سیام کے اعلیٰ ذاتی ایڈ ڈ کانگ جنرل چو فیا سرا ونگسی افغانستان کیطرف سے امیر کے وکیل کرنیل محمد اسمعیل خان جو وائسرائے کے ساتھ تعینات ہین مسقط کی طرف سے سلطان کے فرزند اور ولیعہد۔ اور نیپال کیطرف سے وزیر اعظم۔ ہز برٹینک میجسٹی کے وزیر کے ذریعے سے جو ٹوکیو مین تعینات ہین ہز امپیریل میجسٹی شاہنشاہ جاپان کی معاہد گورنمنٹ سے التجا کی گئی تھی کہ وہ بھی اپنا قائم مقام روانہ فرمائین۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سفارت بسرکردگی جنرل بیرن یسوکٹا اوکیو آموجود ہوئی۔ ہم یقین کرتے ہین کہ جنرل صاحب نے فوجی کرتبون کی جو دربار سے پہلے دکھلائے گئے بڑی قدر کی جیسے ہندوستان کی فوج نے قواعد کے وقت اُن کی تشریف آوری کی۔

ہمنے یہ بھی خیال کیا کہ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کی نئی آبادیون مین جو ہماری ہمجنس رعایا آبادہین اور جنکے ساتھ ہمارے اتنے سارے تعلقات ہین اور یقینی بات ہے کہ آیندہ ہندوستان کے ساتھ انکے روابط اَور بھی قوی ہوتے جائینگے بہت ہی مناسب ہے کہ اُنکو بھی شرکتِ دربار کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ وائسرائے نے جو اُنکی گورنمنٹون کو بلاوے دیے بلاوؤن کے جواب مین آسٹریلیا نے فڈرل سینٹ کے پریزیڈنٹ سر رچرڈ بیکر کو اور جنوبی افریقہ نے ٹرنسوال کے اٹرنی جنرل سر رچرڈ سالومن کو دربار کی شرکت کے لیئے مامور کیا۔

ہندوستانی علاقہ پرتگال کے گورنر جنرل ہز اکسلنسی کرنیل سر اڈوارڈ وگلہارڈو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور ہندوستانی فرانسیسی آبادی کے گورنر ہز اکسلنسی مونسیور وکٹر لینیز نک اور ممالکِ غیر کی کانسلر جماعت کے سربرآوردہ صاحبون نے بھی ہمارے مہمان ہونے کی حیثیت سے تقریبات کے سرانجام مین مدد دینے سے ہمپر بڑی عنایت کی۔

علاوہ برین اس غرض سے کہ ساری دنیا کو تقریبات کی مکمل اور فوری اور بے ردو رعایت کیفیت معلوم ہوتی رہے ہمنے یونائٹڈ کنگڈم اور ہندوستان کے نامی اخبارونکو بھی بلاوے دیے کہ دربار کی شرکت کے لیئے اپنے قائم مقامون کو بھیجین اور وہ ہمارے مہمان ہون اور ہمنے اَور با اقتدار اخبارون کے حق مین بھی اسیطرح کی مہمانی اور آسانی کی توسیع کی جنھون نے ہمسے درخواست کی۔ جن اخبار والون نے ہمارے بلاودن پر عمل کیا ہم ہر طرح اُنکے ممنون ہین اسلیئے کہ اُنھون نے عمدہ طور سے ہماری کارروائی کی کیفیت کو

تمام اطرافِ عالم مین تار اور ڈاک کے ذریعے سے مشتہر کیا۔

(۱۲) لوکل گورنمنٹون اور نظامتون کے حکام بالادست کو دربار کا بلاوا دیتے وقت ہمنے اُنکو ایما کردیا تھا کہ اُنکے شرکائے نظم ونسق اور سربرآوردہ عہدہ دار اور دیسی اُمرا اور رئیس اور وکلاے رعایا کی جماعتون کے سرگروہ بھی ایک حد تک اُن کے ساتھ آنے چاہئین۔

یورپین صاحبان جو اسطرح پر بلائے گئے اُنکے ساتھ اُن ہی کے صوبے یا نظامت کے حاکم بالادست کے ذاتی مہمان کی سی مدارات کی گئی اور انکو صوبے کی صدر یعنی ہیچون بیچ کی فرودگاہ مین ٹھہرایا بھی گیا۔ فرمان روایانِ ریاست مع اُنکے پولیٹکل افسرون کے جو اُنکی ریاست سے متعلق تھے علٰحدہ علٰحدہ خیمہ گاہون مین فروکش تھے اور علاقون کے لحاظ سے ہر ایک رئیس اور اُسکے متعلقین کی فرودگاہ ایک جگہ۔ اور ریاستون کے اُمرا اور ملازم اور دوسرے لوگ اکثر تو اپنے صوبے کے جداگانہ خیمون مین تھے۔ اور بعض نے شہر دہلی یا سول سٹیشن مین اپنا ٹھکانا کرلیا تھا۔

سنٹرل کمپ جو ہز اکسلنسی وائسرائے اور متعدد لوکل گورنمنٹون اور نظامتون اور کمانڈر انچیف اور صوبون کے کمانڈرون اور ممالک غیر اور اخبارون کی خیمہ گاہون پر مشتمل تھا اُس مشہور پہاڑی کے دامن مین واقع تھا جسکا ذکر واقعات ۱۸۵۷ء کی تاریخ مین جگہ جگہ ہے۔ صرف ان خیمہ گاہون کی آبادی بشمول خدم وحشم ۱۳۰۰۰ سے کچھ اوپر تھی اور وسعت مقام اور صفائی کے لحاظ سے صوبون کی خیمہ گاہون کو جنمین

۳۵۰۰۰- اور فوجی چھاونیون کو جنمین ۵۶۰۰۰ اور متفرق فرودگاہونکو جنمین ۱۲۰۰۰ آدمی تھے دوسری دوسری جگہ اُتارا گیا تھا- اگرچہ آسائش کے لحاظ سے کشادہ میدان تجویز کیے گئے تھے اور تمام خیمہ گاہین ۴۰ میل مربع رقبے پر پھیلی ہوئی تھین باین ہمہ ۵۷۰۰۰ کی مزید آبادی نے اپنا ٹھکانا شہر اور سول سٹیشن مین کرلیا تھا- اس مراسلے کے ملفوفات مین ایک نقشہ بھی ہے جس سے مختلف فرودگاہون اور ریلون اور سڑکون کا موقع ظاہر ہوتا ہے-

(۱۳) یہ بات آسانی کے ساتھ سمجھ مین آسکتی ہے کہ اتنی وسیع فرودگاہ کی طیاری کے لیے کتنی کچھ محنت درکار تھی- ہزارہا خیمے بہم پہونچانے تھے- خیمہ گاہون کی زمین کو ہموار کرنا تھا- ۴۰ میل نئی سڑکین بنانی تھین- ۲ فٹ ۶ انچھ چوڑی ریل کی ہلکی سڑک ۲ میل لمبی شہر سے لے کر صدر خیمہ گاہ اور ایمفی تھیٹر تک بنائی گئی جسپر شروع سے آخر تک ۱۰۲۰۹۸ لوگون نے ۵۰۸ موسمی ٹکٹ والون کے علاوہ آمد و رفت کی اور موجودہ اصل سڑکین بھی درار کیگئین تاکہ فرودگاہ تک مال کے انبار کے پہونچانے مین سہولت ہو- آب رسانی کے موجودہ سامان مین بھی اسطرح پر اضافہ کیا گیا کہ ۲۰ حوض ۴۵ کوئے بنائے اور ۳۸ میل کی قدر نل لگائے گئے اور ۲۴۷۵ آدمی خاص صفائی کے لیے رکھے گئے- تار اور ٹیلیفون اور ڈاک کے لیے خاص انتظام کیا گیا اور سنٹرل کمپ مین قلعے مین اور شہر کے بڑے بڑے بازارون مین بجلی کی روشنی کی گئی- وہ ساز و سامان جو ملیٹری ڈپارٹمنٹ نے بارکون کو روشن اور ہوادار بنانے کے لیے منگوالیا تھا ہم اس کام مین لے آئے- ماکولات کی رسد کا انتظام کچھ تو خانگی لوگون نے کیا تھا اور کچھ سپلائی اینڈ ٹرنسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے دربار کے لیے

ایک عارضی امپی تھیٹر جسپر گنگا جمنی کام ہو رہا تھا بنایا گیا اور اُسکا نقشہ وائسرائے نے بہ مدد سر سیونٹن حبیکب تجویز کیا تھا یہ عمارت جس غرض کے لیئے بنائی گئی تھی اُسکے لیئے بہت ہی موزون ثابت ہوئی جسمین ہندوستانی رئیسون کے لاؤلشکر کا معاینے کے علاوہ فوجی زور آزمائی بھی ہوئی تھی۔ اور یہ مکان مغلون کی وضع کا بنایا گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتون مین بھی آگرے اور دہلی کی عمارتون کی نقل اُتاری گئی تھی ۱۸۷۷ء مین جس مقام پر لارڈ لٹن کی امپی تھیٹر بنائی گئی تھی قریب قریب اُسی مقام پر یہ تھیٹر بھی بنائی گئی مگر وسعت اور شکل وصورت مین اُس سے بالکل مختلف تھی اور جتنے تماشائی اُس امپی تھیٹر مین سما سکتے تھے اُن سے سہ چند کی اُس مین گنجایش تھی اسلیئے کہ اس امپی تھیٹر مین ۱۶۰۰۰ اشخاص سے زیادہ کے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ امپی تھیٹر کا نقشہ جس سے نشستون کا انتظام ظاہر ہوگا مراسلہ ہذا مین ملفوف ہے۔

تمام انتظامات ایک سنٹرل کمیٹی اور ایک اکزیکیوٹو کمیٹی کی نگرانی مین تھے۔ ابتدائی بجاویز اور اُنکی جانچ پرتال یہ باتین سنٹرل کمیٹی کے اختیار مین تھین۔ سنٹرل کمیٹی جو تجویز کرتی اُسکی تعمیل اکزیکیوٹو کمیٹی کراتی تھی یا گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ جس سے وہ کام متعلق ہو مثلاً پولیس کے انتظامات کی نگرانی ہوم ڈپارٹمنٹ کرتی تھی۔ تار برقی کے نصب کرنے کی ملیٹری ورکس ڈپارٹمنٹ۔ اور بازارون کا انتظام جو سپلائی اور ٹرنسپورٹ کے لوگون سے متعلق تھا ملیٹری ڈپارٹمنٹ اُسکی نگران حال تھی۔

اِس غرض سے کہ تاجپوشی کے دربار مین ہر طرح کا امن رہے اور کسیطرح کی بدنظمی

نہ ہونے پائے اور احیاناً فرودگاہون مین کوئی کسی خفیف جرم کا مرتکب ہو تو جھٹ پٹ آسانی سے اُسکا تصفیہ کردیا جائے پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے ایکٹ مختصر ایکٹ موسومہ دہلی دربار پولیس ایکٹ ۱۹۰۲ء نافذ کردیا تھا جسکی نقل منسلک مراسلہ ہذا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی کئی طرح کی مفید مدد ملی کہ اُسنے فرودگاہون کی صفائی اور حفظان صحت کے کام پر اپنے سینٹری کمشنر کو تعینات کردیا پولیس کے انتظامات کی خبرگیری کے لیئے اپنے انسپکٹر جنرل آف پولیس کو اور تعمیرات اور آب رسانی اور سڑکونکی نگرانی کے لیئے اپنے چیف انجینیر کو۔ انکے علاوہ خاص خاص خدمتین خاص خاص لوگون کے ذمے لگادی گئی تھین۔ منجملہ انکے ہر ایک فرودگاہ کی تعمیلی خدمات پر ایک کیمپ افسر تھا۔ پھر صدر فرودگاہ اور صوبون کے فرودگاہون کے حلقے حلقے کے لیئے ایک خاص مجسٹریٹ تھا ایک اگزیکیوٹو سینیٹری آفسر ایک ہلتھ آفسر ایک پلیگ آفسر ایک ریل آفسر جسکا کام ہلکی ریل کا بچھانا اور اُسکی دیکھ بھال رکھنا تھا اور اٹاچیون کا ایک گروہ جزوی مراسم اور رسد کے استقبال کی خبر رکھتا تھا۔

(۱۴) کس حد تک یہ کارپرداز اپنی محنت مین کامیاب ہوئے اور کہان تک ان لوگون نے خیر و خوبی کے ساتھ یہ مہم سر کی اس سے عیان ہے کہ جہان تک ہمکو علم ہے باوجودیکہ یورپ کے بڑے شہرون جیسی سہولتین یہان میسر نہین تاہم لوگون کے اتنے بڑے جماؤ مین جو چند روز کے لیئے دہلی مین آکر جمع ہوگیا تھا ایک سنگین حادثہ بھی تو واقع نہین ہوا۔ کارروائیون کے حق مین ایک مفید بات یہ بھی تھی کہ موسم سازگار رہا۔ صرف ایک رات پانی برسا اور وہ

بھی اتنا کہ گرد و غبار کے فرو کرنے کے لیئے کافی ہو گیا اور اس سے ایک مزید فائدہ بھی ہوا کہ بڑے بھاری عرض لشکر مین لوگونکو آسائش ہوئی اور عرض لشکر کی رونق بھی خوب ہو گئی۔ اگرچہ دسمبر کے آخری ہفتون مین رات کے وقت سردی ہوتی تھی مگر موسم روز بروز گرم ہوتا چلا گیا اور سرکاری تقریبات کے پندرھواڑے بھر تو کہہ سکتے ہین کہ موسم معتدل رہا۔

(۱۵) اب ہم ان تمہیدی بیانات سے گزر کر خود دربار کی کیفیت تحریر کرتے ہین۔ اس قابل یادگار مجمع کی ظاہری شان و شوکت کے بارے مین تو ہمکو کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ فوج کی لمبی صفین میدان فراخ جو مملکت کی تمام اقوام کے انبوہ سے پُر تھا ایمفی تھیٹر کا بڑا از دحام جہان والیان ریاست گورنران آبادی ہاے نو اور ممالک غیر کے قائم مقام اور سربرآوردہ حکام وائسراے کے اجلاس کے مرتفع مقام کے دونون طرف موقع موقع سے جاگزین تھے۔ ایام غدر کے بہادرون کے چھوٹے سے دستے کے آنے پر جوش کا ہونا یہ سب باتین اخبارون مین لکھی جا چکی ہین۔ علی ہذا القیاس اخبارون نے اس مجمع کی مجموعی شان و شوکت اور رنگ برنگ کی نمود و نمائش کی بخوبی داد دی ہے کہ کیسی کیسی صورتین جو قومیت اور سکونت کے اعتبار سے بالکل ایک دوسرے سے الگ تھین ایک جگہ آکر جمع ہو گئی تھین جیسے عدن پرو ٹکٹریٹ کے شیوخ عرب اور سرحد ہندوستان کے بلوچ اور پٹھان سردار اور نیپال اور سکم اور مسقط کے ولیعہد یا قائم مقام اور سالون اور مکانگ کے زرق برق پوش سرداران شان چونکہ عین دربار کے دن

مسلمانون کی عید الفطر تھی لہذا اُنکی نماز کے لحاظ سے دربار کا وقت دوپہر قرار دیا گیا۔ ٹھیک وقت پر ہز اکسلنسی وائسرائے اپنی فرودگاہ سے گاڑی مین سوار ہوکر دربار کے موقع پر آئے اُنکا باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ کا دستہ اُنکے جلو مین تھا اور آتے کے ساتھ شہ نشین پر چڑھ گئے جہان پر اُنسے تھوڑی دیر پہلے دیر رایل ہائینس ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ جداگانہ جلوس کے ساتھ تشریف لا چکے تھے۔ نقیب گھوڑے پر سوار شہنائی والے اُسکے ساتھ سامنے آیا اور وائسرائے کے حکم سے اُسنے باواز بلند اعلان پڑھا جس سے حاضرین کو یہ جتلانا مقصود تھا کہ یہ حضور ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کا دربار ہے۔ اعلان کے ختم ہونے پر پرچم شاہی کا پھریرہ کھول دیا گیا اُدھر قومی گت بجائی جارہی تھی اور ادھر ۱۰۱ توپونکی شاہی سلامی سر ہو رہی تھی۔ اسکے بعد ہز اکسلنسی نے حاضرین کو خطاب کرکے کہا کہ یہ دن تمام مملکت کی طرف سے حضور ملک معظم قیصر ہند کی زبردست اور فیضرسان حکومت کی متفقہ خیرخواہی کے پیش کرنے اور ظاہر کرنے کا ہے۔ کریمانہ پیام کے اعلان کو جسکی نسبت ہز مجسٹی نے ایما فرمایا تھا کہ اُنکی ہندوستانی رعایا کو پہونچا دیا جائے حاضرین نے بڑے جوش مسرت کے ساتھ سُنا اور وائسرائے نے اپنی تقریر مین نوابون اور راجاؤن اور رعایاے ہندوستان اور ملک کی بہبود آیندہ اور اُن عنایتون کا تذکرہ کیا جو گورنمنٹ اس تقریب کے شمول مین کرنیوالی ہے تو لوگون نے متواتر نعرہ ہاے تحسین بلند کیے۔ جیسے جیسے والیان ریاست اور ہندوستانی امراء ایفی تھیٹر مین آتے جاتے تھے وائسرائے کی سپیچ کے اردو ترجمے اُنکو دیدیے جاتے تھے تاکہ تقریر کے ساتھ ساتھ مطلب بھی سمجھتے جائین۔

تقریر کے ختم ہونے پر جسکی انگریزی اور اردو کی نقلین مراسلہ ہذا مین منسلک ہین حاضرین نے ملکِ معظم کے لیئے تین بار نعرۂ تحسین بلند کیئے اور فوج نے اور تماشائیون نے جو باہر کھڑے دیکھ رہے تھے اُنکو دُھرایا۔ اِسکے بعد والیانِ ریاست ہز اکسلنسی وائسرائے اور ہز رایل ہائنس ڈیوک آف کاناٹ کے روبرو پیش کیئے گئے۔ یہ کارروائی وائسرائے کی تجویز تھی اور حقیقت مین ایک رسم قدیم کی تقلید تھی جو تخت نشینی کے موقع پر عمل مین لائی جاتی تھی اور وائسرائے نے والیان ریاست کو خاصکر سمجھا بھی دیا تھا کہ یہ بات صرف اسلیئے کیجاتی ہے تاکہ آپ لوگ دربار کی کارروائی مین اپنی ذات سے شریک ہون اور تخت کی خیرخواہی اور ارادتمندی کے خیالات کی فرداً فرداً توثیق کرین بایںطور کہ ملکِ معظم کے نائب اور اُنکے بھائی کو اپنی زبان سے مبارکباد دین اور محبت کے خیالات جو آپ کے دلون مین اس منظر کی وجہ سے موجزن ہین واشدہ طور پر اُنکو ظاہر کرین کیونکہ آپ اس دربار مین اصلی کارگزار ہین نرے تماشائی نہین۔ اِس رائے کے اصلی مدعا کو سمجھانا تھا کہ تمام والیانِ ریاست نے اُسکو دل سے تسلیم کیا اور بلا استثنا سب کے سب سامنے آنے شروع ہوئے بعض کے ساتھ اُنکے فرزند بھی ہوتے تھے یا وزیر اور ایسے لہجے مین جس سے بلا اشتباہ خوشی اور خالص عقیدتمندی ظاہر ہوتی تھی ملکِ معظم کو نیازمندانہ اور خیرخواہانہ اُنکی تخت نشینی کی مبارکباد دیتے جاتے تھے اور اِس بات پر خوشنودی کا اظہار کرتے تھے کہ والیان ریاست اور رعایاے ہندوستان کو تخت نشینی کے اعلان کی بڑی مبارک تقریب مین شریک کیا گیا۔ اِس رسم پر جو شاید دربار کے بڑے موثر خصائص مین سے تھی دربار کا خاتمہ ہوا۔

اسی دن شام کو ہز اکسلنسی وائسرائے نے اپنی فرودگاہ مین بڑے بڑے سرکاری مہانونکو ڈنر دیا اور ہز اکسلنسی نے حضور ملکِ معظم قیصر ہند اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے جامِ تندرستی کی تقریب کی اور لوگون نے بڑے جوشِ عقیدت سے نوش کیا۔ اس موقع پر وائسرائے نے جو تقریر کی اور ڈیوک آف کاناٹ نے جو جواب دیا دونون کی نقلین ملفوف ہین۔

(۱۷) ہز اکسلنسی وائسرائے اور دیر رایل ہائینس ڈیوک اور ڈچس آف کاناٹ ہفتے کے دن ۱۰ جنوری کو دہلی سے رخصت ہوئے اور جو مراسم اُنکی آمد کے وقت عمل مین لائے گئے تھے وہی اُنکی رخصت کے وقت بھی عمل مین لائے گئے۔

(۱۸) الغرض اسطرح پر دربار کی دلچسپ رسم بلکہ سلسلۂ مراسم کا خاتمہ ہوا جو انگریزی عہد مین بلکہ شاید کبھی بھی ہندوستان مین دیکھی نہین گئین۔ دربار کے منصوبے کا سوچنا انتظامات کی نگرانی اور سیکڑون چھوٹی چھوٹی باتون کی خبرگیری جنکا ہونا کامیابی کے لیئے ضرور تھا یہ سب کچھ وائسرائے ہی کا کام تھا کہ اُنھون نے سب کام اپنے ہی ہاتھ مین رکھا تھا اور دربار سے پہلے نو مہینے کے عرصے مین وہ چار مرتبے سے کم دہلی نہین گئے۔ دربار کے منصوبے مین جو مصلحت مضمر تھی اور جو منصوبے کے عمل مین لانے کی محرک ہوئی اور جسکو ہم منصوبے کا نتیجۂ لازمی خیال کرتے ہین ہم اُسکے بیان کرنے کے لیئے خود وائسرائے کے لفظون سے بہتر لفظ نہین پاتے جو اُنھون نے پچھلے بجٹ کے مباحثے کے وقت ۲۵ - مارچ ۱۹۰۳ء کو کہے تھے۔

مگر میرے اور ہم مین سے اکثر کے نزدیک دربار کا مقصود اصلی جلوس اور محض نظارہ نہ تھا بلکہ وہ اِس ملک کے لوگون کی تاریخ مین ایک بڑے باب کا آغاز تھا اور سلطنت کے دستور العمل مین ایک باب جُداگانہ کی ابتدا تھی اِسکی غرض اصلی کیا تھی - اِسکا مقصود تمام والیان ریاست اور سلطنت ایشیا کے باشندون کو جو زیر حکومت برطانیہ ہین اِس بات کی یاددہانی تھی کہ اَب وہ ایک نئے اور منفرد شہنشاہ کے زیر حکومت ہین - تاکہ وہ اِس قابل ہون کہ اِس بڑے اور عظیم الشان جشن کو مذہبی تقریب سمجھ کر سنجیدگی کے ساتھ منائین اور افضال شاہنشاہی اور تہنیتین اُنکے شامل حال ہون - اور اسکا اثر کیا تھا اُنکو یہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ منفعت رسان اقتدار کے زیر حکومت گویا کہ ایک ہین اور وہ مختلف الطبایع اور تکلیف دہ انبار کے منتشر عناصر نہین ہین بلکہ ہم آہنگ اور شاندار مجموعے کے متحد المیلان اَفراد ہین - علیحدگی اور تعصب اور بدگمانی کے پردے اُنکی آنکھون پر سے اُٹھ گئے اور مغرب مین عدن کے شیوخ عرب سے لے کر سرحد چین کے شان سرداران مکانگ تک ایک ہی طرح کی خیرخواہی اور ایک ہی طرح کی اُمنگ سب کے دلونکو گدگدا رہی تھی - کیا یہ عام حالت کچھ بڑی بات نہ تھی - کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ بادشاہ کی تاجپوشی کے جشن مین اُسکے باجگزار جمع ہون اور اُنکے ساتھ عہد و پیمان کی توثیق کیجائے ایک طرف سے حمایت اور رعایت کا پیمان ہو اور دوسری طرف سے بخوشی خاطر وفاداری کا - کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ رؤسا ممالک معلوم کرین کہ سلطنت کے معنی کیا ہین - اگر ہم باقیماندہ اہل ہند کے حال پر نظر کرین جو دہلی مین حاضر نہ ہوسکے اور اُنھون نے

اپنی جگہ مین اپنے طور پر خوشی منائی تو کیا یہ کچھ بڑی بات نہین کہ تمام خلقت کو اُنکی زندگی کی تنگ لیک اور لیکر کے فقیر طریقے سے اُبھار کر ذرا باہر نکالین تاکہ وہ اعلیٰ نمونون کو ایک نظر دیکھین اور اُن مخفی قوانین کی پرواکرین جنکی رو سے قومون کی رفتار تیز یا سست اور لوگون کی تقدیر اچھی یا بُری ہوتی رہتی ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ زمانۂ حال کے واقعات مین سے دربار سے بڑھ کر کسی نے وہ رستہ نہین دکھایا جسپر وہ خدا کی رہنمائی سے پڑ لیئے ہین اور نہ مملکتِ ہندوستان کو اُسکے متحد ہونے کی تعلیم دی اور نہ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی طاقت کو دنیا کے ذہن نشین کیا اب یہ سبق بھولنے والا نہین۔ شہنائیون کی آواز بند ہوگئی فرمان روا اور سلاطین رخصت ہوگئے ہین لیکن نقش جو اتحاد اور حب الوطن کے زبردست اظہار نے بٹھایا ہے وہ ہنوز بدستور نمایان ہے اور مٹنے والا نہین۔ ہر جگہ معلوم ہوگیا ہے کہ مشرق کے تخت پر ایک ایسی طاقت متمکن ہے جسنے ۳۰ کروڑ ایشیا کے باشندون کے خیالات اور اُمیدون اور فائدون سے ایک زندہ چیز بنا کھڑی کی اور اس بڑے مجمع کے افراد نے جان لیا ہے کہ اُنکی طاقت اتحاد ہی مین منحصر ہے جیسا کہ دربار کا ایک بے تعلق تماشائی بول اُٹھا کہ مین نے آج سے پہلے کبھی بھی یقین نہین کیا تھا کہ مشرق کی تقدیر جیسے ہمیشہ سے ہندوستان کی مُٹھی مین رہی ہے اب بھی ہے۔ مین بھی خیال کرتا ہون کہ دربار نے نہ صرف طاقت کا سبق دیا بلکہ فرض کا بھی۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا عہدہ دار حاضرِ دربار نہ تھا۔ ایسا کوئی فرمانروا نواب یا راجہ نہ تھا۔ کوئی ایسا سوجھ بوجھ والا تماشائی نہ تھا جسنے کسی نہ کسی وقت خیال نہ کیا ہو کہ ایسے بڑے مجمع کی شرکت مین فخر و

نازکے ساتھ کچھ ذمہ داری بھی ہے اور یہ کہ جو عزت و آبرو اور امن و عافیت سلطنت کی بدولت اُسکو حاصل ہے اُسے بھی اُسکے معاوضے مین کچھ کرنا ہے۔

(۱۹) والیان ریاست وائسرائے اور ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانا ٹ کو مبارکباد دیتے وقت تاج کی اطاعت کا یقین دلانے کے لیئے جو کچھ اپنی زبان سے کہتے تھے اُس سے تخت کی خیر خواہی اور عقیدتمندی اور سلطنت کی قوت پر فخر کرنے کے خیالات پورے طور پر ظاہر ہوتے تھے کیونکہ اُنکو ثابت ہو گیا تھا کہ وہ بھی سلطنت کے رکن رکین ہین بعض صورتون مین ایک والی ریاست ایک چھوٹی سی سپیچ یاد کرکے لایا ہوتا تھا اور وقت پر اُسکی سٹی بھول جاتی تھی اور اُس سے پورے لفظ ادا نہین ہوتے تھے تو وہ فخر اور مسرت کو جو مملکت کے رنج و راحت مین شریک ہونے اور اپنے ولی نعمت کو مبارکباد دینے کی وجہ سے دل ہی دل مین معلوم کرتا تھا سیدھی سادی سچی بظاہر دل سے نکلی ہوئی عبارت مین ظاہر کر دیتا تھا۔ کوئی سوچ سمجھکر بنائی ہوئی بات اس سے زیادہ بلیغ ہو سکتی ہے جو نابھا کے مہاراجہ نے کہی تھی کہ مین اب اطمینان سے مرنے کو طیار ہون کیونکہ مین نے ایک سچے سکھ کے تینون فرض ادا کر لیئے ہین۔ مین زندگی مین گرودن کے حکمون پر چلتا رہا ہون۔ مین نے تلوار سے سرکار کو مدد دی ہے اور اب اپنے بادشاہ کے روبرو اپنا سر تسلیم خم کرتا ہون۔

ہز ہائینس بھوپال کی بیگم نے جو برقع اوڑھے ہوئے دوسرے والیان ریاست کے زمرے مین بیٹھی ہوئی تھین ایک تحریر پیش کی جسمین اُنھون نے اس بات کا ذکر کرکے کہ یہ موقع خاصکر مسلمانون کے نزدیک بڑا مبارک موقع ہے کہ دربار عین عید کے دن ہوا

لکھا تھا کہ مین انگریزی بالادست حکومت کی خیرخواہی اور دل و جان سے اُسکے گرویدہ ہونے کی حیثیت سے گورنمنٹ کو اِس قابل یادگار موقع پر نہ صرف اپنی بلکہ اپنے فرزندون اپنی رعایا اور ریاست کی تمام مستورات کی وفاداری عقیدتمندی اور خیرخواہی کا یقین دلاتی ہون بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمان باشندگان کی خیرخواہی کا بھی کیونکہ مذہب اسلام مین حاکم کی نمک حلالی اور اطاعت کا بڑا موکد حکم ہے۔

دربار کے دن والیان ریاست نے جو سپیچین دین اُنسے ہم اِسطرح کی بہت سی مثالین نقل کرسکتے ہین مگر چونکہ یہ سب سپیچین سرکاری تاریخ مین جمع کیجائینگی ہم اسجگہ صرف اُس ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہین جو ہز ہائینس نظام نے دہلی سے حیدرآباد مراجعت کرنے کے بعد سردربار کی تھی۔ اُس تقریر مین اُنھون نے فرمایا۔ اِس بات سے مجکو بہت ہی مسرت حاصل ہوئی کہ مین حضور ملک معظم شہنشاہ ہند (دام اقبالہ) کی تقریب تاجپوشی مین شریک ہوسکا اور اپنے بزرگون کے دستور کے موافق ایک سلیس۔ بلاتصنع اور سپاہیانہ طریقے سے قولاً و فعلاً دونون طور پر اپنی پُرانی دوستی اور خیرخواہی کا اظہار کرسکا۔ مین اِس سفر کو اسوجہ سے اَور بھی مبارک سمجھتا ہون کہ مین اپنے ہمعصر روسا اور اعلیٰ افسران سے دہلی مین مِل سکا۔

(۲۰) ہم یقین کرتے ہین کہ ہمنے یہ بات اچھی طرح یورلارڈشپ کے ذہن نشین کردی ہے کہ کہانتک والیان ریاست اور اُن لوگون نے جو شریک دربار تھے دربار کو سنجیدہ اور قریب قریب مذہبی رسم اور نیز بڑی باعظمت شاہی رسم خیال کیا اِس تقریب کو معمولی دربار کے

خیالات اور لوازمات نے چھوا تک بھی تو نہین۔ معلوم تھا کہ یہ شاہی دربار ہے اور بادشاہ کے ارشاد کے مطابق اُنکے عہد سلطنت کے ایک نہایت مبارک واقعے کی یادگار کے لیئے منعقد کیا گیا ہے۔ چنانچہ دربار مین شاہی پیام ہی پر لوگون نے بڑے زور سے تحسین کے نعرے بلند کیئے تھے۔ جب جب بادشاہ کا نام لیا جاتا تھا لوگ اُسیطرح برابر اظہار مسرت کرتے تھے اور جس طرح پر لوگون نے بادشاہ کے شہزادے بھائی کی تشریف آوری پر اظہارِ خلوص کیا ہے اس سے بھی سرتاسر یہی غرض مفہوم ہوتی تھی۔ جتنے آدمی دربار کے وقت موجود تھے ممکن نہین کہ اس بات کا تیقن دل مین لے کر نہ گئے ہون کہ برطانیہ عظمیٰ کو ہندوستان کے ساتھ پیوستگی دینے والی زبردست قوت تخت شاہی کا ادب اور اُسکی محبت ہے۔

جس صورت مین کہ فرمانروایان اور والیان ریاست ہاے ہندوستان پر جنکی عمرین برٹش گورنمنٹ کے ظل عاطفت مین بسر ہوئی ہین دربار کا یہ فوری اثر ہو تو خیال کرنے کی بات ہے کہ اُن لوگون پر کیسی کچھ دھاک بیٹھی ہوگی جنکو ہمارے اقتدار مین آئے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہین یا جنکو ہماری عملداری کے ساتھ قوی تعلق نہین ہے۔ سفیر افغانستان دربار مین دوسری سلطنتون کے سفیرون کا حال پوچھتے تھے کہ وہ بھی ہین یا نہین اور جب اُنکو معلوم ہوا کہ ہین تو لگے کہنے کہ یہ مجمع نمونۂ حشر ہے اور اسی سے ہم خیال کر سکتے ہین کہ جو سلطنت ایسی زبردست ہے کہ بلا جبر و اکراہ صرف خیرخواہی اور محبت کی کشش سے مختلف العقائد لوگون کے ایک عالم کو جمع کر سکتی ہے اُسکا مقابلہ فعلِ عبث ہے۔ اسی قسم کے

خیالات وزیر اعظم نیپال نے بھی ظاہر کیئے۔ دور دست گلگٹ کے لوگ وہ دن یاد کرکے جب اُنھون نے کم زور مار کھانے کی نشانی ایسی سلطنت کے ایک باجگزار کے مقابلے مین زور آزمائی کرنی چاہی کھسیانی ہنسی ہنستے تھے۔

عرض لشکر کے وقت جو فوجی قوت سب نے دیکھی اُسکا نتیجہ بھی قابل دید تھا اور کچھ شُبہہ نہین کہ دوسری سلطنتون کے وکلا بھی جو موجود تھے اِس سے بہت کچھ متاثر ہوئے۔ ہم اِس بات کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ والیان ریاست بڑے شوق سے مجمع عام مین باجگزارانِ سلطنت کیطرح اپنی اپنی فوج کے سرلشکر بنکر آنا چاہتے تھے اُسنے ناظرین پر بڑا عمدہ اثر کیا ہے۔ والیان ریاست من حیث المجموع امپیریل سروس کی کنٹنجنٹ فوج کے ساتھ جسقدر دلچسپی رکھتے ہین صاف دکھائی دے رہی تھی اور ممکن نہین کہ اُنکی دلچسپی اس مفید تجویز کی جو وطن کی محبت پر مبنی ہے ترقی کا موجب نہ ہو۔ پریڈ پر اُنکی ظاہری حالت حد درجے قابل تحسین تھی تا بحدیکہ بلوچ سردارون نے ان کو دیکھکر کہا کہ اِن مین اور باقاعدہ فوج مین بس اتنا ہی تفاوت ہے کہ فوج باقاعدہ کا ساز و سامان اور اُنکی صف بندی اِنسے بہتر ہے۔

ہم یقین کرتے ہین کہ یہ اثر جو طبائع پر ہوئے ایسے نقوش نہ تھے کہ احساس ظاہری پر منطبع ہوے اور جلدی سے مِٹ مِٹا گئے بلکہ شاندار اور قابل فخر منظر کی محفوظ یادداشت کے علاوہ حیرت انگیز واقعات جنکو لوگون نے بڑی توجہ کے ساتھ مشاہدہ کیا اور منتظم حکومت اور عام خوشدلی اور کامل نگرانی کو بڑے غور سے دیکھا ایک طرف اِن چیزون کا احساس اور

دوسری طرف یکسان ولولہ جو تمام عملدرآمد مین جاری اور ساری تھا یہ سب باتین دربار دہلی کے بعد بھی اُن سب لوگون پر اپنا سکہ بٹھاتی رہینگی جو دربار مین موجود تھے۔

(۲۱) ایک حیثیت اَور ہے جسکی بنا پر ہز اکسلنسی خیال کرتے تھے کہ دربار پر بڑا مفید نتیجہ مترتب ہوگا اور اُسکا اثر دُور تک پہونچے گا۔ وہ یہ کہ ہر چند ریل اور اخبار کی روز افزون طاقت اور مراسلت کے دوسرے ذرائع کی وجہ سے ہندوستان کے حصص کا باہمی تعارف بہت کچھ بڑھ گیا ہے اور اجنبیت دُور ہوگئی ہے لیکن دربار سے پہلے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ اتنے سارے والیانِ ریاست اور عمائد اور ہندوستان کے تمام اقوام اور مذاہب کے سرگروہون کو آپسمین ملنے ملاقات کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہو اور موقع بھی ایک گھنٹے یا ایک دن کا نہین بلکہ ہفتون کا میل ملاپ کے مجامع اور سرکاری تقریبات مین جو دوستانہ گفت وشنود کا موقع ملا تو اس سے ناواقفیت اور بے اعتمادی کی رُکاوٹین جو مختلف اقوام اور اشخاص مین دوئی ڈالتی اور پولیٹکل جماعت کے التیام مین سدراہ ہورہی ہین بہت کچھ دُور ہوگئین ہز ہائنیس نظام کی تقریر سے جسکو ہم نقل کرچکے ہین صاف ظاہر ہے کہ خود والیان ریاست نے بھی اسموقع کے حصول کو غنیمت سمجھا اور وائسرائے کے پاس اسیطرح کے پیام اَور مقامات سے بھی آئے ہین۔ نہ صرف والیان ریاست اسطرح پر ان تقریبات سے مستفید ہوئے بلکہ ہمارے مختلف صوبون کے ملکی اور فوجی افسر بھی جو دربار مین جمع ہوئے تھے اور معمولی اوقات مین اُنکی خدمات اُنکو ایکدوسرے سے ملنے نہین دیتین کہ ایک جگہ بیٹھکر انتظام ملک کے متعلق بہتیری ضروری باتون مین بحث کرین اور خیالات متعلقہ اور مسائل طرز حکومت یا طریق عمل کو

ایسی طرح ایک دوسرے سے مقابلہ کرین جو اپنے صوبے کے محدود حلقے مین رہ کر نہین ہوسکتا ہمکو اعتماد کلی ہے کہ ایسا ایک بھی انگریز یا ملکی عہدہ دار دربار مین نہ ہوگا جسکے دل مین یہ گھمنڈ نہ آیا ہو کہ وہ ایسی وسیع اور مہربان سلطنت کا ملازم ہے یا جو مزید ولولے کی گدگدی لیکر نہ گیا ہو کہ اُسکو جان توڑکر اپنے بادشاہ اور مُلک کی خدمت کرنی چاہیئے۔

(۲۲) لیکن دربار نے صرف اُن ہی لوگون پر اپنا اثر نہین کیا جو حاضر ہونے کے قابل تھے ہمکو بوجوہ چند اِس بات کا یقین ہے کہ انڈیا کے لوگون کا جم غفیر خواہ وہ انگریزی علاقے کے رہنے والے ہون یا اُن ریاستون کے جو حضور ملک معظم کے زیر حمایت ہین اُن مراسم کی خبر سے جو بجالائی گئین بہت ہی متاثر ہوئے اور اُنکے دماغ اُس بڑے خیال سے خالی نہین رہے جسکا ظہور مراسم ظاہری مین ہوا۔ اُسی دن لوگون نے تمام ملک مین جگہ جگہ اپنے اپنے طور پر خوشیان منائین یہانتک کہ غریب سے غریب آدمی بھی جو خوشی منانے مین شریک تھا اُسکو بھی اتحاد قومی کا کچھ نہ کچھ خیال ضرور رہا ہوگا جو انگریزی اقتدار کی قوی بازو مگر مہربان حکومت مین لوگون کو نصیب ہوا ہے اور جسکی بدولت ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بھی اِس شہرۂ آفاق سلطنت کا ایک فرد ہے۔ دوسرے طریقون سے بھی دربار کے اصل مطلب کو لوگون نے بخوبی سمجھا کہ ایک نگاہ رحم سے ۱۶۱۸۸ قیدی ہندوستان کے انگریزی جیلخانون سے رہا کردیے گئے اور اکثر ہندوستانی ریاستون مین بھی اسی طریق پر اظہار رحم کیا گیا۔ اِس مضمون کے سلسلے مین ہمکو اُس سرگرمی کا تذکرہ کرنا بھی ضرور ہے جو دربار اور جگہ جگہ کے مجامع کی ضرورتون کی وجہ سے ملکی اور خاصکر ہندوستانی ریاستون کی اندرونی تجارت مین دیکھی جاتی تھی۔

(۲۳) ہندوستان کی حدود کے باہر دربار کا جو کچھ اثر ہوا ہو ہمکو اُسکی نسبت حکمی رائے دینے کا کوئی حق نہین لیکن تمام ممالک کے اخبارون مین جو دربار کا تذکرہ کیا گیا ہے اُس سے ہم یقین کرتے ہین کہ دربار بڑا عظیم الشان دربار تھا اور اُسنے باہر والون کو ہماری سلطنت کی ترقی اور اُسکے نظم ونسق کے بارے مین زیادہ صحیح رائے قائم کرنے کی رہنمائی کی اور اِس سلطنت کے بنانے مین جیسی جیسی مشکلات پیش آئین اور سر کی گئین اُنکا ٹھیک اندازہ کرنا سکھایا اور اِسی دربار کے ذریعے سے اُن لوگون نے سلطنت کی طاقت اور عظمت کو معلوم کیا اور سلطنت بھی کیسی سلطنت کہ جو تاریخ مین پہلے پہل نہ صرف اِسمین کامیاب ہوئی کہ اُسنے منتشر عناصر کو جنمین اکثر جنگ رہا کرتی تھی اور جن ریاستون اور لوگون کی ٹکڑیون پر برّ اعظم ہند مشتمل تھا ایک مجموعے مین منتظم کر دیا بلکہ انصاف اور حُسنِ انتظام سے سارے مجموعے مین ایک مشترک بادشاہ کی فرمان برداری کی روح پھونک دی۔

(۲۴) اعزاز اور عنایات اور رعایات جنکی وجہ سے یہ دربار ممتاز ہوا یکم جنوری کے غیر معمولی گزٹ مین اُنکی مکمل فہرست موجود ہے۔ طبقاتِ باتھ و ستار آف انڈیا و انڈین امپائر مین جو ترقیان دی گئین اور جو جدید تقرر عمل مین آئے اور درجۂ نائٹ کی خلعتین جو حضورِ ملکِ معظم نے بخشین اُنکی طرف ہم اوپر اشارہ کر ہی چکے ہین۔ حضورِ ملکِ معظم نے مزید بران ازراہِ کرم قیصر ہند کے اول درجے کے تمغے ۱۵ اور دوسرے درجے کے ۱۸ بھی عنایت فرمائے دوسری قسم کے اعزاز جو خاص والیانِ ریاست کے لیئے تھے اُن مین نواب جنجیرا کی سلامی مین دو توپون کا دائمی اضافہ تھا اور بڑے بڑے شان رئیسون کنگ ٹنگ

اور مانگ نئی اور ہسی پاکے سابواؤن کی ۹ توپون کی دائمی سلامی اور والیان بھورونتا اور لوہارو کے نواب سرامیرالدین احمد خان بہادر کے سی آئی ای ہرایک کی ۹ توپون کی ذاتی سلامی۔

ہندوستانی فوج کے انگریز افسرون کو یہی امتیاز بخشا گیا تو وہ اس سے بہت ہی خوش ہوئے اور جب ہندوستانی افسرون کو یہ حکم سنایا گیا کہ اُن مین سے چھ افسر ہر سال حضور ملک معظم کے حاضرباش اردلی افسر مقرر ہوا کرینگے تو اُنھون نے بھی اس حکم کی بڑی قدر کی فوج کے حق مین جو دوسری دوسری عنایتین مبذول ہوئین اُن مین یہ باتین تھین۔ طبقۂ آرڈر آف برٹش انڈیا کے اول درجے مین ۲۰ دوسرے درجے مین ۶۰ کا تقرر مزید۔ ہندوستانی افسرون کو جنکے پاس آرڈر آف برٹش انڈیا کا تمغا ہو پنشن لینے پر آنریری درجے کا دیا جانا۔ پسندیدہ خدمت اور عرصۂ دراز کی خدمت اور نیک چلنی کے دائد تمغون کا بہرحال انعام کے ساتھ دیا جانا۔ تمام انگریزی اور ہندوستانی دستون کو نقد معاوضے کا دیا جانا۔ ہندوستانی پہاڑی توپخانے والونکو خاص حقوق کا دیا جانا۔ مختلف اقسام کے فوجی مجرمونکو رہا کردینا یا اُنکی سزامین تخفیف کرنا۔ ہز ہائینس نابھا کے راجہ کو چودھوین (فیروزپور) سکھون کی پیدل پلٹن کے آنریری کرنیل کا درجہ دیا گیا اور ہز ہائینس مہاراؤ کوٹہ کو دیولی کی بقاعدہ فوج کے آنریری میجر کا کہ اس فوج کا صدر مقام اُنکی ریاست کے قریب ہے۔

ہز اکسلنسی وائسرائے نے ہندوستانی ممتاز لوگون کو کئی طرح کے ملکی خطاب دیے اور ۶ بہت ہی خاص صورتون مین اراضی جاگیر عطا کی یا انعام برٹش انڈیا کے قیدیونکی رہائی کا

مذکور ہم اوپر کر ہی چکے ہین۔ وائسراے کی درباری سپیچ مین اُس خاص امداد کے علاوہ جو اُن خاص ہندوستانی ریاستون کو دی گئی جو کال کی وجہ سے زیر بار ہوگئی تھین پیش از پیش ٹیکس کی بڑی تخفیف کی طرف بھی اشارہ تھا جسکا اعلان تین مہینے بعد بجٹ کے وقت کیا گیا اور جسکو لوگ حضورِ ملکِ معظم کی تاجپوشی کے سال کے ساتھ ساتھ یاد کیا کرینگے۔

(۲۵) جس خلوص اور لیاقت سے خدمات متعلقۂ دربار بجالائی گئین اگر اُسکا اعتراف نہ کرین تو ہم ناقابلِ درگزر فروگزاشت کے قصوروار ٹھہرینگے۔ شروع سے آخر تک طیاریان جلد جلد اور سازگاری کے ساتھ ہوتی رہین اور دربار کے پنڈھواڑے کے متعلق ہر ایک تجویز وقت پر بے رکاوٹ عمل مین آتی رہی اور پڑاؤ کے سمیٹنے کا مشکل کام تیزی اور خوش اسلوبی سے طے پایا یہانتک کہ ۱۰۔ اپریل کو کمیٹی کا آخری اجلاس ہوا۔

درآنحالیکہ سب نے اپنا کام عمدگی سے کیا ہو مشکل ہے کہ کسی شخص خاص کا نام لیا جائے مگر تاہم اشخاصِ مفصلۂ الذیل بالتخصیص ذکر کرنے کے لائق معلوم ہوتے ہین۔ ہم تہ دل سے سنٹرل اور اگزیکیوٹو کمیٹیون کے ممنون ہین خاصکر اول الذکر کمیٹی کے پریزیڈنٹ سر ہیوبارنز اور میجر جنرل جی ہنری کا نام لینا ضرور ہے۔ اور موخر الذکر کمیٹی کے کپتان اے۔ ڈی بینرمین سکرٹری اور میجر ایچ ہڈسن کا۔ مسٹر گارڈن واکر اور میجر ایم ڈبلیو ڈگلس ان کمیٹیون کے علاوہ دہلی کی کمشنری اور ڈپٹی کمشنری کی حیثیت سے اَور اَور محنت طلب کام بھی انجام دیتے رہے اسیطرح اگزیکیوٹو کمیٹی کے کرنیل ایچ ایف لانیز مانٹگمری کہ رسد اور روانگی والونکی افسری کے علاوہ کمسٹریٹ کے تمام انتظامات بھی ان ہی کے ذمے تھے۔

اگرچہ ہندوستان کے اکثر مقامات مین طاعون کا بڑا زور تھا مگر خدا کے فضل سے لفٹنٹ کرنیل سی جے بمبر کمشنر محکمۂ حفظان صحت اور لفٹنٹ کرنیل لیچ بی تھارنہل اگزیکیوٹو افسر محکمۂ حفظانِ صحت کی بدولت دربار کی جگہ مین بیماری کا اشتداد نہین ہونے پایا اچھا ہوا کہ پہلے سے احتیاط کی گئی ورنہ ہیضے کا خطر یقینی تھا - جب سے جولائی ۱۹۰۲ء مین دربار کے پڑاؤ کا آغاز ہوا کُلّہم ۱۰- آدمیونکو طاعون ہوا اُن مین سے تو باہر سے بیماری لگا کر لائے تھے مگر انتظام ایسا عمدہ تھا کہ اُسنے بیماری کو جگہ نہ پکڑنے دی -

راے بہادر گنگا رام کئی سرکاری عمارتون کے بنوانے کے کام پر تھے - ایمپی تھیٹر کی عمارت قلعے مین جو عمارتین زائد بنوائی گئین - سڑکون کا بنوانا - آب رسانی کا اہتمام یہ سب کام اُن ہی کے سپرد تھے - قلعے مین بجلی کی روشنی کا لگانا آسلر کمپنی نے لے رکھا تھا اور صدر خیمہ گاہ مین کلبرن کمپنی نے - صدر خیمہ گاہ مین ۱۰۰ تو آرک لائٹ تھین اور ۸۰۰ سے زیادہ انکینڈسنٹ لیمپ متعدد خیمون مین لگے ہوئے تھے - روشنی کا کام جو میجر اے ایم سٹوارٹ اور کپتان سی او ہیلیڈے آر ای کی نگرانی مین کمپنی مذکور نے انجام دیا اُسکی عمدگی کے بارے مین اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہین کہ کمپنی نے ایک ماہ کے لئے روشنی کا ٹھیکہ لیا تھا اس مہینے بھر مین ایک مثال بھی تو ایسی پیش نہین آئی کہ روشنی نے کام نہ دیا ہو -

ڈاک کے انتظامات مین ۱۶ تو خاص ڈاکخانے تھے - اور کتنے ہی چٹھیان ڈالنے کے کھڑے بکس اور راے بہادر دولت رام سی آئی ای نے زیر نگرانی پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

انکا خاطر خواہ انتظام کیا۔ ٹلگراف کے محکمے نے مسٹر اولیس کی تحتی مین ۱۱ تو ٹلگراف آفس کھولے اور ایک ٹلفون آفس جسکی ۲۵ شاخین ضروری خیمہ گاہون مین تھین۔ اس انتظام سے سب لوگ بہت رضامند رہے اور اس سے جو سہولت اخبار والونکو ہوئی ہم سمجھتے ہین کہ خاصکر اسکو بہت غنیمت سمجھا گیا۔

مسٹر سی برون انسپکٹر جنرل کی تحتی مین پنجاب پولیس پہلے ہی سے بواجب نیکنام ہے اب مال کی آمدورفت کا عمدہ انتظام کرنے اور ابتری اور جرائم کے انسداد سے انکی نیکنامی اور بھی زیادہ ہوگئی۔ کہین ابتری اور جرائم کا نام نہ تھا اور انکو اپنے اختیارات کے عمل مین لانے کی ضرورت ہی واقع نہین ہوئی۔

ہلکی ریلوے کپتان ایچ اے ایل ہیر آر ای نے بنائی اور وہی اسکی دیکھ بھال کرتے رہے اور اس ریل نے بڑا ہی کام دیا۔ دربار کی وجہ سے اتفاقی آمدورفت بہت بڑھ گئی تھی تو بڑی لینون نے اسکے سنبھالنے مین جو کوشش کی قابل تحسین ہے۔ بھیڑ اور کسی قدر دیر کا ہونا تو ناگزیر تھا۔ اسکی تلافی خود ہی مشکل تھی اور دہلی کے بڑے سٹیشن کے بدنما اور تنگ موقع نے مشکل کو زیادہ مشکل کر دیا تھا اور آمدورفت کا زور چار و ناچار اسی سٹیشن پر تھا اسمین شک نہین کہ دربار کی وجہ سے جو تجربہ حاصل ہوا ہے ضرور اسکا باعث ہوگا کہ آیندہ اسطرح کا موقع پیش آئے تو اسکے لیئے بہتر انتظام کیا جائے اسموقع پر سٹیشن کی جو اصلاح سر دست کر دی گئی ہے وہ بھی دہلی کے حق مین جو ہندوستان کی ریلوے کے سلسلے کا مرکز قرار پا گئی ہے بہت کچھ مفید ثابت ہوئی۔

جس حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ متعدد مراسم کی تجاویز کی عمل آوری ہوئی اُسکی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہین۔ تمام رسمی معاملات راست سر ہیو بارنز کے اہتمام مین تھے۔ سٹاف جنھون نے لیاقت سے اُنکی مدد کی اُن مین سے اُنھون نے خصوصیت کے ساتھ مسٹر آرہیوز بلر کا نام پیش کیا ہے جو انڈین سول سروس سے متعلق ہین۔ ٹکٹون کا انتظام کامیابی کے ساتھ مسٹر ڈبلیو ای جارڈائن نے لیا اور وہ بھی سول سروس مین ہین۔ مشغلے جو ملاقاتیون کے لیئے طیار کیئے گئے تھے اُن مین سے کلب اور پولو ٹورنمنٹ کے بانی مبانی وائسراے کے ملیٹری سکرٹری کرنیل آنریبل ای بیرنگ تھے اور مشغلے باتحقاق عام سپند تھے۔

عہدہ دارون نے جو انتظام کے مختلف شعبون پر مامور تھے دلچسپ کیفیتین لکھی ہین اور وہ مراسلہ ہذا کے ملفوفات مین منسلک ہین۔

(۲۶) رہی یہ بات کہ سرکاری رقوم آمدنی سے دربار پر کتنا خرچ پڑا تو ہم ابھی یقینی طور پر واقعی مصارف کی مدوار اخیر رقمین نہین بتا سکتے۔ ہمارے سب سے آخری حسابات حصۂ دوم بجٹ سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء کی دفعات ۱۳۸ تا ۱۴۰ مین مندرج ہین اور وہان یہ بات دکھادی گئی تھی کہ شاہی مداخل پر کل اصلی مصارف ۱۲۶۱۰۰۰ روپے سے خلاف قیاس بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہین حالانکہ صوبون کی آمدنی پر اصلی مصارف کا تخمینہ ۱۴۸۳۰۰۰ روپئے کیا گیا تھا یعنی دونون مدون مین ۱۸۰۰۰۰ پونڈ بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے ممکن ہے کہ زیادہ رقمین وصول ہونے سے جمع کی طرف رقم بڑھ جائے اور

مصارف جو دربار کے نام لکھے گئے ہین کا دش سے اُنکی جانچ شروع کرادی گئی ہے عجب نہین کہ اِس جانچ سے کچھ رقمین ایسی نکلین جو معمولی مصارف کی مدات مین جانی چاہئین دوسری طرف کل فوجی خرچ کی پھانٹ مین بھی کسی قدر دقت پیش آرہی ہے کہ اِس مد کا خرچ اصلی تخمینے سے جو دربار اور متقدم مصنوعی جنگ کے درمیان مین کیا گیا تھا کاغذات مین بہت زیادہ دکھایا گیا ہے اور ابھی تک ہمنے وہ تحقیقات ختم نہین کرپائی جسکی بُنیاد پر ہم معقول اور منصفانہ اصول کی رو سے تفریق کرسکین۔

(۲۷) حضور ملکِ معظم کے ارشاد کے مطابق اِسموقع کی یادگار کے طور پر سونے اور چاندی کے خاص تمغے ٹھپّا کرائے گئے۔ تمغون کے ایک طرف حضورِ ملکِ معظم کے سرِ مبارک کی تصویر ہے اور دوسری طرف فارسی خط مین مناسب عبارت کندہ ہے۔ اب ہم بڑے بڑے سرکاری شرکا دربار اور انگریزی اور ہندوستانی فوجونکے منتخب افسرون اور لوگون مین جو دربار مین موجود تھے اِن تمغون کے تقسیم کرنے کی فکر مین ہین۔ طلائی تمغے والیانِ ریاست اور چند گورنمنٹ کے حکام کو دینے کے ہین۔ چاندی کے کُل تمغے ۵۰۰ کے قریب ہین۔

(۲۸) مراسلے کے ایک ضمیمے مین ہمارا ارادہ یور لارڈشپ کی آگہی کے لیئے اُن رپوٹون کی نقلین بھیجنے کا ہے جو ہمنے لوکل گورنمنٹون اور نظامتون سے اِسکی بابت طلب کی ہین کہ تمام ہندوستان مین دربارِ دہلی کے دن یعنی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو تاجپوشی کی خوشی مین کہان کہان کیسے کیسے جلسے ہوئے۔

مائی لارڈ

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین یور لارڈشپ کے نہایت مطیع و منقاد خدام ہونے کو ذریعۂ عزت سمجھتے ہین۔

دستخط کرزن

" کچنر

" ٹی رَیلے

" ای ایف جی لا

" ای آر ایلس

" اے ٹی ارنڈل

" ڈنزل اٹبسن

ضمیمہ ۴

نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۹۰۳ء

گورنمنٹ آف انڈیا

فارن ڈپارٹمنٹ

اندرونی

بخدمت رائٹ آنریبل ڈبلیو سینٹ جے ایف براڈرک

ہز میجسٹیز سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا

شملہ ۲۲- اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

سر-

ہمنے اپنی چٹھی مورخہ ۷- مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین لارڈ جارج ہملٹن کی خدمت مین اُن کارروائیون کی رپوٹ کے ترسیل کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا جو حضور ملکِ معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کی تعظیم مین ماہ دسمبر و جنوری گزشتہ و بمقام دہلی عمل مین آئین- ہمنے اُسوقت وعدہ کیا تھا کہ ہز لارڈشپ کی آگہی کے لیئے اُن جلسون کی کیفیت کے متعلق جو تمام ہندوستان مین دربار دہلی کے دن یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو ہوئے ایک تحریر مزید بھیجینگے-

(۲) اَب ہم اُن رپوٹون کی نقلین ملفوف کرتے ہین جو لوکل گورنمنٹون اور نظامتون نے مقامی جلسون کے متعلق بھیجی ہین-

(۳) ان کاغذات کے ملاحظے سے ظاہر ہوگا کہ نہ صرف برٹش انڈیا کے ضلعون اور شہرون

مین جنمین حضور ملک معظم کی مملکت کے دُور کے مقامات بھی داخل ہین جیسے جزائر انڈمان
وغیرہ بلکہ ہندوستانی ریاستون مین بھی سب قسم کے لوگون نے اس تقریب کو ایک خاص وقعت
کی تقریب سمجھا اور ہر جگہ تاج شاہی کی خیر خواہی کے اعلان کے ساتھ عام طور پر خوشیان منائین۔
(۴) معمولی صف آرائی لشکر اور فیوڈی جوائی اور سلکون کے علاوہ اکثر اضلاع کے صدر مقامات
اور تقریبًا ہر ایک ریاست کے دار السلطنت مین مقامی دربار ہوئے اور رئیسون اور سربرآوردہ
امرار کو جو خطاب عطا ہوئے تھے ان دربارون مین اُنکا اعلان کیا گیا۔ اُن لوگونکو قیصر ہند
کے تمغے اور اعزازی سرٹیفکٹ دیے گئے جو خدمات حسنہ کے صلے مین اس امتیاز خاص کے مستحق
تھے اور خیر خواہانہ تہنیت نامے بھی آئے۔ سرکاری عمارتون مین روشنی کی گئی اور اکثر مقامات
مین آتشبازی بھی چھوڑی گئی کچہریان اور سکول کئی کئی دن بند رہے اور قیدی رہا کیے گئے
لیکن اُن منتظم اور نیم سرکاری جلسون کے علاوہ عوام الناس کا جوش خیر خواہی مسرت کے
دوسرے دوسرے طریقون سے بھی ظاہر ہوا اور اسکا بلا تحریک از خود ظاہر ہونا خاصکر
حیرت انگیز تھا نہ صرف رئیسون کی دار السلطنتون اور صدر مقامات مین بلکہ تمام اضلاع مین
لوگ یہی چاہتے تھے کہ تقریب کی شان کے لائق خوشی منائین اور اس ارادے مین سب کو
برابر کامیابی بھی ہوئی۔ جیسا کہ ہمارے دکن کے عہدہ دارون مین سے ایک نے رپورٹ کی
کہ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ تمنے ان تقریبات مین خاص کام کی بات کیا معلوم کی تو مین اسکا
یہی جواب دونگا کہ ملازم اور غیر ملازم اور ہر قوم اور ہر ذات اور ہر ملت کے لوگونکا کامل اجماع
اور اتفاق۔ ایک اور عہدہ دار لکھتا ہے کہ فی الواقع اسمین ذرا مبالغہ نہین کہ جسطرح ہندوستان

مین بڑے قومی اور مذہبی تیوہار منائے جاتے ہین اُسیطرح یہ دن بھی ہر جگہہ منایا گیا اور اُسمین اتنی بات زیادہ تھی کہ تمام گروہ اسکے منانے مین شریک تھے۔ مملکتِ ہندوستان کے تمام مختلف ممالک اور اقوام مین خوشی منانے کے طریقے مختلف تھے باایں ہمہ ہر جگہہ مذہبی شان نمایان تھی اور تمام اقوام اور مذاہب والون نے بڑی مذہبی سنجیدگی کے ساتھ دیر میجیسٹیز کے لیئے دعائین مانگین۔ ان مراسم کی دوسری نہایت حیرت انگیز ایک خاص بات اور تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان بادشاہ کی ذات کا کسقدر گرویدہ ہے کہ حضورِ ملکِ معظم اور ملکہ معظمہ کی کھُلی ہوئی سورتین منظرِ عام مین رکھی گیئن یا جلوس کے ساتھہ جہان ہاتھی میسّر آسکتے تھے زربفتی جھولون کے ہاتھیون پر یا ہوادار پر بٹھا کر شہر مین اُنکا گشت کرایا گیا۔ فوٹوگراف کی یا چھپی ہوئی تصویرین اور یادگاری تمغے کثرت سے تقسیم کیئے گئے اور برما مین لوگون نے ایک تصویر کو بادشاہ قرار دیکر اپنے یہان کی پُرانی رسم کے مطابق بادشاہ کی تاجپوشی کا واقعی جشن منایا۔ غربا اور سکول کے بچونکو ضیافت دی گئی۔ والیان ریاست اور بڑے تعلقدارون نے بقایاے مالگزاری ولگان معاف کردی اور ہندوستانی ساہوکارون نے قرضے چھوڑ دیئے ہزارون پہاڑون پر آگ کے الاؤ پڑے ڈیک مار رہے تھے۔ سرحدی اور جنگلی اور پہاڑی وحشی قومون نے اسموقع پر اپنے قومی رقص کے ذریعے سے خوشی منائی۔

(۵) لوگون نے صرف عارضی طور پر تاجپوشی کی خوشیان نہین منائین بلکہ اسکی یادگار مین سکول شفاخانے مریضون کی آرام گاہین۔ اور خیراتی دواخانے جاری کیئے گئے ٹون ہال اور کتب خانونکی بنیادین رکھی گیئن۔ تاجپوشی کے نام پر کوئے گلوائے تالاب کھُدوائے

اور باغ لگائے گئے الغرض زمانہ حال کی روشنضمیری یا قدیم رسم ورواج کے مطابق جیسا جسکی سمجھ مین آیا والیانِ ریاست اور عام لوگون نے تمام ملک کے دلینعمت کی خیرخواہی اور ارادتمندی کے اظہار مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور پولیٹیکل اثر اور سلطنت کی وحدت کا احساس جو اِن جگہ جگہ کے جلسون اور میلون پر مترتب ہوا ہم یقین کرتے ہین کہ تا حدِ امکان رسوخ مین کم نہ ہوگا۔ اِسلیئے کہ نظر بحالاتِ موجودہ یہ ایک ضروری بات ہے کہ دہلی کے بڑے دربارِ تاجپوشی سے بھی انکا شہرہ زیادہ ہوا۔

اگرچہ جلسے لوگون نے از خود کیئے مگر اُنکی عملی کامیابی ہمارے ملکی اور پولیٹیکل اور فوجی عہدہ دارون کی کوشش اور کارگزاری پر موقوف ومنحصر تھی اور ہم آپ پر یہ بات ظاہر کرنی چاہتے ہین کہ جس طریق پر یہ لوگ اپنے فرائض خدمت بجالائے ہم اُسکی بڑی قدر کرتے ہین۔

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین آپ کے مطیع ومنقاد خُدام ہونے کو اپنا ذریعۂ عزت سمجھتے ہین

دستخط	کرزن
〃	ٹی ریلے
〃	ای ایف جی لا
〃	ای آر ایلس
〃	ای ٹی آرنڈل
〃	ڈنزل ایبٹسن

ضمیمہ ۵

گزٹ آف انڈیا

غیر معمولی

شملہ روز جمعہ ۲۶-جون سنہ ۱۹۰۳ء

سٹار آف انڈیا

اشتہار

شملہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء

ہز اکسلنسی نہایت عالی منزلت طبقۂ سٹار آف انڈیا کے گرینڈ ماسٹر بطیب خاطر اعلان فرماتے ہین کہ حضورِ ملکِ معظم شاہنشاہ ہند نے براہِ کرم طبقۂ مذکورۂ بالا مین تقررات ذیل صادر فرماتے ہین۔

اصحاب ذیل کو کمپینین کا خطاب عطا ہوا

طامس گارڈن واکر اسکوائر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر و سوپرنٹنڈنٹ قسمتِ دہلی۔ و ممبر سنٹرل کمیٹیِ دربار تاجپوشی دہلی۔

کرنیل جیمس وہائٹ تھربرن۔ رایل انجنیر۔ چیف انجنیر و سکرٹری گورنمنٹ پنجاب پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ۔ شعبۂ مکانات و شوارعِ عام۔ و ممبر سنٹرل کمیٹیِ دربار تاجپوشی دہلی۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایل ڈبلیو ڈین

سکرٹریِ نہایت عالی منزلت طبقۂ سٹار آف انڈیا

خطاباتِ مزید

انڈین امپائر

اشتہار

شملہ ۲۶- جون ۱۹۰۳ء

ہز اکسلنسی نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر کے گرینڈ ماسٹر بطیب خاطر اعلان فرماتے ہین کہ حضورِ ملکِ معظم شاہنشاہِ ہند نے براہِ کرم طبقۂ مذکورۂ بالا مین تقرراتِ ذیل صادر فرمائے ہین-

اصحاب ذیل کو کمپینین کا خطاب عطا ہوا

جان برلن اسکوائر- انڈین سول سروس- کمشنر محصولاتِ نمک و افیون و آبکاری و پریزیڈنسی بمبئی کی بیرونی تجارت کے جنرل رپورٹر-

چارلس برون اسکوائر- گورنمنٹ پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس- دربارِ تاجپوشی دہلی کے انتظامات پولیس کے انچارج-

لفٹنٹ کرنیل ہنری ہیوفائے تھارتل- فوجِ ہندوستانی کنٹونمنٹ مجسٹریٹ بریلی-

جارج ہڈلسٹن اسکوائر- قائم مقام جنرل ٹرافک منیجر- ایسٹ انڈین ریلوے-

میجر انٹیگو ولیم ڈگلس فوجِ ہندوستانی- ڈپٹی کمشنر سابق ضلع دہلی- و ممبر اگزیکیوٹو کمیٹی دربارِ تاجپوشی دہلی-

چارلس جیمس کین اسکوائر- ڈپٹی ٹرافک سوپرنٹنڈنٹ نارتھ وسٹرن ریلوے-

میجر ہیولاک ہڈسن فوجِ ہندوستانی۔ سابق اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل و ممبر ایگزیکیو ٹو کمیٹی دربارِ تاجپوشی دہلی۔

کپتان آرتھر ڈآرسی گارڈن بنیرمین۔ فوجِ ہندوستانی۔ پولیٹیکل اسسٹنٹ فرسٹ کلاس و سکریٹری اگزیکیو ٹو کمیٹی دربارِ تاجپوشی دہلی۔

رائے بہادر گنگا رام۔ اگزیکیو ٹو انجنیر۔ فرسٹ گریڈ۔ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ پنجاب و سوپرنٹنڈنٹ تعمیراتِ دربار تاجپوشی دہلی۔

حسب الحکم گرینڈ ماسٹر

ایل ڈبلیو ڈین

سیکریٹری نہایت عالی مرتبت طبقۂ انڈین امپائر۔

ضمیمہ نمبر ۶

عہدہ داران جنکو تعلق دربار دہلی خاص خاص کام سپرد تھے

سنٹرل کمیٹی

سر ہیو بارنز کے۔سی۔آئی۔کے۔سی۔وی۔او۔انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ۔

میجر جنرل جی ہنری۔آر۔ای۔سی۔بی۔کوارٹر ماسٹر جنرل انڈیا

مسٹر جی واکر۔سی۔ایس۔آئی۔انڈین سول سروس کمشنر ڈویژن

لفٹنٹ کرنیل آنریبل۔ای۔بیرنگ۔سی۔وی۔او (وائسرائے کے لیٹری سکریٹری)

کرنیل جے۔ڈبلیو۔تھربرن۔آر۔ای۔سی۔ایس۔آئی چیف انجنیر پنجاب

لفٹنٹ کرنیل سی۔جے۔بمبر۔آئی۔ایم۔ایس۔کمشنر حفظان صحت پنجاب

مسٹر ایف۔ایس۔کوی۔انڈین سول سروس اسسٹنٹ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ سکریٹری

اگزیکیو ٹو کمیٹی

میجر ایم۔ڈبلیو۔ڈگلس۔سی۔آئی۔ای۔ڈپٹی کمشنر دہلی

لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ایف لاینز منٹگمری ڈائرکٹر سپلائی واٹر انسپورٹ دربار دہلی۔

میجر ایچ ہڈسن۔سی۔آئی۔ای۔ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

کپتان اے۔ڈی۔اے۔جی بنیمین۔سی۔آئی۔ای۔انڈین پولیٹکل ڈپارٹمنٹ سکریٹری۔

اُتاچیان فارن ڈپارٹمنٹ و دیگر عہدہ داران جنکو بتعلق دربار دہلی خاص خاص کام سپرد تھے

کپتان آر۔ بی۔ برکلے راجپوتانہ اٹاچی۔

مسٹر بی۔ ایس۔ کیرے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برما اٹاچی

میجر بی۔ زیڈ کاکس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مسقط ڈپوٹیشن کے ساتھ

لفٹنٹ کرائشے ولیمز۔ آر۔ اے۔ سیام کے نائب کے ساتھ

مسٹر ایل۔ ایم۔ کرمپ انڈین سول سروس حیدرآباد اٹاچی

مسٹر ٹی۔ سی۔ اڈوارڈز انڈین سول سروس اسسٹنٹ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ

مسٹر ای۔ وی۔ گیبریل انڈین سول سروس سنٹرل انڈیا اٹاچی

کپتان سی۔ او ہیلیڈے۔ انسپکٹنگ آفسر۔ الکٹریکل انسٹالیشن

کپتان ای۔ ایف۔ ہڈ۔ جاپانی ڈیپوٹیشن کے ساتھ

مسٹر آر ہیوز بُلر۔ انڈین سول سروس سرایچ بارنز کے سپیشل اسسٹنٹ

مسٹر ڈبلیو۔ ای جارڈاین انڈین سول سروس انتظامات ٹکٹ کے کام پر

مسٹر اے۔ آر۔ نیپ انڈین سول سروس مدراس اٹاچی

کپتان ایس۔ جی۔ ناکس بلوچستان اٹاچی

میجر ای۔ ایف۔ مرِیٹ بڑودا اٹاچی۔

کپتان ایف مکانگے۔ کشمیر اٹاچی

کپتان۔ ای۔ ڈبلیو۔ میک ہیلنٹائن۔ فرنچ سٹلمنٹ کے گورنر کے ساتھ

مسٹر ایچ۔ ٹی۔ مارگن انڈین سول سروس ممالک متحدہ کے اٹاچی

مسٹر ایچ۔ اے۔ بلیفیر ممالک متوسطہ کے اٹاچی

مسٹر۔ سی۔ ایل۔ ایس۔ رسل۔ انڈین سول سروس میسور اٹاچی

میجر ٹی۔ ای۔ سکاٹ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او جاپانی ڈیپوٹیشن کے ساتھ

میجر اے۔ ایم۔ سٹوارٹ۔ آر۔ ای۔ الکٹریکل انسٹالیشن کے کام پر

مسٹر۔ ای۔ اے۔ سی۔ والش۔ انڈین سول سروس بنگال اٹاچی

کپتان بی۔ سی۔ واٹر فیلڈ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے اٹاچی

کپتان ایف۔ ڈبلیو۔ دوڈھوس بمبئی اٹاچی

میجر اے۔ ای۔ وڈز آسام اٹاچی

مسٹر آر۔ ای۔ ینگ ہسبینڈ انڈین سول سروس پنجاب اٹاچی

سر ہیو بارنز کے ایڈ ڈی کانگ

لفٹنٹ ڈی۔ لاریمر کپتان آر۔ ڈبلیو۔ آر۔ بارنز ڈی۔ ایس۔ او۔ آر۔ ای

کپتان ایچ سٹوارٹ کپتان ایچ۔ ایف۔ بیٹمین چیمپین۔

لفٹنٹ ٹی کیز

عہدہ داران سپیشل ریلوے

کپتان ایچ۔ اے۔ ایل ہیر۔ آر۔ ای لفٹنٹ جے۔ بی۔ کاری ڈی۔ ایس۔ او۔ آر۔ ای

لفٹنٹ سی۔ ایل۔ میگنیاک آر۔ ای لفٹنٹ ایم۔ آر۔ ایلس۔ آر۔ ای

کپتان ایچ۔ آر۔ سٹاکلے۔ آر۔ ای لفٹنٹ ایف۔ ایس۔ گارروڈ۔ آر۔ ای

مسٹر ایچ۔ کمبل دربار ڈٹکٹو ایجنسی کے کام پر

مسٹر۔ سی۔ برون انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر اے۔ جی۔ ہیمنڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر ایس سمتھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر ایس۔ ای۔ والیس اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

مسٹر ای۔ ایچ۔ جی۔ راٹن۔ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس پنجاب

لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ بی۔ تھارنہل۔ سی۔ آئی۔ ای۔ افسر حفظان صحت و سپیشل کیمپ میجسٹریٹ۔

میجر جے۔ آر۔ ڈنلاپ سمتھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ہندوستانی رؤساء کی فوج کے عرض لشکر کے کام پر

رائے بہادر گنگا رام۔ سی۔ ای۔ ای سوپرنٹنڈنٹ تعمیرات

مسٹر ایف۔ جی۔ میکلین سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر جنرل ٹیلیگراف

مسٹر ایچ۔ ایم۔ کش انڈین سول سروس ڈائرکٹر جنرل ڈاک خانہ جات

مسٹر سی۔ سٹوارٹ ولسن۔ انڈین سول سروس پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

مسٹر سی۔ سی۔ سٹریڈن سوپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات دربار

تعظیمی گارڈ کے افسر

لفٹننٹ ایف ایل میکگل کرچٹن میٹلینڈ میجر جی سٹانٹن

لفٹننٹ جے۔ کے۔ ڈک کننگھم ڈی۔ ایس۔ او

انتظامات متعلقہ موسیقی کی خدمت پر

کپتان جی۔ بی۔ سینفرڈ ڈائرکٹر موسیقی

کپتان جے۔ کرسٹی آر۔ جی۔ اے۔ لفٹننٹ جے۔ ایس کراستھویٹ۔ کپتان سی ہاکنسن

مسٹر۔ پی۔ برالی شاہی داخلے کے مارشل

میجر اے۔ جی۔ میکسول نقیب اعلےٰ *

* ترجمہ ذیل اعلان کے وقت نقیب اعلےٰ کے ساتھ تھے

ترجمی ڈسلوا۔ سکنڈ مدراس لینسرز
ترجمی ڈونوون۔ ۴ ڈریگون گارڈ
ترجمی سمتھ ۱۵ ہزار
ترجمی سٹونز ۵ ڈریگون گارڈ
ترجمی ہیگور۔ ۵ ڈریگون گارڈ
ترجمی ہری سنگھ۔ ۶ بنگال کیولری
ترجمی ہل۔ آر۔ ایچ۔ آر۔ ٹلری ای بیٹری
ترجمی انس۔ ۲ بمبئی لینسرز
ترجمی کالا سنگھ۔ ۹ بنگال لینسرز
ترجمی منٹن۔ ۹ لینسرز
ترجمی محمد خان۔ نمبر ایک سنٹرل انڈیا ہارس
ترجمی محمد یار خان۔ ۶ بنگال کیولری
ترجمی لینس۔ کارپورل شال ۵ ڈریگون گارڈ
ترجمی پے۔ ۴ لینسرز
ترجمی بہیم سنگھ۔ ۳ پنجاب کیولری

مسٹر ایف۔ ٹی بیٹس۔ اگزیکیوٹو انجنیر آبپاشی ڈپارٹمنٹ دہلی

میجر ڈی۔ ایم۔ ڈیوڈسن۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن دہلی

اسسٹنٹ کمشنران دہلی

مسٹر ایچ۔ ڈی۔ کریک انڈین سول سروس۔ مسٹر ایل۔ بی۔ فائف انڈین سول سروس

اضلاع پنجاب کے سوپرنٹنڈنٹ پولیس

مسٹر ڈبلیو۔ ایف۔ ایل بین۔ مسٹر ای ایل فرنچ۔ مسٹر جی۔ ٹی۔ سی۔ بلوڈن۔ مسٹر آر ای بلوٹ۔ مسٹر جی۔ ایس ہیلڈے۔ مسٹر جی۔ اے۔ رنڈل۔ مسٹر اے ایچ کلوس۔ مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ ای۔ لیک۔ مسٹر۔ اے۔ سی۔ سٹیوارٹ۔ مسٹر ایچ ایس ڈنسفرڈ۔ مسٹر ایچ۔ سی۔ مچل۔ مسٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ ٹمپل۔ مسٹر اے۔ ایچ ولکن

پنجاب کے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ

مسٹر ایچ۔ جے۔ سی بیکٹ۔ مسٹر ڈی۔ ایس۔ ہیڈو۔ مسٹر ڈی۔ پٹری۔ مسٹر ایف۔ بی۔ کلو۔ مسٹر ای۔ سی۔ ہینڈی سائڈ۔ مسٹر سی سیٹڈ۔ مسٹر جی اے کاکس۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایل ہائڈ۔ مسٹر۔ ای۔ ڈبلیو ٹاکنس۔ مسٹر۔ ایل۔ سی۔ گلاسکاک۔ مسٹر جی۔ جی۔ بی۔ آرکس۔ مسٹر جی۔ اے۔ وسٹن۔

افسران پولیس۔ وائسرائے کیمپ

مسٹر۔ ایف۔ جے۔ کیسرا۔ کپتان ایچ۔ ٹی۔ ڈنس۔ مسٹر۔ ایف۔ سی آئس مانگر۔

افسران جو کیمپون کے اگزیکیوٹو کام پر تھے

کپتان ایف۔جی سالوڈو یسرائے کیمپ۔مسٹر اد۔وی۔بوسینکٹ انڈین سول سروس دوسرے ملکون کے اخباریون کا کیمپ۔

مسٹر جے۔این۔گپتا انڈین سول سروس۔ہندوستان کے اخباریون کا کیمپ

کپتان۔جے۔سی۔ڈی۔پنی۔ڈی۔اے کیو۔ایم۔جی مسقط کیمپ

کپتان جے۔ایچ۔ہیوگیو۔آئی۔ایم۔ایس۔نیپال کیمپ

کپتان ای۔بی پیکاک گورنمنٹ آف انڈیا سکریٹریٹ کیمپ

میجر۔ایم۔کوپر۔ڈی۔اے۔کیو۔ایم۔جی کمانڈران چیف کیمپ اور بنگال بمبئی مدراس پنجاب کے لفٹنٹ جرنیلون کے کیمپ

کپتان۔ایل۔اے۔جی۔ہیمز ملاقایتون کا کیمپ نمبر ۱

کپتان ایچ۔ایل۔ٹامکنس ملاقایتون کا کیمپ نمبر ۲

کپتان ٹی۔بی۔سلر ملاقایتون کا کیمپ نمبر ۳ دیوپین بہادران غدر کا کیمپ

کپتان ای کے۔مولسورتھ آر۔ای۔مدراس سنٹرل کیمپ

میجر۔آر۔ایف۔آر۔فارمبی مدراس پراونشل کیمپ

کپتان ایف۔ڈبلیو ووڈ ہوس بمبئی سنٹرل کیمپ

کپتان جے۔آر۔بی۔جی۔کارٹر رؤسار بمبئی دیپراونشل کیمپ

میجر جے۔سٹرینجی بنگال سنٹرل کیمپ

مسٹر ای۔ سی۔ ریلینڈ بنگال پراونشل کیمپ

مسٹر جی۔ ایس۔ ٹائلر ممالک متحدہ کا سنٹرل کیمپ

مسٹر بی۔ براملے ممالک متحدہ کا پراونشل کیمپ

میجر جی۔ اے۔ رابرٹسن پنجاب سنٹرل کیمپ

کپتان سی۔ ایچ۔ بک پنجاب پراونشل کیمپ

کپتان جے۔ ایس۔ ڈنلاپ برما سنٹرل کیمپ

مسٹر بی۔ ایس۔ کیری۔ انڈین سول سروس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برما پراونشل کیمپ

لفٹننٹ ایچ۔ ڈی۔ ایل۔ پولرڈ لوزلی۔ آر۔ ای۔ سنٹرل کیمپ ممالک متوسط

مسٹر اے۔ ایس۔ ددمک پراونشل کیمپ ممالک متوسط

کپتان ایچ۔ ڈبلیو۔ جی۔ کول آسام سنٹرل کیمپ

میجر اے۔ ای۔ وڈز آسام پراونشل کیمپ

مسٹر ایل۔ ایم۔ کرمپ انڈین سول سروس حیدرآباد سنٹرل کیمپ و برار پراونشل کیمپ

لفٹننٹ ڈی۔ ای رابرٹسن میسور سنٹرل کیمپ

مسٹر سی۔ ایل۔ ایس رسل انڈین سول سروس رڈوساد میسور کیمپ۔

مسٹر ای۔ وی گیبریل انڈین سول سروس سنٹرل انڈیا سنٹرل کیمپ

لفٹننٹ سی ہربرٹ روساد سنٹرل انڈیا کیمپ

مسٹر ایف سینٹ جی مینرز سمتھ سی۔ ای۔ راجپوتانہ سنٹرل کیمپ

کپتان۔آر۔بی۔برکے روساء راجپوتانہ کیمپ

کپتان ایس۔جی۔ناکس روساء بلوچستان وسنٹرل کیمپ

کپتان بی۔سی۔واٹرفیلڈ شمالی مغربی سرحدی صوبے کا سنٹرل کیمپ

محمد عبدالکریم خان شمالی مغربی سرحدی صوبے کا پراونشل کیمپ

میجر ای۔ایف۔میریٹ بڑودا کیمپ

کپتان ایف۔مکانگھے کشمیر کیمپ

عہدہ داران جو کیمپوں کے مڈکل کام پر تھے و دیگر مڈکل عہدہ وار بر سر خدمت

لفٹننٹ سی۔جے۔ہیبر۔آئی۔ایم۔ایس۔ناظم امور طبابت

میجر ایف۔ویول تھامسن۔آئی۔ایم۔ایس سپیشل ملٹھ افسر

کپتان سی۔ایچ۔جیمس آئی۔ایم۔ایس سپیشل پلیگ مڈکل افسر

کپتان ڈبلیو۔ای۔اے۔آرسٹرانگ آئی۔ایم۔ایس۔ویسرائے کیمپ

میجر ایف۔جے۔ڈروری آئی۔ایم۔ایس دوسرے ملکوں اور اخباریوں کا کیمپ

میجر ڈبلیو۔ایم۔مولسورتھ آئی۔ایم۔ایس مدراس سنٹرل و پراونشل کیمپ

لفٹننٹ کرنیل اے۔ای۔جے۔کرولی آر۔اے۔ایم۔سی بمبئی سنٹرل کیمپ

لفٹننٹ اے۔وی اینڈرسن بمبئی پراونشل کیمپ

لفٹننٹ کرنیل ایف پک بنگال سنٹرل کیمپ

کپتان ڈبلیو۔ڈبلیو کلیمنٹا بنگال پراونشل کیمپ

کپتان جے۔ایم۔کرافرڈ۔آئی۔ایم۔ایس سنٹرل کیمپ ممالک متحدہ

میجر جے۔چیرڈھائٹ۔آئی۔ایم۔ایس پراونشل کیمپ ممالک متحدہ

لفٹنٹ کرنیل جے۔اے کننگھم۔آئی۔ایم۔ایس۔پنجاب سنٹرل وپراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنیل۔آر۔ای۔جی۔ڈیوس برما سنٹرل وپراونشل کیمپ

کرنیل مورایرٹی۔آئی۔ایم۔ایس کیمپ ممالک متوسط

کپتان۔اے۔لونٹمن آئی۔ایم۔ایس۔آسام کیمپ

لفٹنٹ کرنیل جی ایچ ڈی۔گملٹ بی۔آئی ای آئی ایم ایس حیدرآباد سنٹرل وبرار کیمپ

کپتان۔آر۔ایف سیٹنڈج آئی۔ایم۔ایس میسور کیمپ

لفٹنٹ پی۔اے۔ویر۔آئی۔ایم۔ایس سنٹرل انڈیا سنٹرل کیمپ

کپتان آر۔ڈبلیو۔ناکس۔آئی۔ایم۔ایس سنٹرل انڈیا کے روسا کا کیمپ

لفٹنٹ کرنیل ڈی۔فرنچ ملن۔آئی۔ایم۔ایس راجپوتانہ سنٹرل کیمپ

میجر آر۔سی۔میک واٹ کیمپ روسائے راجپوتانہ

لفٹنٹ کرنیل۔جے۔سی۔فلرٹن آئی۔ایم۔ایس۔بلوچستان سنٹرل وپراونشل کیمپ

لفٹنٹ کرنیل۔ڈبلیو۔اے۔سائکس آئی۔ایم۔ایس۔شمالی مغربی سرحدی صوبے کے سنٹرل وپراونشل کیمپ

شیخ لعل محمد خان صاحب بڑودا کیمپ

میجر ڈبلیو۔آر اڈوارڈز کشمیر کیمپ

کیمپ میجسٹریٹ

لفٹننٹ کرنیل ایچ۔ بی۔ تھارنہل سی۔ آئی۔ ای سپیشل کیمپ میجسٹریٹ

میجر ایف۔ آر۔ فارمی۔ مدراس پراونشل کیمپ۔

سردار خان بہادر محمد یعقوب سی۔ آئی۔ ای۔ بمبئی پراونشل کیمپ

مسٹر اے۔ این موبرلے انڈین سول سروس بنگال پراونشل کیمپ

مسٹر ایل۔ سی۔ پورٹر۔ انڈین سول سروس ممالک متحدہ کا پراونشل کیمپ

مسٹر سی۔ ای۔ برون برما پراونشل کیمپ

مسٹر سی۔ جی چنوکس ٹرنچ انڈین سول سروس ممالک متوسطہ کا پراونشل کیمپ۔

مسٹر عبدالمجید آسام پراونشل کیمپ

کپتان ای ہارنز سنٹرل انڈیا کیمپ

کپتان سی۔ ٹی۔ ڈیوکٹ راجپوتانہ کیمپ

کپتان سی۔ بی۔ ونٹر بلوچستان کیمپ

میجر ایس۔ ایچ۔ گاڈفری شمالی مغربی سرحدی صوبے کا کیمپ

میجر اے۔ ایف۔ بروس کشمیر

عہدہ داران رسد و روانگی و دیگر عہدہ داران فوجی جو خدمات متعلقۂ انتظام دربار پر مامور تھے۔

افغنٹ کرنیل ایف لانیز منٹگمری ڈائرکٹر رسد و روانگی

لفٹنٹ ڈبلیو - آوز	پرسنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر رسد و روانگی
لفٹنٹ اے - ایچ بنگٹن	رسد و روانگی کی جماعت (صدر گودام)
مسٹر جی - ڈی - ایس - بیرو	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل (روانگی کے لیے)
میجر اے - ایچ - بنگلے	ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل
میجر ایل - ٹی - بولنر	سٹیشن سٹاف افسر
کپتان ای - بی - کارٹر	توپوں کے گودام پر
لفٹنٹ ایچ - ایف کالنگرج	اسسٹنٹ ریلوے سٹاف آفسر
لفٹنٹ ایچ - ڈبلیو - ڈیوس	رسد و روانگی کی جماعت (رسد کا صدر گودام)
میجر آر - ایچ - ایوارٹ ڈی - ایس - او	رسد و روانگی کی جماعت (اسسٹنٹ ڈائرکٹر چارا)
میجر جے - پی - سی - ہنسی	رسد و روانگی کی جماعت (صدر گودام)
کپتان جے - ایچ - لائڈ	سٹاف کپتان جوانوں کی تعیناتی کے لیے۔
لفٹنٹ جے - اے - لانگرج	رسد و روانگی کی جماعت (صدر رسد گودام)
میجر ڈی - جے - میگھر	فوجی گھوسی خانہ
کپتان سی - ایچ - جی - مور	رسد و روانگی کی جماعت (سنٹرل کیمپ)
میجر سی - ایف - مرے	رسد و روانگی کے افسر - وائسرائے کیمپ
میجر اے - ایل - فلپس	رسد و روانگی کی جماعت - ڈپٹی ڈائرکٹر رسد
لفٹنٹ ٹی - تھارن	توپخانہ ڈپارٹمنٹ

لفٹنٹ ڈبلیو-ایل-او-ٹوس مددگار اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل

کپتان ڈبلیو-ڈی-ایل ولیمز-ڈی-ایس-او اسسٹنٹ ڈائرکٹر روانگی

نمایش صنعت وحرفت

سر جارج واٹ-کے-سی-آئی-ای-ڈائرکٹر

مسٹر پرسی برون اسسٹنٹ ڈائرکٹر

کرنیل سر سونٹن جیکب-کے-سی-آئی-ای-پریزیڈنٹ کمیٹی مجوز انعامات

ممبران کمیٹی مجوز انعامات

جنرل ایس ٹبین-سی-بی مسٹر سی-ایل-برنز

شولیر-او-گلہارڈی

کرنیل ٹی-ایچ-ہنڈلے-سی-آئی-ای-آئی-ایم-ایس

مسٹر آر-ای-وی-آر ہتھناٹ-آئی-سی-ایس

مسٹر آر-ڈی-میکنزی

منشی مادھولال

بھائی رام سنگھ

مسٹر ای-تھرسٹن-سکریٹری کمیٹی مجوز انعامات

بشپ و پادری جو سرکاری نماز کی خدمت پر تھے

رائٹ رورنڈ بشپ کاپلسٹن ڈی-ڈی دارالسلطنت کے بشپ

رائٹ رورنڈ ہیچ وھائٹ ہڈ ڈی-ڈی	مدراس کے بشپ
رائٹ رورنڈ جی - اے لفرائے	لاہور کے بشپ
رائٹ رورنڈ اے-کلفرڈ-ڈی-ڈی	لکھنؤ کے بشپ
رورنڈ ای - ایف - کول	بنگال
رورنڈ سی - ای - سی - ڈی - کوٹلوگان	بمبئی
رورنڈ کے - جی - فاسٹر	بنگال
ونربل ایچ - ڈبلیو گرفتھ	لاہور کے آرکڈیکن
رورنڈ - آر - ایم - کردن	بنگال
رورنڈ - ایچ - او - مور	بنگال
ونربل ڈبلیو - ای - سکاٹ	بمبئی کے آرکڈیکن

ہز اکسلنسی کے سٹاف اور باڈی گارڈ کے افسر

رسالدار عبدالکریم خان بہادر - باڈی گارڈ	انسپکٹر ہنس بنگال پولیس
کپتان ایف - ایل - ایڈم سے - ڈی - سی	لفٹنٹ کرنیل ازیل - سی - ہاربورڈ - سی - بی اے - ڈی - سی -
لفٹنٹ جی - اے - ایکرس ڈگلس اے - ڈی - سی	جمعدار ہمت خان باڈی گارڈ
خان بہادر امیر بخش - ہاسپٹل اسسٹنٹ	کپتان - ایچ - این - ہولڈن ایڈجوٹنٹ باڈی گارڈ

کپتان آر۔ جی۔ ٹی۔ بیکر کار۔ اے۔ ڈی۔ سی || رسالدار میجر سردار بہادر حکم سنگھ۔ اے۔ ڈی۔ سی

لفٹننٹ کرنیل آنریبل۔ ای۔ بیرنگ۔ سی۔ او۔ وی۔ ملٹری سکرٹری

میجر ای۔ ایل۔ سی۔ برجر اے۔ ڈی۔ سی

لفٹننٹ آر۔ ایچ۔ ایس۔ ڈلیشوڈ۔ اے۔ ڈی۔ سی

رسالدار میجر دیبی دیال سنگھ سردار بہادر۔ اے۔ ڈی۔ سی

لفٹننٹ کرنیل۔ ای۔ ایچ۔ فن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سرجن

کرنیل۔ ایچ۔ گوڈ۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان ڈبلیو۔ ایس۔ گڈرج۔ آر۔ این۔ آنریری۔ اے۔ ڈی۔ سی

میجر کرسٹن۔ آر۔ ای۔ کمانڈنٹ باڈی گارڈ

لفٹننٹ ایل۔ اے۔ جونس مارٹیر اے۔ ڈی۔ سی

رسائی دار کمال الدین باڈی گارڈ

لفٹننٹ وی۔ اے۔ ایس۔ کیلی اے۔ ڈی۔ سی

کپتان۔ اے۔ ڈبلیو۔ ایف ناکس اے۔ ڈی۔ سی

مسٹر ایف۔ ڈبلیو۔ لائیمرسی۔ آئی۔ ای۔ اسسٹنٹ پرائیوٹ سکرٹری

سر ڈبلیو۔ آر۔ لارنس کے سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس پرائیوٹ سکرٹری

میجر ایف۔ ایل۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان آنریبل۔ آر۔ ایچ۔ لنزی۔ اے۔ ڈی۔ سی

آنریبل مسٹر ڈی۔ سی میسن۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ ڈی اے۔ ڈی۔ سی

ویٹرینری لفٹننٹ پالن ویسرائے اسکارٹ

کمانڈر پٹلی۔ آر۔ این انریری۔ اے۔ ڈی۔ سی

کپتان۔ اے۔ وی۔ پوائنٹر اے۔ ڈی۔ سی

میجر رائس ۳۱ پنجاب انفینٹری وائسرائے اسکارٹ

لفٹننٹ انریبل۔ ایف۔ ڈبلیو۔ سٹینلے اے۔ ڈی۔ سی

کپتان ارل آف سفاک اے۔ ڈی۔ سی

صوبے دار میجر (آنریری کپتان) تارا سنگھ سردار بہادر اے۔ ڈی۔ سی

رسالدار میجر (آنریری کپتان) ولی محمد سردار بہادر اے۔ ڈی۔ سی

کپتان سی۔ وگرم اے۔ ڈی۔ سی

لفٹننٹ کے۔ وگرم اے۔ ڈی۔ سی

کپتان آنریبل جے۔ آر۔ ایل یارڈ بلر اے۔ ڈی۔ سی

دیر رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ و گرانڈ ڈیوک آف ہسی کے سٹاف کے عہدہ دار

میجر ہیور۔ آر۔ اے۔ ایم۔ سی
لفٹننٹ کرنیل آنریبل سی ایچ بنگھم
} ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کا سٹاف

میجر اے۔ آر۔ ڈک ہز رایل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کا سٹاف

سر-ایم-فٹز جرلڈ بارونٹ ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کا سٹاف

رسالدار میجر غلام رضا ۱۳ بنگال لانسرز ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے سٹاف کے اردلی افسر

کرنیل ایل-ہربرٹ سی-وی-او ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کا سٹاف

لفٹننٹ کرنیل اے-ڈبلیو-جروس سی-ایم-جی-ایم-وی-او

کپتان کریمر ہز رایل ہائینس گرینیڈ ڈیوک آف ہمی کا سٹاف

لفٹننٹ کرنیل جے-لزلی ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کا سٹاف

بیرن میسن بیک ہز رایل ہائینس گرینیڈ ڈیوک آف ہمی کا سٹاف

مرزا امراد بیگ رسالدار بمبئی لانسرز نمبر ایک — ہز رایل ہائینس ڈیوڈیوک آف کاناٹ کے سٹاف کے اردلی افسر

میجر جنرل ون واکر ہز رایل ہائینس گرینیڈ ڈیوک آف ہمی کا سٹاف

انسپکٹر ولایت اللہ خان ٹھگی وڈکیتی ڈپارٹمنٹ — ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کا سٹاف

امپیریل کیڈٹ دستہ

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ ایدر سر پرتاب سنگھ جی-سی-ایس-آئی کے-سی-بی-اے ڈی-سی-آنریری کمانڈنٹ

میجر ڈبلیو-اے-واٹسن (کمانڈنٹ) ہز ہائینس نواب محمد افتخار علی خان بہادر-جاؤرا

کپتان ڈی - ایچ - کیمرن (ایڈجوٹنٹ)	ہز ہائینس مہاراجہ سردار سنگھ بہادر جودھپور
ٹھاکر دیپ سنگھ (نیٹو ایڈجوٹنٹ)	ہز ہائینس مہاراجہ مدن سنگھ بہادر کشن گڑھ
آغا قاسم شاہ	کنور کھمان سنگھ
محمد اکبر خان	سردار محمد خان
مہاراج اکھئی سنگھ	کنور کاما پرتاب سنگھ
صاحب زادہ امانت اللہ خان	کنور رائے سنگھ جی
امر سنگھ	کنور رام سنگھ جی
سردار بسنت سنگھ	ہز ہائینس راجہ سجن سنگھ - رتلام
کنور بھارت سنگھ	راجہ سمندر سنگھ
کنور دیو سنگھ	صاحب زادہ طالع محمد خان
ہز ہائینس مہاراج رانا رام سنگھ بہادر دھولپور	نواب ولی الدین خان
ٹھاکر گوپال سنگھ	کنور زور آور سنگھ جی

عطائے خطاب و خلعت کے بڑے بڑے جلسے کے وقت کے خدام خاص

صاحبزادہ حمید اللہ خان - بھوپال میان ہری سنگھ کشمیر	ہز اکسلنسی وسیرائے کے خدام خاص
سری راؤ راجہ اودے بھاو سنگھ سپہ سالار جنگ بہادر دھولپور	ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کے خدام خاص

ضمیمہ ہفتم

دہلی دربار کے سرکاری مہمان

دیر رایل ہائینسز ڈیوک وڈچس آف کاناٹ ہز رایل ہائینس گرانڈ ڈیوک آف ہسی۔
ہز اکسلنسی وائیکونٹ کچنر آف خرطوم کمانڈر ان چیف افواج شاہی ہندوستان۔

فرمانروایان ریاست

حیدرآباد

ہز ہائینس نظام حیدرآباد جی۔سی۔بی۔جی۔سی۔ایس۔آئی۔ساتھ مین فرزند عثمان علی خان اور وزیر مہاراجہ بشیکار سرکشن پرشاد کے۔سی۔آئی۔ای اور خدم وحشم

بڑودہ

ہز ہائینس گیکواڑ بڑودہ جی۔سی۔ایس۔آئی۔ساتھ مین شرمنیت یوورا ج فتح سنگھ راؤ گیکواڑ اور ۵۰۰ آدمی اور

میسور

ہز ہائینس مہاراجہ میسور مہاراج کمار شری کنتوا ایوورا ج نرسا راج وڈجار بھائی اور ۵۰۰ آدمی اور

کشمیر

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر جی۔سی۔ایس۔آئی۔ساتھ مین راجہ ہرام سنگھ کے۔سی۔

ایس-آئی-بھائی اور ۵۰۰ آدمی اور

راجپوتانہ

ہز ہائینس مہاراجہ الور ۵۰۰ آدمی ساتھ

مہاراجہ بھرت پور ۵۰۰ آدمی ساتھ

میجر ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر کے-سی-آئی-ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراؤ راجہ بوندی جی-سی-آئی- کے-سی-ایس-آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراج رانا دھولپور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراول ڈونگرپور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ جے پور-جی-سی-ایس-آئی-جی-سی-آئی-ای-جی-سی-دی-او- ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراول جیسلمیر ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راج رانا جھالاوار ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ جودھپور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ قرولی-جی-سی-آئی-ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ کشن گڈھ ۴۰۰ آدمی ساتھ

میجر ہز ہائینس مہاراؤ کوٹہ کے-سی-ایس-آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر لاوا ۱۰۰ آدمی ساتھ

راجہ دھراج شاہ پورا ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراؤ سروہی۔جی۔سی۔آئی۔ای۔کے۔سی۔ایس۔آئی ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب ٹونک جی۔سی۔آئی۔ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہارانا اودے پور۔جی۔سی۔ایس۔آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

سنٹرل انڈیا

راجہ علی پورہ۔سی۔ایس۔آئی ۱۰۰ آدمی ساتھ

رانا برودانی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس بیگم بھوپال نواب نصراللہ خان وصاحب زادہ عبیداللہ خان صاحبزادگان اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ چارکھاری کے۔سی۔آئی۔ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ دتیا کے۔سی۔ایس۔آئی فرزند مہاراج کنوار اور راؤ بہادر جانکی پرشاد وزیر اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ دیواس (بڑا گوت) ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ دیواس (چھوٹا گوت) خاصے صاحب بھائی اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ دھار سیتا صاحب وسیتا رام صاحب سوتیلے بھائی اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ گوالیار جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔وی۔او۔اے۔ڈی

سی — ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ اندور جی — سی — ایس — آئی — بالا صاحب ٹکاجی راؤ فرزند اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب جاورہ خان بہادر یار محمد خان سی — ایس — آئی — وزیر اور ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ نرسنگڈھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ اورچھا جی — سی — آئی — ای — راجہ بہادر بھگونت سنگھ فرزند اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر پپلودا ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ راجگڈھ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ ریوا جی — سی — ایس — آئی سردار لال جگانندن سنگھ اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ رتلام ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ سمتھر ۳۰۰ آدمی ساتھ

بلوچستان

ہز ہائینس خان قلات جی — سی — آئی — ای ۵۰۰ آدمی ساتھ

جام لسبیلا ۱۰۰ آدمی ساتھ

بمبئی

راجہ بانسڑا ۲۰۰ آدمی ساتھ

راجہ بریا ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب بھاؤنگر ۳۰۰ آدمی ساتھ

پنت ساچو بھور ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب کیمبے ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راؤ کچھ جی-سی-آئی-ای-ولیعہد مہارشری جے راج جی اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

امیر ڈتھالی ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب گونڈل جی-سی-آئی-ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ ادارجی-سی-ایس-آئی-کے-سی-بی-اے-ڈی سی- ۴۰۰ آدمی ساتھ

نواب جنجیرا کے-سی-آئی-ای- ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب جوناگڈھ کے-سی-ایس-آئی ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس میر خیرپور جی-سی-آئی-ای وزیر خان بہادر قادر داد خان ولد گل خان اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ کولھاپور جی-سی-ایس-آئی-جی-سی-وی-او-پرانجی راؤ گھٹکے سرجی راؤ وزارت مآب مہربان رئیس کنگل بڑے اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

سلطان لیج کے-سی ایس-آئی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر صاحب لمری کے-سی-آئی-ای ۲۰۰ آدمی ساتھ

رئیس مراج (بڑے) ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب مروی جی - سی - آئی - ای ۳۰۰ آدمی ساتھ

ٹھاکر صاحب پالیٹانہ کے - سی - ایس - آئی ۲۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس رانا پوربندر ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس سلطان شہر و مکلا سلطان عمر بن اَود فرزند اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس نواب بھاولپور ۵۰۰ آدمی ساتھ

نوابِ دوجانہ ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ فرید کوٹ ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ جنید ۳۰۰ آدمی ساتھ

سردار کلسیا ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ کپورتھلہ کے - سی - ایس - آئی ۳۰۰ آدمی ساتھ

راجہ کینوتھل ۱۰۰ آدمی ساتھ

نواب لوہارو کے - سی - آئی - ای ۲۰۰ آدمی ساتھ

صاحبزادۂ احمد علیخان فرزند ہز ہائینس نواب مالیر کوٹلہ ۳۰۰ آدمی ساتھ

کرنیل ہز ہائینس راجہ نابھا جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - فرزند ٹیکا رپودمن سنگھ اور ۴۰۰ آدمی ساتھ

راجہ نلاگڑھ (ہنڈور) ۱۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ کنور رنبیر سنگھ چچا اور ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ سرمور (ناہن) کے۔سی۔ایس۔آئی۔ ۱۰۰ آدمی ساتھ

مدراس

ہز ہائینس راجہ کوچین۔جی۔سی۔ایس۔آئی ۵۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ پڈوکوٹا ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس مہاراجہ ٹراونکور جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔ای ۵۰۰ آدمی تھا

بنگال

کرنیل ہز ہائینس مہاراجہ کوچ بہار جی۔سی۔آئی۔ای سی۔بی۔اے۔ڈی۔سی۔فرزند اکبر مہاراج کمار راجندرا نرائن اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

مہاراجہ موہربھنج ۱۰۰ آدمی ساتھ

کمار سر کیانگ ٹلکو فرزند مہاراجہ سکم ۴۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ پٹرا (کوہستانی) فرزند اکبر جوبراج برندرا کشور دیب برمن اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ممالک متحدہ

ہز ہائینس نواب رامپور وزیر شیخ عبدالغفور اور ۳۰۰ آدمی ساتھ

ہز ہائینس راجہ ٹہری (گڑھوال) ۳۰۰ آدمی ساتھ

برما

سابوا گنٹرا واڈی ۱۰۰ آدمی ساتھ

سابو ہسنوی (جنوبی)	۱۰۰ آدمی ساتھ
سابوا کنگ ٹنگ	۲۰۰ آدمی ساتھ
سابوا مانگ نے	۲۰۰ آدمی ساتھ
سابوا مانگ پان	۱۰۰ آدمی ساتھ
سابوا یانگ ہوی	۱۰۰ آدمی ساتھ

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مہتر چترال	۱۰۰ آدمی ساتھ
نواب دیر	۱۰۰ آدمی ساتھ
خان (اب نواب) نواگئی	۱۰۰ آدمی ساتھ

ممالک متوسطہ

راجہ کھیرا گڈھ	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ رائے گڈھ	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ دہرا کھول	۱۰۰ آدمی ساتھ
راجہ سونپور	۱۰۰ آدمی ساتھ

آسام

ہز ہائینس راجہ منی پور	۲۰۰ آدمی ساتھ

گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر

آنریبل مسٹر اے۔ ٹی۔ آرنڈل۔ سی ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس۔ ممبر تعمیرات سرکاری

آنریبل میجر جنرل سر ای۔ آر۔ ایلس۔ کے۔ سی۔ بی۔ ملیٹری سکریٹری

آنریبل سر ڈی۔ سی۔ جے۔ امٹبن کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ہوم ڈرونیو و اگریکلچر ممبر

آنریبل سر ای۔ فٹز جی لا۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ فنانس ممبر

آنریبل مسٹر ٹی۔ ایسے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ قانونی ممبر

لوکل گورنمنٹوں اور نظامتوں کے اعلیٰ حکام

ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل بیرن ایمپتھل جی۔ سی۔ آئی۔ ای گورنر مدراس

ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل بیرن نارتھکوٹ جی۔ سی۔ آئی۔ ای گورنر بمبئی

آنریبل مسٹر جے۔ اے۔ بورڈلن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال۔

آنریبل سر جے۔ ڈی۔ لاٹوش کے۔ سی۔ ایس۔ آئی انڈین سول سروس لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

آنریبل سر سی۔ ایم۔ روازکے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹنٹ گورنر پنجاب

آنریبل سر الیف۔ ڈبلیو۔ آر۔ فریر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس لفٹنٹ گورنر برما۔

آنریبل مسٹر جے۔ پی۔ ہیوئٹ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس قایم مقام چیف کمشنر ممالک متوسط

آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فُلر سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس چیف کمشنر آسام

آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر ڈی۔ ڈبلیو۔ کے۔ بار۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی رزیڈنٹ حیدر آباد۔

آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر۔ ڈی۔ رابرٹسن کے۔ سی۔ ایس۔ آئی رزیڈنٹ میسور۔

آنریبل مسٹر سی۔ ایس۔ بیلے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ۔ ٹی۔ مارٹنڈیل سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

آنریبل کرنیل سی۔ ای میٹ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان۔

آنریبل لفٹننٹ کرنیل ایچ۔ اے۔ ڈین سی۔ ایس۔ آئی۔ چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل شمالی مغربی سرحدی صوبہ

لفٹننٹ کرنیل ایم۔ جے۔ میڈسی۔ آئی۔ ای رزیڈنٹ بڑودہ

مسٹر ای۔ جی۔ کالون انڈین سول سروس رزیڈنٹ کشمیر

لفٹننٹ کرنیل سی۔ ڈبلیو۔ ریونشا رزیڈنٹ نیپال

گورنمنٹ کے خاص مہمان

آنریبل سر۔ آر۔ سی۔ بیکر کے۔ سی۔ ایم۔ جی اسٹریلیا کی کامن ولتھ کے ایلچی

سر ایچ۔ بارنز کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی وی۔ او۔ انڈین سول سروس پریزیڈنٹ دربار سنٹرل کمیٹی۔

رانا بہادر ہز اکسلنسی مہاراجہ چندر اشمشیر جنگ وزیر اعظم نیپال

جرنیل چوفیا سورا ونگسی وکیل ہز میجسٹی شاہ سیام

رائٹ رورنڈ بشپ کاپلسٹن ڈی۔ ڈی انڈیا اور سیلون کے مسٹر اپالیٹن

ہز اکسلنسی سر ای۔ اے۔ آرگلھارڈو کے گورنر جنرل پورچگیز انڈیا

سی۔ آئی۔ ای

ہز اکسلنسی انشر لیز اک گورنر ہندوستانی آبادی ہائے فرانس

آنریبل سر الیف میکلین کے۔ سی۔ آئی۔ ای چیف جسٹس بنگال

سردار محمد اسماعیل خان وکیل ہز ہائینس امیر افغانستان

لفٹننٹ جنرل بیرن یسوکتا اوکیو سفیر ہز امپیریل میجسٹی شاہنشاہ جاپان

رائٹ آنریبل ارل پیروک جی۔ سی۔ وی او ملک معظم کی خانہ داری کے لارڈ سٹیوارڈ

آنریبل سر آر۔ سالومن کے۔ سی۔ ایم۔ جی نوآبادی ہائے جنوبی افریقہ کے وکیل

سید تیمور بن فیصل ہز ہائینس سلطان مسقط کے فرزند

رائٹ آنریبل بیرن ڈلورٹن	ملک معظم کی خانہ داری کے وائس چیمبرلین

کانسلون کی جماعت کے ممبر

ڈان رافیل اکواردنی - ای - ڈی - سولس	سپین کے کانسل متعین بمبئی
مفخم السلطان مرزا علی محمد خان	فارس کے کانسل جنرل متعین بمبئی
مسٹر اے - اے اپکار	کانسل سیام متعین کلکتہ
وائیکونٹ ڈی رم	کانسل جنرل پرتگال متعین بمبئی
مانشر ایم - جرارڈ	کانسل جنرل بلجیم متعین بمبئی
مسٹر ایچ ہیاشی	کانسل جاپان متعین بمبئی
مسٹر سی - سی - کلبرن	کانسل جنرل ڈنمارک متعین کلکتہ
کونٹ اے - آرمیگلیا	کانسل جنرل اٹلی متعین کلکتہ
امین بے محمد	کانسل جنرل روم متعین کلکتہ
مسٹر ایف - سی - پلاچی	کانسل جنرل یونان متعین کلکتہ
مسٹر آر - ایف پیٹرسن	کانسل جنرل یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ متعین کلکتہ
ہرای - آر مارگ ون سارنفیلڈ	کانسل جنرل سلطنت آسٹرو ہنگیرین متعین کلکتہ
مسٹر ای - وائٹ	کانسل جنرل سویڈن و ناروے متعین کلکتہ
ڈاکٹر ای - اے وارٹش	قائمقام کانسل جنرل جرمنی متعین کلکتہ

شاہی جہازوں کے عہدہ دار

ریر ایڈمرل ہز اکسلنسی سر سی۔ سی۔ ڈروری۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ایسٹ انڈیز مین ملک معظم کی افواج بحری کے کمانڈر ان چیف

کمانڈر جلپن برون	ملک معظم کا سیٹمر رنون
کپتان اے۔ ایم فسر کوہر	ملک معظم کا سیٹمر رنون
کپتان اے۔ کرسٹین	ملک معظم کا سیٹمر بائی فلایر
فلیگ لفٹنٹ این۔ ایچ کارٹر	ایسٹ انڈیز مین ملک معظم کی افواج بحری کے ہز اکسلنسی کمانڈر ان چیف سے متعلق

عہدہ داران ریلوے

مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ ڈرنگ۔ ایجنٹ ایسٹ انڈیا ریلوے

کرنیل ایچ۔ ڈی۔ الیویر آر۔ ای۔ بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے

مسٹر ایچ ونڈن۔ سی۔ آئی۔ ای	ایجنٹ گریٹ انڈین پنینشولر ریلوے کمپنی
مسٹر سی۔ ٹی۔ بکٹ	ایجنٹ بنگال ناگپور ریلوے کمپنی
مسٹر آر۔ ایس۔ سٹرچی	ایجنٹ آسام بنگال ریلوے
مسٹر ایس فنی	مینیجر نارتھ وسٹرن ریلوے
مسٹر جی ہڈلسٹن	ٹریفک منیجر ایسٹ انڈین ریلوے۔
مسٹر ای۔ الیف جیکب سی۔ آئی۔ ای	ٹریفک منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے

مسٹر ای۔ ایچ سٹون چیف انجینیر ایسٹ انڈیا ریلوے

ہز اکسلنسی وائسرائے کے عہدہ دار مہمان

مسٹر ای۔ این۔ بیکر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا سول سروس فنانس ڈپارٹمنٹ

میجر جنرل سر۔ ای۔ جی بیروکے۔ سی۔ بی سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا ملیٹری ڈپارٹمنٹ

مسٹر ایل ڈبلیو ڈین انڈین سول سروس قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا فارن ڈپارٹمنٹ

سرجن جنرل سر بی۔ فرنیکلن کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈکل سروس

آنریبل سر۔ اے۔ ایچ۔ ایل فریزر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس پریزیڈنٹ پولیس کمیشن

سر۔ ٹی ہائیم کے۔ سی۔ آئی۔ ای ممبر کمیشن آبپاشی

مسٹر جے۔ ایم۔ میکفرسن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ

کرنیل آر۔ سی۔ جی۔ مین۔ سی۔ بی۔ ملک معظم کے اے۔ ڈی۔ سی

مسٹر جے۔ او ملرسی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا مالگزاری و زراعت ڈپارٹمنٹ

مسٹر ایس۔ پرسٹن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا صیغۂ تعمیرات سرکاری۔

مسٹر ایچ - ایچ - رزلی - سی - آئی - ای - انڈین سول سروس قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ

کرنیل سر سی سی سکاٹ منکریف کے - سی ایس آئی کے - سی ایم جی پریزیڈنٹ کمیشن آبپاشی

لوکل گورنمنٹوں کے سرکاری مہمان

مدراس

آنریبل سر جی - آر تھناٹ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر جے - این اٹکنس انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

آنریبل مسٹر جسٹس - آر - ایس نبسن انڈین سول سروس جج ہائی کورٹ

میجر ڈبلیو - ایم - کیمپبل ہز اکسلنسی گورنر کے ملٹری سکریٹری

آنریبل مسٹر جی - ایس فوربز انڈین سول سروس سکریٹری رونیو ڈپارٹمنٹ

مسٹر ایچ - پی - ہاگسن پلانٹر

مسٹر جی - ٹی - مکنزی انڈین سول سروس پولیٹکل رزیڈنٹ ٹراونکور و کوچین

آنریبل نواب سید محمد صاحب بہادر ممبر سیجلیٹو کونسل

لفٹنٹ کرنیل سر جی - ایم - جے - مورنائٹ سی - آئی - ای ممبر کونسل

سر جے - ایف - پرائس کے - سی - ایس - آئی - آنریری میجسٹریٹ .

میجر اے - ڈی - جی - شلی چیرمین سوتھ انڈین ریلوے

آنریبل مسٹر ایچ - اے - سم سی - آئی - ای انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف رونیو

سرجن جنرل ڈی سنکلیر سی۔ ایس۔ آئی گورنمنٹ کے ساتھ کے سرجن جنرل

آنریبل مسٹر ایف۔ جے۔ ای سپرنگ سی۔ آئی۔ ای سکریٹری صیغہ تعمیرات سرکاری

آنریبل مسٹر جی۔ ایچ سٹوارٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن۔

مسٹر ایچ۔ اے۔ سٹوارٹ انڈین سول سروس سکریٹری پولیس کمیشن

آنریبل مسٹر جے۔ تھامسن۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آنریبل سر۔ سی۔ اے۔ دھائٹ چیف جسٹس مدراس

آنریبل سر ہنری ونٹر باتھم کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس سینیر ممبر کونسل

رائٹ رورنڈ ایچ۔ دھائٹ ہد۔ ڈی۔ ڈی مدراس کے بشپ

مسٹر ایل۔ ایم۔ ونچ۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ ہز اکسلنسی گورنر کے پرائیوٹ سکریٹری

کپتان آر۔ ایچ ذک کننگھم	ایڈ ڈی کانگ
کپتان آر۔ ڈی۔ اے۔ فائف	ایڈ ڈی کانگ
کپتان آنریبل آر لگن	ایڈ ڈی کانگ
کپتان ایچ۔ ایم۔ مارٹن	اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ
کپتان آر۔ ایل میتھیوز	ایڈ ڈی کانگ
سردار بہادر شیخ فرید رسالدار میجر	ایڈ ڈی کانگ
کپتان این۔ بی۔ جی۔ سٹرانگ	ایڈ ڈی کانگ
میجر ایف۔ سی۔ لوگن ہوم	کمانڈنٹ باڈی گارڈ

کپتان لیچ - سی - آدکس ایڈجوٹنٹ باڈی گارڈ

راے بہادر آنریبل پی انداچارلو سی - آئی - ای - ویسرائے کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

زمیندار راتیاپورم ضلع ٹنولی

راؤ بہادر سی - جمبلنگم مدلیار - سی - آئی - ای - جج سٹی سول کورٹ

زمیندار رمنداسا ضلع گنجام

خان بہادر سر محمد سنور کے - سی - آئی - ای - ارکاٹ کے پرنس

راجہ پارلکمڈی زمیندار ضلع گنجام

آنریبل کے پراجو پنتلو ممبر لیجسلیٹو کونسل

دیوان بہادر راجا رتنا مدلیار سی - آئی - ای ممبر کمیشن آب پاشی

راؤ صاحب دیوان بہادر سی رامچندر وکیل ہائی کورٹ

مہاراجہ بہادر رنگاراؤ کے - سی - آئی - ای - راجہ بوبلی - زمیندار ضلع وزگاپٹم

ایم - آر - ای - سی - سنکوم نیرادرگل وکیل ہائی کورٹ

دیوان بہادر الیس - سر مینواس راگھوا نیگر سی - آئی - ای - انسپکٹر جنرل رجسٹری و

ممبر پولیس کمیشن

آنریبل جی سر مینواس راؤ ممبر لیجسلیٹو کونسل

مسٹر این - سوبرامنیا بی - ایل ایڈمنسٹریٹر جنرل

راجہ وینکٹاگیری کے - سی - آئی - ای - زمیندار ضلع نلور

جے پور کے مہاراجہ وکرماریو زمیندار ضلع وزگاپٹم

بمبئی

مسٹر جی۔ اے۔ اینڈرسن سکریٹری صیغۂ تعمیرات سرکاری (ریلوے)

مسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ جے بیگنل انڈین سول سروس نواب جنجیرا کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

مسٹر بیگ گورنمنٹ بمبئی کے مشرقی مترجم

آنریبل مسٹر جسٹس ای۔ ٹی۔ گینڈی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس جج ہائیکورٹ

مسٹر جی۔ کارکیل انڈین سول سروس راجہ بریا کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

مسٹر جے۔ ای ڈون انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر اے ڈبلیو اجرلے سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس سربراہ کار چیف سکریٹری

لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ بی۔ فرس۔ ہز ہائینس مہاراجہ کولھاپور کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

آنریبل مسٹر ای۔ ایم۔ ایچ۔ فلٹن انڈین سول سروس ممبر کونسل

کپتان ایف۔ ڈی۔ بی۔ بیکاک روسار کاٹھیاوار کے ساتھ کے پولیٹکل افسر

مسٹر سی۔ ایچ۔ اے۔ ہل انڈین سول سروس ہز اکسلنسی گورنر کے پریوٹ سکریٹری

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ ہیوز سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ انسٹ۔ سی۔ ای۔ چیرمین بمبئی پورٹ ٹرسٹ

مسٹر اے۔ ایم۔ ٹی۔ جیکسن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

آنریبل سر لارنس ایچ۔ جنکنس چیف جسٹس

مسٹر آر۔ ایم۔ کینیڈی کمشنر سوتھ ڈویژن

آنریبل مسٹر الیف۔ سی۔ بی۔ لی۔ سی۔ ایس۔ ای کمشنر نارد رن ڈویژن

برگیڈیر جنرل۔ پی۔ جے۔ میٹلینڈ سی۔ بی پولیٹیکل رزیڈنٹ عدن

سرجن جنرل ڈبلیو۔ میک کوناگی ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سرجن جنرل

آنریبل مسٹر ڈی۔ میک اور ایڈشنل ممبر کونسل

آنریبل سر جیمس مانٹیتھ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر کونسل

آنریبل مسٹر ایس۔ ایم۔ موزز اڈشنل ممبر کونسل

آنریبل ڈبلیو۔ پی۔ میور میکنزی انڈین سول سروس چیف سکریٹری و ممبر کمیشن آبپاشی

کرنیل فبرز نکلسن گورنمنٹ سولیسٹر کمانڈنگ بمبئی ولینٹر رائفلز

لفٹنٹ کرنیل جی۔ بی۔ اوڈونل ہز ہائینس مہاراجہ ادار کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

لفٹنٹ کرنیل آر اوئن ہز اکسلنسی گورنر کے ملیٹری سکریٹری

کپتان سی۔ یو پرائس ۳۰ بلوچ انفنٹری ہز ہائینس میر خیرپور کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مسٹر ایچ۔ او۔ کوئن انڈین سول سروس ایجنٹ گورنر کاٹھیاوار

آنریبل مسٹر سموئل ربش چیرمین بمبئی امپرومنٹ ٹرسٹ

آنریبل مسٹر بیل سکاٹ اڈگیٹ جنرل

مسٹر جے سیلڈن انڈین سول سروس راجہ بانسڑا کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

لفٹنٹ کرنیل الیف۔ ڈبلیو سنل ہز ہائینس راو کچھ کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

آنریبل مسٹر جے۔ ٹیٹ سکریٹری صیغۂ تعمیراتِ سرکاری

مسٹر سی۔ ڈبلیو واڈنگٹن پرنسپل راجکمار کالج راجکوٹ

کپتان جی وارنفرڈ۔ اسسٹنٹ پولیٹیکل رزیڈنٹ عدن

مسٹر سی سی واٹسن انڈین سول سروس رؤسا کاٹھیاوار کے ساتھ کے پولیٹیکل افسر

مسٹر اے۔ ڈی۔ ینگ ہسبنڈ۔ انڈین سول سروس کمشنر سنٹرل ڈویژن

شیخ عبدالحامد رسالدار (۵ سندھ ہارس) نیٹو ایڈ ڈی کانگ

کپتان جے۔ اے۔ ایس بالمین ۱۵ ہزارز۔ ایڈ ڈی کانگ

کپتان جی۔ ایچ۔ بوالیو ایڈ ڈی کانگ

کپتان جی۔ این۔ کارٹ رائٹ۔ آر۔ اے۔ ایڈ ڈی کانگ

کپتان جے ایچ۔ ایم ڈیوی رویل سکاٹس ایڈ ڈی کانگ

کپتان آنریبل سی۔ ایف گریول۔ ۷ ہزارز ایڈ ڈی کانگ

کپتان جے۔ ٹی وارنی کسفرڈ شائر لائٹ انفنٹری ایڈ ڈی کانگ

کپتان۔ ایم۔ ڈی۔ وڈ۔ ویسٹ یارکشائر رجمنٹ ایڈ ڈی کانگ

میجر جے۔ سی پولرڈ۔ ہز ایکسلنسی گورنر کے باڈی گارڈ کے کمانڈنٹ

کپتان جے۔ ایچ۔ کرافرڈ ہز ایکسلنسی گورنر کے باڈی گارڈ کے ایڈجوٹنٹ

آنریبل راؤ بہادر اچیوت بھاسکر ڈیسای

آدم جی پیر بھائی

آنریبل میر اللہ بخش خان — سر ہرکشن داس نرونم داس کے۔سی۔آئی۔ای

مہربان انند اد کھانڈے راؤ عرف بالا صاحب ارستی — راو بہادر ہمت لال دھیرج رام

سردار بہادر بیچر داس وہاری داس دیسائی — جام نبھو خان

آنریبل سر بھالچندر اکرشنا بھاٹواڑی کرنائٹ — سر جمسٹ جی جیجی بھائی بارونٹ

مسٹر بومن جی دنشا پٹیٹ — جمسٹ جی نسروان جی ٹاٹا

آنریبل مسٹر جسٹس این جی۔چندا ورکر — مہربان لکھمگنڈا باسو پربھو بار سرایٹ لا

آنریبل راؤ بہادر چنی لال ونپی لال سی۔آئی۔ای — مہربان لنگپا جیپا عرف آپا صاحب دیسای

خانصاحب دادا میان انور خان — راؤ بہادر رکمندر اے منی راے

آنریبل مسٹر داجی اباجی کھارے بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ — سردار خان بہادر محمد یعقوب شیخ اسماعیل سی آئی۔ای

سر دنشا مانک جی پٹیٹ بارونٹ — موبجی بھوانی داس بڑبھیا

فردون جی کنور جی تارا پور والا سی۔آئی۔ای — میر مظفر حسین خان

فضل بھائی وشرم سی۔آئی۔ای — ناگو جی راو رامچندر راو پٹن کر

گنگا دھر لکشمن سوامی — خان بہادر نوروجی پستن جی وکیل سی۔آئی۔ای

آنریبل مسٹر جی۔کے۔گوکھلے بی۔اے — راؤ بہادر رامچندر اتر مبک اچاریا

آنریبل مسٹر گوکل داس کمن داس پارکھ۔بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ — رام کرشنا گوپال بھنڈارکر۔ایم۔اے ف ڈی۔سی۔آئی۔ای

گوردھن داس کھٹن بکنجی — ہز ہائینس آنریبل سلطان محمد شاہ آغا خان جی سی۔آئی۔ای

گوردھن داس گوکل داس تیجپال — ڈاکٹر ٹیمل جی۔بھیکا جی۔نریمان

ٹھاکر اوٹیلیا

ونایک دھوندی راج بیولکر

وہال داس دامودر تھیکرسی

ویرچند دیپ چند سی۔آئی۔ای

وڈیرو علی مراد

وڈیرو اللہ بخش خان

بنگال

مسٹر آر۔اے۔ڈی۔او۔بگنل کمشنر کلکتہ پولیس

آنریبل مسٹر سی۔ڈبلیو بولٹن سی۔ایس۔آئی۔انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف ریونیو

میجر ڈبلیو۔جے۔بوکانن — اڈشنل ممبر ہز ایکسلنسی وائسرائے کونسل

انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

آنریبل مسٹر سی۔ای بکلینڈ سی۔آئی۔ای۔انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف ریونیو

مسٹر ای کیبل۔

مسٹر آر۔ڈبلیو کارلائل سی۔آئی۔ای۔انڈین سول سروس انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر ای۔ ڈبلیو کالن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

میجر جے۔ کالون۔ سوپرنٹنڈنٹ ریاست کوچ بہار

مسٹر ڈبلیو۔ ڈی کوکشینک سکریٹری بینک بنگال

آنریبل مسٹر۔ ایچ السوردی بنگال کونسل

مسٹر۔ ایم۔ فنوکین سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر بردوان ڈویژن

میجر جی گرنیٹ گارڈن ناردرن بنگال مونٹڈ رائفلز

آنریبل مسٹر آر۔ ٹی۔ گریر۔ انڈین سول سروس چیرمین کلکتہ کارپوریشن

آنریبل مسٹر زی۔ ایل گپتا انڈین سول سروس لیگل ممبر نسر

مسٹر الیف۔ ایل۔ ہیلیڈے بنگال پولیس و نگران حال سنٹرل کیمپ

مسٹر ای۔ ایل۔ ایل ہیمنڈ انڈین سول سروس اسسٹنٹ پرائیوٹ سکریٹری

آنریبل مسٹر جسٹس آر ہیرنگٹن پیون جج ہائی کورٹ

کرنیل ہنڈلے سی۔ آئی۔ ای انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز

مسٹر ایچ۔ ہوم وڈ۔ انڈین سول سروس ڈسٹرکٹ و سشن جج پٹنہ

مسٹر آر۔ بڈسن

مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ انگلس انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

رورنڈ فادر لافنٹ

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ سی میکفرسن انڈین سول سروس گورنمنٹ سکریٹری

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ یکیل انڈین سول سروس اکونٹنٹ جنرل بنگال

مسٹر اے پڈلرسی۔ آئی۔ ای ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

مسٹر پیٹرک پلیفیر سی۔ آئی۔ ای

آنریبل سر ایچ۔ ٹی۔ پرنسپ انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر جسٹس آر۔ ایف۔ رامپنی انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

واڈشل ممبر ہز اکسلنسی وسیرائے کونسل

مسٹر ایچ۔ ایل سٹیفنسن انڈین سول سروس قائم مقام چیف سکریٹری

مسٹر ایچ۔ بی سینٹ لیجر برسر خدمت پولیس بنگال پراونشل کمیپ

آنریبل مسٹر سی ٹرنر پریزیڈنٹ بنگال چیمبر آف کامرس واڈشل ممبر ہز اکسلنسی وسیرائے کونسل

مسٹر جے۔ سی دھائٹ پولیٹیکل افسر سکم

لفٹنٹ کرنیل آر۔ آر۔ ایچ۔ دھائٹ ول۔ آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن پٹنہ

آنریبل مسٹر جے۔ ٹی وڈراف ایڈوکیٹ جنرل

کپتان سی۔ جے۔ ایلن سن ۴۲ گورکھا رائفلز اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

کمانڈر ای۔ جے۔ ہیومانٹ رایل انڈین جہازران آنریری ایڈ ڈی کانگ

کپتان بی۔ ایچ۔ بگنل ۱۰ بمبئی انفینٹری۔ ایڈ ڈی کانگ

لفٹنٹ آر۔ ایل بگنل۔ ۱۴ ڈوگرا انفینٹری۔ اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

لفٹننٹ جی چیٹرٹن اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ - رایل گیرزین آرٹلری

کپتان ایچ - ٹی - فلٹن ڈی - ایس - او ایڈ ڈی کانگ

کپتان ای - ہارڈنگ نیو مین رایل آرٹلری اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

لفٹننٹ کرنیل جے ہاڈنگ سی - آئی - ای - آنریری ایڈ ڈی کانگ

مسٹر اے - ایف - ایم - عبدالرحمن خان بہادر - جج سمال کاز کورٹ کلکتہ -

نواب بہادر سید امیر حسین - سی - آئی - ای کلکتہ

سید اصغر حسین خان عرف خورشید نواب پٹنہ

خان بہادر بدرالدین حیدر - کلکتہ

صاحب زادہ محمد بختیار شاہ سی - آئی - ای - کلکتہ

رائے کرشنا چندر ابندو پادھیایا بہادر اکزیکیوٹو انجنیر

مہاراجہ دھیراج بجے چند مہتاب بہادر بردوان

ڈاکٹر کیلاش چندر بوس - رائے بہادر - سی - آئی - ای میونسپل کمشنر کلکتہ

بابو راجیندر اکمار بوس اسسٹنٹ سشن جج

بابو دموردا س برمن کلکتہ

نواب سید عبدالسبحان چودھری بوگرا

رائے مدھوسودن چودھری بہادر ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

راجہ بہادر رام رنجن چکرورتی ہیتم پور بیربھوم

رائے بدری داس بہادر کلکتہ

راجا بینا کرشنا دیب کلکتہ

کمار گوپند اکرشنا دیپ ڈسٹرکٹ جج

راجہ بہادر بکینٹھ ناتھ ڈے بالاسور

بابو رام ناتھ گھوش کلکتہ

آنریبل مسٹر تارنی کمار گھوش ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

رائے ہری رام گوئنکا بہادر میونسپل کمشنر کلکتہ

مسٹر سید نورالہدیٰ ڈسٹرکٹ جج

خان بہادر جنت حسین خان ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

راجہ بن بہاری کپور سی۔ ایس۔ آئی۔ بردوان

آنریبل خان بہادر سید محمدؐ ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

سید محمد مہدی حسین خان عرف بادشاہ نواب پٹنہ

بابو پریا ناتھ مکرجی ڈپٹی مجسٹریٹ

بابو نارائن چندر نایک ڈپٹی مجسٹریٹ

آنریبل مہاراجہ موندرا چندرا نندی ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

ڈاکٹر پرسنا کمار رائے قایم مقام پرنسپل پریزیڈنسی کالج

راجہ اشوتاش ناتھ رائے قاسم بازار مرشد آباد

مہاراجہ گرجا ناتھ رائے دیناپور

راجہ بہادر شاشی شکھر یشور رائے طاہرپور راج شاہی

رائے بہادر سیتا ناتھ رائے کلکتہ

کمار رانیندر رائزابن رائے چودھری جادیپ پور ڈھاکہ

مسٹر ایچ - ایم - رستم جی شرف کلکتہ

آنریبل بابو چنربھوج سہائے ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

نواب بہادر خواجہ سلیم اللہ ڈھاکہ

بابو انوداپرشاد سرکار ایگزیکیوٹو انجنیر

بابو لکت موہن سین اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر جنگلات

آنریبل مولوی سراج الاسلام خان بہادر ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

مہاراجہ بہادر سر بربلبھ نارائن سنگھ کے - سی - آئی - ای - سونبرسا بھاگلپور

راجہ بہادر رام نرائن سنگھ کھیرا مونگیر

آنریبل مہاراجہ بہادر سر راؤ میشور سنگھ کے - سی - آئی - ای دربھنگا

آنریبل مہاراجہ بہادر سر راؤ میشور پرشاد سنگھ کے - سی - آئی - ای گدھور

بابو سارت چندر سنگھ پیکا پارا کلکتہ

راجہ ٹھکرائی بھاگبت دیال سنگھ چین پور پالامو

راجہ بہادر رنجیت سنگھ نشی پور مرشد آباد

بابو ملن بہاری سرکار سی۔ آئی۔ ای کلکتہ

سید مولوی واجد حسین ڈپٹی مجسٹریٹ

آنریبل آصف قدر سید وصف علی مرزا۔ ممبر بنگال لیجسلیٹو کونسل

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

آنریبل مسٹر آر۔ ایس۔ ایکمین انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

مسٹر ای۔ بی۔ الگزینڈر انڈین سول سروس کمشنر میرٹھ ڈویژن

آنریبل مسٹر پی۔ سی بنیرجی پیون جج ہائی کورٹ

آنریبل مسٹر ایچ۔ ایف بلیر انڈین سول سروس پیون جج ہائی کورٹ

مسٹر آر۔ ایچ بریرٹن۔ انسپکٹر جنرل پولیس

آنریبل مسٹر ڈبلیو آر برکٹ انڈین سول سروس۔ پیون جج ہائی کورٹ

مسٹر ڈبلیو ایم کالون ممبر پولیس کمیشن

آنریبل مسٹر ٹی کانلن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر اے۔ ڈبلیو کروکشینک اڈشنل ممبر لیجسلیٹو کونسل

مسٹر جے۔ ایس۔ سی۔ ڈیوس۔ انڈین سول سروس ایجنٹ ٹیہری

مسٹر آئی۔ ایل۔ فسریہ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

موسٹ رورنڈ چارلس جنبیل۔ ڈی۔ ڈی۔ او۔ سی آر بشپ آگرہ

آنریبل مسٹر جے ای گل انڈین سول سروس۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل

مسٹر ڈبلیو۔ بی گارڈن سکریٹری کمیشن آب پاشی

مسٹر ایچ۔ ڈی گرفن انڈین سول سروس جوڈیشل سکریٹری

آنریبل مسٹر جے۔ ہوپر انڈین سول سروس قائم مقام ممبر بورڈ آف ریونیو

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ایل۔ اپمی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ چیف سکریٹری

کرنیل سی۔ ایچ جوبرٹ۔ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل سول ہاسپیٹلز

آنریبل مسٹر جسٹس جی۔ ای۔ ناکس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ وائس چینلر الہ آباد یونیورسٹی

مسٹر ٹی۔ سی۔ لوئس ڈائرکٹر آف پبلک۔ انسٹرکشن

بیجر سی میکنگرٹ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

مسٹر ای۔ جے۔ مارڈن انڈین سول سروس مجسٹریٹ وکلکٹر

مسٹر ایچ مارش سی۔ آئی۔ ای۔ سکریٹری تعمیرات سرکاری شعبہ آب پاشی وچیف انجنیر

آنریبل مسٹر اے۔ میک رابرٹ پریزیڈنٹ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس وممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر جے۔ ایس مسٹن انڈین سول سروس فنانشل سکریٹری

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایچ ٹائٹنگیل سکریٹری صیغہ تعمیرات سرکاری سڑک ومکانات

وچیف انجینیر

مسٹر جے۔ ڈبلیو آلیور کنسرویٹر جنگلات

مسٹر ای۔ آر۔ آر۔ پارسنز ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس شعبہ ریلوے (پراونشل کیمپ)

مسٹر ایل۔ سی۔ پورٹر۔ انڈین سول سروس مجسٹریٹ وکلکٹر

آنریبل مسٹر ڈی۔ ٹی رابرٹس سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف ریونیو

مسٹر آر۔ ایس۔ سکاٹ آئی۔ سی۔ ایس جوڈیشل کمشنر اودھ

مسٹر اے۔ ایم۔ ڈبلیو۔ سیکیر انڈین سول سروس ایجنٹ بنارس

آنریبل سرجان کے۔ سی۔ سٹانلے نائٹ جے۔ پی چیف جسٹس ہائی کورٹ

مسٹر آر۔ سی۔ سٹریچی پرسنل اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس (پراونشل کیمپ مین)

مسٹر جے۔ بی۔ تھامسن انڈین سول سروس ممبر بورڈ آف ریونیو

مسٹر پی۔ ایف۔ این ٹولمن اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس کار خاص (پراونشل کیمپ مین)

مسٹر اے۔ ٹی ویسٹرڈ سٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

مسٹر جی۔ پی۔ بوائز آنریری ایڈ ڈی کانگ

کپتان ای۔ ایچ۔ ڈی۔ سٹریسے ایڈ ڈی کانگ

مسٹر ٹی۔ بی۔ ٹریل اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

مسٹر اے۔ آر۔ وڈرز اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

ہز ہائینس مہاراجہ بنارس جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ۳۰۰ ہمراہی ساتھ

خان بہادر مولوی عبدالحامد ڈپٹی کلکٹر

خان بہادر احمد نور خان عرف منگل خان پیلی بھیت

نواب سید احمد شاہ سردھنہ ضلع میرٹھ

صاحب زادہ علی محمد خان محمود آباد ضلع سیتا پور

نواب اسد اللہ خان خان بہادر وائس چیرمین میونسپل بورڈ میرٹھ

لالہ بیجناتھ رائے بہادر جج سمال کاز کورٹ آگرہ

پنڈت بخت نراین سب ارڈنٹ جج اودھ

بلونت سنگھ سی-آئی-ای راجۂ آوا ضلع ایٹہ

رائے بپن بہاری چکرورتی بہادر بی- اے اگزیکیوٹو انجنیر شعبۂ سڑک و مکانات

بھگوتی پرشاد سنگھ مہاراجہ بلرام پور ضلع گونڈہ

کنور بھرت سنگھ ڈسٹرکٹ و سشن جج

بھوپ اندرا بہادر سنگھ راجۂ کنیت ضلع مرزاپور

بھوپ اندرا بکرم سنگھ سی-آئی-ای راجہ پیاگپور ضلع بہرائچ

لالہ بشیشر پرشاد مونزا نوان ضلع اوناؤ

چندر راجور سنگھ کنور اترا چاندپور ضلع رائے بریلی

دت پرشاد سنگھ راجۂ مرسان ضلع علی گڈھ

لالہ درگا پرشاد سروان بارہ گانو ضلع ہردوئی-

فتح سنگھ راجۂ پوایان ضلع شاہجہانپور

پنڈت گرج کشوردت منصف آگرہ

بابو گنگا بخش سنگھ ٹکاری ضلع رائے بریلی

بابو گیندرا ناتھ چکرورتی - ایم- اے -ایل-ایل-بی- قائم مقام انسپکٹر مدارس

حافظ عبدالکریم سی۔ آئی۔ ای۔ سی وی او۔ منشی آگرہ۔

شیخ حافظ عبدالکریم سی۔ آئی۔ ای خان بہادر میرٹھ

ٹھاکر ہری ہرنجش سرورا ضلع سیتاپور

سید حسن شاہ آنریری مجسٹریٹ بلند شہر

پنڈت ہیت رام سی۔ آئی۔ ای سابق دیوان ریاست ریوا بریلی

شیخ عنایت اللہ سیدپور ضلع بارہ بنکی

کنور اعتماد علی خان سعد آباد ضلع متھرا

جیکشن داس بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ مراد آباد کرشنا کنور

راجہ بہادر خوشحال کشور پرشاد مل مجھولی ضلع گورکھپور

کرشنا کنور راجہ سہسپور ضلع مراد آباد

رائے کرشنا ساہ بہادر آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ نینی تال

لالہ رام پرتاب سنگھ راجہ مانڈا ضلع الہ آباد

لال رتن سین سنگھ بانسی ضلع بستی

آنریبل پنڈت مدن موہن مالویا لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

رائے مہابیر پرشاد نارائن سنگھ بہادر ٹھاکر ضلع الہ آباد

رائے مہندرا ناتھ عہدہ دار بہادر اسسٹنٹ سرجن

بابو منوہر لال چیرمین میونسپل کونسل فیض آباد

مولوی مہدی علیخان آنریری سکریٹری محمدن اینگلو اورینٹیل کالج علیگڈھ

نواب بہادر مہدی حسن خان (ابو صاحب) لکھنؤ

مرزا بہادر محمد عباس لکھنؤ

نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخان سی-ایس-آئی- پہاسو ضلع بلند شہر

محمد کاظم حسین خان راجہ پنیتی پور ضلع سیتاپور

مسٹر محمد رفیق بی-ایل- جج سمال کاز کورٹ

محمد صدیق خان راجہ نانپارہ ضلع بہرائچ

منشی محمد سراج الدین بی-ایل بار ڈنٹ جج آگرہ

محمد نعیم خان کیلاس پور رہار نپور آنریری میجسٹریٹ

سردار نراین سنگھ آنریری میجسٹریٹ رائے بریلی

پنڈت مہاراج نراین سیوا پوری رائے بہادر ڈپٹی کلکٹر

نرپتی سنگھ راجہ اسوتھر ضلع فتحپور

خان بہادر نصرت علی چودھری آنریری میجسٹریٹ لکھنؤ و سکریٹری برٹش انڈین ایسوسی ایشن

شیخ نوشاد علیخان میلاری گنج ضلع بارہ بنکی

آنریبل رائے بہادر نہالچند لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

پرتاب بہادر سنگھ راجہ قلعہ پرتاب گڈھ ضلع پرتاب گڈھ

مہاراجہ سر پرتاب نراین سنگھ کے-سی-آئی-ای- اجودھیا ضلع فیض آباد

رگھوبر دیال سیٹھ	معزالدین پور ضلع سیتاپور
رگھوراج سنگھ	راجہ منکاپور ضلع گونڈا
رام پھل سنگھ	راجہ کالاکنکر ضلع پرتاب گڈھ
رام پھل سنگھ	راجہ کوری سدھولی ضلع رائے بریلی
بابو رام پرشاد	منصف اودھ
پنڈت رام شنکر مصر	میجسٹریٹ و کلکٹر
رام سنگھ	راجہ رامپورہ ضلع جالون
رنبیر سنگھ	راجہ دیرہ دون

مولوی محمد سمیع اللہ خان سی۔ ایم۔ جی پنشنر جج علیگڈھ

راجہ سردار سنگھ بہادر	کنہر ضلع جھانسی
رانا شیوراج سنگھ	تھلرای (کھجورگانو) ضلع رائے بریلی
آنریبل شیام سنگھ	راجہ تیجپور ضلع بجنور لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

مہاماہوپادھیایا پنڈت سدھاکر دوبے۔ بنارس

آنریبل تصدق رسول خان سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی لفٹنٹ گورنر کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

اُدے راج سنگھ	راجہ کاشی پور ضلع نینی تال
نواب یوسف علیخان	علیگڈھ

پنجاب

آنریبل مسٹر اے اینڈرسن سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمشنر لاہور و ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل

مسٹر ایچ۔ اے۔ اینڈرسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر جالندھر

لفٹنٹ کرنیل۔ ٹی۔ ای۔ ایل بیٹ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایم۔ ایس انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات

مسٹر ڈبلیو۔ بل چیف انجینیر صیغۂ تعمیرات سرکاری

آنریبل مسٹر ڈبلیو او کلارک جج چیف کورٹ

مسٹر جے۔ ایف۔ کانوے انڈین سول سروس ریونیو و فنانشل سکریٹری

مسٹر اے ایچ۔ ڈائک۔ انڈین سول سروس قائم مقام چیف سکریٹری

مسٹر آر۔ اے۔ گیمبل انڈین سول سروس اکونٹنٹ جنرل

مسٹر سی۔ جے ہیلیفیکس انڈین سول سروس جوڈیشل و جنرل سکریٹری

آنریبل کرنیل جے بی ہچنسن ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل

مسٹر ڈی۔ سی جانسٹن انڈین سول سروس ڈویژنل جج سیالکوٹ

مسٹر اے کننگٹن انڈین سول سروس ڈویژنل جج لاہور

مسٹر ایل۔ ڈبلیو کنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس کمشنر ملتان

کرنیل جے۔ میک۔ کانگھے ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز

آنریبل مسٹر اے۔ ایچ ریڈ — جج چیف کورٹ

آنریبل مسٹر ایف۔ اے۔ رابرٹسن انڈین سول سروس جج چیف کورٹ

مسٹر جے جی۔ سلاکاک انڈین سول سروس کمشنر راولپنڈی

آنریبل مسٹر سی۔ ایل۔ پٹر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس فنانشل کمشنر

آنریبل مسٹر جے۔ ولسن سی۔ ایس۔ آئی۔ انڈین سول سروس ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل

لفٹنٹ الگزینڈر — اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

لفٹنٹ او۔ ڈبلیو۔ ای۔ بینیرمین اکسٹرا ایڈ ڈی کانگ

کپتان۔ ای۔ جی۔ ڈرمنڈ — ایڈ ڈی کانگ

مولوی ابوسعید محمد حسین — بٹالہ ضلع گورداسپور

سید احمد — امام جامع مسجد دہلی

راجہ علی بہادر خان — ضلع گجرات

میان انرودھ سنگھ — رام گڈھ ضلع انبالہ

بھائی ارجن سنگھ — بگریا ضلع لدھیانہ

سردار بہادر ارجن سنگھ — چبل ضلع امرتسر

سردار اردر سنگھ — نوشیرا نانگل ضلع امرتسر

عاشق محمد خان — ضلع ملتان

اسلم حیات خان — خان والی ضلع راولپنڈی

نواب بہادر عظمت علیخان	منڈل ضلع کرنال
سردار بادام سنگھ	ملندھہ ضلع لدھیانہ
سردار خان بہادر خان	تمندار فرقہ کھوسا بٹل ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار بہرام خان	فرزند آنریبل سر امام بخش خان کے۔سی۔آئی۔ای
سردار بخشش سنگھ	سندھنوالیا ضلع امرتسر
راجہ بلبیر سنگھ	کٹلہر ضلع کانگڑہ
سردار بلونت سنگھ	بیر ضلع لدھیانہ
سردار بلونت سنگھ	بٹالہ ضلع گوجرانوالہ
بیدی سبحان سنگھ	اونا ضلع ہوشیارپور
سردار بھگونت	بھادور ضلع لدھیانہ
سردار چرنجیت سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار دلجیت سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار دیوا اندر سنگھ	چنولی ضلع انبالہ
خان بہادر رد مینجی بھائی فقیر جی کموڈور سی۔آئی۔ای۔ضلع راولپنڈی	
سردار دیال سنگھ	بٹالا کا کنجاہیا ضلع سیالکوٹ
سردار دوست محمد خان	فراری ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار رحمن خان	درشک تمندار فرقہ درشک ضلع ڈیرہ غازی خان

نواب فتح علیخان	قزلباش ضلع لاہور
سردار فضل علیخان	کسرانی کوٹ کسرانی کے فرقہ کسرانی کے تمندار ضلع ڈیرہ غازیخان
راے بہادر گگرمل	ضلع امرتسر
ٹیکا گجندر سنگھ	فرزند جے سنگھ راجہ سبا ضلع کانگڑہ
خان بہادر میان غلام فرید خان	پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع گورداسپور
میان غلام محی الدین	باغبانپورہ ضلع لاہور
ملک غلام محمد خان	جودھرا ضلع راولپنڈی
شیخ غلام صادق	ضلع امرتسر
بھائی گل بخش سنگھ	ضلع امرتسر
بھائی گردت سنگھ	شام گڈھ ضلع کرنال
خان بہادر ملک حاکم خان	کوٹ حاکم خان کانن ضلع شاہ پور
راے بہادر ہردھیان سنگھ	ضلع دہلی
صوبے دار ہری سنگھ سردار	سردلو دھرم ضلع لدھیانہ
آنریبل کنور سر ہرنام سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای	
سردار بہادر ہرنام سنگھ	کھرار ضلع انبالہ
سردار محمد حسین خان	رئیس بودر ضلع ڈیرہ غازیخان
نواب ابراہیم علیخان	کنجپورہ ضلع کرنال

مرزا اکرام اللہ خان	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
الٰہی بخش خان بہادر	دہلی
انرپیل نواب سر امام بخش خان کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل	
لالہ ایشری پرشاد	سرکاری خزانچی ضلع دہلی
میر جعفر علی خان	کوٹاہا ضلع انبالہ
انریری میجر راجہ جے چند	لمباگرانو ضلع کانگڑہ
سردار حلیب خان	گرنانی تمندار فرقہ گرکانی ضلع ڈیرہ غازی خان
سردار جسمیر سنگھ	تھول تھانگو ضلع کرنال
سردار صاحب جیون سنگھ	شہزادپور ضلع انبالہ
سردار بہادر جوالا سنگھ	جھرولی ضلع کرنال
راجہ کرم داد خان	گکھر بھیروالا ضلع راولپنڈی
خواجہ غلام محمد صادق	ضلع امرتسر
خواجہ تصدق حسین بی۔ اے	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی پنجاب گورنمنٹ
بابا ہرکھیم سنگھ بیدی کے۔ سی۔ آئی۔ ای	ضلع راولپنڈی
ملک خدا بخش	ٹوانا خواجاباد۔ ضلع شاہ پور
کرتھی سنگھ	راجہ شیچنورہ
سردار کشن سنگھ	تھل تھانگور۔ ضلع کرنال

سردار بہادر لچھمی سہائے	ضلع امرتسر
رداالہنا سنگھ	نسوال ضلع ہوشیارپور
لت حسین خان عرف میاں شہنواز خان	سرائے ضلع ڈیرہ غازیخان
آنریبل رائے مدنگوپال بہادر	ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل
ٹھاکر مہن چند	ضلع گورداسپور
سردار مسو خان	چیف قوم بٹی لنڈ۔ بٹی لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان
ملک مبارز خان	جہان آباد ضلع شاہ پور
ملک محمد امین خان	شمس آباد ضلع راولپنڈی
خان صاحب محمد عالم خان	کوٹلہ نہنگ ضلع انبالہ
خان بہادر محمد برکت علیخان	پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور
محمد حیات خان	کھوکھر۔ احمد آباد ضلع جہلم
محمد خان ملک خان	میٹھا ٹوانا ضلع شاہ پور
محمد طاہر	ضلع لدھیانہ
محمد حسین بخش	ضلع ملتان
سردار نراین سنگھ	مانک ماجرا ضلع انبالہ
راجہ نرندر چند	نداون ضلع کانگڑا
سردار بہادر نرندر سنگھ	ضلع لاہور

دیوان نرندر ناتھ ایم۔ اے	ضلع لاہور
گرو نونہال سنگھ	کھرتال پور ضلع جالندھر
سردار نورنگ خان	چیف قوم سری لنڈ۔ سری لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان
سردار پرتاب سنگھ	اہلووالیہ ضلع جالندھر
سردار بہادر پرتاب سنگھ	میان پور ضلع انبالہ
سردار پرتاب سنگھ	گھنولی ضلع انبالہ
راجہ رام پھل	کٹیلہر ضلع کانگڑا
لالہ رام سرنداس	لاہور
سردار رچ پال سنگھ	سیران والی ضلع سیالکوٹ
راجہ رگھناتھ سنگھ	جسون ضلع ہوشیارپور
رستم علیخان	منڈل ضلع کرنال
سعادت علیخان	کمالیہ ضلع منٹگمری
سعدالدین احمد مرزا	دہلی
خان بہادر سیف اللہ خان	خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ
سردار سروپ سنگھ	ملاری ضلع لاہور
لالہ شوپرشاد	ضلع دہلی
دیوان بہادر سوڈھی حکم سنگھ رائے بہادر	پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع لاہور

سوڈھی رام نراین سنگھ	انندپور ضلع ہوشیارپور
سوڈھی شیر سنگھ	برن پور ضلع جہلم
راے سری کشن داس بہادر	دہلی
میان سُکھ درشن سنگھ	رام گڈھ کھتولی ضلع انبالہ
سردار ٹگیا خان	وکیل چیف نابالغ قوم لنگھاری ضلع ڈیرہ غازیخان
سردار ٹیک سنگھ	چھاجی ضلع راولپنڈی
عمر دراز علیخان	منڈل ضلع کرنال
ملک عمر حیات خان	ٹوانا ضلع شاہ پور
سردار امراؤ سنگھ	مجیٹھیا ضلع امرتسر
بابا اُتم سنگھ	بصیر پور ضلع منٹگمری
ملک یار محمد خان	کالا باغ ضلع میان والی
خان بہادر یوسف شاہ	ضلع امرتسر
خان بہادر شمس العلما مولوی سید محمد ضیاؤالدین خان ایل-ایل-ڈی	ضلع دہلی

برما

آنریبل مسٹر سی-جی-بین-سی-ایس-آئی-انڈین سول سروس	ممبر لیجسلیٹو کونسل وچیف سکریٹری
مسٹر سی-ای-برون	سرداران شان کے نگران حال

مسٹر جی۔ سی۔ بکانن چیرمین پورٹ ٹرسٹ

لفٹننٹ کرنیل آر۔ ای۔ ایس ڈیوس آئی۔ ایس۔ ایم سول سرجن رنگون

آنریبل مسٹر جے۔ جی۔ فنڈلے ممبر لیجسلیٹو کونسل

آنریبل مسٹر گروز ممبر لیجسلیٹو کونسل و چیف انجنیر

آنریبل مسٹر ڈبلیو ٹی۔ ہال۔ انڈین سول سروس ممبر لیجسلیٹو کونسل و کمشنر پیگو

کمانڈر جی۔ ای۔ ہالینڈ آر۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آنریری ایڈ ڈی کانگ۔ پورٹ آفسر

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ اے سینٹ جے۔ لیڈز پریزیڈنٹ رنگون میونسپیلٹی

آنریبل مسٹر جے۔ لوئیس بی۔ ایل ممبر لیجسلیٹو کونسل و گورنمنٹ ایڈوکیٹ

کرنیل ایس۔ سی۔ ایف۔ پیل۔ سی۔ آئی۔ ای انسپکٹر جنرل پولیس

سر جے۔ جی۔ سکاٹ کے۔ سی۔ آئی۔ ای سوپرنٹنڈنٹ ریاستہائے جنوبی شان

مسٹر ایچ۔ پی۔ ٹاونیلر سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ اے انڈین سول سروس کمشنر

آنریبل سر ایچ۔ ٹی۔ وھائٹ سی۔ آئی۔ ای انڈین سول سروس چیف جج

مسٹر جے۔ بی ونگیٹ انڈین سول سروس سکریٹری گورنمنٹ

لفٹننٹ پکرنگ وسٹ رائڈنگ رجمنٹ اے۔ ڈی۔ سی

گوپال سنگھ نائب کمانڈنٹ

سیانگ چیٹی کے۔ آئی۔ ایچ سوداگر

مونگ اونگ زین کے۔ایس۔ایم	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
مونگ ہلوا ٹی۔ڈی۔ایم	میوک
مونگ ہکن مان کے۔ایس۔ایم	میوک نگران حال ریاست خورد ہسن مہائی
مونگ کٹ کے۔ایس۔ایم	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
مونگ نی۔اے۔ٹی۔ایم	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس
مونگ اون کنگ سی۔آئی۔ای۔اے۔ٹی۔ایم	میونسپل کمشنر رنگون
مونگ پو کے۔ایس۔ایم۔آنریبل	ممبر برما لیجسلیٹو کانسل
مونگ پو اے۔ٹی۔ایم	ہسا مانگ ہکم کے میوزا
مونگ پو۔نی۔اے۔ٹی۔ایم	انسپکٹر پولیس
مونگ پیول اے۔ٹی۔ایم	میوک
مونگ شان۔پی۔ٹی۔ڈی۔ایم	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
مونگ شوی۔پو۔اے۔ٹی۔ایم	پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
مونگ شوی تھا۔اے۔ٹی۔ایم	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس
مونگ تھاڈو۔وی۔اے۔ٹی۔ایم۔	پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
مونگ تھوٹو۔یو۔ٹی۔ڈی۔ایم۔	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس
مونگ ٹن گیا۔ٹی۔ڈی۔ایم	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
مونگ ٹن۔کے۔ایس۔ایم	میوک

مونگ ٹن گوی - اے - ٹی - ایم میوک

مونگ ٹن ہال - ٹی - ڈی - ایم انسپکٹر پولیس

مونگ ٹن من - ٹی - ڈی - ایم اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس

محمد سلیمان انسپکٹر پولیس

یو - ری - گیا - تھو - کے - ایس - ایم - سوداگر

زوار حسین ہسپتال اسسٹنٹ

ممالک متوسطہ

مسٹر ڈی - جے - اے - کیمپبل - انڈین سول سروس ڈویژنل جج

مسٹر ایل - ایس - کیرے - انڈین سول سروس کمشنر ہوشنگا آباد

مسٹر سی - آر - کلیولینڈ - انڈین سول سروس انسپکٹر جنرل پولیس

مسٹر ایم - ڈبلیو - فاکس سٹرنگ ویز - انڈین سول سروس - کمشنر جبلپور

مسٹر ایس - ایم سی - ایس - آئی - انڈین سول سروس - جوڈیشل کمشنر

برگڈیر جنرل - پی - ڈی - جفریز - سی - بی - کمانڈنگ جبلپور ڈسٹرکٹ

مسٹر ایچ - ایم - لوری - انڈین سول سروس - ڈوم سکرٹری

مسٹر جے - بی - لیون تھروپ سکرٹری صیغۂ تعمیرات عامہ

لفٹننٹ کرنیل ایچ - کے - کمک کے سی - آئی - ای - آئی - ایم - ایس - سول سرجن

کرنیل ایم - ڈی - مورایر ٹی - آئی - ایم - ایس - ایڈمنسٹریٹو میڈیکل افیسر

مسٹر اے منرو ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

مسٹر اے۔ بی۔ نیپیر۔ انڈین سول سروس۔ کمشنر آب کاری

مسٹر بی۔ رابرٹسن۔ انڈین سول سروس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ چیف سکرٹری

مسٹر ایف۔ جی۔ سلائی۔ انڈین سول سروس کمشنر بندوبست

لفٹنٹ کرنیل۔ سی۔ ایم۔ کمنر جنوبی لینکیشائر رجمنٹ جبلپور کے کمانڈنٹ

مسٹر جے۔ واکر انڈین سول سروس ڈپٹی کمشنر ناگپور

لفٹنٹ ایل۔ ایل۔ ویٹ لے۔ ڈی۔ ایس۔ او ۴۵ سکھ

راجہ اجیت سنگھ ٹھاکر مہاراج سنگھ رائے بہادر

راجہ اعظم شاہ ٹھاکر مردان سنگھ

راؤ صاحب بلونت راؤ بھس کٹے مسٹر آر۔ مترا

راؤ بہادر بہاری لال خانصاحب محمد احفاظ الرحیم

برج راج سنگھ دیو دیوان محمد علیخان

رائے بہادر چندی پرشاد ڈکسٹ راؤ صاحب نربھے سنگھ منڈلوی

مسٹر گنگا دھر راؤ مادھو چٹ نویس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پروشوتم۔ بی

رائے بہادر گنشا بابو راؤ بہادر رگھوباجی ڈک

راجہ گوکل داس سیٹھ راجہ بہادر رگھوجی راؤ۔

راجہ کرن سنگھ ابا صاحب رگھوناتھ راؤ

ٹھاکر کاشی ناتھ کیشو راؤ بہادر — ٹھاکر رگھوراج سنگھ

رائے کستور چند ڈاگا بہادر — راؤ صاحب رنگ راؤ ہری

رائے لال نرب راج سنگھ دیو بہادر — مسٹر شری دھر گنیش پرانجپی

راؤ بہادر لٹاریا بھان — راؤ صاحب ونکٹ راؤ

مسٹر مہدی حسن — راجہ وشوناتھ سنگھ

مسٹر مادھو راؤ بہاؤ — مولوی ظہور الاسلام

آسام

مسٹر بی۔ سی۔ ایلن ۔ انڈین سول سروس — پرسنل اسسٹنٹ چیف کمشنر

ڈاکٹر ڈبلیو بوتھ — ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

مسٹر جے۔ بکنگھم۔ سی۔ آئی۔ ای — اونریری مجسٹریٹ رسب ساگر

کرنیل سی۔ ڈبلیو کارکیلتھروپ۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ — پرنسپل میڈیکل افیسر ڈسینیٹری کمشنر

لفٹنٹ کرنیل جے۔ ڈبلیو۔ کوئے۔ — جنرل افیسر کمانڈنگ آسام ڈسٹرکٹ کے سٹاف افیسر

مسٹر اے۔ ڈبلیو۔ ڈیوس — انسپکٹر جنرل پولیس وجیلخانہ جات وغیرہ

مسٹر آر۔ ایچ ہنڈرسن۔ سی۔ آئی۔ ای — اونریری پے ماسٹر سر اوئیلی لایٹ ہارس

مسٹر ایف۔ سی۔ ہینکر انڈین سول سروس۔ — ڈائرکٹر ڈپارٹمنٹ لینڈز کرڈز وایگریکلچر

مسٹر سی۔ ایچ۔ ہولڈر — آسام ویلی لایٹ ہورس

کرنیل ڈی۔ ایم لمسڈن سی بی۔ کرنیل (جنکا نام متعلقین کی فہرست میں داخل نہیں) آسام ویلی لایٹ ہارس

اضلاع

مسٹر پی۔ جی۔ ملیٹس سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمشنر آسام ویلی

مسٹر الیف۔ جے۔ مناہن انڈین سول سروس سکرٹری چیف کمشنر

مسٹر جی۔ جے۔ پرم۔ ایم۔ آئی۔ سی۔ ای سکرٹری صیغۂ تعمیرات عامہ

برگڈیر جنرل سر۔ اے۔ جے۔ الیف۔ ریڈ۔ کے۔ سی۔ بی۔ جنرل افیسر کمانڈنگ آسام ڈسٹرکٹ

مسٹر جے ٹیلر اونریری کپتان آسام ویلی لائٹ ہارس وکیل آسام سٹیمر کمپنیز

مسٹر عبدالمجید اسسٹنٹ کمشنر

مولوی علی امجد خان۔ زمیندار سلہٹ

بابو بکنٹھ ناتھ سرما زمیندار سلہٹ

سری جت بھوانی چرن سرما اونریری مجسٹریٹ تیزپور

رائے صاحب بھوین رام داس وائس چیرمین گوہاٹی میونسپلٹی

سری جت چندر نراین سنگھ جورہاٹ

سری جت چندر نراین سنگھ موضع دار بلٹولہ کامروپ

رائے ڈلا لچندر دیب بہادر وکیل گورنمنٹ سلہٹ

بابو درگا چرن سین سلہٹ

راجہ گریس چندر رائے سلہٹ

راجہ جگن ناتھ برووا بہادر اونریری مجسٹریٹ جورہاٹ

سری جت کالی پرشاد چالیہا وکیل و وائس چیرمین سب ساگر لوکل بورڈ

بابو کامینی کمار چندر ایم۔اے۔بی۔ایل وکیل سلچار

راجہ گنی سنگھ سیم تونگ کھلو کوہ کھاسی وجینشپا

سری جت لکیسور بروا گوہین جورہاٹ

رائے مادھب چندر بردلائی بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوہاٹی

خان بہادر مجید بخت معظم دار زمیندار سلہٹ

سری جت مل بھوگ بروا اوزیری مجسٹریٹ ڈبروگڑھ

سری جت مانک چندر بروا گوہٹی

مولوی محمد یحییٰ زمیندار سلہٹ

سری جت نندی ناتھ بروا ناوگونگ

راجہ پربھت چندر بروا گوری پور

حیدرآباد

کپتان ایچ۔کے۔بار پرسنل اسسٹنٹ رزیڈنٹ

مسٹر اے۔الیٹ سی۔آئی۔ای قائم مقام کمشنر اضلاع مفوضہ حیدرآباد

لفٹنٹ کرنیل آر۔ورنن گارٹ ڈپٹی کمشنر اضلاع مفوضہ حیدرآباد

مسٹر ایچ گاڈون آسٹن ڈپٹی کمشنر اضلاع مفوضہ حیدرآباد

مسٹر اے۔سی ہینکن۔سی آئی۔ای انسپکٹر جنرل پولیس سلطنت ہز ہائینس نظام ممبر پولیس کمیشن

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو ہیسٹنگز انسپکٹر جنرل پولیس جیلخانجات وغیرہ اضلاع مفوضہ حیدرآباد

لفٹنٹ کرنیل ای۔سی۔ایم۔لشنگٹن فوجی سکرٹری رزیڈنٹ

کرنیل افیسر الدولہ سی۔آئی۔ای

بھگونت راؤ شنکر راؤ سپیشل (اوزیری) مجسٹریٹ دریاپور ضلع ایلچپور

کمار شری ہربھم جی راؤجی ڈپٹی کمشنر اکولا

مسٹر جی۔ایس۔کھپارڈی ممبر میونسپیلٹی شہر امروتی

خان بہادر خواجہ عبدالباقی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔بلڈانا

خان بہادر محمد سلام اللہ نواب جاگیردار دیول گھاٹ بلڈانا

شمس الدین خان ہسپتال اسسٹنٹ

میسور

مسٹر ایل۔ڈیوڈسن کمشنر کرگ

میجر۔لوگن کمانڈنگ کرگ و میسور رائفل والنٹیرز

مسٹر آر۔سی۔ایچ۔موسکنگ انڈین سول سروس۔اول اسسٹنٹ رزیڈنٹ میسور

مسٹر ڈبلیو۔ایچ سپروٹ

رائے اناسامی مدلیار بہادر بی۔پی بنگلور۔رائے بہادر سی۔سومیا۔کورگ

رائے بہادر رائے منڈانا

ممالک متوسطۂ ہند

لفٹنٹ ایل بیلی — بنگال کیولری پرسنل اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل ممالک متوسطۂ ہند

میجر۔ایس۔ایف بیلی — پولیٹیکل ایجنٹ بگھیل کھنڈ

کپتان ایف۔جی۔بول — پولیٹیکل ایجنٹ بندیلکھنڈ

مسٹر۔آر۔ایچ۔گنین — پرنسپل ڈیلی کالج اندور

لفٹنٹ کرنیل۔سی۔ہربرٹ — رزیڈنٹ گوالیار

میجر۔ایل۔ایمی — پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال

کپتان۔سی۔ای۔لوآرڈ — سپرنٹنڈنٹ گیزیٹیر ممالک متوسطۂ ہند

مسٹر ایل۔ڈبلیو رنیلڈز — اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر ایم۔اے۔ٹائی — پولیٹیکل ایجنٹ مالوا ٹکٹ افیسر جنپیس کمپ

مسٹر ایچ۔جی۔واٹرفیلڈ — اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ صیغۂ ٹھگی وڈکیتی

کپتان۔سی۔جے وندھم — اول اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر الیف۔ای۔بینگ ہیسلنڈ۔سی۔آئی۔ای — رزیڈنٹ اندور

نواب بہادر باندا — راے رادھے لال بہادر

راے صاحب دوارکا ناتھ سوا پوری — پنڈت رام کشن نپت راؤ بہادر

سردار بہادر دیال سنگھ گیانی — سیٹھ چندل رتلام

خان بہادر غلام قادر خان — سیٹھ رامچندر راے بہادر

راجپوتانہ

مہاراج بلبھدر سنگھ — اٹاچی ایجنٹ گورنر جنرل

مسٹر ای - ایچ - بلاکسلے انڈین سول سروس — مہتمم بندوبست دھولپور

مسٹر ایچ - وی - کوب انڈین سول سروس — رزیڈنٹ جے پور

میجر کے - ڈی - ارسکن — رزیڈنٹ ریاستہاے مغربی راجپوتانہ

لفٹنٹ کرنیل - سی - جی - ایف فیگن — پولیٹکل ایجنٹ الور

کرنیل سر سوانٹن جیکب کے - سی - آئی - ای - کنسلٹنگ انجنیر صیغۂ آب پاشی گورنمنٹ آف انڈیا

کپتان ایس - ایچ جیکب — اسسٹنٹ رزیڈنٹ جودھپور و افیسر محکمۂ تحقیقات راجپوتانہ چیفس کمپ

کرنیل ڈبلیو - لاک - اے - ڈی - سی - آئی - اے — پرنسپل میو کالج

کپتان اے - بی - منچن سی - آئی - ای — اول اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

مسٹر وراشاہ این مودی اٹاچی ایجنٹ گورنر جنرل

کپتان ایس - بی - پیٹرسن اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

میجر اے - ایف پنہے - سی - آئی - ای - رزیڈنٹ میواڑ

میجر سی - ایچ - پرچرڈ پولیٹکل ایجنٹ ہراوتی و ٹونک

مسٹر ایچ۔ شیرنگ ہیڈ ماسٹر میو کالج اجمیر

میجر ڈبلیو۔ سی۔ آر۔ سٹریٹن پولیٹکل ایجنٹ ریاستہائے مشرقی راجپوتانہ

مسٹر۔ اے۔ ایل۔ پی۔ ٹکر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ انڈین سول سروس کمشنر اجمیر میرواڑا

مسٹر جی۔ جی۔ وھائٹ سکرٹری پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ممالک متوسط ہند

راجہ چمپالا سیٹھ بہادر اجمیر گورنمنٹ کے خزانچی متعینہ اجمیر

نیمی چند سیٹھ ساہوکار اجمیر رائے امیدمل سیٹھ بہادر ساہوکار اجمیر

راؤ بہادر سنگھ سی۔ آئی۔ ای۔ استمراردار اجمیر

پنڈت سکھ دیو پرشاد راؤ بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان ریاست جودھپور

بلوچستان

مسٹر ڈبلیو۔ ایس ڈیوس۔ اول اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان

جنرل سر۔ اے گیسلی۔ جے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ بی۔ جنرل افیسر کمانڈنگ کوئٹہ ڈسٹرکٹ

کپتان۔ اے۔ ایل جیکب دوم اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان

میجر سی۔ ڈبلیو جیکب کمانڈنٹ زہوب لیوی کور

لفٹنٹ کرنیل کلی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل کوئٹہ ڈسٹرکٹ

میجر اے۔ بک۔ کوناگھے ڈپٹی کمشنر تھل چوٹیالی

میجر اے۔ ایچ۔ مک میہن سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برٹش کمشنر افغان بونڈری کمیشن۔

میجر جے۔ ریمزے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ قائم مقام ریونیو کمشنر

میجر ایچ۔ ایل۔ شوار۔ پولیٹکل ایجنٹ قلات

سردار عبدالرشید شاہوانی	عبدالوحید خان درانی
ملک اختر خان مانڈوخیل	عالم خان عبداللہ زئی مینا بازار
میر عالم خان بادنی زخشانی	میر ملک عالم خان مہترزئی
علی محمد ہارونی	سردار علو خان موسیٰ خیل
خان بہادر ارباب خداداد خان۔ کانسی	عطا خان شیرانی
ملک اعظم خان کُدے زئی	میر اعظم خان شاہوانی
سید بہار شاہ	خانصاحب بہاؤالدین بوزئی
سردار بہادر بنگال خان جوگی زئی	بنگال خان تارن
میر بہاول خان سٹک زئی	سردار بختیار خان رستم زئی
بلوچ خان منڈئی	رائے بھیک چند سیٹھ بہادر میونسپل کمشنر کوئٹہ
چندن خان تاراسے زئی	سید چراغ شاہ
داداخان زرکن	ملک دیوان خان حمزہ زئی
ملا دلبر فقیر زئی	سردار دوست محمد لہری
میر فقیر محمد بازن جو	سردار غوث بخش رئیسانی

غلام علیخان واڈیرا بالیڈی	خان بہادر غلام حیدر خان اچک زئی
خانصاحب حاجی ہارون پانی زئی	حلیم خان سارنگ زئی
حسن خان ڈومر	خانصاحب اسکن خان تارن
خانصاحب جمال خان موسیٰ خیل	میر جان بیگ جمال دانی رخشانی
قیصر خان واڈیرا مگاسی	خان بہادر سردار خیر بخش خان مری
خوئی داد ملک مرزئی	سردار محراب خان ڈومکی
سردار محراب خان کھتران	سید مہر شاہ خرسن
خانصاحب میان خان کبزئی	میر مہم خان گرگ ناری
سردار بہادر محمد اکبر خان جوگی زئی	میر محمد علیخان زگر منگل
سردار محمد اعظم خان محمد شاہی	میر محمد بقا خان قاہری
سید محمد حسن شنگھاری	سردار محمد خان بروزئی
خان بہادر نواب خان لونی	نواب خان واپنجی
نور محمد وڈیرا بنگال زئی	سردار پسند خان زارک زئی
پاپو خان ڈومر	میر بہاڑ خان سسولی
میر رحیم خان کرد	خان بہادر میر رسول بخش رئیسانی
سردار رسول بخش لانگو	ملا صالح محمد
خان بہادر سمندر خان لہری	میر سربلند خان بروزئی

سردار خان ڈیرارند — نواب سر شہباز خان۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جگتی

سردار شکر خان منگل — میر شیر محمد خان اُدیرانی

خان بہادر صحبت خان گولا — ملک سلطان محمد خان سرگری

وہاب خان پانی زئی — میر دلھاری خان مزغزانی

سردار یار محمد کرد — خان بہادر یوسف خان کرد

سردار زرعن خان جوگی زئی — میر زہری خان موسیانی

شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مسٹر سی۔ ای۔ ایف بنبری جوڈیشل کمشنر — مسٹر آر۔ آئی۔ آر گلینسی انڈین سول سروس اسسٹنٹ سکرٹری چیف کمشنر

کپتان ایس۔ ایچ گاڈفرے پولیٹیکل ایجنٹ دیر۔ سوات۔ چترال و روسلے ملاکنڈ کے نگران حال

مسٹر اے۔ ایچ۔ گرانٹ انڈین سول سروس سکرٹری۔ ایجنٹ گورنر جنرل

پنڈت نام داس۔ اسسٹنٹ سرجن سنٹرل ویراونشل کمپ کے ماتحت نگران حال

مسٹر سی۔ جی ہیسٹنگز سی۔ آئی۔ ای۔ انسپکٹر جنرل پولیس

رسالدار کوشی نند سردار پرسنل اسسٹنٹ

مسٹر ایم۔ او۔ ڈویر۔ ریونیو کمشنر

لفٹنٹ کرنیل سکاٹ مانکریف سی۔ آئی۔ ای۔ سکرٹری چیف کمشنر صیغۂ تعمیرات عامہ

کپتان ایچ۔بی۔سینٹ جان پرسنل اسسٹنٹ چیف کمشنر

خان بہادر عبدالغفور خان خانِ ٹیری خان بہادر عبدالغفور خان خان زیدا

نواب حافظ عبداللہ خان علی زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان

نواب اللہ داد خان سدوزئی ڈیرہ اسمٰعیل خان

امین اللہ خان اورک زئی پشاور برکت خان سلطان بوئی ہزارہ

خان بہادر دوست محمد خان ارباب خلیل پشاور مرزا غلام احمدؐ۔سی۔آئی۔ای پشاور

غلام قاسم خان نواب ٹونک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔خان بہادر حق نواز خان۔سی۔آئی۔ای

ڈیرہ اسمٰعیل خان

خان بہادر ابراہیم خان مردان راجہ جہان داد خان ہزارہ

خوشدل خان بنگش کوہاٹ خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی مردان پشاور

خان بہادر محبت خان ٹورو۔پشاور نواب محمد افضل خان۔خان بہادر ڈیرہ اسمٰعیل خان

کرنل نواب محمد اسلم خان۔سی۔آئی۔ای۔اے ڈی۔سی پشاور

خان بہادر محمد اعظم خان ارباب مہمند پشاور

خان بہادر محمد حسین خان ارباب مہمند پشاور

راجہ شیر احمد خان ہزارہ

سردار سلطان جان۔سی۔آئی۔ای۔کوہاٹ

کشمیر

بلدیو سنگھ راجہ پونچھ محمد ناظم خان۔ سی۔ آئی۔ ای میر ہنزا
سکندر خان۔ سی آئی۔ ای راجہ نگر مسٹر سیٹن ٹن روساء گلگٹ کے نگران حال
میجر جی۔ ایچ۔ بریدرٹن۔ ڈی۔ ایس۔ او

امپیریل سروس ٹرپس

برگیڈیر جنرل سٹوارٹ ہیٹین سی۔ بی۔ انسپکٹر جنرل امپیریل سروس ٹرپس کے
۲۳۰ افسرون اور ۶۰۰ سپاہیون کے ساتھ

وکلاء اخبار

وکلاء ٹائمز۔ مینچسٹر گارڈین۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ سفیر۔ پنچ۔ پل مل میگزین۔ گرافک
ڈیلی گرافک۔ ڈیلی میل۔ پریس ایسوسی ایشن۔ السٹریٹیڈ لنڈن نیوز۔ بلیک اینڈ
وھائٹ۔ ریوٹر۔ انڈین ڈیلی ٹیلیگراف۔ مدراس میل۔ پایونیر۔ سنٹرل نیوز ایجنسی
ٹائمز آف انڈیا۔ ایڈوکیٹ آف انڈیا۔ بمبئی گزٹ۔ وائس آف انڈیا۔ رنگون
گزٹ۔ سٹیٹسمین۔ انگلشمین۔ سول ملیٹری گزٹ۔ انڈین ڈیلی نیوز اور مفصلۃ الذیل
دیسی اخبار۔

کلکتے کے ہندو پیٹریٹ۔ انڈین مرر۔ امرتا بازار پتر کا بنگالی۔ بنگا باسی۔ ہندی بنگا باسی۔
تھا بڑی۔ سنجیوانی۔ بسومتی۔ مسلم کرانیکل۔ بمبئی کے مسلم ہیرلڈ۔ راست گفتار بمبئی سماچار
انڈو پرکاش۔ جام جمشید و قیصر ہند۔ مدراس کے سدیش مترم۔ محمدن مدراس

ہندو مدراس۔ لاہور کے ٹربیون ابزرور۔ پیسہ اخبار۔ رنگون کا برما ہرلڈ۔ آلہ آباد کا کالیستھ سماچار۔ لکھنؤ کے ایڈوکیٹ واودھ اخبار۔ آگرے کا آگرہ اخبار۔ بنارس کا بھارت جیون۔ لدھیانے کا سول اینڈ ملیٹری نیوز۔ سیالکوٹ کا وکٹوریہ۔ کوئٹہ کا بلوچستان گزٹ۔ احمد نگر کا پرجا بندو۔ پونا کے گیان پرکاش جگدہتچھو۔ بانکی پور کے۔ الحق۔ سکر۔ بہار ٹائمز۔

ضمیمہ ہشتم

بہادران زمانۂ غدر

کرنیل اے۔ آر۔ ڈی۔ سیکنزی۔ سی۔ بی رورنڈ ڈبلیو فرگسن

سارجنٹ ایڈمنر ڈرم میجر فریگیریڈ — انسائن بیلی سب کنڈکٹر گیٹلے

سارجنٹ بوائیلو لفٹنٹ ہرواکیر — کپتان سمی۔ برسکو۔ سارجنٹ جانسن

مسٹر برونی کنڈکٹر ولیم میتھوز — پرائیویٹ کیلڈرا سارجنٹ اوئن

کپتان کورٹنے۔ آئی۔ ایس۔ ایم۔ ڈی کپتان پراس

سارجنٹ کراس مسٹر کوالٹر — کپتان کرمی کپتان راٹلف

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈس بروسنر — (اپاتھیکری) مسٹر رانس

مسٹر۔ آر۔ جے ڈینیٹ — کپتان راجرز

کنڈکٹر۔ ٹی۔ او۔ ڈانل — مسٹر سوسمین (اپاتھیکری)

میجر ڈن - وی - ڈی - مسٹرینگ — حوالدار پیرول کوئیزاون سیپیرز اینڈ سائینرز

حوالدار محمد قاسم — ۸ مدراس الفینٹری

صوبہ دار گوندراے — ۴ پی - ڈبلیو - او ایل کیولری

صوبہ دار امیر حسین بہادر — (۱) مدراس لینسرز

کلر حوالدار ویراسوامی
حوالدار شیخ فرید } کونیزاون سیپیرز اینڈ مائینرز

حوالدار یعقوب خان ۳۶ نیٹو الفینٹری

دفعدار محمد ایوب ۱۳ بنگال کیولری — رسالدار محمد اکبر خان (۱) پنجاب کیولری

جمعدار غلام خان ۲ پنجاب کیولری - جمعدار شاہ پسند خان
کوٹ دفعدار یونس خان } گائڈز کیولری
دفعدار مہر علی

کوٹ دفعدار شمس الدین ۲ پنجاب کیولری — رسالدار میجر سردار بہادر سیر عالم خان ۶ بنگال کیولری

صوبے دار امیر خان ۱۹ بنگال الفینٹری — صوبے دار شاہ پسند ۱۰ بنگال الفینٹری

دفعدار محمد اسلام گائڈز کیولری — جمعدار میر افضل ۶ پنجاب الفینٹری

صوبے دار دایم خان
نایک شیر زمان } (۱) پنجاب الفینٹری — حوالدار قرب علی
صوبے دار قادر خان } ۲۱ پنجاب الفینٹری

جمعدار محمد اسمٰعیل
جمعدار نواب خان
رسالدار پرد ھان بھگونت سہائے } کیولری نمبر ۳

دفعدار گنگا رام ۱۴ بنگال لینسرز — حوالدار بدھی بلب پنت
نایک نرہر سنگھ جوشی — حوالدار رشن سنگھ ۳ گورکھا
نایک کلیان سنگھ سی ۱۶ ابرگیڈ آر۔ اے۔ — رسالدار محمد نور خان ۷ بنگال کیولری
صوبے دار میجر شو داس سنگھ ۷ نیٹو انفینٹری
حوالدار جانکی پرشاد بارہ بنکی پولیس — دفعدار امیر خان گائڈز
دفعدار شیر محمد ۷ بنگال کیولری — صوبے دار رام غلام بنگال سیپرز اینڈ مائنرز
دفعدار جوہر سنگھ ۸ بنگال کیولری — حوالدار جگن ناتھ پانڈے (۱) اودھ آرگولر انفینٹری
حوالدار تاجاتواری ۱۶ نیٹو انفینٹری — نایک گوردین سنگھ ۴ نیٹو انفینٹری

جمعدار بھوم سنگھ
صوبے دار میجر بلدیو پاٹھک } ۱۶ نیٹو انفینٹری

نایک امراؤ سنگھ سیپرز مائنرز — دفعدار بلدیو سنگھ (۱) بنگال لینسرز
دفعدار آصف دولھا خان ۳ بنگال کیولری — رسالدار میجر متھرا سنگھ سردار بہادر ۶ بنگال کیولری
صوبے دار اجودھیا پاٹھک
نایک خیبر } بنگال سیپرز اینڈ مائنرز

سردار یعقوب خان ۴ پی۔ ڈبلیو۔ او۔ کیولری

صوبے دار رسید علی ۱۹ مدراس انفینٹری — حوالدار جمال خان ۳۴ مدراس انفینٹری

حوالدار بچھیا ۲۲ مدراس انفینٹری — حوالدار رسید قادر ۲۴ مدراس انفینٹری

حوالدار عظیم الدین
صوبے دار مراد خان — ۲۶ مدراس انفینٹری

صوبے دار شیخ حسین
حوالدار عثمان خان — ۲۷ مدراس انفینٹری

حوالدار جلال شریف ۱۶ مدراس انفینٹری

صوبے دار علی بیگ ۱۲ مدراس انفینٹری — حوالدار شیخ عبداللہ ۱۷ مدراس انفینٹری

رسالدار للا دھرم سنگھ — صوبے دار میجر بابو خان کھچی خان ۲ بمبئی انفینٹری

ہسپتال اسسٹنٹ خان بہادر الٰہی بخش — نایک ہیت رام اول پنجاب انفینٹری

دفعدار تیج سنگھ ۲ پنجاب کیولری — وردی میجر شیخ شرپتی

رسالدار میجر محمد عبدالقادر کے۔ بی۔ ۷ اڑ گلر کیولری — دفعدار محمد ناظر شاہ ۱۷ بنگال کیولری

صوبے دار محمد علیشاہ۔ نواب جان فشان خان — رسالدار محمد امین ۲ بنگال کیولری

مرحوم کیولری

صوبے دار بھیم سنگھ ۲-۱۔ گورکھا رائیفلز — جمعدار تیج بیر
صوبے دار بہادر — ۱-۱۔ گورکھا رائیفلز

معدار سوبھا سنگھ ۳۲ پنجاب انفینٹری	صوبے دار دونی چند بہادر وفعدار بخشی خان گائڈز کیولری
وفعدار اللہ بخش خان	جمعدار کشن سہائے اول ٹرپ سٹیٹ رجمنٹ
حوالدار جیو اسنگھ ۱۴ بنگال انفینٹری	
رسالدار میجر واجد علی سردار بہادر وفعدار امید حسین ۴ رجمنٹ کیولری	
حوالدار منور گائڈز انفینٹری	حوالدار گوجر (۱) پنجاب انفینٹری
حوالدار سرور شاہ ۷ بنگال انفینٹری	حوالدار سعید خان یکم پنجاب انفینٹری
حوالدار دیو اسنگھ ۲ پنجاب انفینٹری	رسالدار رحمت خان ۷ بنگال کیولری
وفعدار ہرنام سنگھ ۰ کیولری	ہسپتال اسسٹنٹ محمد عثمان غنی
وفعدار سپہ دار بیگ ۸ بنگال کیولری	
اونریری کپتان محمد حسین رسالدار میجر سردار بہادر ۷ بنگال لینسرز	
اونریری کپتان جیٹھیا کھتری صوبے دار میجر سردار بہادر ۱۳ بنگال انفینٹری	
صوبے دار کاشی رام اوڈنینس ڈپارٹمنٹ	صوبے دار سعید عباس بہادر ۵ لائٹ کیولری
صوبے دار سید ممی الدین بہادر جمعدار سید حسین ۳۶ مدراس رائفلز	

حوالدار گمان سنگھ
حوالدار موہن سنگھ
۵ گورکھے

حوالدار گلاب سنگھ بورا
حوالدار کالو
۵ گورکھے

حوالدار موتی ۳۴ میٹو انفنیٹری

حوالدار جگت رام
حوالدار بچمن
۳ گورکھے

حوالدار دسودھا سنگھ گائڈز

صوبے دار چوگھٹا سنگھ اسکھ

صوبے دار میجر نند و مقرر ۳ بنگال انفنیٹری

حوالدار پنجاب سنگھ مذہبی رجمنٹ

جمعدار امین الدولہ خان ۳ بنگال کیولری

اونریری کپتان صوبے دار میجر موتی نگری سردار بہادر

صوبے دار موہن سنگھ موہر صوبے دار منی رام گھلے

صوبے دار دھنیر
صوبے دار مہابیر جھانسکی

حوالدار سسو تھاپا
حوالدار نایک پربت رانا

حوالدار ہرکبیر نگرکوٹی
حوالدار ٹکا رام رانا

حوالدار ناتھو بھسٹ
حوالدار دھنیر لوہر

۳ گورکھا

حوالدار رگھبر رانا
حوالدار دھنیر گرون

بگل میجر نادودامی
حوالدار امر سنگھ راٹھ

حوالدار پربیر تھاپا
حوالدار سنگھ بیر علی

حوالدار مکن رام

حوالدار جاہی سنگھ ۳ گورکھا — نایک چندر سنگھ ۵ گورکھا

رسالدار عبداللہ خان ۵ پنجاب کیولری — صوبے دار میجر جبر سنگھ گائڈز

حوالدار امر سنگھ — حوالدار جوہر سنگھ ۲۱ پنجاب انفینٹری

کوٹ وفعدار شام سنگھ — کوٹ حوالدار مہنا سنگھ ۵ پنجاب انفینٹری

وفعدار جہانگیر خان ۳ - بنگال کیولری — صوبہ دار شیر سنگھ ۱ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار تیاداس ۲۸ پنجاب انفینٹری — صوبہ دار جواہر سنگھ ۵ - مدراس - (برما)

صوبہ دار جواہر سنگھ ۱۶ بنگال انفینٹری — رسالدار وریم سنگھ ۲ - سنٹرل انڈیا ہارس

صوبہ دار گردت سنگھ / صوبہ دار میجر بدھ سنگھ — ۱۹ رجمنٹ — حوالدار علی بخش / حوالدار گلاب سنگھ — ۴ پنجاب انفینٹری

حوالدار دساد سنگھ ۲۵ - بنگال انفینٹری — نایک کیسر سنگھ ۳۱ بنگال انفینٹری

نایک پنجاب سنگھ ۲۵ رجمنٹ — حوالدار دیوا سنگھ ۲۵ رجمنٹ

وفعدار بوٹا سنگھ / لانس وفعدار شادی — ۱۰ بنگال لینسرز — لانس وفعدار دریم سنگھ ۱ - بنگال کیولری

صوبہ دار رتن سنگھ (سب انسپکٹر) ۵ پنجاب انفینٹری — سردار گنڈا سنگھ رسالدار

جمعدار گنڈا سنگھ ۴ پنجاب انفینٹری — صوبہ دار جواہر شاہ ۳۱ بنگال انفینٹری

جمعدار امیر سنگھ اول بیلی گارڈ — حوالدار جواہر سنگھ ۴ پنجاب انفینٹری

حوالدار گردت سنگھ ۵ پنجاب انفینٹری — حوالدار رحمت بخش اول پنجاب انفینٹری

دفعدار جے سنگھ اول کیولری
حوالدار جیسر سنگھ ۴ سکھ
صوبہ دار کالا سنگھ ۲۵ بنگال انفینٹری
دفعدار ناتھا سنگھ ۱۰ بنگال انفینٹری
جمعدار محکم دین ۲۵ پنجاب انفینٹری
رسالدار سردار جیت سنگھ ۹ بنگال لینسرز
حوالدار چتر سنگھ ۱۴ بنگال نیٹو انفینٹری
جمعدار شیر باز خان ۲ پنجاب کیولری
صوبہ دار کرم خان ۲ پنجاب انفینٹری
صوبہ دار گھیٹا خان گائڈز
دفعدار جمال سنگھ ۲ پنجاب کیولری
دفعدار امر سنگھ اول پنجاب کیولری
صوبہ دار میجر موہیا سنگھ
صوبہ دار نگینا سنگھ
۱۰ بنگال انفینٹری
حوالدار بکرما سنگھ ۳۰ پنجاب انفینٹری
نایک شیرو ۳۰ پنجاب انفینٹری
رسالدار گردت سنگھ ۴ بنگال کیولری

نایک چھتر سنگھ ۴ پنجاب انفینٹری
ٹرمپٹ میجر الا بخش ۷ و ۸ رجمنٹ ۱۵ بنگال کیولری
نایک روشن خان بنگال سیپرز اینڈ مائنرز
صوبہ دار گنیش داس ۳۱ پنجاب انفینٹری
کوٹ دفعدار بشن سنگھ ۱۹ بنگال لینسرز
صوبہ دار جوالا سنگھ ۵ پنجاب انفینٹری
رسالدار گلاب سنگھ ۱۹ بنگال لینسرز
نایک خدا بخش
صوبہ دار نبی بخش ۳ پنجاب انفینٹری
نایک گنگا سنگھ ۱۹ پنجاب انفینٹری
دفعدار پریم سنگھ ۳ بنگال کیولری
دفعدار میر معظم علی ۳ لائیٹ کیولری
حوالدار شام سنگھ
حوالدار گنگا سنگھ
۲۵ پنجاب انفینٹری
دفعدار ایشور سنگھ ۱۲ بنگال انفینٹری
حوالدار بھولا سنگھ ۱۵ سکھ
حوالدار بھگیتا ۶۶ رجمنٹ

حوالدار یعقوب خان ۲۷ مدراس انفینٹری — صوبہ دار میٹھا خان

صوبہ دار مولاداد خان — حوالدار شبراتی

رسالدار جما خان ۹ بنگال کیولری — صوبہ دار قاہر دین ۴ رجمنٹ

صوبہ دار پرتاب سنگھ ۲۰ پنجاب انفینٹری

جمعدار کشن سنگھ ۲۸ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار میجر بھولا سنگھ سردار بہادر
صوبہ دار جوالا سنگھ
صوبہ دار آسا سنگھ
صوبہ دار ہری سنگھ
صوبہ دار فتح سنگھ
حوالدار بوٹا سنگھ
صوبہ دار جھنڈا سنگھ
صوبہ دار ساون سنگھ
} ۲۲ پایونیرز

جمعدار جیون سنگھ ۳۴ پنجاب انفینٹری — دفعدار سلطان خان

صوبہ دار چیتا سنگھ — جمعدار کاہو سنگھ ۱۴ سکھ

جمعدار رحیم بخش ۱۱ بنگال لینسرز — دفعدار رودا - ۱۱ بنگال لینسرز

صوبہ دار راجا سنگھ بہادر — جمعدار ٹھاکر بھودھ سنگھ ۱۳ نیٹو انفینٹری

دفعدار لڈھا سنگھ — جمعدار کاہن سنگھ

حوالدار رتن سنگھ — دفعدار امیر خان

حوالدار گوبند سنگھ — رسالدار میجر سردار ہزارا سنگھ

سارجنٹ ناہر سنگھ — حوالدار چنڈا سنگھ-۳۲ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار میجر علی بخش بہادر سپیرز اینڈ مائنرز صوبہ دار دیا سنگھ

دفعدار بوٹی خان — صوبہ دار میجر یران بخش سردار بہادر ۲ پنجاب انفینٹری

جمعدار قطب الدین خان ۲ سنٹرل انڈیا ہارس — دفعدار ہرجس ۱۶ بنگال کیولری

حوالدار جلیٹھا سنگھ ۲ پنجاب انفینٹری

دفعدار میر صادق علی
دفعدار عباس علی
دفعدار امداد علی
دفعدار دھیرج سنگھ
دفعدار دتا خان
} ۴ کیولری

دروی میجر اسد اللہ خان گائڈز — حوالدار پریم سنگھ

کلرجوالدار بیام جی اسرائل — رسالدار ولی محمد

رسالدار اللہ بخش ۲ بمبئی لینسرز — دفعدار سرفراز خان

دفعدار سنت سنگھ	دفعدار دولت سنگھ
جمعدار شاہ سوار گائڈز	حوالدار محمد عمر
حوالدار کھجان سنگھ ۱۴ سکھ	حوالدار احمد خان
تحصیلدار عجب سنگھ پنشنر	نایک جودھ سنگھ ۱۴ نیٹو انفینٹری
نایک غازیخان ۱۵ انفینٹری	حوالدار امام بخش ۴ پنجاب انفینٹری
حوالدار ہردھان سنگھ	کلرحوالدار رورئی خان ۲۵ پنجاب انفینٹری
دفعدار گنڈا سنگھ ۲ پنجاب کیولری	جمعدار جودھ سنگھ رویل آرٹیلری
حوالدار بلا ۲۵ پنجاب انفینٹری	حوالدار جیون سنگھ ۱۵ سکھ
دفعدار بہادر خان دفعدار عبداللہ خان	۳ بنگال کیولری
حوالدار باز خان ۲۴ بنگال انفینٹری	صوبہ دار پریم سنگھ ۳۱ پنجاب انفینٹری
صوبہ دار بھوپ سنگھ ۳۹ پنجاب انفینٹری	جمعدار دلیر خان ۳۰ پنجاب انفینٹری
صوبہ دار ساہبا ۴ پنجاب انفینٹری	جمعدار زمان خان ۴ پنجاب انفینٹری
رسالدار امیر چند دفعدار ہری سنگھ — گائڈز	نایک نگاہیا نایک عمر بخش — ۴ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار کاہن سنگھ
حوالدار فضل
نایک آلا سنگھ
۲ پنجاب انفینٹری

دفعدار جواہر سنگھ
رسالدار جواہر سنگھ
رسالدار کشن سنگھ
رسالدار محمد شہریار
۱۹ بنگال لینسرز

رسالدار بھورو سنگھ ۲ پنجاب کیولری
حوالدار سمند سنگھ ۳۱ پنجاب انفینٹری

نایک سوبھا رد ایل آرٹیلری

صوبہ دار نور احمد
حوالدار وزیر سنگھ
۲۶ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار رحمت اللہ بیگ ۳ سکھ
حوالدار نند سنگھ ۱۵ سکھ

صوبہ دار احمد خان ۱ پنجاب انفینٹری
دفعدار حکم سنگھ ۱- پنجاب کیولری

حوالدار ایشور سنگھ
بگل میجر پیرم دتا
حوالدار صاحب سنگھ
۴ پنجاب انفینٹری

صوبہ دار بیر اسنگھ ۳۶ رجمنٹ
رسالدار امیر خان ۳ بنگال کیولری

دفعدار پرتاب سنگھ ۱۹ بنگال لینسرز

صوبہ دار وریم سنگھ
جمعدار مہتاب سنگھ
۲۸ پنجاب انفینٹری

حوالدار خدا بخش ۵ گورکھے
دفعدار جواہر سنگھ (۲) ۹ بنگال لینسرز
رسالدار کپور سنگھ ۷ بنگال لینسرز
جمعدار بھگوان سنگھ ۴ سکھ
لائس دفعدار مانا سنگھ ۲ پنجاب کیولری
نایک جیت سنگھ
نایک ارجن کھتری
۳ گورکھا
حوالدار سیوا سنگھ گائڈز
نایک وزیر علی
جمعدار کالی چرن
صوبہ دار جوالا سنگھ
حوالدار ارکشن سنگھ
حوالدار گردت سنگھ
حوالدار ٹہل سنگھ
حوالدار جوالا سنگھ
نایک شیر سنگھ
حوالدار بور سنگھ
حوالدار روسا دا سنگھ
حوالدار دیوا سنگھ
حوالدار امر سنگھ
حوالدار بوٹا سنگھ
۳۲ پایونیرز

دفعدار اندر سنگھ ۹ بنگال لینسرز
دفعدار کشن سنگھ ۹ بنگال لینسرز
صوبہ دار شیر خان ۲۱ پنجاب انفینٹری
حوالدار رسول خان ۱۹ پنجاب انفینٹری
صوبہ دار غلام حسین ۲ پنجاب انفینٹری
حوالدار ہیرا سنگھ ۱۷ نیٹو انفینٹری
جمعدار ملک قطب دین
کمانڈران چیفس کیمپ

نایک مہن سنگھ نایک لہنا سنگھ نایک لہنا سنگھ
لانس نایک حکم سنگھ لانس نایک بدھا سنگھ ۳۲ پایونیرز
حوالدار آلا سنگھ

سردار نہال سنگھ ڈپٹی انسپکٹر ۲۳ پنجاب انفینٹری

نایک عطر سنگھ ۳۱ بنگال انفینٹری نایک دیوا سنگھ اول پنجاب انفینٹری

نایک شام سنگھ ۲۳ پایونیرز

رسالدار سردل سنگھ
دفعدار گردت سنگھ
دفعدار گنگا سنگھ ۱۱ بنگال لینسرز
فریر میجر میران بخش

حوالدار خان سنگھ ۴ سکھ دفعدار مرزا اللہ خان

اونریری کپتان رسالدار میجر گنڈا سنگھ سردار بہادر ۱۹ بنگال لینسرز

جمعدار شیر سنگھ ۴۵ سکھ صوبہ دار میجر بھگوان سنگھ خان بہادر ۳۰ برما

دفعدار محمد جان سنٹرل انڈیا ہارس

سپاہی عطر سنگھ
سپاہی بھگوان سنگھ آگرہ مونٹڈ پولیس

سوار جیت سنگھ سوار سکندر خان

حوالدار نہال سنگھ ۲۶ پنجاب انفینٹری — حوالدار بگا سنگھ ۲ سکھ

حوالدار رمضانی ۲۵ پنجاب انفینٹری — حوالدار عظیم بخش ۱۴ سکھ

دفعدار امان خان ۳۰ پنجاب کیولری — دفعدار رام جس ۷ بنگال کیولری

حوالدار عمر بخش — صوبہ دار بلدیو ۳۳ رجمنٹ

حوالدار دمن سنگھ ۱۴ سکھ — حوالدار صاحب سنگھ ۹ پولیس

سپاہی رام سنگھ — نایک ہیرا سنگھ ۱۴ سکھ

رسالدار مہتاب سنگھ — رسالدار گلاب سنگھ

جمعدار آسا سنگھ — جمعدار بھاگ خان

کوٹ دفعدار حکیم رائے۔ دفعدار جوند سنگھ۔ دفعدار اُتم سنگھ

دفعدار ٹہل سنگھ — دفعدار ہزارہ سنگھ۔ سوار بدھاوا سنگھ (۱)

سوار بدھاوا سنگھ نمبر ۲ — سوار جیون خان۔ سوار دیوا سنگھ

سوار کرم سنگھ

} ۱۰ بنگال لینسرز

سپاہی ہان سنگھ کماون بٹیلین

سپاہی گمان سنگھ ۵ گورکھا گائڈز

سپاہی جھنڈا سنگھ ۲ پنجاب انفینٹری

سوار چندا سنگھ
سپاہی نہال سنگھ
سپاہی گردت سنگھ
} ۳۲ پایونیرز

سپاہی نہال سنگھ
سپاہی شیر سنگھ
سپاہی امر سنگھ
سپاہی جیت سنگھ
} ۳۲ پایونیرز

رسالدار رحمت اللہ

صوبہ دار فضل داد خان

ضمیمہ نمبر ۹

فوجی افسران

جنرل سر آر۔ سی۔ لو۔ جی۔ سی۔ بی بنگال کیولری

لفٹننٹ جنرل سر جی۔ بی دولزلے۔ کے۔ سی۔ بی۔ برٹش سروس

لفٹننٹ جنرل سر بی بلڈ۔ کے۔ سی۔ بی۔ آر۔ ای

میجر جنرل ایچ۔ ایل۔ سمتھ بورین ڈی۔ ایس۔ او۔ برٹش سروس

میجر جنرل سرای۔ ایل الیٹ۔ کے۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی

میجر جنرل ڈی۔ جے۔ ایس۔ میکلیوڈ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ مدراس جنرل لسٹ کیولری

میجر جنرل۔ بی۔ اے۔ کومب۔ سی۔ بی۔ برٹش سروس

میجر جنرل ڈبلیو - ٹی - شون - سی - بی - ڈی - ایس - او - آر - ای

میجر جنرل ایچ - اے - ٹشبین - سی - بی - برٹش سروس

برگڈیر جنرل - بی - ڈف - سی - بی - سی - آئی - ای - انڈین آرمی

برگڈیر جنرل جے ایس کالنز برٹش سروس

برگڈیر جنرل جے - ایچ - رایل آرٹلری

برگڈیر جنرل سر جے - ڈبلیو مرے کے سی - بی - برٹش سروس

برگڈیر جنرل ایف - ایچ پلوڈن برٹش سروس

برگڈیر جنرل سر جے دنکاکس - کے - سی - ایم - جی - ڈی ایس - او - برٹش سروس

برگڈیر جنرل جی - ایل - آر - رچرڈسن - سی - بی - سی - ایس - آئی - سی - آئی - ای آنڈین آرمی

برگڈیر جنرل جی - ایچ - مورمولینیو - سی - بی - ڈی - ایس - او - سی - آئی - ای انڈین آرمی

برگڈیر جنرل ایچ پی - ایچ - سی - بی - ڈی - ایس او - آر - ای

برگڈیر جنرل ایچ اے ایبٹ - سی - بی انڈین آرمی

برگڈیر جنرل اے - آر - مارٹن - سی - بی - انڈین آرمی

کرنیل جے - ای - نکسن - سی - بی - انڈین آرمی

کرنیل - ای - بالف انڈین آرمی

کرنیل ڈبلیو بی کیپر برٹش سروس

کرنیل ایچ آئی ڈبلیو ہیملٹن ڈی-ایس-او-اے-ڈی-سی-برٹش سروس

کرنیل سی ایچ ڈس ویکس انڈین آرمی

کرنیل اے ایچ ہیوٹ رایل ہارس آرٹلری

کرنیل جے اے کاکسہڈ سی-بی رایل آرٹلری

کرنیل ایچ این میکرے سی-بی-اے-ڈی-سی-انڈین آرمی

کرنیل ایف جے آیلمر-وی-سی-رایل انجینیرز

کرنیل جے-سی-ایف گارڈن-سی-آئی-ای-انڈین آرمی

بریوٹ کرنیل جی ایف فرانسس انڈین آرمی

بریوٹ کرنیل اے اے پیرسن-انڈین آرمی

بریوٹ کرنیل سی-ڈبلیو میور-سی-بی-سی-آئی-ای-انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنیل سی-ڈی-سی-ہیملٹن رایل آرٹلری

لفٹنٹ کرنیل ای-سی-ہل برٹش سروس

لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو-آر-برڈوڈ-انڈین آرمی

لفٹنٹ کرنیل جے-ایم-ایس برنکر رایل ہارس آرٹلری

لفٹنٹ کرنیل ایس ڈی رنیفرڈ رایل آرٹلری لفٹنٹ ایس ڈی گارڈن ۱۴ بنگال لینسرز

لفٹنٹ کرنیل ڈی سی کارٹر رائل آرٹلری لفٹنٹ کرنیل ایچ سی ٹی لٹلڈیل ۱۴ ڈریگون گارڈز

لفٹننٹ کرنیل ایچ ایس ڈاکنس رایل آرٹلری۔ لفٹننٹ کرنیل ایم سی بارٹن ڈی ایس او رایل انجینیر

لفٹننٹ ای گزرائل آرٹلری لفٹننٹ کرنیل ایف ہاکنس فرسٹ برہمنز

لفٹننٹ کرنیل اے کین ڈی۔ ایس۔ او رایل۔ میجر جنرل سی۔ جے۔ برنٹ سی۔ بی۔ برٹش آرٹلری۔ سروس

لفٹننٹ کرنیل آر۔ اے۔ جی۔ ہیریسن سی ایم۔ میجر جنرل سر آرو سٹماکاٹ کے سی۔ بی جی۔ رایل آرٹلری ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل۔ جے۔ ڈبلیو ہاکنس رایل۔ میجر جنرل ایف۔ ڈبلیو۔ کجنز سی۔ بی۔ برٹش ہارس رایل آرٹلری سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ ایم۔ او ٹل ۹ لانسرز میجر جنرل اے۔ جی۔ کریگ سی۔ بی۔ برٹش سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ ایف۔ سی بٹین سی۔ بی۔ برگڈیر جنرل جے۔ ایچ۔ ایس کریگی برٹش برٹش سروس سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ سی۔ ایم۔ ٹی۔ وسٹرن۔ برگڈیر جنرل ایف۔ ایچ ڈھبٹی برٹش رایل آرٹلری سروس

لفٹننٹ کرنیل۔ آر۔ سی۔ آنسلو۔ انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل ای۔ جی۔ ایچ بنگھم آر۔ اے

لفٹننٹ کرنیل جی۔ سی۔ پی۔ آنسلو۔ رایل انجینیرز

لفٹننٹ کرنیل۔ جی ایف۔ این ٹیلی انڈین آرمی۔ برگڈیر جنرل۔ آر۔ جی۔ ڈبلیو ہیپیرن برٹش سروس

لفٹننٹ کرنیل جے۔ اے۔ ل انڈین آرمی۔ برگیڈیر جنرل جے۔ پی۔ سی۔ نول انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل آر۔ ڈبلیو۔ شرارڈ۔ انڈین آرمی میجر اے۔ جی۔ بیٹین ۹ بنگال لانسرز ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

لفٹننٹ کرنیل اے ڈبلیو۔ ایل ہیلی۔ سی۔ بی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو ای فلپس انڈین آرمی

لفٹننٹ کرنیل اے۔ بی۔ ڈنسٹرول فرسٹ بٹالین ایسٹ سرے رجمنٹ

میجر جے۔ بی۔ اڈوارڈز ڈی۔ ایس۔ او۔ فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل

میجر جے ایم سٹوارٹ۔ ۲ بٹالین ۵ گورکھا رائفلز ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ۳ انفینٹری برگیڈ

میجر ڈبلیو جی۔ بی۔ فرسٹ بٹالین نارتھ سٹیفرڈشائر رجمنٹ ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ۴ انفینٹری برگیڈ

کپتان ایچ۔ آر۔ پامر۔ آر۔ اے

میجر جنرل ایل ڈبلیو۔ کرسٹوفرسی۔ بی۔ ڈائرکٹر جنرل سپلائی ٹرانسپورٹ

سپلائی وٹرانسپورٹ کور

لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ آر۔ ییلڈنگ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ او

میجر سی۔ جی۔ آر۔ تھیکول ڈی۔ ایس۔ او

میجر ایف۔ سی۔ ڈبلیو رائڈ آوٹ

میجر ڈی۔ ایم۔ تھامسن

میجر ایچ۔ ایم۔ سی۔ اے۔ جانسٹن

کپتان ایف۔ڈبلیو ہاکس
کپتان ٹی۔ای۔میڈن
کپتان ایچ ایچ راڈی
کپتان اے۔ایس۔آر۔اینسلی
} سپلائی وٹرانسپورٹ کور

میجر جنرل سی ایچ سکاٹ۔سی۔بی۔آر۔اے۔ڈائرکٹر جنرل آرڈیننس

لفٹننٹ جے سسن۔اسسٹنٹ کمسری۔آرڈیننس ڈپارٹمنٹ ناردرن سرکل

سرجن جنرل سر۔ٹی۔جے۔گیلوی۔کے۔سی۔ایم۔جی۔سی۔بی۔آر۔اے۔ایم سی۔پرنسپل میڈکل افسر ہز میجسٹیز فورسز ان انڈیا

کرنیل جے۔ایف۔پیل۔سی۔بی۔آر اے۔لفٹننٹ کرنیل سی۔سی۔مینیفولڈ۔آئی۔ایم ایم۔سی ایس

کرنیل جے۔ایم۔ہیمش۔آر۔اے۔ایم۔سی میجر سی۔بی۔رسل۔آر۔اے۔ایم۔سی

کرنیل ٹی۔ایس۔ویر۔آئی۔ایم۔ایس میجر ایچ۔ایم۔ایڈمسن۔آر۔اے۔ایم۔سی

لفٹننٹ کرنیل۔ڈبلیو۔ٹی۔جانسٹن۔آر۔اے میجر ڈی ہنسی۔آر۔اے۔ایم۔ایس ایم۔سی۔

لفٹننٹ کرنیل۔ایچ۔ایس۔میکگل۔آر۔اے میجر۔پی۔ہیر۔آئی۔ایم۔ایس ایم۔سی

لفٹننٹ کرنیل زیڈ۔اے۔احمد۔آئی۔ایم۔ایس میجر ایچ۔ایم۔مارسین۔آئی۔ایم۔ایس۔

لفٹنٹ کرنیل ایل اے - واڈل - سی - آئی - میجر - ایچ - ایم - مارسین - آئی - ایم - ایس ای - آئی - ایم - ایس

لفٹنٹ کرنیل - ایم - ایس - ایر - آئی - ایم ایس - میجر - جی - ٹی - مولڈ - آئی - ایم - ایس

لفٹنٹ کرنیل جے - شیرر - ڈی - ایس - او - میجر ایچ - این تھامسن ڈی - ایس - او آئی - ایم - ایس

ویٹرنیری لفٹنٹ کرنیل بی - ایل - گلور - سی - بی - آرمی - ویٹرنیری ڈپارٹمنٹ

ویٹرنیری میجر اے - ایف - ایپلٹن آدمی ویٹرنیری ڈپارٹمنٹ

کپتان - ایچ - ایچ - ایف ٹرنر ۲ بنگال لانسرز (فٹ بال وہاکی ٹورنمنٹ)

میجر سی - ای - سالوسٹن - آر - ای - بنگال سیپرز مائنرز

بریوٹ میجر جے - ایم - سی - کالون وی - سی - آر - ای - بنگال سیپرز و مائنرز

صوبہ دار میجر ہیرا سنگھ بنگال سیپرز و مائنرز

صوبہ دار رامچند رساونت بہادر بمبئی سیپرز اینڈ مائنرز

۴ ڈریگون گارڈز

میجر - ایف - بی - ایل - وڈرائٹ کمانڈنٹ

میجر آنریبل آر بی - سکنڈان کمانڈ

۱۵ ہزارز

لفٹنٹ کرنیل ٹی جے ڈی کرسپگنی کمانڈنٹ

پریوٹ لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ ای پیٹن۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ سکنڈان کمانڈ

۹ لانسرز

لفٹننٹ کرنیل ایس۔ ڈبلیو فالٹ کمانڈنٹ

لفٹننٹ کرنیل ای۔ ٹی۔ لنڈ۔ سکنڈان کمانڈ

رایل ہارس آرٹلری

میجر اے۔ ایچ۔ شارٹ ڈی۔ بیٹری

میجر وی۔ ایف۔ ڈبلیو۔ اے۔ بیجٹ۔ آئی بیٹری

رایل فیلڈ آرٹلری

میجر ای۔ ایم۔ لیکلن۔ ۱۳ بیٹری فرسٹ برگیڈ ڈویژن

میجر ڈبلیو۔ کے میکلیوڈ ۷۰ ۶ بیٹری فرسٹ برگیڈ ڈویژن

میجر آر۔ جے۔ جی۔ الکنگٹن ۲۴ باٹری۔ ۳۸ برگیڈ ڈویژن

میجر ایف۔ وھائٹ ۲۰ بیٹری ۳۸ برگیڈ ڈویژن

میجر ایل۔ فورڈ ۵۱ بیٹری ۳۹ برگیڈ ڈویژن

میجر جے۔ ای۔ ہاروی ۵۴ باٹری۔ ۳۹ برگیڈ ڈویژن

رایل گریژن آرٹلری

میجر ایف۔ آر۔ تھیکرے۔ ۱۰ کمپنی ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

میجر اے۔ ایچ۔ بلاک ۲۰ کمپنی ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

میجر ایف۔ ٹی کریم۔ ۹۱ کمپنی ۵ انچ گنز۔ ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

میجر ایس۔ وی۔ تھارنٹن ۹۴ کمپنی ۶ انچ گنز ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

میجر ایم۔ ایف فیگن نمبر ۶ مونٹین باٹری ۳۰ پونڈر برگیڈ ڈویژن

کپتان۔ جے۔ ای۔ ایل۔ بروس پشاور مونٹین بیٹری

فرسٹ بٹالین نارتھمپٹن شائر رجمنٹ

لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ سی۔ فاسٹ کمانڈنٹ

میجر ڈبلیو۔ ویلنز سکنڈان کمانڈ

فرسٹ بٹالین سوتھ ویلز بارڈرز

لفٹننٹ کرنیل۔ سی۔ وی۔ ٹروٹر کمانڈنٹ

میجر سی۔ ای۔ کرل سکنڈان کمانڈ

سکنڈ بٹالین ولش رجمنٹ

لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو۔ وی۔ ڈکنسن کمانڈنٹ

میجر اے۔ آر۔ ریڈ۔ سکنڈان کمانڈ

سکنڈ بٹالین گارڈن ہائی لینڈرز

لفٹننٹ کرنیل۔ ڈبلیو۔ اے۔ سکاٹ سی بی۔ کمانڈنٹ

میجر ایچ۔ رائٹ ڈی۔ ایس۔ او سکنڈان کمانڈ

فرسٹ بٹالین رائل منسٹر فیوزیلیرز ڈیٹیچمنٹ

بریوٹ میجر ڈی کراکر ۳۳ راجپوت کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ ٹی فیرلارڈ

۲۰ پنجاب انفینٹری۔ کمانڈر بریوٹ کرنیل جے۔ بی۔ دون ۴ پایونیر کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ بی۔ بوراڈیل ڈی ایس۔ او

۳۸ ڈوگرا۔ کمانڈر میجر ایچ۔ پی۔ برن ۹ بنگال لانسرز کمانڈر لفٹنٹ کرنیل۔ ایف۔ ڈبلیو پی۔ انجلو

۱-۲ گورکھا۔ کمانڈر میجر ڈی۔ سی ایف مینٹایر ۴ بمبئی کیولری کمانڈر میجر ایف ویڈسن

۱-۳۹ گڑھوال رائیفلز کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ۱۱ بنگال لانسرز کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایف۔ جی اے۔ سی۔ او۔ ڈانل ڈلامین

۴ حیدرآباد انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایم ۸ بنگال لانسرز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ای ایچ ٹی۔ شیون ریوٹ کارناک

۱۸ مدراس انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو ۱۹ بنگال لانسرز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ ایچ۔ لوری ایس میسی

۳۸۔ پنجاب انفینٹری کمانڈر میجر جی۔ آر کرافرڈ ۱۸ بنگال لانسرز۔ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل جے۔ اے بنی

۲ پنجاب انفینٹری بریوٹ کرنیل اے۔ اے بیرٹ ۳ بنگال کیولری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ جے مڈلٹن

۱۵ سکھ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل جی۔ ایف گائڈز کمانڈر بریوٹ لفٹنٹ کرنیل۔ جی۔ ٹی روکرافٹ۔ ڈی۔ ایس۔ او ینگ ہسبینڈ۔ سی۔ بی

۴ راجپوتانہ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ ریڈ ۵ پنجاب کیولری کمانڈر میجر ایچ ہٹلر

۳۲ پایونیر کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ آر برنیڈر فرسٹ سنٹرل انڈیا ہارس کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایف ایچ۔ ڈرمنڈ۔ سی۔ آئی۔ ای

۲۳ پایونیر کمانڈر بریوٹ لفٹنٹ کرنیل اے ۱۴ بنگال لانسرز کمانڈر میجر۔ جی ایچ۔ ولر ایف۔ ہاگ

۲۷ بلوچ انفینٹری کمانڈر لفٹنٹ کرنیل جی رایل سکاٹ فیوزلیرز کمانڈر میجر۔ ایچ۔ ایس ای۔ ایون میسک سی سٹینل

۱۰۳ گورکھا کمانڈر لفٹنٹ کرنیل ایچ۔ روز

۶۔ جاٹ کمانڈر لفٹنٹ کرنیل سی ایچ وٹمور لینڈ

والنیٹرز

مفصلہ الذیل فوجوں کے ڈیٹچمنٹ

بہار لائٹ ہارس ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے والنیٹر رائفلز

کاپور لائٹ ہارس } فرسٹ گریٹ انڈین پنینشولا ریلوے

سرماویلی لائٹ ہارس } والنیٹر رائفلز کور

کلکتہ لائٹ ہارس۔ فرسٹ بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے والنٹیرز

بمبئی لائٹ ہارس نیلگری والنٹیر رائفلز

اودھ لائٹ ہارس برار والنٹیر رائفلز

پنجاب لائٹ ہارس بلوچستان والنٹیر رائفلز

آسام ویلی لائٹ ہارس مدراس ریلوے والنٹیرز

بمبئی آرٹلری والنٹیرز مدراس آرٹلری والنٹیرز

بمبئی والنٹیر رائفلز مدراس والنٹیر گارڈز

ناردرن بنگال مونٹڈ رائفلز سندھ والنٹیر رائفلز

دیرہ دون مونٹڈ رائفلز قاسم پور ریلوے والنٹیرز

چھوٹا ناگپور مونٹڈ رائفلز کرگ میسور رائفل والنٹیرز

بنگلور رائفل والنٹیرز

ایسٹ انڈیا ریلوے والنٹیر رائفلز

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔